

दूसरा भाग

शाहनामा-ए-हिन्द का दूसरा भाग शाहनामा-ए-हिन्द ब-शमूल हिन्दू अहंदा-हुकूमत ६०० साल कल्ले-मसीह से शुरू होता है। इसमें जुगराफिया, तहकीके नसले-इन्सानो पर वहस, हिंदुस्थान में आर्यन कौम की आमद, कदीम द्रविड़ कौम से उनका टकराव, आर्य कौम की हुकूमतों का कयाम, उनके रहन सहन, तरजे-माआशरत और सनअत-ओ-हरफत, इसके बाद जैन और बौद्ध धर्मों का इतिहास, अजात, शत्रू और शीश नाग खानदान का जिक्र, हिन्द पर यूनान व फारस का आक्रमण, सिकन्दर और पोरस की जग, चंद्र गुप्त मौर्या और अशोक का जमाना, शुक व कानू और आन्ध्र खानदान का तजकेरा, सलतनत-ए-मगध का खानदान, यूनानी और सथीन कौमों के हमले, कनिष्क का दौर-हुकूमत, पुराणों का जमाना जो ३२० इसवी से ८०० सने-इसवी तक होता है। इस में चंद्रगुप्त अश्वत, समुद्र गुप्त, चंद्रगुप्त सानी, चीनी सय्याह फाहियान की आमद, सफीद हूनों के हमले और हर्षवर्धन शिलादत्य का शानदार दौर-हुकूमत का तजकेरा, हर्षवर्धन, राजपूतों की तरकी व इस्तेफा का जमाना, जुनूवी हिन्द में दकन के राष्ट्र कोटों, यादव, होशील और कातके खानदान, चोल, चीरा और पांडिया खानदान का तजकेरा किया गया है, और आखिर में जुनूवी हिन्द में अरबों की तिजारीली सर-गरामियों पर भी रोशनी डाली गई है।

★ ★ ★

SDS LIBRARY

Rajpur Road, DELHI-110054

392 Acc. No. 26913

No. Book No. SHA

सुरेश कुमार जी शर्मा

Centre for the Study

of Developing Societies

29, Rajpur Road,

DELHI - 110 054



شاہناما -ع- ہیند

ب-شمول

اردو

مہا بھارت

پہلے حصہ

اردو کتیتا میں بھارت کا پراچین ایتہاس

فریدوسی-ع-ہیند

فرید ناکاش

شاہنامہ ہند

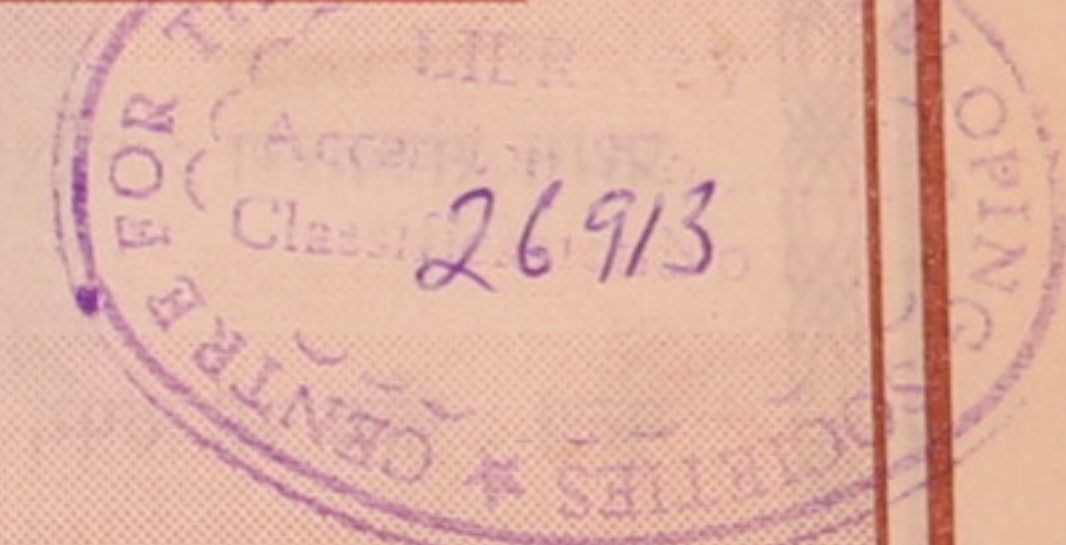
اول

بشمول

مہا بھارت

اردو نظم میں وطن عزیز کی تریم تاریخ

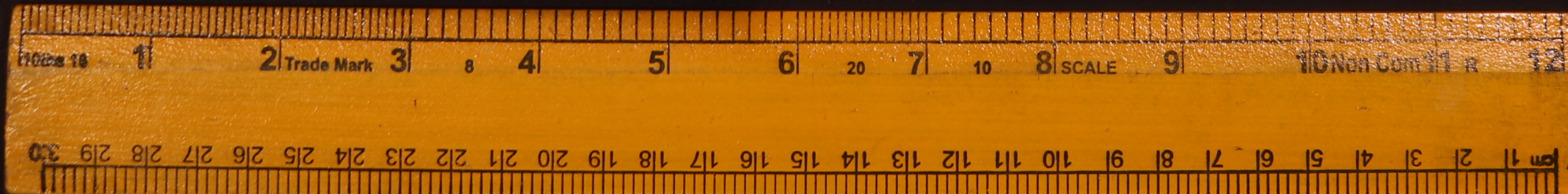
فریدی ہند - فروغ نقاش



27-12-17

حصہ

1500-50



प्रकाशक :

फ़रोग नक्काश

शाहनाम -ए- हिन्द

प्रकाशन केन्द्र,

(हिन्दी - उर्दू - महाभारत)

मोहम्मद अली रोड,

मोमिनपुरा, नागपुर-१८.

ناشر غفران

شاہنامہ ہند

پبلشنگ ہاؤس

(ہندی - اردو - महाभारत)

محمد علی روڈ، موئن پورہ، ناگپور - ۱۸

प्रतियाँ : एक हजार

تعداد : ایک ہزار

सर्वाधिकार प्रकाशकाधिनि ©

جمہ حق بحق مصنف محفوظ

प्रथम संस्करण : १९९७

اشاعت بار اول : ۱۹۹۷ء

मूल्य : पाँच सौ रुपये

قیمت : پانچ سو روپے
بیرون ملک : تیس / ۲۰ امریکی ڈالر

विदेशी मुद्रा : तीस यु.एस. डॉलर

मुद्रक :

रा.का. बेडेकर

मॅनेजर :

शिवशक्ति प्रेस प्रा.लि.

बैद्यनाथ भवन, ग्रेट नागरोड

नागपुर-९

مطبع :

آر۔ کے۔ بیٹر کے کر
مینجر شیوشکتی پریس پرائیویٹ لمیٹید
بیدھ ناتھ بھون، گرینٹ ناگ روڈ
ناگپور - ۹



श्री सुरेश कुमारजी शर्मा

नागपुर नगर स्थित श्री बैद्यनाथ आयुर्वेद भवन लि.

प्रतिष्ठान के आप कुशल प्रबंधक निर्देशक है ।

हिन्दी उर्दू महाभारत ग्रंथ प्रकाशन तथा मार्गदर्शन के लिये

आपका अपूर्व सहयोग मिला वह वास्तवमें अविस्मरणीय है ।



सैयद शहजाद हुसैन साहब,
डिविजनल कमिशनर नागपूर, की लेखक फिरदौसी-ए-हिन्द
फरोग नक्काश के घर एक मुलाकात

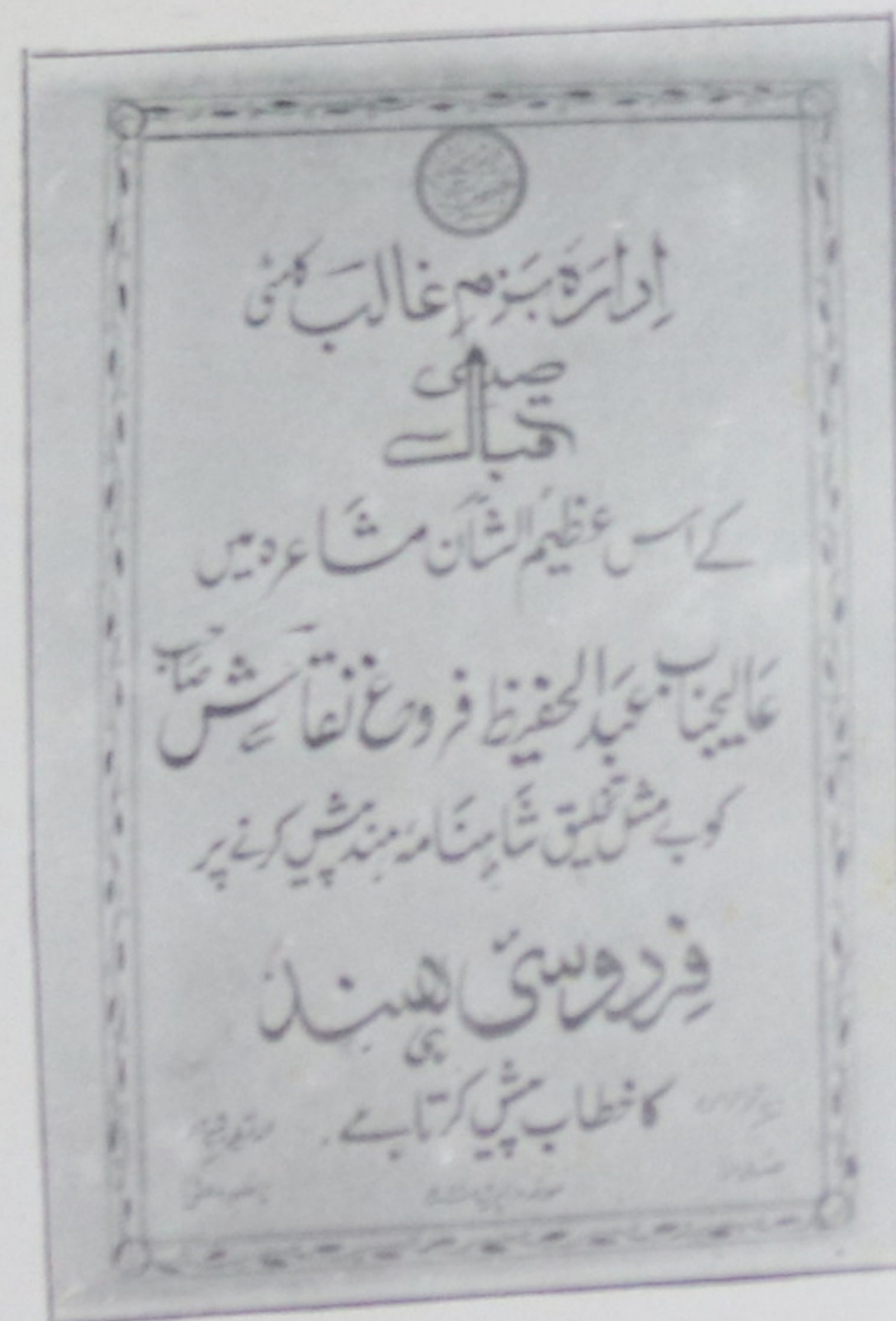


नागपूर महानगर पालिका की ओर से पेशकर्दी मानचिन्ह



सन १९७७ में नागपूर महानगर पालिका की रजत जयंती उत्सव के अवसर पर
तत्कालीन महापौर श्री अटल बहादूर सिंह, फरोग नक्काश का सत्कार करते हुए।





سن ۱۹۷۷ میں "بزم-گالیب" संस्था (कामटी) की ओर से मिला मान चिन्ह



सन १९७८ में "बज्मे-गालिब" संस्था (कामटी) की ओर से "फिरदौसी-ए-हिन्द" का खिताब पेश करते हुए महाराष्ट्र के तत्कालीन मंत्री श्री तेजसिंह राव भोंसले



सन १९८० में इकबाल अकादमी के मुशायरे में माजी केन्द्रीय सांसद श्री दत्ताजी मेघे, फिरदौसी-ए-हिन्द फ़रोग नक्काश को "कवमी-यक-जहती के अलंबरदार", अवॉर्ड प्रदान करते हुए।



भूतपूर्व केन्द्रीय सूचना एवं प्रसारण मंत्री श्री वसंत साठे के साथ फरोग नक्काश





राजाराम वाचनालय की ओर से विदर्भ साहित्य संघ के अध्यक्ष
श्री सुरेश द्वादशीवार लेखक फरोग नक्काश का सत्कार करते हुए ।



फिरदौसी-ए-हिन्द फरोग नक्काश को उर्दू अकादमी के मुशायरे नागपुर में
प्रो. एस. एम. आई असीर, वज़ीर ट्रान्सपोर्ट महाराष्ट्र सिपास नामा देते हुए ।



श्री सुशील कुमार शिंदे और श्री सतीश चतुर्वेदी, फरोग नक्काश के घर भेट वार्ता





नगर संस्था सारथी की ओर से मिला मानचिन्ह



सारथी संस्था की ओर से आयोजित समारोह में डॉ. श्रीपदराव (तत्कालीन विधान सभा अध्यक्ष, आंध्रप्रदेश) शायर को शिल्ड प्रदान करते हुए ।



वेस्टर्न कोलफील्ड्स लिमिटेड की ओर से मिला मानचिन्ह



वेस्टर्न कोलफील्ड्स लिमिटेड की ओर से एक समारोह में नागपुर के विभागीय आयुक्त जनाब सैयद शहज़ाद हुसैन शायर को प्रशस्ती-पत्र प्रदान करते हुए ।





वेस्टर्न कोलफील्ड्स लिमिटेड

(कोल इण्डिया लिमिटेड का उपक्रम)

स्वतंत्रता दिवस के उपलक्ष में

प्रमाण पत्र

श्री फरोग नक्काश, नागपुरी, कालरी _____ क्षेत्र को
_____ सांस्कृतिक गतिविधि _____ में
सर्वश्रेष्ठ कार्य प्रदर्शन के लिये १५ अगस्त १९९५ के दिन
डब्ल्यू. सी. एल. मुख्यालय नागपुर में आयोजित "स्वतंत्रता दिवस"
समारोह में सम्मानित किया जाता है।

आप नागपुर शहर के जाने माने शायर हैं। आपने महाभारत ग्रन्थ को
उर्दू शायरी में लिखकर एक प्रशंसनीय कार्य किया है।

उर्दू शायरी के माध्यम से आपने हिन्दुस्थान के तारीख को बयान
करने की भी कोशिश की। कम्पनी प्रबन्धन आपका अभिनन्दन करते हुए
आपको १०००/- की राशि एवं पदक प्रदान कर सम्मानित करती है।

नागपुर
१५/८/९५

तपन कुमार सिंह
महाप्रबन्धक, समन्वय

रमेश बिहारी माथुर
अध्यक्ष - प्रबंध-निर्देशक

आभार

आदरणीय सैयद शहज़ाद हुसैन साहब डिविज़नल
कमिश्नर नागपुर का मैं दिल की गहराईयों से आभारी हूँ।
जिन की कलात्मक दृष्टी ने उर्दू महाभारत की छपाई एवं
प्रकाशन पर कुछ लोगों को इस ओर आकर्षित किया।
जिन के नाम निम्न प्रकार हैं।

श्रीमान सुरेशकुमारजी शर्मा साहब

(प्रबंध निर्देशक, श्री वैद्यनाथ आयुर्वेद भवन लि. नागपुर)

श्री रमेश बिहारी माथुर साहब

(ना. प्रबंध निर्देशक, वेस्टर्न कोल फिल्ड्स लि. नागपुर)

श्री. ज़ामिन अमीन साहब व श्री. ज़ुज़र अमीन साहब

इन सभी का आभारी हूँ, जिन के वित्तिय सहायता से
किताब उर्दू महाभारत प्रकाशित हुई।

फरोग नक्काश

هدیهء تشکر

عزت مآب سید شہزاد حسین صاحب، ڈویژنل کمشنر، ناگپور کا میں
تمہارے دل سے مشکور ہوں جن کی قدر شناس نگاہوں نے اردو مہا بھارت
کی طباعت اور اشاعت پر چند اہل خیر حضرات کو متوجہ فرمایا۔
جن کے اہم نے گرامی حب ذیل ہیں۔

عالی جناب سریش کمار جی شرما صاحب،

مینٹنگ ڈائریکٹر، شری بیدنا تھ ٹیڈ روید، بھون، ناگپور

شری رمیش، ہماری ماتھر صاحب،

سابق مینٹنگ ڈائریکٹر، ویسٹرن کول فیلڈ میجیڈ، ناگپور۔

جناب ضامن امین صاحب اور جناب جوزر امین صاحب،

ان سب کا شکر گزار ہوں جنکے مالی تعاون سے کتاب اردو مہا بھارت

زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

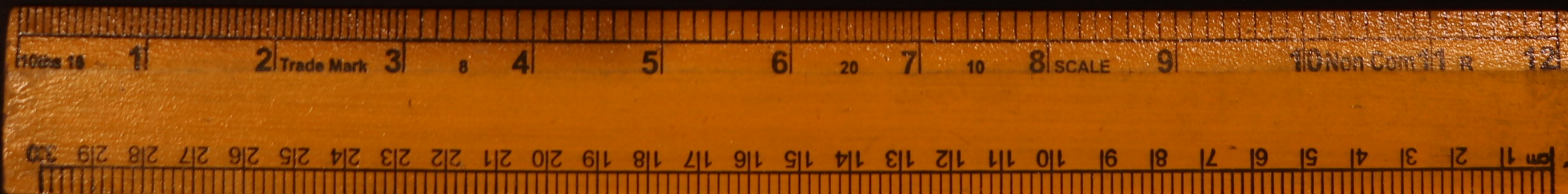
فروغ نقاش

इन्तेसाब

उस चालीस साला कठिण
परिश्रम के नाम
जो कौमी एकता के पेशेनज़र
शाहनामा-ए-हिन्द
नज़्म करने में व्यतीत हुई।

انتساب

اس چالیس سالہ سعی پیہم کے نام
جو **قومی یکجہتی** کے پیش نظر
شاہنامہ ہند "نظم کرنے میں صرف ہوئی"



مہا بھارت سے متعلق

جہرے-نجر یہ کتاب منجم مہا بھارت آج سے پچیس سال قبل اشعار کے قالب میں ڈھل چکی تھی۔ مگر حالات کی ستم ظریفی اس کتاب کی اشاعت میں ممانع رہی۔ یوں لوگئی منتزوں اور صاحب اقتدار نے وعدہ فرمایا مگر نوکر شاہی کے آگے، جن میں اردو کے کئی نام نہاد اسکالر صاحبان موجود تھے، ایک نہ چلی یہ بھی اچھا ہی ہوا۔ آج شاہنامہ کے میں ہزار اشعار مکمل نہ ہوتے۔ قضا یہ شاہنامہ میرے صبر و تحمل کا ثمر ہے جس سے میں انکا شکوہ ہوں حسن اتفاق کیسے یا میری ملازمتی جس سے ڈویژنل کمشنر جناب سید شہزاد حسین صاحب مجھے غرض اور محنت شناس کو اپنا ہمدرد پایا، جس نے میری ناکام آگیا کو بجا بخشی۔ انھوں نے چند خیر حضرات کو اس منظوم مہا بھارت کی اشاعت پر توجہ مبذول کروائی۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ تمام اہل خیر حضرات اس کی اشاعت پر آمادہ ہو گئے۔ اب یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں اپنے اس کام میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ بطور خیر چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

دشمن کی پہلی منزل سے چند اشعار اس حمید کے ساتھ پیش ہیں کہ اسے سرزمین ہستنا جہنم کا لڑائی ہوئے
کے بہتر سے بہتر ہے۔ میرے لڑائی میں کوڑوں اور پٹوں اپنے لڑائی میں غیثتوں کا شہر کھیلے۔ لعلیہ آپس میں لڑتے تھے۔ اور ہاں وہ دن بگیا
ہو گا کہ جب کوئی سبھی بھائی ایک پڑ پڑ کر لڑائی لڑا رہے تھے کہ ان میں دلاور ہم بھی جلا تھا ہے۔ اس کے پیش کیا ہے۔
اپنا کیم بھی اس پڑ کے نیچے مینا آیا شرات کا وہ اک ٹوفان اپنے دل میں بھرا لایا
ایک کردہ بھی جا بیٹھا شجر کی ایک تنہی پر ہلایا پیر کو اس روز سے وہ بے جگر ہو کر
پٹا پٹا کے بعد اک گر پڑے بھر کو راویر سے کسی کا پاؤں ٹوٹا ہاتھ اکھڑا توں بہار سے
اور مرد بھی جو دیو دھن نے کوڑ گن کی یہ حالت ہوئی پانڈو کی جانب سے اسے بے انتہا نفرت
ہیں سے اک ٹھونٹ کی ہوئی بس بداد لیس قدم کوڑوں نے رکھا دشمن کی پہلی منزل میں

ہوئے۔ دلتفا کہہ یا میری تالے-وہی، جس سے ڈیویژنل کمشنر جناب سید شہزاد حسین صاحب جیسے مسخلیس اور مہنات شناس کو اپنا ہمدرد پایا، جس نے میری ناکام تمان کو جیلا کر لیا۔ انھوں نے چند मुखیر ہجرات کو اس منجم مہا بھارت کی اشاعت پر توجہ مبذول کر وائی۔ خود کا شکر ہے کہ وہ تمام اہل خیر حضرات اس کی اشاعت پر آمادہ ہو گئے۔ اب یہ کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔ میں اپنے اس کام میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا فیصلہ آپ کو کرنا ہے۔ بطور خیر چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

دشمن کی پہلی منزل سے چند اشعار اس حمید کے ساتھ پیش ہیں کہ اسے سرزمین ہستنا جہنم کا لڑائی ہوئے
کے بہتر سے بہتر ہے۔ میرے لڑائی میں کوڑوں اور پٹوں اپنے لڑائی میں غیثتوں کا شہر کھیلے۔ لعلیہ آپس میں لڑتے تھے۔ اور ہاں وہ دن بگیا
ہو گا کہ جب کوئی سبھی بھائی ایک پڑ پڑ کر لڑائی لڑا رہے تھے کہ ان میں دلاور ہم بھی جلا تھا ہے۔ اس کے پیش کیا ہے۔
اپنا کیم بھی اس پڑ کے نیچے مینا آیا شرات کا وہ اک ٹوفان اپنے دل میں بھرا لایا
ایک کردہ بھی جا بیٹھا شجر کی ایک تنہی پر ہلایا پیر کو اس روز سے وہ بے جگر ہو کر
پٹا پٹا کے بعد اک گر پڑے بھر کو راویر سے کسی کا پاؤں ٹوٹا ہاتھ اکھڑا توں بہار سے
اور مرد بھی جو دیو دھن نے کوڑ گن کی یہ حالت ہوئی پانڈو کی جانب سے اسے بے انتہا نفرت
ہیں سے اک ٹھونٹ کی ہوئی بس بداد لیس قدم کوڑوں نے رکھا دشمن کی پہلی منزل میں

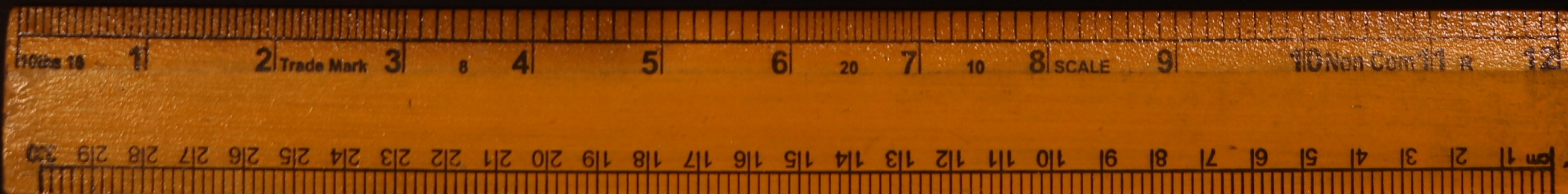
اچانک بھی اس پے کے نیچے چلا آیا۔
شہر کا وہ ایک ٹوفان اپنے دل میں بھرا لایا۔

اچانک کر وہ بھی جا بیٹھا شجر کی ایک تنہی پر۔
ہلایا پیر کو اس روز سے وہ بے جگر ہو کر

پٹا پٹا کے بعد اک گر پڑے بھر کو راویر سے۔
کسی کا پاؤں ٹوٹا ہاتھ اکھڑا توں بہار سے

اور مرد بھی جو دیو دھن نے کوڑ گن کی یہ حالت۔
ہوئی پانڈو کی جانب سے اسے بے انتہا نفرت

ہیں سے اک ٹھونٹ کی ہوئی بس بداد لیس۔
قدم کوڑوں نے رکھا دشمن کی پہلی منزل میں



اور اس کے بعد دروید کے دربار میں جشن برائے انتخاب شوہر یعنی سوہم کے لیے نام راجے
مبارک اور سورما مشہور ہوئے اپنے سنباسنوں پر براجمان ہیں۔ اتنے میں درویدی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
ہاتھوں میں درمالا لیے ہوئے دربار میں داخل ہوتی ہے۔ اس کے حسن کا قلی عکس ملاحظہ فرمائیے۔

یکیلک ایک جانب سے سبھاسیں برقی لہرائی خرام ناز فرماتے ہوئے اک مہمیں آئی
چلکتی چال مستانہ روش میں سیکڑوں قتنے میل کر رہ گئے عشاق کے سینوں میں دل کتنے
خرام ناز سے پامال تھا لالہ کا پیہرا حسن حنائی پلہ سے فرش مجلس تھا اور شعلہ زن
درخشاں عارض گلگون پہل کھائے ہوئے گرو وہ کجلاہی ہوئی آنکھیں تھیں یا پٹا ہوا اجادو
خمیدہ طاق ابرو، روزن تو سین میںخا نہ گھنی پلکوں کے سائے میں، لطافت میر سیوانہ
لب بعلیں کی قاشوں میں دردناں کی ظاہر ہمدل خط، ہمدلم کلم کی گل افشانی
جبین خوشاں پر قشقہ گل رنگ کیا کہنے کلاہ و تان کا وہ فاضلہ انڈسنگ کیا کہنے
بشان دلربائی لیکے درمالا بڑھی جسم برعب حسن فورا ہو گئیں سبکی نگاہیں عم

اس کے بعد ہم کہ وہ تقریر ہے جو چمنی سورماؤں اور راج کماروں کو مخاطب کر کے کہی گئی ہے

میں تم سے پوچھتا ہوں اس قدر کیوں بولتا ہوں نہیں ہے تم میں جب دم فم تو کیوں میدان میں آئی ہو
تھیں روکڑ کیوں آخر تمہارے ان مشیروں نے یہاں آنے دیا کس واسطے تم کو وزیروں نے
سر میدان پیشانی سے اب نظریں چراتے ہو کیوں اپنے خاندان کے نام کو بڑھکاتے ہو
اٹھو جاؤ، پیہن لو جوڑیاں اب ہے یہی بہتر نہ بیٹھو بزدلوں کی طرح تم زرین مسند پر
اگر کچھ شرم ہے تم میں تو پھر کیسی پیشانی کر چلو بھڑبھڑت کافی ہے مرنے کیلئے پانی
پھر اس کے بعد ہم کرن کی جانب دیکھ کر یوں کہتا ہے۔

بتائے کرن تھکو کون آخر اس جگہ لایا نہ تھا جب بازوؤں میں تیرے دم تو کیوں یہاں آیا

ی کا ی ک ایک جانیب سے سبھا میں بکھ لہراہی۔
خیرامے-ناج فرماتے ہوئے ایک مہم جہی آہی۔
لچکتی چال مستانا ریشہ میں سیکڑوں فیتنے۔
مچل کر رہ گئے عشاق کے سینوں میں دل کتنے۔
خیرامے-ناج سے پامال تھا لالا کا پیہرا۔
ہینا پا سے فشنے-مخملی تھا اور شولا جن۔
درخشاں آریجے-گلگون پہ بول کھائے ہوئے۔
وہ کجلاہی ہوئی آنکھیں تھیں یا پٹا ہوا اجادو۔
خمیدہ طاق ابرو، روزن تو سین میںخا نہ۔
لب بعلیں کی قاشوں میں دردناں کی ظاہر۔
جبین خوشاں پر قشقہ گل رنگ کیا کہنے۔
بشان دلربائی لیکے درمالا بڑھی جسم۔
برعب حسن فورا ہو گئیں سبکی نگاہیں عم۔

اس کے بعد ہم کہ وہ تقریر ہے جو چمنی سورماؤں اور راج کماروں کو مخاطب کر کے کہی گئی ہے

میں تم سے پوچھتا ہوں اس قدر کیوں بولتا ہوں نہیں ہے تم میں جب دم فم تو کیوں میدان میں آئی ہو
تھیں روکڑ کیوں آخر تمہارے ان مشیروں نے یہاں آنے دیا کس واسطے تم کو وزیروں نے
سر میدان پیشانی سے اب نظریں چراتے ہو کیوں اپنے خاندان کے نام کو بڑھکاتے ہو
اٹھو جاؤ، پیہن لو جوڑیاں اب ہے یہی بہتر نہ بیٹھو بزدلوں کی طرح تم زرین مسند پر
اگر کچھ شرم ہے تم میں تو پھر کیسی پیشانی کر چلو بھڑبھڑت کافی ہے مرنے کیلئے پانی
پھر اس کے بعد ہم کرن کی جانب دیکھ کر یوں کہتا ہے۔

بتائے کرن تھکو کون آخر اس جگہ لایا نہ تھا جب بازوؤں میں تیرے دم تو کیوں یہاں آیا

ی کا ی ک ایک جانیب سے سبھا میں بکھ لہراہی۔
خیرامے-ناج فرماتے ہوئے ایک مہم جہی آہی۔
لچکتی چال مستانا ریشہ میں سیکڑوں فیتنے۔
مچل کر رہ گئے عشاق کے سینوں میں دل کتنے۔
خیرامے-ناج سے پامال تھا لالا کا پیہرا۔
ہینا پا سے فشنے-مخملی تھا اور شولا جن۔
درخشاں آریجے-گلگون پہ بول کھائے ہوئے۔
وہ کجلاہی ہوئی آنکھیں تھیں یا پٹا ہوا اجادو۔
خمیدہ طاق ابرو، روزن تو سین میںخا نہ۔
لب بعلیں کی قاشوں میں دردناں کی ظاہر۔
جبین خوشاں پر قشقہ گل رنگ کیا کہنے۔
بشان دلربائی لیکے درمالا بڑھی جسم۔
برعب حسن فورا ہو گئیں سبکی نگاہیں عم۔

یہاں بیٹھا ہوا کانوں کے کندل کو ہلاتا ہے
یہاں بیٹھا ہوا کانوں کے کندل کو ہلاتا ہے۔

حیا ہونی اگر تجھ میں نہیں میں لڑ گیا ہوتا ہے
خزاں کے سو کھیتوں کی طرح سے جھریا ہونا

پانڈو سو مجھ پر کرتا درخت پنچال کو لے ہوئے خوشی سے جھومتے ہوئے اپنے گھر پہنچے ہیں۔ اور دروازہ سے اپنی مائیں کو بلا رہے
کر کہتے ہیں کہ ہم دروید کے دربار سے ایک تحفہ آپ کے لئے لائے ہیں۔

صد پانڈو کی جسم کلن میں کنتی کے یہ آئی کہا کنتی نے اس کو بانٹ لیں آپ میں سب بھائی
یہ جگہ کیا سنا ارجن کے دل پر لگ گیا بھالا پکارا پائے ماں بن دیکھے تم نے کیا یہ کہہ ڈالا
یہ ایسا تحفہ ہے مائا جو بانٹا جا نہیں سکتا یہ جیو، ارجن ہے جو تقسیم میں اب آپ نہیں سکتا
تمہارا لیکن اک اک شہید پارائن سے ہے امن تمہاری بات کا پائن ہے پانہار کا پائن
سر تسلیم غم ہے ماں تمہارے حکم کے آگے بھلا بھلا گئی مکن ہے اسی اک وجہ سے جاگے

سلسلہ قمار بازی سے چند اشعار اس وقت کے ہیں۔ جب پانڈو اپنا سب کچھ ہار کر پنچال کو بھی دلو پر لگا دیتے ہیں۔ اور اس وقت
دروید من درباریوں سے پوچھتا ہے

پھر اس کے بعد دروید من نے پوچھا سب قمار سے کہ پنچالی کو میں نے کیا نہیں جیتا یہ مصیبت سے
جو تھے اہل طرب خاموش تھے اس بات کو سن کر بوجہ خوف کوئی بھی نہ اس کو دے سکا اتر
مگر نام و کرن اک اسکا بھائی بھی نہیں پر تھا کہا اسے سجاد الواسے لے لوگوں یہ ڈر کیا ہے
کہو تم دھرم اور انصاف کی جو بات ہو گھل کر کسی کے خوف سے خاموش رہ جانا نہیں بہتر
یہ مصیبت نے سر دربار پہلے خود کو ہارا ہے جو ہے پر اس نے اپنے بعد پنچالی کو دلا ہے
حقیقت ہے تو میں جسے پہلے خود کو ہارا ہو پھر اپنی بھاری لو گھاٹ پر جس نے اتارا ہو
اسے کیا حق پنچال ہے کہو قانون کی رو سے لگائے دلوں پر اوروں کو جو آئینی پہلو سے
یقیناً اس طرح پنچالی جیسی جانتی نہیں سکتی نگاہ دور بین عدل دھوکا کھا نہیں سکتی

پانڈو صوبہ جیت کر دھرتی-پنچال کو لیتے، خوشی سے ڈھمکتے ہوئے اپنے گھر پہنچتے ہیں،
اور دروازہ سے اپنی مائیں کو آواز دے کر کہتے ہیں کہ ہم دروید کے دربار سے ایک
توہفا آپ کے لئے لائے ہیں۔

سدا پانڈو کی جیسدم کان میں کنتی کے یہ آئی
کہا کنتی نے اس کو بانٹ لیں آپ میں سب بھائی

یہ جگہ کیا سنا ارجن کے دل پر لگ گیا بھالا
پکارا پائے ماں بن دیکھے تم نے کیا یہ کہہ ڈالا

یہ ایسا تحفہ ہے مائا جو بانٹا جا نہیں سکتا
یہ جیو، ارجن ہے جو تقسیم میں اب آپ نہیں سکتا

تمہارا لیکن اک اک شہید پارائن سے ہے امن
تمہاری بات کا پائن ہے پانہار کا پائن

سر تسلیم غم ہے ماں تمہارے حکم کے آگے
بھلا بھلا گئی مکن ہے اسی اک وجہ سے جاگے

سلسلہ قمار بازی سے چند اشعار اس وقت کے ہیں۔ جب پانڈو اپنا سب کچھ ہار کر پنچال کو بھی دلو پر لگا دیتے ہیں۔ اور اس وقت
دروید من درباریوں سے پوچھتا ہے

پھر اس کے بعد دروید من نے پوچھا سب قمار سے کہ پنچالی کو میں نے کیا نہیں جیتا یہ مصیبت سے
جو تھے اہل طرب خاموش تھے اس بات کو سن کر بوجہ خوف کوئی بھی نہ اس کو دے سکا اتر

مگر نام و کرن اک اسکا بھائی بھی نہیں پر تھا کہا اسے سجاد الواسے لے لوگوں یہ ڈر کیا ہے
کہو تم دھرم اور انصاف کی جو بات ہو گھل کر کسی کے خوف سے خاموش رہ جانا نہیں بہتر

یہ مصیبت نے سر دربار پہلے خود کو ہارا ہے جو ہے پر اس نے اپنے بعد پنچالی کو دلا ہے
حقیقت ہے تو میں جسے پہلے خود کو ہارا ہو پھر اپنی بھاری لو گھاٹ پر جس نے اتارا ہو

اسے کیا حق پنچال ہے کہو قانون کی رو سے لگائے دلوں پر اوروں کو جو آئینی پہلو سے
یقیناً اس طرح پنچالی جیسی جانتی نہیں سکتی نگاہ دور بین عدل دھوکا کھا نہیں سکتی

یہاں بیٹھا ہوا کانوں کے کندل کو ہلاتا ہے
یہاں بیٹھا ہوا کانوں کے کندل کو ہلاتا ہے۔

حیا ہونی اگر تجھ میں نہیں میں لڑ گیا ہوتا ہے
خزاں کے سو کھیتوں کی طرح سے جھریا ہونا

پانڈو سو مجھ پر کرتا درخت پنچال کو لے ہوئے خوشی سے جھومتے ہوئے اپنے گھر پہنچے ہیں۔ اور دروازہ سے اپنی مائیں کو بلا رہے
کر کہتے ہیں کہ ہم دروید کے دربار سے ایک تحفہ آپ کے لئے لائے ہیں۔

صد پانڈو کی جسم کلن میں کنتی کے یہ آئی کہا کنتی نے اس کو بانٹ لیں آپ میں سب بھائی
یہ جگہ کیا سنا ارجن کے دل پر لگ گیا بھالا پکارا پائے ماں بن دیکھے تم نے کیا یہ کہہ ڈالا

یہ ایسا تحفہ ہے مائا جو بانٹا جا نہیں سکتا یہ جیو، ارجن ہے جو تقسیم میں اب آپ نہیں سکتا
یہ جیو، ارجن ہے جو تقسیم میں اب آپ نہیں سکتا

تمہارا لیکن اک اک شہید پارائن سے ہے امن تمہاری بات کا پائن ہے پانہار کا پائن
سر تسلیم غم ہے ماں تمہارے حکم کے آگے بھلا بھلا گئی مکن ہے اسی اک وجہ سے جاگے

سلسلہ قمار بازی سے چند اشعار اس وقت کے ہیں۔ جب پانڈو اپنا سب کچھ ہار کر پنچال کو بھی دلو پر لگا دیتے ہیں۔ اور اس وقت
دروید من درباریوں سے پوچھتا ہے

پھر اس کے بعد دروید من نے پوچھا سب قمار سے کہ پنچالی کو میں نے کیا نہیں جیتا یہ مصیبت سے
جو تھے اہل طرب خاموش تھے اس بات کو سن کر بوجہ خوف کوئی بھی نہ اس کو دے سکا اتر

مگر نام و کرن اک اسکا بھائی بھی نہیں پر تھا کہا اسے سجاد الواسے لے لوگوں یہ ڈر کیا ہے
کہو تم دھرم اور انصاف کی جو بات ہو گھل کر کسی کے خوف سے خاموش رہ جانا نہیں بہتر

یہ مصیبت نے سر دربار پہلے خود کو ہارا ہے جو ہے پر اس نے اپنے بعد پنچالی کو دلا ہے
حقیقت ہے تو میں جسے پہلے خود کو ہارا ہو پھر اپنی بھاری لو گھاٹ پر جس نے اتارا ہو

اسے کیا حق پنچال ہے کہو قانون کی رو سے لگائے دلوں پر اوروں کو جو آئینی پہلو سے
یقیناً اس طرح پنچالی جیسی جانتی نہیں سکتی نگاہ دور بین عدل دھوکا کھا نہیں سکتی

विकर्ण की बात सुनकर दुर्योधन निहायत पेचोताव खाते हुए परातकामी से कहता है कि तू द्रौपदी को दरबार में ले आ, लेकिन जब परातकामी ने उस से चलने के लिये कहा तो द्रौपदी संजीवनी से कहती है कि तू दुर्योधन से जाकर यह कह दे।

कि सूरज आज पूरब के बजाए चाहे मगरिब से।
निकलता है तो निकले शान से पश्चिम की जानिब से।।

और उसी के साथ यह भी कहना।

जो मिथ्या धर्म सुत बोलते, तो कहना यह भी है मुमकिन।
धुले पातक न गंगा से, तो कहना यह भी है मुमकिन।।

मगर पंचाल की बेटी न उस महफिल में जाएगी।
न वे शरमी का टीका अपने माथे पर लगाएगी।।

और अब महाभारत का वह जरूरी बाब, जो गीता के नाम से मौसूम है इसके चंद अशआर मुलाहेजा फरमाइए।

यकायक हक जगह अर्जुन की नजरे रुक गई आकर।
अजब मंजर नजर आया गिरी बिजली से इक दिल पर।।

मुकाविल फौज में भाई भतीजे और चचा देखे।
गुरु देखे, पिता देखे, अजीजो-अकरबा देखे।।

यह मंजर देखकर अर्जुन बसद रंजो-अलम बोला।
तहू किस से, यहाँ तो कोई भी दुश्मन नहीं मेरा।।

सभी अपने हैं सद अफसोस ऐ किस्मत कहाँ लायी।
यह नौबत जिस के कारण पहुँची है, वह भी तो है भाई।।

यह कहकर उसने गुजो-तेगो-खंजर, तीर और कमठा।
उतारा जिम्म से एक एक करके खाक पर फेका।।

श्री घनश्याम ने अर्जुन का जब देखा है यह मंजर।
कि सब हथियार हैं बिखरे पड़े बेवक्त धरती पर।।

उन्हे हैरत हुई अब किस तरह अर्जुन को समझायें।
तड़ाई पर उभारे और कैसे राह पर लायें।।

सिपह-सालार जब हथियार अपना डाल दे खुद ही।
तो फिर रण वीर सेना किस तरह जोहर दिखाएगी।।

ऐ सर जमीने-कुरुक्षेत्र तू गवाह रहना, अगर तेरी घड़कती हुई छाती पर कुन्ती पुत्र के पाय
इसकलाल में लड़खड़ाहट न आती तो वह शोहर-आफाक पैगाम दुनिया वालों को सुन्ना
नसीब न होता।

नए अंदाज में अर्जुन को फिर हर बात समझाई।
कहा यह है लड़ाई हक-ओ-बातिल की मेरे भाई।।

बताई सैकड़ों घनश्याम ने इफान की बातें।
सिखाई शरह करके वेद की और ज्ञान की बातें।।

दुकरन की बात सुनकर लोमन नभारत सच बतल कहाते होते परत काय से कहेता है कोदरोपदी कोदरोपदी 1
लेकिन जब परत काय ने अस से पलने के लिये कहा तो द्रौपदी संजीवनी से कहती है कि तू दुर्योधन से जाकर यह कह दे।

कह सूरज आज पूरब के बजाए चाहे मगरिब से।
निकलता है तो निकले शान से पश्चिम की जानिब से।
और उसी के साथ यह भी कहना।

जो मिथ्या धर्म सुत बोलते, तो कहना यह भी है मुमकिन।
धुले पातक न गंगा से, तो कहना यह भी है मुमकिन।।

मगर पंचाल की बेटी न उस महफिल में जाएगी।
न वे शरमी का टीका अपने माथे पर लगाएगी।।

और अब महाभारत का वह जरूरी बाब, जो गीता के नाम से मौसूम है इसके चंद अशआर मुलाहेजा फरमाइए।

यकायक हक जगह अर्जुन की नजरे रुक गई आकर।
अजब मंजर नजर आया गिरी बिजली से इक दिल पर।।

मुकाविल फौज में भाई भतीजे और चचा देखे।
गुरु देखे, पिता देखे, अजीजो-अकरबा देखे।।

यह मंजर देखकर अर्जुन बसद रंजो-अलम बोला।
तहू किस से, यहाँ तो कोई भी दुश्मन नहीं मेरा।।

सभी अपने हैं सद अफसोस ऐ किस्मत कहाँ लायी।
यह नौबत जिस के कारण पहुँची है, वह भी तो है भाई।।

यह कहकर उसने गुजो-तेगो-खंजर, तीर और कमठा।
उतारा जिम्म से एक एक करके खाक पर फेका।।

श्री घनश्याम ने अर्जुन का जब देखा है यह मंजर।
कि सब हथियार हैं बिखरे पड़े बेवक्त धरती पर।।

उन्हे हैरत हुई अब किस तरह अर्जुन को समझायें।
तड़ाई पर उभारे और कैसे राह पर लायें।।

सिपह-सालार जब हथियार अपना डाल दे खुद ही।
तो फिर रण वीर सेना किस तरह जोहर दिखाएगी।।

ऐ सर जमीने-कुरुक्षेत्र तू गवाह रहना, अगर तेरी घड़कती हुई छाती पर कुन्ती पुत्र के पाय
इसकलाल में लड़खड़ाहट न आती तो वह शोहर-आफाक पैगाम दुनिया वालों को सुन्ना
नसीब न होता।

नए अंदाज में अर्जुन को फिर हर बात समझाई।
कहा यह है लड़ाई हक-ओ-बातिल की मेरे भाई।।

बताई सैकड़ों घनश्याम ने इफान की बातें।
सिखाई शरह करके वेद की और ज्ञान की बातें।।

और अब महाभारत का वह जरूरी बाब, जो गीता के नाम से मौसूम है इसके चंद अशआर मुलाहेजा फरमाइए।

यकायक हक जगह अर्जुन की नजरे रुक गई आकर।
अजब मंजर नजर आया गिरी बिजली से इक दिल पर।।

मुकाविल फौज में भाई भतीजे और चचा देखे।
गुरु देखे, पिता देखे, अजीजो-अकरबा देखे।।

यह मंजर देखकर अर्जुन बसद रंजो-अलम बोला।
तहू किस से, यहाँ तो कोई भी दुश्मन नहीं मेरा।।

सभी अपने हैं सद अफसोस ऐ किस्मत कहाँ लायी।
यह नौबत जिस के कारण पहुँची है, वह भी तो है भाई।।

यह कहकर उसने गुजो-तेगो-खंजर, तीर और कमठा।
उतारा जिम्म से एक एक करके खाक पर फेका।।

श्री घनश्याम ने अर्जुन का जब देखा है यह मंजर।
कि सब हथियार हैं बिखरे पड़े बेवक्त धरती पर।।

उन्हे हैरत हुई अब किस तरह अर्जुन को समझायें।
तड़ाई पर उभारे और कैसे राह पर लायें।।

सिपह-सालार जब हथियार अपना डाल दे खुद ही।
तो फिर रण वीर सेना किस तरह जोहर दिखाएगी।।

स्थापित सत्वगन पर फिर दिया घनश्याम ने भाषण ।
 किया उत्पात और वैराग का अच्छी तरह वर्णन ॥
 वह बोले, यह तो चलती फिरती लाशें हैं तेरे आगे ।
 मुकुंदर हो चुकी है मौत, उनकी मौत से पहले ॥
 कहाँ है तुझ में वह कुव्वत कि दुर्योधन को तू मारे ।
 यह पापी आप अपनी मौत ही मर जाएंगे सारे ॥
 मनुष का इतना ही कर्तव्य है कि वह दिलो जाँ से ।
 किए जाए वस, अपना काम पूरे अज्मो-इकाँ से ॥
 न रखे फल की वह उम्मीद अपने मन में जुर्रा भर ।
 यह सारा मसअला वस छोड़ दे भगवान के ऊपर ॥

फिर इसके बाद कृष्ण जी अपना अलख रूप अर्जुन को दिखलाते हैं जिसको देखकर अर्जुन के दिल की कैफियत ही बदल जाती है ।

दहन खोले खड़े थे सामने ही "शाम बनवारी" ।
 कि जिन के मुँह में तीनों लोक के थे सारे संसारी ॥
 नजर आता था मंजर त्रिभवन का उनके सीने में ।
 नरक, वैकुण्ठ और परलोक थे दिल के नगीने में ॥
 गरज हर एक शै कौनेन और पाताल की मन में ।
 समाई थी श्री घनश्याम जी के पुर-ज़िया तन में ॥
 यह आलम देखकर घनश्याम का अर्जुन अकीदत से ।
 गिरा भगवान के चरणों पे डक हुस्ने-अताअत से ॥
 उठाया सीस चरणों से तो दिल पर खौफ तारी थी ।
 नमस्कारम नमस्कारम, का लव पर विद जारी था ॥
 तुम्हारी लीला को प्रणाम लाखों बार ऐ प्रभू ।
 तुम्हारी हर अदा पर मेरी जाँ बलहार ऐ प्रभू ॥

कौरवगण के पहले कमान्डर भीष्म पितामह के बाध से चंद अश्रु, ऐ कुरुक्षेत्र तुझे वह दिन तो अच्छी तरह याद होंगे जब पाण्डवगण ने भीष्म पितामह पर तीरों की बाढ़ मारी तो उनके जिस्म में ।

हजारों तीर उनके जिस्मे-खाकी में हुए पेवस्त ।
 हुए वज्रा शिखण्डि से पितामह आज यूँ बे दस्त ॥
 बिलआखिर आगया गश उनको धरती पर लगे गिरने ।
 बना कर सेज धरती पर, न तीर उन को दिये गिरने ॥
 पितामह के लिए तो बन गई थी सेज तीरों की ।
 जमाने तूने क्या देखी थी ऐसी शान वीरों की ॥
 पितामह का सरे-जंगाह अब तीरों का बिस्तर था ।
 बदन तीरों पे था उनका, मगर लटका हुआ सर था ॥
 पितामह ने कहा अब चाहिये मुझको जुरा तकिया ।
 तो दुर्योधन ने लाया रेशमो-कम ख्वाब क तकिया ॥

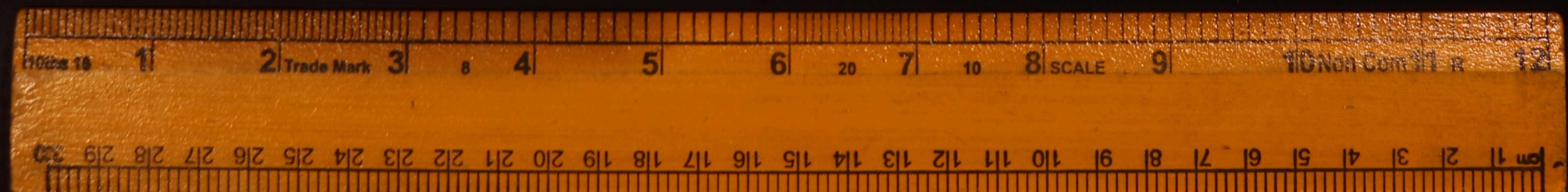
सत्तापित सत्तोंन پر پھر دیا گشتام نے نباش
 وہ لوے یہ تو یلٹی پھرتی لاشیں ہیں ترے آگے
 کہاں ہے تجھ میں وہ قوت کہ درلودن کو توہ
 منش کا اتنا ہی کر لوے ہے کہ وہ دل و جاں سے
 نہ رکھے بھیل کی وہ امید اپنے من میں ذرہ بھر
 یہ سارا مسئلہ بس چھوڑ دے بھگوان کے اوپر

پھر اس کے بعد کرشن جی اپنا الٰہی روپ ارہن کو دکھاتے ہیں جسکو دیکھ کر ارہن کے دل کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے

دھن کو لے کھڑے تھے سامنے ہی شام بنواری
 نظر آتا تھا منظر تریبون کا انکے سینے میں
 عرض ہر اک شے کو زمین اور پاتال کی میں
 یہ عالم دیکھ کر گشتام کا ارہن عہدیت سے
 اٹھایا سیس چروں سے لودل پرند غلاری تھا
 تھاری لیل کو پر نام لاکھوں بار اسے پر بھو
 کو روگن کے پہلے لکھتے شمس پنام کے باب سے پسند استعار

اسے کو چھوڑ کر چھوہ دن لو ابھی میں یہ لو ہوئے جب پاؤ گن نے بھی شمس پنام پر تیروں کی بارش ماری تو دیکھ جسم میں

ہزاروں تیر لے جسم غلکی میں ہوئے پست
 بالآخر آگیا غش انکو دھرتی پر لگنے
 پتاسہ کیلئے لو بن گئی تھی سب تیروں کی
 پتاسہ کا سر جگلا اب تیروں کا بستر تھا
 پتاسہ نے کہا اب چاہیے مجھکو ذرا لکھ
 لودر لودن نے لایا ریشم و لخواب کا لکھ



یہ تکیہ دیکھ کر لوے پتلمہ اسطرح ہنکر اسی کی شان کا گھمبہ ہو گیا ہے میرا بستر
نہیں ہے ایسے تکیہ کی ضرورت جاوے جاوے مرے بستر کے جیسا کوئی تکیہ ہو تو لے آؤ

کسی کی سحر نہیں کرنا تھا کہ آسمان پر پتلمہ کا مطلب کیا ہے اور کس قسم کے تکیہ کی ضرورت ہے لہذا اس گروہ
کو اس طرح کوٹنا ہے۔

معاذ تیرا رجن نے کہاں سے اسطرح جوڑا پتلمہ کے سر ہانے پھر کہاں کو کھینچ کر چھوڑا

کہاں سے ایک بیک تیرا گٹھن سے نکلا زمیں پر گر کے تکیہ بن گئے اس شان سے نکلا

گنگا کی کوکھ سے جنم لینے والا عظیم فرزند ہمیشہ پتلمہ سے اپنے تالی خواہش نفس پر اپنی آرزو بھری زرخیز گلیہ بن دے کر موت
اور لذت اور شہوت سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دور رہنے کا دین دے چکا تھا آج وہی ایشلہ و قریانی کا منٹے والا کروا کر تیرے
کی سیج پر لیٹا ہوا تکیہ سے بے چین سداور بار بار اپنی پوٹا گنگا گلیہ کو یاد کر رہا ہے

زبان کو خشک لب پر پھر کر ارشاد فرمایا تقدس بخش باپنی گنگا ماں کو یاد فرمایا

یہ سنکر دوسرا دھرتی پر تیرا رجن نے پھر ملدا ابل اٹھا زمین سے گنگا جل کا ایک فوارہ

زمیں سے نکلا پھر اس شان سے فوارہ مضطر پتلمہ کے دہن تک دھل پڑی اسکی بل کھا کر

پھوڑے کے باب سے پتلمہ اٹھار۔

پھوڑے کا مورچہ یعنی مکمل منصوبہ جنگ جس کا مورچہ دونوں پار میرا سامنے سیف و قلم و تباہی مگر اس مورچے کی کہاں میرے
سبغالی تھی پھر شکست پھر دوا کا پانی سوائے زمین کے کسی کو بھی معلوم نہ تھا مگر زمین ایسے مورچہ پر لڑا تھا جہاں سے شام سے پہلے دھس کا یا را
د تھا اس سے فوارہ اٹھا کر پھوڑے کا اٹھا کر دیا لیکن کو روگن کو معلوم نہ تھا کہ شہر کا پتلا شہر ہی پوٹا ہے ابھینو صیا کس ہر ماہو ایک طرف شہر
بلوڑی اور کرشن جی کا پتلا زراہ ہے تو کسی طرف دیرا رجن اور سمبڑی کا پتلا ہے وہ اس بات کو کیسے گوارا کرتا کہ پتلا ہوئے کسائی
سے شکست تسلیم کرے اور اسکے بعد ہی

ابھینو مسلح ہو کے سینہ تان کر نکلا گلے ملنے قضاے جی میں اپنے ٹھان کر نکلا

بڑے عزم و فیض کے ساتھ میدان شجاعت میں کوئی غصہ جرات کا نہ تھا اس کی جرات میں

یہ تکیہ دیکھ کر لوے پتلمہ اسطرح ہنکر اسی کی شان کا گھمبہ ہو گیا ہے میرا بستر
نہیں ہے ایسے تکیہ کی ضرورت جاوے جاوے مرے بستر کے جیسا کوئی تکیہ ہو تو لے آؤ

کسی کی سحر نہیں کرنا تھا کہ آسمان پر پتلمہ کا مطلب کیا ہے اور کس قسم کے تکیہ کی ضرورت ہے لہذا اس گروہ
کو اس طرح کوٹنا ہے۔

مجن دو تیرا رجن نے کہاں سے اسطرح جوڑا پتلمہ کے سر ہانے پھر کہاں کو کھینچ کر چھوڑا

کہاں سے ایک بیک تیرا گٹھن سے نکلا زمیں پر گر کے تکیہ بن گئے اس شان سے نکلا

گنگا کی کوکھ سے جنم لینے والا عظیم فرزند ہمیشہ پتلمہ سے اپنے تالی خواہش نفس پر اپنی آرزو بھری زرخیز گلیہ بن دے کر موت
اور لذت اور شہوت سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دور رہنے کا دین دے چکا تھا آج وہی ایشلہ و قریانی کا منٹے والا کروا کر تیرے
کی سیج پر لیٹا ہوا تکیہ سے بے چین سداور بار بار اپنی پوٹا گنگا گلیہ کو یاد کر رہا ہے

زبان کو خشک لب پر پھر کر ارشاد فرمایا تقدس بخش باپنی گنگا ماں کو یاد فرمایا
یہ سنکر دوسرا دھرتی پر تیرا رجن نے پھر ملدا ابل اٹھا زمین سے گنگا جل کا ایک فوارہ
زمیں سے نکلا پھر اس شان سے فوارہ مضطر پتلمہ کے دہن تک دھل پڑی اسکی بل کھا کر
پھوڑے کے باب سے پتلمہ اٹھار۔

زبان کو خشک لب پر پھر کر ارشاد فرمایا تقدس بخش باپنی گنگا ماں کو یاد فرمایا

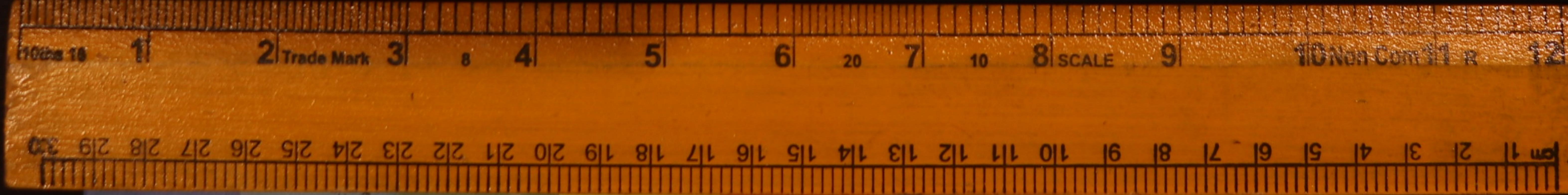
یہ سنکر دوسرا دھرتی پر تیرا رجن نے پھر ملدا ابل اٹھا زمین سے گنگا جل کا ایک فوارہ

زمیں سے نکلا پھر اس شان سے فوارہ مضطر پتلمہ کے دہن تک دھل پڑی اسکی بل کھا کر

پھوڑے کے باب سے پتلمہ اٹھار۔
پھوڑے کا مورچہ یعنی مکمل منصوبہ جنگ جس کا مورچہ دونوں پار میرا سامنے سیف و قلم و تباہی مگر اس مورچے کی کہاں میرے
سبغالی تھی پھر شکست پھر دوا کا پانی سوائے زمین کے کسی کو بھی معلوم نہ تھا مگر زمین ایسے مورچہ پر لڑا تھا جہاں سے شام سے پہلے دھس کا یا را
د تھا اس سے فوارہ اٹھا کر پھوڑے کا اٹھا کر دیا لیکن کو روگن کو معلوم نہ تھا کہ شہر کا پتلا شہر ہی پوٹا ہے ابھینو صیا کس ہر ماہو ایک طرف شہر
بلوڑی اور کرشن جی کا پتلا زراہ ہے تو کسی طرف دیرا رجن اور سمبڑی کا پتلا ہے وہ اس بات کو کیسے گوارا کرتا کہ پتلا ہوئے کسائی
سے شکست تسلیم کرے اور اسکے بعد ہی

ابھینو مسلح ہو کے سینہ تان کر نکلا گلے ملنے قضاے جی میں اپنے ٹھان کر نکلا

بڑے عزم و فیض کے ساتھ میدان شجاعت میں کوئی غصہ جرات کا نہ تھا اس کی جرات میں



کماؤں کی ہاٹھ میں ترکش کا بڈل پوشت پر ڈالے |
جڑھ کی جڑے-تن، لٹکے ہوئے تھے اور ہالے |

خوفا جاتا تھا دِل میں، ہر ریشہ پر واکنپن اسکا |
کدم کو چومنے خود بڑھ رہا ہو جیسے رن اسکا |

ابھیمنیو کے تہور اور آندازے-رجم آراڈ سے پریشان ہو کر سارے بڑے بڑے سردار متدد ہو کر رہے |
ایک ساٹھ ہمتا کرتے تھے |

اکہلی جان پر دعا و سحر اور دعا کا سہا |
خندگو-کوس کی یوریش کا وہ منجر بٹا کا تھا |

کبھی جانیب سے کُپا، اور کبھی جانیب سے دُورِ غن |
بڑے سمئے-ابھیمنیو، دُرونا، کُرن، دُرشاشن |

گرج کُروں کے نرگوں میں ابھیمنیو تھا استاد |
کی جیسے شہر پر ہو، بھڑی یوریش پہ آمادہ |

ن جانے تن پہ اپنے کھاکا کھاکا غم وہ کتنے |
بہر لکھ کر آتے رہے شیطان کے فتنے |

اچانک سے سینے پہ لگی اک مہربان بھیمنیو |
کی گش کھاکر ابھیمنیو گرا اور کاپ اٹھی دھرتی |

مبارک باد ایسی موت پر اور ایسے سینے پر |
جو مر جائے وغا میں زخم کھاکر اپنے سینے پر |

دھرم کا بڑا بڑا بھیمنیو جس نے اپنی جیندگی میں کبھی بڑھ نہ بولا تھا، لیکن جب دُرونا چارچ نے اپنے بڑے اشوت مہما کے مرنے |
نے اپنے بڑے اچھوتیاما کے مرنے کی خبر کی تھی تو اس کے لیے یوڈیٹھ کو بولوا دیا اور پوچھا |

یوڈیٹھ سچ بتا میٹھا سے تو تو دُور رہتا ہے |
جو سچی بات ہوتی ہے وہی بڑے بڑے کہتا ہے |

بتا مجھ کو میرا فرزند کیا مارا گیا رن میں |
میرے نر-نجر کی رُہ کیا باقی نہیں تن میں |

یوڈیٹھ گومگو میں پڑ گیا اس بات کو سُن کر |
کی آخیر دے دُرونا چارچ کو کون سا اُتار |

جُمیر اس بات پر راجی نہ تھا کہ بڑے بڑے بولے |
خود اپنے ہاتھ جڑے-کُرن، جُست میں ڈالے |

دُرونا چارچ کے مرنے کے بعد اشوت مہما نہایت غیظ و غضب کے عالم میں پانڈوؤں کی طرف بڑھا اور بڑے غائب ہو کر گیا |
تھرپ بڑا اور یوڈیٹھ سے مُکھتا ہو کر کہا |

کہا اُس نے یہ پانڈو سے کہ تم سب ہو بڑے کُمر |
دُرونا کو ہے مارا میرے مرنے کی خبر دے کر |

اب اُن کے بعد جینا میرا مرنے کے برابر ہے |
یہ تیا اک قیامت کے گزرنے کے برابر ہے |

مگر اُن کی بات کو مجھ کو بتا اے دھرم کے کُرن |
یہی سچ ہے تو بولے کس کو میٹھا اور کسے پاؤک |

کماؤں کی ہاٹھ میں ترکش کا بڈل پوشت پر ڈالے |
جڑھ کی جڑے-تن، لٹکے ہوئے تھے اور ہالے |

خوفا جاتا تھا دِل میں، ہر ریشہ پر واکنپن اسکا |
کدم کو چومنے خود بڑھ رہا ہو جیسے رن اسکا |

ابھیمنیو کے تہور اور آندازے-رجم آراڈ سے پریشان ہو کر سارے بڑے بڑے سردار متدد ہو کر رہے |
ایک ساٹھ ہمتا کرتے تھے |

اکہلی جان پر دعا و سحر اور دعا کا سہا |
خندگو-کوس کی یوریش کا وہ منظر لاکھا تھا |

کبھی جانیب سے کُپا، اور کبھی جانیب سے دُورِ غن |
بڑے سمئے-ابھیمنیو، دُرونا، کُرن، دُرشاشن |

گرج کُروں کے نرگوں میں ابھیمنیو تھا استاد |
کی جیسے شہر پر ہو، بھڑی یوریش پہ آمادہ |

ن جانے تن پہ اپنے کھاکا کھاکا غم وہ کتنے |
بہر لکھ کر آتے رہے شیطان کے فتنے |

اچانک سے سینے پہ لگی اک مہربان بھیمنیو |
کی گش کھاکر ابھیمنیو گرا اور کاپ اٹھی دھرتی |

مبارک باد ایسی موت پر اور ایسے سینے پر |
جو مر جائے وغا میں زخم کھاکر اپنے سینے پر |

دھرم کا بڑا بڑا بھیمنیو جس نے اپنی جیندگی میں کبھی بڑھ نہ بولا تھا، لیکن جب دُرونا چارچ نے اپنے بڑے اشوت مہما کے مرنے |
نے اپنے بڑے اچھوتیاما کے مرنے کی خبر کی تھی تو اس کے لیے یوڈیٹھ کو بولوا دیا اور پوچھا |

یوڈیٹھ سچ بتا میٹھا سے تو تو دُور رہتا ہے |
جو سچی بات ہوتی ہے وہی بڑے بڑے کہتا ہے |

بتا مجھ کو میرا فرزند کیا مارا گیا رن میں |
میرے نر-نجر کی رُہ کیا باقی نہیں تن میں |

یوڈیٹھ گومگو میں پڑ گیا اس بات کو سُن کر |
کی آخیر دے دُرونا چارچ کو کون سا اُتار |

جُمیر اس بات پر راجی نہ تھا کہ بڑے بڑے بولے |
خود اپنے ہاتھ جڑے-کُرن، جُست میں ڈالے |

دُرونا چارچ کے مرنے کے بعد اشوت مہما نہایت غیظ و غضب کے عالم میں پانڈوؤں کی طرف بڑھا اور بڑے غائب ہو کر گیا |
تھرپ بڑا اور یوڈیٹھ سے مُکھتا ہو کر کہا |

کہا اُس نے یہ پانڈو سے کہ تم سب ہو بڑے کُمر |
دُرونا کو ہے مارا میرے مرنے کی خبر دے کر |

اب اُن کے بعد جینا میرا مرنے کے برابر ہے |
یہ تیا اک قیامت کے گزرنے کے برابر ہے |

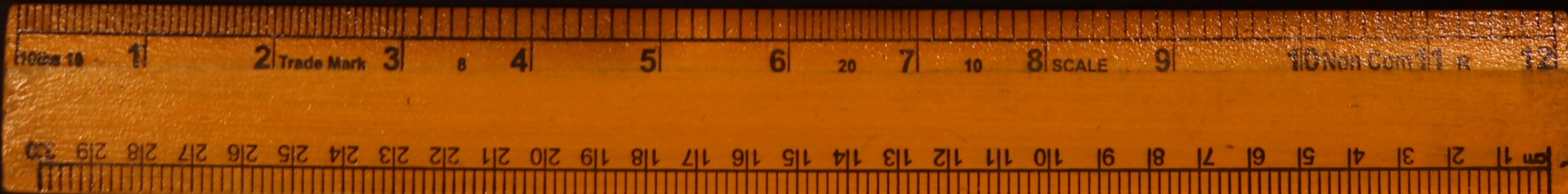
مگر اُن کی بات کو مجھ کو بتا اے دھرم کے کُرن |
یہی سچ ہے تو بولے کس کو میٹھا اور کسے پاؤک |

دیکھا یا خوب سچائی کا منظر کم نظر تو نے
 دیا اچھا صلہ اپنے گرد کو مار کر تو نے
 بتا اسے لالچی ہے کتنے دن کا اور شام سن
 بتا اسے دھرم کے بیٹے ہیں ہے دھرم کا پالمن
 حیا کا نام لیکر بھائی تو نے دکھلائی
 گرو سے چیل کرے ظالم تجھے غیرت نہیں آئی
 کرن کے دکھ لا پاک پر تھوی کے سینے میں
 جھلا ہوا ہے لور شری کرشن جی کرن کو نہتا دیکھ کر اس سے کہتے ہیں

اٹھا تیر وکمان اور چھید دے اب کرن کا سینہ
 سنی جس وقت کشو مورتی کی کرن نے باتیں
 پکارا کرن نے ارجن شکر اور ذرا دم لے
 چھنا ہے پر تھوی میں میرا تمہا اے سورما دم لے
 کرے لور ش نہتوں پر یہ تو اکب ہے مردوں کا
 طرے یہ ہے سفاکوں کا اور آوارہ گردوں کا
 تجھے میں جانتا ہوں، تو نہ کا رہے نہ بزدل ہے
 تھے پر کر لگاوار، یہ تو اور مشکل ہے
 علاوہ اسکے میں اے شیا مہنے سے نہیں ڈرتا
 اولے فرض حق کو پورا کرنے سے نہیں ڈرتا
 مجھے معلوم ہے جو وہ مرتا ہے سرسیدیاں
 سو گئی ہوٹا ہے، میرا عقیدہ اور ہے ایماں
 علاوہ اسکے بھکو دھرم سے بھگرنہ تم مارو
 یہ بازی حیت کر سچائی کی بازی نہ تم مارو
 کرن کی یہ باتیں سن کر شری گشتام ہی نے کہا۔

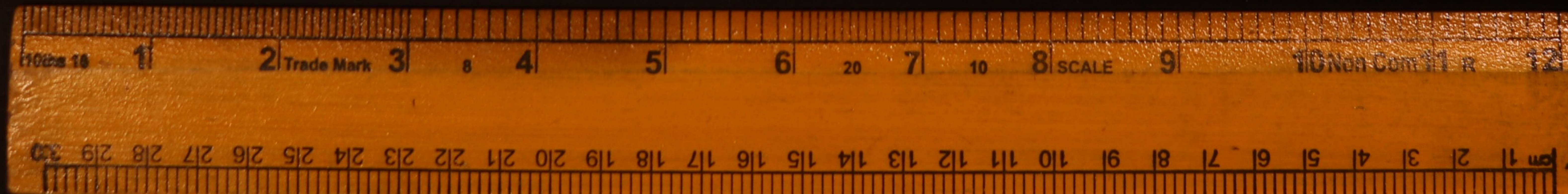
شری گشتام جی نے کرن کی باتیں سنی بہم
 کر دھت ہو کے بولے کیا تجھے وہ یاد ہے عالم
 کہ جب پانڈو کو لاکھی گھر میں تم سبے جلایا تھا
 وہ لڈو بھیم نے کیا رہ کر خود ہو کے کھایا تھا
 بتاؤ تو جو جینا تھا کیا سچائی سے تم نے
 ابھینو مرا ستاج کہو، کیا دھرم کی رو سے
 علاوہ میر تم لوگوں نے پنچالی کی کھینچی تھی
 یہ حرکت، ایک میں کیا ساری دنیا ہی دیکھی تھی
 تجھے اس وقت اپنے دھرم کا مطلق نہ ہوش آیا
 نہ سچائی کی غیرت اور محبت ہی کو ہوش آیا
 بتا اے کرن بھکو کل کہاں تھا دھرم یہ تیرا
 بہت دن بعد والا دھرم نے دل میں تیرے ڈیرا

دیکھا یا خوب سچائی کا منظر کم نظر تو نے
 دیا اچھا صلہ اپنے گرد کو مار کر تو نے
 بتا اسے لالچی ہے کتنے دن کا اور شام سن
 بتا اسے دھرم کے بیٹے ہیں ہے دھرم کا پالمن
 حیا کا نام لیکر بھائی تو نے دکھلائی
 گرو سے چیل کرے ظالم تجھے غیرت نہیں آئی
 کرن کے دکھ لا پاک پر تھوی کے سینے میں
 جھلا ہوا ہے لور شری کرشن جی کرن کو نہتا دیکھ کر اس سے کہتے ہیں
 اٹھا تیر وکمان اور چھید دے اب کرن کا سینہ
 سنی جس وقت کشو مورتی کی کرن نے باتیں
 پکارا کرن نے ارجن شکر اور ذرا دم لے
 چھنا ہے پر تھوی میں میرا تمہا اے سورما دم لے
 کرے لور ش نہتوں پر یہ تو اکب ہے مردوں کا
 طرے یہ ہے سفاکوں کا اور آوارہ گردوں کا
 تجھے میں جانتا ہوں، تو نہ کا رہے نہ بزدل ہے
 تھے پر کر لگاوار، یہ تو اور مشکل ہے
 علاوہ اسکے میں اے شیا مہنے سے نہیں ڈرتا
 اولے فرض حق کو پورا کرنے سے نہیں ڈرتا
 مجھے معلوم ہے جو وہ مرتا ہے سرسیدیاں
 سو گئی ہوٹا ہے، میرا عقیدہ اور ہے ایماں
 علاوہ اسکے بھکو دھرم سے بھگرنہ تم مارو
 یہ بازی حیت کر سچائی کی بازی نہ تم مارو
 کرن کی یہ باتیں سن کر شری گشتام ہی نے کہا۔



اردو مہا بھارت کی تیاری میں جس کتاب سے
استفادہ کیا گیا وہ ہے ”مہا بھارت بھاشا“
ہندی پستکالیہ متھرا، جس کے مصنف ہیں ملک کے
مشہور دانشور پنڈت جوالا پرشاد جی مشرا،
مراد آبادی۔

उर्दू महाभारत की तैयारी में, जिस किताब
से मदद ली गई, वह है “महाभारत
भाषा” हिन्दी पुस्तकालय मथुरा, जिस के
लेखक हैं, मुल्क के मशहूर विद्वान पंडित
श्रीयुत ज्वालाप्रसादजी मिश्र, मुरादाबादी।



اردو مہا بھارت کی تیاری میں جس کتاب سے
استفادہ کیا گیا، وہ ہے ”مہا بھارت بھاشا“
ہندی پستکالیہ متھرا، جس کے مصنف ہیں ملک کے
مشہور دانشور پنڈت جوالا پرشاد جی مشرا،
مراد آبادی۔

اردو مہا بھارت کی تیاری میں، جس کتاب
سے مدد لی گئی، وہ ہے ”مہا بھارت
भाषा“ हिन्दी पुस्तकालय मथुरा, जिस के
लेखक हैं, मुल्क के मशहूर विद्वान पंडित
श्रीयुत ज्वालाप्रसादजी मिश्र, मुरादाबादी ।



♦ پرستارونا ♦

دُنیا-آ-شور و ادب کے ایتهااس مے دو شاهکار سامنے آآے هے۔ اءک وه شاهناما، جو اءک هزار سال पहले दकीकी, असदी और फिरदौसी ने लिखा (देखिए उर्दू तर्जुमा तारीख-फरिश्ता सफहा (पृष्ठ ६५ और ६६ मतवा मुनशी नवल किशोर लखनऊ १९३३) और दूसरा हफीज़ जालंधरी का शाहनामा-ए-इسلام जो इस्लाम के इब्तेदाई अहद की तारीख है। और तीसरा शाहनाम चालीस साल से शाहनामा-ए-हिन्द के नाम से कौमी एकता के नुकतए-निगाह से लिखा जा रहा है। जिस में जैन धर्म, बौद्ध धर्म और सनातन धर्म के साथ साथ इस्लाम धर्म का भी इतिहास है। अबतक इस के सात भाग हो चुके हैं। जिन में बीस हजार (२०,०००) अशआर मुगल बादशाह शाहजहाँ तक लिखे जा चुके हैं। इस का पहला भाग उर्दू महाभारत है जो आप के हाथ में है। इतिहास कारों की निगाह में यह फर्जी दास्तान सही लेकिन मैं ऐसा नहीं समझता। मेरे नज़दीक इसकी बड़ी अहमियत है क्योंकि क़दीम हिन्दुस्तानी तहज़ीब व तमद्दुन और सनातन धर्म की यही दास्तान आईना दार है। जिस को मैं ने हिन्दी और संस्कृत के मशहूर आलیم पंडित ज्वाला प्रसादजी मिश्र मुरादाबादी की किताब "महाभारत भाषा" से बड़ी जांफिशानी और पुरी दयानत दारी से नज़्म किया है। इस दास्तान को हिन्द की बड़ी अक्सरियत पूरी यकीन और दिल की गहराइयों के साथ सच समझती है। तो मुझे या किसी और को इसे फर्जी दास्तान कहने का क्या हक़ पहुंचता है।

शाहनामा-ए-हिन्द का दूसरा भाग शाहनामा-ए-हिन्द बशमुल हिन्दू अहदे-हुकूमत ६०० साल क़ले-मसीह से शुरू होता है। इसमें जैन और बौद्ध धर्मों के इतिहास के बाद अजात, शत्रू और शीश नाग खानदान का ज़िक्र है। इसके बाद हिन्द पर यूनान व फ़ारस का आक्रमण, सिकन्दर और पोरस की जंग, चंद्र गुप्त मौर्या और अशोक का ज़माना, शुंग व कानू और आन्ध्र खानदान का तज़केरा, सलतनते-मगध का खातमा, यूनानी और सथीन कौमों के हमले, कनिष्क का दौरा-हुकूमत, इस के अलावा पुराणों का ज़माना जो ३२० इसवी से ८०० सने-इसवी तक होता है।

इस में चंद्रगुप्त अव्वल, समुद्र गुप्त, चंद्रगुप्त सानी, चीनी सय्याह फ़ाहियान की आमद

عرض مصنف

دُنیا کے شعر و ادب کی تاریخ میں دو شاہکار سامنے آئے ہیں۔ ایک وہ شاہنامہ جو ایک ہزار سال قبل دقیق۔ اسدی اور فردوسی نے لکھا (دیکھیے اردو ترجمہ تاریخ فرشتہ۔ صفحہ ۶۵ اور ۶۶ مطبع منشی نول کشور لکھنؤ ۱۹۳۳ء) اور دوسرا حفیظ جالندھری کا شاہنامہ اسلام جو اسلام کے ابتدائی عہد کی تاریخ ہے اور تیسرا شاہنامہ چالیس سال سے شاہنامہ ہند کے نام سے قومی یک جہتی کے نقطہ نگاہ سے لکھا جا رہا ہے جس میں جین دھرم، بودھ دھرم اور سناٹن دھرم کے ساتھ ساتھ اسلام دھرم کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ اب تک اس کی سات جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔ جن میں بیس ہزار اشعار غل بادشاہ شاہجہاں تک لکھے جا چکے ہیں۔ اس کا پہلا حصہ اردو مہابھارت ہے جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ مورخین کی نگاہ میں یہ فرضی داستان ہے لیکن میں ایسا نہیں سمجھتا۔ میرے نزدیک اس کی بڑی اہمیت ہے۔ کیونکہ قدیم ہندوستانی تہذیب و تمدن اور سناٹن دھرم کی یہی داستان آئینہ دار ہے۔ جس کو میں نے ہندی اور سنسکرت کے مشہور عالم پنڈت جوالا پر سادشر مراد آبادی کی تصنیف مہابھارت بھاشا سے بڑی جانفشانی اور پوری دیانتداری سے نظم کیا ہے۔ اس داستان کو ہند کی بڑی اکثریت پورے یقین اور دل کی گرائیوں کے ساتھ سچ سمجھتی ہے۔ تو مجھے یا کسی اور کو اسے فرضی داستان کہنے کا کیا حق پہنچتا ہے

شاہنامہ ہند کا دوسرا حصہ شاہنامہ ہند بشمول ہندو عہد حکومت ۶۰۰ قبل مسیح سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں جین اور بودھ مذاہب کے تذکرے کے بعد اجات شتر و اوریش ناک خاندان کا ذکر ہے۔ اس کے بعد ہند پر یونان و فاس کی یورش سکندر اور پورس کی جنگ، چندر گپت، موریہ اور اشوک کا زمانہ، شنگ و کانو اور آندھرا خاندان کا تذکرہ، سلطنت مگدھ کا خاتمہ، یونانی اور سھین قوم کے ملے کنشک کا دور حکومت، اس کے علاوہ پرائوں کا زمانہ جو ۳۲۰ عیسوی سے ۸۰۰ سوسن عیسوی تک ہوتا ہے اس میں چندر گپت اول، سمر گپت چندر گپت ثانی چلی سیان فامیان کی آمد،

سفید ہونوں کے محلے اور ہرش وردھن شلا دتیہ کا شاندار دور حکومت کا تذکرہ نہایت تفصیل سے کیا گیا ہے۔ ہرش وردھن کے بعد ہندوستان کے طوائف الملوکی کا شکار ہوتے ہی راجپوتوں کی ترقی و ارتقاء کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو ۸۰۰ سن عیسوی سے بارہ سوسن عیسوی تک نہایت جاہ و جلال کے ساتھ راجپوت حکمرانی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ علاوہ اس کے جنوبی ہند میں دکن کے راشٹر کوٹوں، یادو، ہوشیل اور کانکے خاندان کے ساتھ ہی ساتھ چول جیمیر اور پانڈیہ خاندان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور آخر میں جنوبی ہند میں عربوں کی تجارتی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

شاہنامہ ہند کا تیسرا حصہ شاہنامہ ہند بشمول مسلم عہد حکومت محمد بن قاسم کے محلے سے شروع ہوتا ہے۔ محمد بن قاسم کا پس منظر بیان کرنے کے لیے عربستان کی مسلم عہد کی تاریخ کا تفصیلی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے وصال تک کے واقعات اور خلفائے راشدین سے لیکر اموی خلفیہ عبدالملک بن مروان تک کے تمام حالات واقعات کو کہیں اختصار اور کہیں تفصیل کے ساتھ نظم کیا گیا ہے۔

شاہنامہ ہند کا چوتھا حصہ سلطان شہاب الدین غوری سے شروع ہوتا ہے جس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے شہاب الدین کی پرتغوی راج چوہان سے جنگ، قطب الدین ایبک، شمس الدین التمش، فیہ سلطانہ تک کو واقعات کے ساتھ ساتھ سلطان نام الدین اور غیاث الدین بلبن کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ خاندان ۹۲ سال تک برسر اقتدار رہا اور غیاث الدین بلبن غلام خاندان کا آخری حکمران ثابت ہوا۔

شاہنامہ ہند کا پانچواں حصہ علاؤ الدین خلجی سے شروع کیا گیا ہے جس میں تغلق خاندان غیاث الدین تغلق و فیروز شاہ تغلق تک، تیورنگ کی آمد اور اس کی آمد سے تباہ کاریوں کے بعد سیدوں کا خاندان شروع ہوتا ہے۔ بعد ازاں لودھی خاندان کے حکمرانوں، بہلول لودھی، سکندر لودھی، ابراہیم لودھی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آخر میں تغلق بادشاہ غیاث الدین بابر ہمایوں اور شیر شاہ سوری پر پانچواں حصہ ختم ہوتا ہے۔

شاہنامہ ہند کا چھٹا حصہ ہندوستان میں مختلف علاقائی حکومتوں پر مشتمل ہے جس میں دکن کا

شاہنامہ ہند کا تیسرا حصہ شاہنامہ ہند بشمول مسلم عہد حکومت محمد بن قاسم کے محلے سے شروع ہوتا ہے۔ محمد بن قاسم کا پس منظر بیان کرنے کے لیے عربستان کی مسلم عہد کی تاریخ کا تفصیلی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ جس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے وصال تک کے واقعات اور خلفائے راشدین سے لیکر اموی خلفیہ عبدالملک بن مروان تک کے تمام حالات واقعات کو کہیں اختصار اور کہیں تفصیل کے ساتھ نظم کیا گیا ہے۔

شاہنامہ ہند کا چوتھا حصہ سلطان شہاب الدین غوری سے شروع ہوتا ہے جس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے شہاب الدین کی پرتغوی راج چوہان سے جنگ، قطب الدین ایبک، شمس الدین التمش، فیہ سلطانہ تک کو واقعات کے ساتھ ساتھ سلطان نام الدین اور غیاث الدین بلبن کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ خاندان ۹۲ سال تک برسر اقتدار رہا اور غیاث الدین بلبن غلام خاندان کا آخری حکمران ثابت ہوا۔

شاہنامہ ہند کا پانچواں حصہ علاؤ الدین خلجی سے شروع کیا گیا ہے جس میں تغلق خاندان غیاث الدین تغلق و فیروز شاہ تغلق تک، تیورنگ کی آمد اور اس کی آمد سے تباہ کاریوں کے بعد سیدوں کا خاندان شروع ہوتا ہے۔ بعد ازاں لودھی خاندان کے حکمرانوں، بہلول لودھی، سکندر لودھی، ابراہیم لودھی کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

آخر میں تغلق بادشاہ غیاث الدین بابر ہمایوں اور شیر شاہ سوری پر پانچواں حصہ ختم ہوتا ہے۔

شاہنامہ ہند کا چھٹا حصہ ہندوستان میں مختلف علاقائی حکومتوں پر مشتمل ہے جس میں دکن کا



بہمنی خاندان، بنگال کی مسلم حکومتیں، گجرات، کشمیر، مالوہ، خاندیش وغیرہ کی مسلم حکومتوں کا ذکر شامل ہے۔

شاہنامہ کا ساتواں حصہ نفل شہنشاہ ہمایوں سے شروع ہو کر جلال الدین اکبر اور جہانگیر پر ختم ہوتا ہے۔

شاہنامہ ہند کا آٹھواں حصہ شاہجہاں سے شروع کر دیا گیا ہے۔ ان تمام واقعات کو میں نے مستند کتابوں اور متعدد مورخین و محققین کے بیانات کو سامنے رکھ کر شعر کے قالب میں ڈھالا ہے۔ علاوہ اس کے ہر دور کی معاشی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ذراعت اور صنعت و حرفت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

علاوہ ازیں تذکرے میں شامل تمام حکمرانوں کا سن ولادت تا تاریخ تخت نشینی، تاریخ وفات کے علاوہ تمام مشہور جنگوں کے واقعات، ان کی تاریخ، افواج کی تعداد، جن میں گھوڑے، سوار، پیادے وغیرہ شامل ہیں کا احاطہ کرتے ہوئے تمام حالات کو اشعار میں ڈھالا گیا ہے۔ میں نے افسانوی طرز کے واقعات و حالات کو اپنے اس شاہنامہ ہند میں کوئی جگہ نہیں دی ہے۔

شاہنامہ کے سلسلے میں لوگ تقابل کی بات کرتے ہیں آخر تقابل کس سے؟ ہاں اگر محنت اور کام کے تقابل کی بات ہے تو میں یہ کہنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ میں نے دیگر شاہناموں سے سینکڑوں گنا زیادہ محنت کی ہے۔ اور اس میں مجھے سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں چھوٹے بڑے راجے، مہاراجے اور شہنشاہوں سے واسطہ ہے۔ اور چھ ہزار سال سے لیکر آج تک کی تاریخ میں کچھ سنا ہے اور واقعات کی چھان بین میں متعدد مورخین میں جن کے بیانات ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ہندو مورخین کچھ کہتے ہیں تو مسلم مورخین کچھ اور انگریز مورخین نے الگ الگ افشانیوں کی ہیں علم داں حضرات جانتے ہیں کہ اس عالم میں صحیح واقعات کی تحقیق کر کے موازنہ کرنا کتنا مشکل کام ہے۔

علاوہ اس کے ہندوستان اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک وسیع ملک ہے۔ اگر ہم ہندوستان کے سینکڑوں اودار کو چھوڑ کر صرف ۲۵ سال کا ایک دور متعین کر کے برصغیر کے نقشے پر نظر ڈالیں تو یک وقت سرحد کشمیر میں کئی حکمران نظر آئیں گے تو پنجاب کے علاقہ میں چھوٹے بڑے کئی راجے مہاراجے فرمانروائی کرتے ہوئے دکھائی پڑیں گے۔

اسی طرح شمال و مشرق، یوپی، بہار، اڑیسہ، بنگال، آسام اور جنوبی ہند میں مدراس، میسور، کیرالا، آندھرا

بہمنی خاندان، بنگال کی مسلم حکومتیں، گجرات، کشمیر، مالوہ، خاندیش وغیرہ کی مسلم حکومتوں کا ذکر شامل ہے۔

شاہنامہ کا ساتواں حصہ نفل شہنشاہ ہمایوں سے شروع ہو کر جلال الدین اکبر اور جہانگیر پر ختم ہوتا ہے۔

شاہنامہ ہند کا آٹھواں حصہ شاہجہاں سے شروع کر دیا گیا ہے۔ ان تمام واقعات کو میں نے مستند کتابوں اور متعدد مورخین و محققین کے بیانات کو سامنے رکھ کر شعر کے قالب میں ڈھالا ہے۔ علاوہ اس کے ہر دور کی معاشی، سماجی اور سیاسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ذراعت اور صنعت و حرفت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

علاوہ ازیں تذکرے میں شامل تمام حکمرانوں کا سن ولادت تا تاریخ تخت نشینی، تاریخ وفات کے علاوہ تمام مشہور جنگوں کے واقعات، ان کی تاریخ، افواج کی تعداد، جن میں گھوڑے، سوار، پیادے وغیرہ شامل ہیں کا احاطہ کرتے ہوئے تمام حالات کو اشعار میں ڈھالا گیا ہے۔ میں نے افسانوی طرز کے واقعات و حالات کو اپنے اس شاہنامہ ہند میں کوئی جگہ نہیں دی ہے۔

شاہنامہ کے سلسلے میں لوگ تقابل کی بات کرتے ہیں آخر تقابل کس سے؟ ہاں اگر محنت اور کام کے تقابل کی بات ہے تو میں یہ کہنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ میں نے دیگر شاہناموں سے سینکڑوں گنا زیادہ محنت کی ہے۔ اور اس میں مجھے سینکڑوں کیا بلکہ ہزاروں چھوٹے بڑے راجے، مہاراجے اور شہنشاہوں سے واسطہ ہے۔ اور چھ ہزار سال سے لیکر آج تک کی تاریخ میں کچھ سنا ہے اور واقعات کی چھان بین میں متعدد مورخین میں جن کے بیانات ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ہندو مورخین کچھ کہتے ہیں تو مسلم مورخین کچھ اور انگریز مورخین نے الگ الگ افشانیوں کی ہیں علم داں حضرات جانتے ہیں کہ اس عالم میں صحیح واقعات کی تحقیق کر کے موازنہ کرنا کتنا مشکل کام ہے۔

علاوہ اس کے ہندوستان اپنی وسعت کے لحاظ سے ایک وسیع ملک ہے۔ اگر ہم ہندوستان کے سینکڑوں اودار کو چھوڑ کر صرف ۲۵ سال کا ایک دور متعین کر کے برصغیر کے نقشے پر نظر ڈالیں تو یک وقت سرحد کشمیر میں کئی حکمران نظر آئیں گے تو پنجاب کے علاقہ میں چھوٹے بڑے کئی راجے مہاراجے فرمانروائی کرتے ہوئے دکھائی پڑیں گے۔

اسی طرح شمال و مشرق، یوپی، بہار، اڑیسہ، بنگال، آسام اور جنوبی ہند میں مدراس، میسور، کیرالا، آندھرا

مہاراشٹر اور شمال مغرب میں راجپوتانہ، سندھ، گجرات، وغیرہ میں تو مکرانوں کی ایک فوج نظر آئے گی۔ اور انقلاباتِ زمانہ کا یہ عالم ہے کہ آج یہاں شورش اور طوفان برپا ہے تو دوسری جگہ بغاوت اور قتل و خونریزی کا بازار گرم ہے۔ ایک تخت نشین ہوتا ہے تو دوسرے کا تختہ الٹ دیا جاتا ہے۔ ایک حکمران دوسرے حکمران پر چڑھائی کرتا ہے تو تیسرا اس کی پشت پناہی میں میدانِ جنگ میں کود پڑتا ہے۔ ایک طوفان ہے جو آئے دن کسی نہ کسی مقام پر سر اٹھاتا ہے اور حالات و واقعات میں تبدیلی رونما ہوتی چلی جاتی ہے۔

اب غور فرمائیے کہ ۲۵ سال کا ایک مختصر دور اور اس میں پچاسوں حکومت کا الٹ بھرتی شدت سے ہوا ہے تو چھ ہزار سالہ دورِ تاریخ میں جس میں سیکڑوں ادوار میں کتنے الٹ بھیر اور انقلابات رونما نہیں ہوئے ہوں گے۔ غور کرو تو طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔

ویسے عام طور سے یہ کہا جاتا ہے کہ تاریخ ایک خشک موضوع ہے۔ جملہ اس میں لطف اور مزے کی بات تلاش کی جائے تو واقعی نہیں ملے گی۔ یہ تخیلاتی، جذباتی یا رومانی و جنسی شاعری تو نہیں۔ یہ تو تاریخ کا ایک ایسا چوکھٹا ہے جس کے دائرے میں رہ کر ہی حالات و واقعات کو نظم کیا گیا ہے۔

ان قیود کے بعد ناقدین حضرات خواہ مخواہ حسد کی بنیاد یا کسی نہ کسی بہانے سے کائناتوں پر گھسیٹنا چاہیں گے تو یہ ظلم ہی ہو گا۔ یہ ایک ایسا کام ہے جس پر میں نے ۱۰ سال مسلسل محنت کی ہے۔ اگر واقعی اس کام پر محنت کی گئی ہے تو داد دیجئے ورنہ میں داد کا خواہاں بھی نہیں۔

فروغِ نقاش
موزعہ ۱۵ اپریل
۱۹۹۵ء

مختصر
تاریخ
مکران

اب غور فرمائیے کہ ۲۵ سال کا ایک مختصر دور اور اس میں پچاسوں حکومت کا الٹ بھرتی شدت سے ہوا ہے تو چھ ہزار سالہ دورِ تاریخ میں جس میں سیکڑوں ادوار میں کتنے الٹ بھیر اور انقلابات رونما نہیں ہوئے ہوں گے۔ غور کرو تو طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔

وہی، عام طور سے یہ کہا جاتا ہے کہ تاریخ ایک خشک موضوع ہے۔ جملہ اس میں لطف اور مزے کی بات تلاش کی جائے تو واقعی نہیں ملے گی۔ یہ تخیلاتی، جذباتی یا رومانی و جنسی شاعری تو نہیں۔ یہ تو تاریخ کا ایک ایسا چوکھٹا ہے جس کے دائرے میں رہ کر ہی حالات و واقعات کو نظم کیا گیا ہے۔

ان قیود کے بعد ناقدین حضرات خواہ مخواہ حسد کی بنیاد یا کسی نہ کسی بہانے سے کائناتوں پر گھسیٹنا چاہیں گے تو یہ ظلم ہی ہو گا۔ یہ ایک ایسا کام ہے جس پر میں نے ۱۰ سال مسلسل محنت کی ہے۔ اگر واقعی اس کام پر محنت کی گئی ہے تو داد دیجئے ورنہ میں داد کا خواہاں بھی نہیں۔

فروغِ نقاش

۵ اپریل ۱۹۹۵ء

مختصر

تاریخ

مکران



ایک ضروری بات

قارئین سے ایک فروری بات یہ کہنی ہے کہ اسے اردو
مہابھارت کے لکھنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اردو داں طبقہ جو مہابھارت
سے ناواقف ہے وہ بھی ہندوستان کے اس عظیم ورثے سے متقید ہو سکے
ہندی داں حضرات کیلئے اسے ہندی رسم الخط میں
لکھ کر شکل الفاظ کے معنی بھی لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ سمجھ میں
آسانی ہو۔

एक ज़रूरी बात

कारेइन से एक ज़रूरी बात यह कहनी है कि उर्दू महाभारत के लिखने का एक मकसद यह भी है कि उर्दूवाँ तबका जो महाभारत से नावाकिफ़ है वह भी हिन्दुस्तान के इस अज़ीम वरसे से मुस्तफीद हो सके।

हिंदीदाँ हज़रात के लिए इसे हिंदी रस्मुलखत में लिख कर मुश्किल अलफाज़ के मायिने भी लिख दीये गये हैं, ताकि समझने में आसानी हो ।

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۲	خدمتِ کھنٹی پر دروہاسانی کا عطیہ	۱۴	سلسلہ مہابھارت
۳۳	منتر کی آرائش اور اس کا رد عمل	۱۵	ادوار عالم تخلیق
۳۴	ولادت کرن	۲۰	مقدس تخلیق
۳۵	کھنٹی اور مادری سے پانڈو کا بیاہ	۲۰	کتاب مہابھارت
۳۵	اقلیم سمرٹ	۲۰	مہابھارت کا مختصر جائزہ اور ان کے مورخین
۳۶	راجہ پانڈو پر بکت دم مہنی کا سراپ	۲۱	مہابھارت اور ہم
۳۷	راجہ پانڈو کا آدیش	۲۲	راجہ بھرت کی نسل شنخت تک
۳۷	ایک سو ایک کوروں کیساتھ دریوہن کی پیدائش	۲۲	بھیشم تیلہ ابن شانتن
۳۸	بھیشم سین اور ارجن کی ولادت	۲۳	شانتن کی فریفتگی اور خودداری
۳۹	کھنٹی کی مہربانی سے مادری کی گود بھرنا	۲۳	بھیشم تیلہ کا ایثار
۴۰	پانڈو کا وظیفہ زوجیت اور اثر نفرتی کندم	۲۵	شانتن کی شادی اور رخصت، پتر و پتر کا بیاہ
۴۱	پانڈو کے ساتھ مادری کا قتل ہونا	۲۶	بھیشم تیلہ کی خدمت اور پتر و پتر کی بدگمانی
۴۲	کھنٹی اور پانچوں پانڈوں کی واپسی	۲۷	کفارہ بدگمانی
۴۲	بعد مرگ پانڈو دھرتی لاشٹر تخت شاہی پر	۲۸	نسل منقطع کا حل
۴۲	رشی سردھان جی کے چار پیر اور کرپ کی پیدائش	۲۹	مہرشی ویاس کی تشریف آوری شرف قبولیت
۴۳	دشمنی کی پہلی منزل	۳۰	فصل حسنہ
۴۶	راجہ کی شوفیاں	۳۰	دھرتی لاشٹر اور پانڈو کی پیدائش
۴۷	زہر سے زہر کا مرنا	۳۱	دھرتی لاشٹر کا بیاہ
۴۸	ناگ راجہ کی مہمان نوازی اور بھیم کی واپسی	۳۲	کرشن جی کی پھوپھی پر بھابھو موسوم کھنٹی

ویسوی سڑچی

ویسوی	پڑٹ	ویسوی	پڑٹ
سلسلسا-ع-مہاہارٹ		خسدمتے-کونٹی پر دویسا مونی کا اٹتیا	۳۲
ادوارے-آلام	۱۶	منٹر کی آڑمارڈش اور اسکا ردے-امال	۳۳
مکدس تلخلیک	۱۷	ویلادتے-کرن	۳۴
کیتاے-مہاہارٹ	۲۰	کونٹی اور مادری سے پانڈو کا بیاہ	۳۵
مہاہارٹ کا موسطسار جاپڑا اور آج		اکلیم کا سمرٹ	۳۵
کے مویرےکین	۲۰	راجا پانڈو پر کیندممونی کا شراپ	۳۶
مہاہارٹ اور ہم	۲۱	راجا پانڈو کا آدیش	۳۷
نسلوں کا سلسلسا		اک سؤ اک کورویں کے ساٹھ دویوڈن کی	
راجا ہرٹ کی نسل شانتنو تک	۲۲	پیدایش	۳۷
بھیم پیتامہ ابن شانتن	۲۲	بھیم سین اور ارجن کی ویلادت	۳۷
شانتن کی فرےپتگی اور خودداری	۲۳	کونٹی کی مہربانی سے مادری	
بھیم کا ایشار	۲۳	کی گود ہرنا	۳۹
شانتن کی شادی اور رخلٹ چٹر		پانڈو کا وچیفا-جیجیٹ اور	
ویچٹر کا بیاہ	۲۵	اسر-ع-نفرین کیندم	۴۰
بھیم پیتامہ کی خسدمت اور چٹر	۲۶	پانڈو کے ساٹھ مادری کا سٹی ہونا	۴۱
ویچٹر کی بد-گمانی		کونٹی اور پانچوں پانڈوں کی واپسی	۴۲
کپفارا-ع-بد-گمانی	۲۷	بادے-مڑگ پانڈو دھرتی لاشٹر-شاہی پر	۴۲
نسلے-مونکٹا کا	۲۸	کڑپی سرڈانجی سے کڑپاچارے اور	۴۳
مہرشی ویاس کی تشریف آوری اور آوری		کڑپی کی پیدایش	
اور شرفے-کوبلیٹ	۲۹	دشمنی کی پہلی منجیل	
فرفے-ہسنا	۳۰	لڈکپن کی شولویاں	۴۶
دھرتی لاشٹر اور پانڈو کی پیدایش	۳۰	جڑھر سے جڑھر کا مرنا	۴۷
دھرتی لاشٹر کا بیاہ	۳۱	ناگ راجا کی مہمان نواچی	
کڑنچجی کی فوفی پڑٹا ب-موسوم کونٹی	۳۲	اور بھیم کی واپسی	۴۷



صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۶۶	پانڈو کی صحیح انوری اور ویاس جی کا درشن	۴۹	رشی بھرو دھن سے درونہ جاریہ کی پیدائش
۶۷	بھیم کا ایثار	۴۹	اشوت تھامہ کی پیدائش
۶۸	بھیم کا بھیم	۵۰	مشعل تپ
۶۹	بھیم اور راکشش کا مقابلہ	۵۰	درونہ جاریہ کی بالوسی
۷۰	کشتی کے داؤں پر تیغ	۵۱	حسن حکمت اور محل تک رسائی
۷۱	بھیم کی واپسی اور شوروے	۵۲	فن حرب و ضرب کی تربیت
	جشن انتخاب شوہر	۵۳	جشن برائے امتحان
۷۲	سرزمین پنجال میں سوئمیر کی تیاریاں	۵۳	جنگ و حرب کی ماہر از صلاحیت کا مظاہرہ
۷۳	حسن پنجالی کا قلمی عکس	۵۵	کرن کی آمد
۷۵	سوئمیر کی شرط اور شہ زوروں کے حوصلے	۵۵	حرکت در یو دھن پر بھیم اور راجن کا مشعل ہونا
۷۵	سورماؤں کی زور آزمائی	۵۶	مرد و کشتنا
۷۶	بھیم کی تقدیر	۵۷	خیر سے بدھو گھر کو آئے
۷۸	خطابت کا نیا اسلوب	۵۸	بھیم اور راجن کی جرات آزمائی
۷۹	کرن کی جوابی تقدیر	۵۸	شکست خوردہ راہہ دروید دروچار کے حضور میں
۸۱	راجن کی کامیاب تیر اندازی	۵۹	بغاوت کا خطرہ
۸۱	ورمالا کی رسم	۶۰	سازش کو رواں
۸۳	کور وگ اور پھیلوئیں کا راجہ دروید پر حملہ	۶۱	پانڈو کا اخراج
۸۴	پانڈوؤں کی واپسی اور ماں کا حکم	۶۱	سازش کا انکشاف اور تفحص سرنگ
۸۴	یک جہتی زوجین	۶۲	پروچن اور بھیسینی کی ناکامی
۸۵	جواز زوجین	۶۳	لاکھ کا محل تودہ خاک کی صورت میں
۸۶	طیش شکر اور برہاستا	۶۴	پانڈو بیاباں میں
۸۶	پاپ سے مکمل پانے کا حل	۶۴	حصین ٹکراؤ
		۶۵	جوش غیرت اور مقابلہ بھیم و راکشش

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۴۹	پانڈوؤں کی سہرا نवरदी और	۶۵	راکشस
۴۹	व्यासजी का दर्शन		
۵۰	भीम का ईसार		
۵۰	भूका भीम		
۵१	भीम और राक्षस का मुकाबला		
۵२	कुशती के दाँवपेंच		
۵३	भीम की वापसी और मशवरे		
	जशने-इन्तेखावे-शौहर		
۵३	सरजमीने-पंचाल में स्वयंवर की		
۵५	तय्यारीयाँ		
	हुस्ने-पंचाली का कलमी अक्स		
۵५	स्वयंवर की शर्त और शैहजोरों		
۵۶	के हौसले		
۵७	सूरमाओं की जोर आजमाई		
۵८	भीम की तकरीर		
	खिताबत का नया उसलूब		
۵८	कर्ण की जवाबी तकरीर		
۵९	अर्जुन की कामयाब तीर अन्दाजी		
۶۰	वरमाला की رسم		
۶१	कौरवों और क्षत्रियों का		
	राजा द्रौपद पर हमला		
۶१	पांडवों की वापसी और माँ का हुक्म		
۶२	यकजैहती-ए-जौजैन		
۶३	जवाजे-जौजैन		
۶४	तैशे-शंकर और ब्रह्मा हत्या		
۶४	पाप से मुक्ति पाने का हल और पांचों		
	पांडवों से द्रौपदी का ब्याह		



صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۰۳	کرشن جی کا ارشاد	۸۷	پانڈوؤں کو زندہ دیکھ کر درپو دھن کا کردار
۱۰۳	جرا سنگ کا مکر راہبہا خیال	۸۸	درپو دھن کی کدورت پر راجہ کو نکل
۱۰۵	گرنا ہنسی کے جوہر	۸۹	بھیشم تیار کا مشورہ
۱۰۶	ملکہ یدھ کے جوہر یعنی کشتی کے داؤں پہنچ	۸۹	ناروئی کا دودھان اور بھدر کا اغوار
۱۰۷	ثبات بھیم میں تزلزل	۹۰	ابھیمو کی سپید الش
۱۰۸	شری کرشن کی رہنمائی	۹۰	پانڈو کی سویاں
۱۰۹	جرا سنگ کی فرزند	۹۱	انجی دیوتا کی بد معنی
۱۱۰	اسیران جرا سنگ کی رہائی	۹۲	رکھشا
۱۱۱	یگیہ کا جائزہ	۹۳	تخو مسیالو
۱۱۲	جشن کی آرائش اور یگیہ کا منظر		
۱۱۳	پاکدین مہالوں سے یگیہ کی زینت		
۱۱۳	یگیہ کی اجازت		
۱۱۴	یگیہ کا منظر	۹۵	ناروئی کا مشورہ اور راجسوی یگیہ
۱۱۵	تلک کی رسم اور گھنٹیا کی پوجا	۹۶	راجسوی یگیہ کا طریقہ
۱۱۵	شری گھنٹیا کی پرستش پر ششوپال کا سنا ہونا	۹۶	پانڈو کے حوصلے اور تقسیم کار
۱۱۶	ششوپال کی پیدائش پر برہمنوں کی پیش گوئی	۹۷	یوگنی سے جنگ وصل
۱۱۷	شری کرشن کی جانب سے ششوپال کے کوہ پارادھ کی بخشش	۹۸	سہرلو اور یادوؤں سے جنگ
۱۱۸	شری گھنٹیا کے ہاتھوں ششوپال قضا کی گور میں	۹۸	قول اور وردان
۱۱۹	یگیہ کے اختتام کا اعلان	۹۹	زرانہوہ
۱۲۰	سوزش رشک و حسد	۱۰۰	تسخیر ہفت اقلیم
۱۲۰	درپو دھن کی طاقت اپنے عروہ پر	۱۰۱	مال غنیمت کا جائزہ
		۱۰۱	آرزوئے جنگ
		۱۰۲	جواب جرا سنگ

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۰۳	کृष्ण جی کا ارشاد	۹۵	ناروئی کا مشورہ اور راجسوی یگیہ
۱۰۳	جرا سنگ کا مکر راہبہا خیال	۹۶	راجسوی یگیہ کا طریقہ
۱۰۵	گرنا ہنسی کے جوہر	۹۶	پانڈو کے حوصلے اور تقسیم کار
۱۰۶	ملکہ یدھ کے جوہر یعنی کشتی کے داؤں پہنچ	۹۷	یوگنی سے جنگ وصل
۱۰۷	ثبات بھیم میں تزلزل	۹۸	سہرلو اور یادوؤں سے جنگ
۱۰۸	شری کرشن کی رہنمائی	۹۸	قول اور وردان
۱۰۹	جرا سنگ کی فرزند	۹۹	زرانہوہ
۱۱۰	اسیران جرا سنگ کی رہائی	۱۰۰	تسخیر ہفت اقلیم
۱۱۱	یگیہ کا جائزہ	۱۰۱	مال غنیمت کا جائزہ
۱۱۲	جشن کی آرائش اور یگیہ کا منظر	۱۰۱	آرزوئے جنگ
۱۱۳	پاکدین مہالوں سے یگیہ کی زینت	۱۰۲	جواب جرا سنگ
۱۱۳	یگیہ کی اجازت		
۱۱۴	یگیہ کا منظر		
۱۱۵	تلک کی رسم اور گھنٹیا کی پوجا		
۱۱۵	شری گھنٹیا کی پرستش پر ششوپال کا سنا ہونا		
۱۱۶	ششوپال کی پیدائش پر برہمنوں کی پیش گوئی		
۱۱۷	شری کرشن کی جانب سے ششوپال کے کوہ پارادھ کی بخشش		
۱۱۸	شری گھنٹیا کے ہاتھوں ششوپال قضا کی گور میں		
۱۱۹	یگیہ کے اختتام کا اعلان		
۱۲۰	سوزش رشک و حسد		
۱۲۰	درپو دھن کی طاقت اپنے عروہ پر		



صفحہ نمبر	مضمونات	صفحہ نمبر	مضمونات
۱۲۱	مزار وطن کے نشتر	۱۲۱	مزار وطن کے نشتر
۱۲۲	راجہ پانڈو کے نجات پانے کی خوش خبری	۱۲۲	راجہ پانڈو کے نجات پانے کی خوش خبری
	اور ناروینی کی پیش گوئی		اور ناروینی کی پیش گوئی
	سلسلہ قمار بازی		سلسلہ قمار بازی
۱۲۳	دریودھن کی صحت پر صد کا اثر	۱۲۳	دریودھن کی صحت پر صد کا اثر
۱۲۴	دھرتی راشٹر کے سمجھانے پر دریودھن کا جواب	۱۲۴	دھرتی راشٹر کے سمجھانے پر دریودھن کا جواب
۱۲۵	کدورت قلب کی مدد ہوگی صرف پوش سے	۱۲۵	کدورت قلب کی مدد ہوگی صرف پوش سے
۱۲۶	شکوئی کا مشورہ قمار بازی	۱۲۶	شکوئی کا مشورہ قمار بازی
۱۲۷	ناہنجار بیٹے کی فصد	۱۲۷	ناہنجار بیٹے کی فصد
۱۲۸	دعوت قمار بازی کی منظوری	۱۲۸	دعوت قمار بازی کی منظوری
۱۲۹	ہت گاہ مت قمار بازی	۱۲۹	ہت گاہ مت قمار بازی
۱۳۰	جوتے کی دیوی پر تخت شاہی کے ساتھ بھائیوں	۱۳۰	جوتے کی دیوی پر تخت شاہی کے ساتھ بھائیوں
۱۳۱	اور بیوی کی بھینٹ	۱۳۱	اور بیوی کی بھینٹ
۱۳۲	حکم دریودھن	۱۳۲	حکم دریودھن
۱۳۳	دریودی کے سوال پر پرت کا می کا جواب	۱۳۳	دریودی کے سوال پر پرت کا می کا جواب
۱۳۴	دریودی کا دربار میں جانے سے انکار	۱۳۴	دریودی کا دربار میں جانے سے انکار
۱۳۵	دریودھن کا تیج و تاب	۱۳۵	دریودھن کا تیج و تاب
۱۳۶	دشاشن کی چیرہ دستی	۱۳۶	دشاشن کی چیرہ دستی
۱۳۷	دروہ اور پتاماہ کو پسینہ سا نکل آیا	۱۳۷	دروہ اور پتاماہ کو پسینہ سا نکل آیا
۱۳۸	پنچالی کی بے بسی	۱۳۸	پنچالی کی بے بسی
۱۳۹	بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر	۱۳۹	بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر
۱۴۰	نگاہ دور بین عدل دھوکا کھا نہیں سکتی	۱۴۰	نگاہ دور بین عدل دھوکا کھا نہیں سکتی
۱۴۱	تعب ہے مجھے قانون کی اس مویشی گانی پر	۱۴۱	تعب ہے مجھے قانون کی اس مویشی گانی پر
۱۴۲	پکڑا کر اس نے پوشاک تن گھر کو بھیج دینا	۱۴۲	پکڑا کر اس نے پوشاک تن گھر کو بھیج دینا
۱۴۳	ہوا لیکن نہ کیا ختم اس مصوم کے تن کا	۱۴۳	ہوا لیکن نہ کیا ختم اس مصوم کے تن کا
۱۴۴	بھیم کی پرستش	۱۴۴	بھیم کی پرستش
۱۴۵	عجب ہے اندھیرا محزون انوار کھلائے	۱۴۵	عجب ہے اندھیرا محزون انوار کھلائے
۱۴۶	دھرتی راشٹر کا وردان	۱۴۶	دھرتی راشٹر کا وردان
۱۴۷	بسرعت قتل پوشش فاتح اقلیم کو روکا	۱۴۷	بسرعت قتل پوشش فاتح اقلیم کو روکا
۱۴۸	پانڈو کی واپسی	۱۴۸	پانڈو کی واپسی
۱۴۹	قمار بازی کے دوبارہ مشورے	۱۴۹	قمار بازی کے دوبارہ مشورے
۱۵۰	آخری بازی	۱۵۰	آخری بازی
۱۵۱	دشاشن کی پیش کش	۱۵۱	دشاشن کی پیش کش
۱۵۲	بشکل کورواں موجود ہے اک صد خردائق	۱۵۲	بشکل کورواں موجود ہے اک صد خردائق
۱۵۳	پانڈو کا عزم صحرا نوردی اور	۱۵۳	پانڈو کا عزم صحرا نوردی اور
۱۵۴	فسانہ ہائے نل دمیمنی	۱۵۴	فسانہ ہائے نل دمیمنی
۱۵۵	تخیلی پرستیا	۱۵۵	تخیلی پرستیا
۱۵۶	رشی ورہ دش کا درشن	۱۵۶	رشی ورہ دش کا درشن
۱۵۷	برہ کی آگ میں جلنا رہا جو مشل پروانہ	۱۵۷	برہ کی آگ میں جلنا رہا جو مشل پروانہ
۱۵۸	فسانہ ہائے نل اور دمیمنی	۱۵۸	فسانہ ہائے نل اور دمیمنی
۱۵۹	گل رنگ کی دشمنی	۱۵۹	گل رنگ کی دشمنی
۱۶۰	سوال میں تو بانی رہا میرا نہ اور تیرا	۱۶۰	سوال میں تو بانی رہا میرا نہ اور تیرا
۱۶۱	مگر دے مقدس عقل نل پر پر گیا پردہ	۱۶۱	مگر دے مقدس عقل نل پر پر گیا پردہ
۱۶۲	بوقت گفتگو جبکہ دہن سے بھول بھڑکتے تھے	۱۶۲	بوقت گفتگو جبکہ دہن سے بھول بھڑکتے تھے

صفحہ نمبر	مضمونات	صفحہ نمبر	مضمونات
۱۲۱	مزار وطن کے نشتر	۱۲۱	مزار وطن کے نشتر
۱۲۲	راجہ پانڈو کے نجات پانے کی خوش خبری	۱۲۲	راجہ پانڈو کے نجات پانے کی خوش خبری
	اور ناروینی کی پیش گوئی		اور ناروینی کی پیش گوئی
	سلسلہ قمار بازی		سلسلہ قمار بازی
۱۲۳	دریودھن کی صحت پر صد کا اثر	۱۲۳	دریودھن کی صحت پر صد کا اثر
۱۲۴	دھرتی راشٹر کے سمجھانے پر دریودھن کا جواب	۱۲۴	دھرتی راشٹر کے سمجھانے پر دریودھن کا جواب
۱۲۵	کدورت قلب کی مدد ہوگی صرف پوش سے	۱۲۵	کدورت قلب کی مدد ہوگی صرف پوش سے
۱۲۶	شکوئی کا مشورہ قمار بازی	۱۲۶	شکوئی کا مشورہ قمار بازی
۱۲۷	ناہنجار بیٹے کی فصد	۱۲۷	ناہنجار بیٹے کی فصد
۱۲۸	دعوت قمار بازی کی منظوری	۱۲۸	دعوت قمار بازی کی منظوری
۱۲۹	ہت گاہ مت قمار بازی	۱۲۹	ہت گاہ مت قمار بازی
۱۳۰	جوتے کی دیوی پر تخت شاہی کے ساتھ بھائیوں	۱۳۰	جوتے کی دیوی پر تخت شاہی کے ساتھ بھائیوں
۱۳۱	اور بیوی کی بھینٹ	۱۳۱	اور بیوی کی بھینٹ
۱۳۲	حکم دریودھن	۱۳۲	حکم دریودھن
۱۳۳	دریودی کے سوال پر پرت کا می کا جواب	۱۳۳	دریودی کے سوال پر پرت کا می کا جواب
۱۳۴	دریودی کا دربار میں جانے سے انکار	۱۳۴	دریودی کا دربار میں جانے سے انکار
۱۳۵	دریودھن کا تیج و تاب	۱۳۵	دریودھن کا تیج و تاب
۱۳۶	دشاشن کی چیرہ دستی	۱۳۶	دشاشن کی چیرہ دستی
۱۳۷	دروہ اور پتاماہ کو پسینہ سا نکل آیا	۱۳۷	دروہ اور پتاماہ کو پسینہ سا نکل آیا
۱۳۸	پنچالی کی بے بسی	۱۳۸	پنچالی کی بے بسی
۱۳۹	بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر	۱۳۹	بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر
۱۴۰	نگاہ دور بین عدل دھوکا کھا نہیں سکتی	۱۴۰	نگاہ دور بین عدل دھوکا کھا نہیں سکتی
۱۴۱	تعب ہے مجھے قانون کی اس مویشی گانی پر	۱۴۱	تعب ہے مجھے قانون کی اس مویشی گانی پر
۱۴۲	پکڑا کر اس نے پوشاک تن گھر کو بھیج دینا	۱۴۲	پکڑا کر اس نے پوشاک تن گھر کو بھیج دینا
۱۴۳	ہوا لیکن نہ کیا ختم اس مصوم کے تن کا	۱۴۳	ہوا لیکن نہ کیا ختم اس مصوم کے تن کا
۱۴۴	بھیم کی پرستش	۱۴۴	بھیم کی پرستش
۱۴۵	عجب ہے اندھیرا محزون انوار کھلائے	۱۴۵	عجب ہے اندھیرا محزون انوار کھلائے
۱۴۶	دھرتی راشٹر کا وردان	۱۴۶	دھرتی راشٹر کا وردان
۱۴۷	بسرعت قتل پوشش فاتح اقلیم کو روکا	۱۴۷	بسرعت قتل پوشش فاتح اقلیم کو روکا
۱۴۸	پانڈو کی واپسی	۱۴۸	پانڈو کی واپسی
۱۴۹	قمار بازی کے دوبارہ مشورے	۱۴۹	قمار بازی کے دوبارہ مشورے
۱۵۰	آخری بازی	۱۵۰	آخری بازی
۱۵۱	دشاشن کی پیش کش	۱۵۱	دشاشن کی پیش کش
۱۵۲	بشکل کورواں موجود ہے اک صد خردائق	۱۵۲	بشکل کورواں موجود ہے اک صد خردائق
۱۵۳	پانڈو کا عزم صحرا نوردی اور	۱۵۳	پانڈو کا عزم صحرا نوردی اور
۱۵۴	فسانہ ہائے نل دمیمنی	۱۵۴	فسانہ ہائے نل دمیمنی
۱۵۵	تخیلی پرستیا	۱۵۵	تخیلی پرستیا
۱۵۶	رشی ورہ دش کا درشن	۱۵۶	رشی ورہ دش کا درشن
۱۵۷	برہ کی آگ میں جلنا رہا جو مشل پروانہ	۱۵۷	برہ کی آگ میں جلنا رہا جو مشل پروانہ
۱۵۸	فسانہ ہائے نل اور دمیمنی	۱۵۸	فسانہ ہائے نل اور دمیمنی
۱۵۹	گل رنگ کی دشمنی	۱۵۹	گل رنگ کی دشمنی
۱۶۰	سوال میں تو بانی رہا میرا نہ اور تیرا	۱۶۰	سوال میں تو بانی رہا میرا نہ اور تیرا
۱۶۱	مگر دے مقدس عقل نل پر پر گیا پردہ	۱۶۱	مگر دے مقدس عقل نل پر پر گیا پردہ
۱۶۲	بوقت گفتگو جبکہ دہن سے بھول بھڑکتے تھے	۱۶۲	بوقت گفتگو جبکہ دہن سے بھول بھڑکتے تھے



صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
	جنگِ مہابھارت کا طویل سلسلہ	۱۵۲	دیشیتی کوئل کا تیاگنا
	تختِ وِسان کی واپسی درلودھن کا انکار	۱۵۳	دیشیتی کی آہ و زاری
۱۶۹	درلودھن کی وعدہ غافی	۱۵۳	نل اور دیشیتی کی صحراوردی
۱۶۹	ارجن میدانِ جنگ میں	۱۵۴	مارگر زہ کی مدد سے راجہ روٹو کے ٹک
۱۷۰	شری کرشن جی کا اپدیش	۱۵۵	نئی راہیں ملیں اور حضرت دیر بیز برائی
۱۷۱	شری کرشن جی کا اکھ روپ	۱۵۶	سیاہی پھیرنا کیوں چاہتی ہے پارسائی پر
۱۷۲	ارجن آمادہ جنگ	۱۵۶	وفا کی ذہن کے پردے پر تصویریں بھڑائیں
۱۷۳	بھیشم پتاماہ سنیاتی کے روپ میں	۱۵۷	حیاتِ دوت کی اٹل کشمکش سے پار ترنا ہے
۱۷۵	سورماؤں کی ٹونگ جھونک	۱۵۸	گلِ صدر برگ کے جیسے جن میں کھل گئے دونوں
۱۷۶	ہنگامہ جنگ کا ایک عام منظر	۱۵۸	مہامنی ویاس کا درشن
۱۷۷	نیا کرشن میں تزلزل	۱۵۹	مارگر ٹرے جی کا درشن
۱۷۸	میدانِ شہر اور شری کرشن بھیشم پتاماہ کے حضور میں	۱۶۰	صحراوردی کے بارہ سال
۱۸۰	شکھنڈی میدانِ جنگ میں	۱۶۱	روپوشی کا آخری سال
۱۸۰	ارجن کا تیر بھیشم پتاماہ کی پشت میں	۱۶۲	دلِ مصوم میں اک انتہائی برق لہرائی
۱۸۱	بھیشم پتاماہ تیروں کی سنج پر	۱۶۲	بھیم کا جوش اور حکمتِ عملی
۱۸۲	تکیے کی ضرورت	۱۶۳	مہا انگریزانی لیکر جاگ اٹھا نفسِ امارہ
۱۸۳	تیروں کا کلیہ	۱۶۳	بدل کر پتیرا فولاد سے ٹکرا گیا کیچک
۱۸۳	اُبل اٹھارہ تین سے گنگا جل کا ایک فوارہ	۱۶۳	کیچک کی فکر دار تک
	مہابھارت کا دوسرا کمانڈر انچیف	۱۶۵	درلودھن کا فتنہ
	داروہ چاریہ میدانِ جنگ میں	۱۶۶	ارجن کے مقابلے پر کوروں کی شکست
۱۸۵		۱۶۶	ورٹ کی دختر سے ابھیمنیو کا بیاہ
		۱۶۷	حیاتِ افروز ان کے سامنے تھا ان کا مستقبل

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
	جنگِ مہابھارت کا طویل سلسلہ	۱۵۲	دیشیتی کوئل کا تیاگنا
	تختِ وِسان کی واپسی درلودھن کا انکار	۱۵۳	دیشیتی کی آہ و زاری
۱۶۹	درلودھن کی وعدہ غافی	۱۵۳	نل اور دیشیتی کی صحراوردی
۱۶۹	ارجن میدانِ جنگ میں	۱۵۴	مارگر زہ کی مدد سے راجہ روٹو کے ٹک
۱۷۰	شری کرشن جی کا اپدیش	۱۵۵	نئی راہیں ملیں اور حضرت دیر بیز برائی
۱۷۱	شری کرشن جی کا اکھ روپ	۱۵۶	سیاہی پھیرنا کیوں چاہتی ہے پارسائی پر
۱۷۲	ارجن آمادہ جنگ	۱۵۶	وفا کی ذہن کے پردے پر تصویریں بھڑائیں
۱۷۳	بھیشم پتاماہ سنیاتی کے روپ میں	۱۵۷	حیاتِ دوت کی اٹل کشمکش سے پار ترنا ہے
۱۷۵	سورماؤں کی ٹونگ جھونک	۱۵۸	گلِ صدر برگ کے جیسے جن میں کھل گئے دونوں
۱۷۶	ہنگامہ جنگ کا ایک عام منظر	۱۵۸	مہامنی ویاس کا درشن
۱۷۷	نیا کرشن میں تزلزل	۱۵۹	مارگر ٹرے جی کا درشن
۱۷۸	میدانِ شہر اور شری کرشن بھیشم پتاماہ کے حضور میں	۱۶۰	صحراوردی کے بارہ سال
۱۸۰	شکھنڈی میدانِ جنگ میں	۱۶۱	روپوشی کا آخری سال
۱۸۰	ارجن کا تیر بھیشم پتاماہ کی پشت میں	۱۶۲	دلِ مصوم میں اک انتہائی برق لہرائی
۱۸۱	بھیشم پتاماہ تیروں کی سنج پر	۱۶۲	بھیم کا جوش اور حکمتِ عملی
۱۸۲	تکیے کی ضرورت	۱۶۳	مہا انگریزانی لیکر جاگ اٹھا نفسِ امارہ
۱۸۳	تیروں کا کلیہ	۱۶۳	بدل کر پتیرا فولاد سے ٹکرا گیا کیچک
۱۸۳	اُبل اٹھارہ تین سے گنگا جل کا ایک فوارہ	۱۶۳	کیچک کی فکر دار تک
	مہابھارت کا دوسرا کمانڈر انچیف	۱۶۵	درلودھن کا فتنہ
	داروہ چاریہ میدانِ جنگ میں	۱۶۶	ارجن کے مقابلے پر کوروں کی شکست
۱۸۵		۱۶۶	ورٹ کی دختر سے ابھیمنیو کا بیاہ
		۱۶۷	حیاتِ افروز ان کے سامنے تھا ان کا مستقبل



صفحہ نمبر	موضوعات	صفحہ نمبر	موضوعات
۲۰۵	دروہ کا لوگ آسن اور سفر آخرت	۱۸۶	یہ ہشتہ کی گرفتاری کا منصوبہ
۲۰۶	دروہ چاریہ کے فرزند شوت تھا مای تخت کلائی	۱۸۷	میدان کا وزلو کا ایک عام منظر
۲۰۷	شوت تھا ما کا برہما ستر	۱۸۸	یہ ہشتہ کو پکڑنے کی ناکام کوشش
	مہا بھارت کا تیسرا کمانڈر انچیف	۱۸۸	دریو دھن محاذ جنگ سے ارجن کو ہٹا دینے میں کامیاب
۲۰۹	دلاور کرن سینا پتی کے روپ میں	۱۸۹	ایک جنگی منصوبہ یعنی چکر دیو کا مورچہ
۲۱۰	اسی کو زیب دیتا ہے فقط یہ نصب اکبر	۱۹۰	چکر دیو کے اعلان سے پانڈوؤں کی پریشانی
۲۱۱	ابھی سے لاف کرنے میں کیا حاصل بت خود سر	۱۹۰	تعب آچھو ہو گا میری داستان سن کر
۲۱۲	بھیم کی شجاعت	۱۹۱	یہ ہشتہ نے دیا اذن دغا اپنے بھتیجے کو
۲۱۳	دشاشن کی فر کردارنگ	۱۹۲	اٹھائی کو رواں نے چکر دیو کی پہلی پسپائی
۲۱۴	بھیم کا خون دشاشن پینے کی پر تکیا کی تکمیل	۱۹۳	دریو دھن کا بیٹا لکشن اہیمینو کے مقابلے میں
۲۱۵	عبث ہے سامنے اک شیر کے رویہ کا اٹنا	۱۹۴	لکشن موت کی آغوش میں
۲۱۶	ارجن کا رتھ تین دم تیکھے	۱۹۵	اہیمینو کے طرز جنگ پر کوروؤں کو پریشانی
۲۱۷	کرن پر پھولوں کی بارش	۱۹۶	دو خشاں ہو گئے جنگی منیا پاشی سے نظارے
۲۱۸	دلاور کرن کے پانچ بان ارجن کے سینے میں	۱۹۷	اچانک آگیا ارجن کہیں سے اپنے منڈل میں
۲۱۹	کرن کے رتھ کا چاک پر پھولی کے سینے میں	۱۹۸	ارجن کی پر تکیا
۲۲۰	پھینسلے پر پھولی میں میرا رتھ اے سو واد ملے	۱۹۸	اسے حیرت ہوئی سورن کے فوراً ڈوب جانے پر
۲۲۱	بہت دن بعد دلا دھرنے دل میں ترے ڈیرا	۱۹۹	ارجن جیتی سمت میں
۲۲۲	موضوع یویش پر شری گھنٹا اور ارجن میں بحث	۲۰۰	شری کرشن کا کرشمہ اور جیدرت کا شتر
۲۲۳	کیا دھرم تاروں نے کچھ لیا دھرم کا پالن	۲۰۱	دروہ چاریہ پر بے لاگ تبصرہ
۲۲۴	مرا ہے کرن سام دھرمی اسکے پیچھے کارن	۲۰۲	دروہ کا ہر اک حیرت جگر کے پار ہوتا تھا
۲۲۵	کرن اور کشتی	۲۰۳	غم فرزند سے دل پر نہ اپنے رکھ کے قابو
۲۲۶	دکھائی شان ایسی دھرم کی دھرم تاروں نے	۲۰۴	یہ ہشتہ کی ضرورت کوئی
۲۲۷	نکر اک قوت برداشت کا نظم ارہ دکھایا	۲۰۴	نہایت سنگدل بیگانہ دروہ محبت میں

صفحہ نمبر	موضوعات	صفحہ نمبر	موضوعات
۲۰۵	دروہ کا لوگ آسن اور سفر آخرت	۱۸۶	یہ ہشتہ کی گرفتاری کا منصوبہ
۲۰۶	دروہ چاریہ کے فرزند شوت تھا مای تخت کلائی	۱۸۷	میدان کا وزلو کا ایک عام منظر
۲۰۷	شوت تھا ما کا برہما ستر	۱۸۸	یہ ہشتہ کو پکڑنے کی ناکام کوشش
	مہا بھارت کا تیسرا کمانڈر انچیف	۱۸۸	دریو دھن محاذ جنگ سے ارجن کو ہٹا دینے میں کامیاب
۲۰۹	دلاور کرن سینا پتی کے روپ میں	۱۸۹	ایک جنگی منصوبہ یعنی چکر دیو کا مورچہ
۲۱۰	اسی کو زیب دیتا ہے فقط یہ نصب اکبر	۱۹۰	چکر دیو کے اعلان سے پانڈوؤں کی پریشانی
۲۱۱	ابھی سے لاف کرنے میں کیا حاصل بت خود سر	۱۹۰	تعب آچھو ہو گا میری داستان سن کر
۲۱۲	بھیم کی شجاعت	۱۹۱	یہ ہشتہ نے دیا اذن دغا اپنے بھتیجے کو
۲۱۳	دشاشن کی فر کردارنگ	۱۹۲	اٹھائی کو رواں نے چکر دیو کی پہلی پسپائی
۲۱۴	بھیم کا خون دشاشن پینے کی پر تکیا کی تکمیل	۱۹۳	دریو دھن کا بیٹا لکشن اہیمینو کے مقابلے میں
۲۱۵	عبث ہے سامنے اک شیر کے رویہ کا اٹنا	۱۹۴	لکشن موت کی آغوش میں
۲۱۶	ارجن کا رتھ تین دم تیکھے	۱۹۵	اہیمینو کے طرز جنگ پر کوروؤں کو پریشانی
۲۱۷	کرن پر پھولوں کی بارش	۱۹۶	دو خشاں ہو گئے جنگی منیا پاشی سے نظارے
۲۱۸	دلاور کرن کے پانچ بان ارجن کے سینے میں	۱۹۷	اچانک آگیا ارجن کہیں سے اپنے منڈل میں
۲۱۹	کرن کے رتھ کا چاک پر پھولی کے سینے میں	۱۹۸	ارجن کی پر تکیا
۲۲۰	پھینسلے پر پھولی میں میرا رتھ اے سو واد ملے	۱۹۸	اسے حیرت ہوئی سورن کے فوراً ڈوب جانے پر
۲۲۱	بہت دن بعد دلا دھرنے دل میں ترے ڈیرا	۱۹۹	ارجن جیتی سمت میں
۲۲۲	موضوع یویش پر شری گھنٹا اور ارجن میں بحث	۲۰۰	شری کرشن کا کرشمہ اور جیدرت کا شتر
۲۲۳	کیا دھرم تاروں نے کچھ لیا دھرم کا پالن	۲۰۱	دروہ چاریہ پر بے لاگ تبصرہ
۲۲۴	مرا ہے کرن سام دھرمی اسکے پیچھے کارن	۲۰۲	دروہ کا ہر اک حیرت جگر کے پار ہوتا تھا
۲۲۵	کرن اور کشتی	۲۰۳	غم فرزند سے دل پر نہ اپنے رکھ کے قابو
۲۲۶	دکھائی شان ایسی دھرم کی دھرم تاروں نے	۲۰۴	یہ ہشتہ کی ضرورت کوئی
۲۲۷	نکر اک قوت برداشت کا نظم ارہ دکھایا	۲۰۴	نہایت سنگدل بیگانہ دروہ محبت میں



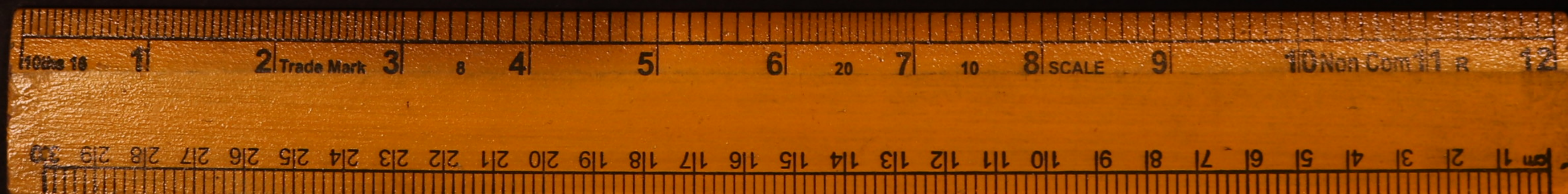
صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۵۰	کہے گا جس سے لڑنے کو لڑے گا وہ جوں بھڑ سے	۲۲۸	کبھی پرنگی کو بھنگ اپنی وہ نہیں کرنا
۲۵۱	تری اس سرکشی کو آج میں ملانا ہے	۲۲۹	کرن کا آخری امتحان
۲۵۲	اڑا کرتی سران ایل کی مان بھنگاری	۲۳۰	کرن کی سخاوت اپنے عروں پر
۲۵۳	خزانہ بقیہ یورش ملا سفر در دشمن سے	۲۳۱	کرن کا سفر آخرت
۲۵۴	سزا اپنے کیے کی آج خود پائے گا در یو دھن	۲۳۲	پیتا اس کی جلالی نقش اپنے ہاتھ پر رکھ کر
۲۵۵	قسم ماضی کی لے کر اک پیام مژدہ باد آئی		مہا بھارت کا چوتھا کمانڈر ان چیف
۲۵۵	در یو دھن کا انجیم	۲۳۳	راجہ شل سیناپتی کے منصب پر
۲۵۶	اسے انسانیت مجروح ہوتی ہی نظر آئی	۲۳۴	نیپا شل کا انداز فوجوں کو روٹانے کا
۲۵۸	اشوت تھما کا انتقام	۲۳۵	تسل سے کرن کے بیٹوں کی زور آزمائی
۲۵۹	بھلا ماں دھرتی اس سے کوپ کر لے	۲۳۶	راجہ شل اور بھیم کی زور آزمائی
۲۶۰	ہوئے اشوت کی جاں بخشی پر راضی پانڈو فوجوشر	۲۳۸	نہ ہوتا ناش سیر دوستوں کا اس طرح جیون
۲۶۲	نتیجہ تھا بھیانک آرزوئے فوجکاپی کا	۲۳۹	گواہی پر راجہ شل رشتہ موت سے جوڑا
۲۶۳	نتیجہ جنگ مہا بھارت	۲۴۱	جنگ میں در یو دھن کی شکست
۲۶۴	کد رقیقت نے روپ اک گین کا یوں سامنے لایا	۲۴۱	دعائوں کی ہمیشہ کام آتی ہے مصیبت میں
۲۶۵	شری کرشن جی کا خاندان دوار کا میں	۲۴۲	اے میرے لال بھرتی پیری ماں سو جان داری
۲۶۶	چلا پھر دور صہلے کہن کا غوب فرصت سے	۲۴۳	برہمنیش مادر کیسے ہوگا عقل کے دشمن
۲۶۷	یادوں کی ہلاکت	۲۴۴	مجھے انسوس ہے ماں ہو گئی مجھ سے یہ نادانی
۲۶۸	خدا نگ آہنی سے پائے بنواری ہوا زخمی	۲۴۵	در یو دھن دوبارہ محاذ جنگ پر
۲۶۹	شری کرشن جی کا سفر آخرت	۲۴۶	مجھے اب دوستو آرام کرنے کی ضرورت ہے
۲۷۰	چلے پانڈو وہاں سے چھوڑ کر تاج اور سلطانی	۲۴۷	وہ اب بھانگنا پھر تپے ظالم موت کے ڈر سے
۲۷۱	پانڈو وال کا بچا اور سفر آخرت	۲۴۷	زباں کھولے عوام انسان کے سب بڑے قاتل
		۲۴۸	شہنشاہی کا جذبہ کون سی ہے آج منزل میں
		۲۴۹	یہ بے پایاں نوازش بول اے ابن قرش کیسی

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۵۰	کہے گا جس سے لڑنے کو لڑے گا وہ جوں بھڑ سے	۲۲۸	کبھی پرنگی کو بھنگ اپنی وہ نہیں کرنا
۲۵۱	تری اس سرکشی کو آج میں ملانا ہے	۲۲۹	کرن کا آخری امتحان
۲۵۲	اڑا کرتی سران ایل کی مان بھنگاری	۲۳۰	کرن کی سخاوت اپنے عروں پر
۲۵۳	خزانہ بقیہ یورش ملا سفر در دشمن سے	۲۳۱	کرن کا سفر آخرت
۲۵۴	سزا اپنے کیے کی آج خود پائے گا در یو دھن	۲۳۲	پیتا اس کی جلالی نقش اپنے ہاتھ پر رکھ کر
۲۵۵	قسم ماضی کی لے کر اک پیام مژدہ باد آئی		مہا بھارت کا چوتھا کمانڈر ان چیف
۲۵۵	در یو دھن کا انجیم	۲۳۳	راجہ شل سیناپتی کے منصب پر
۲۵۶	اسے انسانیت مجروح ہوتی ہی نظر آئی	۲۳۴	نیپا شل کا انداز فوجوں کو روٹانے کا
۲۵۸	اشوت تھما کا انتقام	۲۳۵	تسل سے کرن کے بیٹوں کی زور آزمائی
۲۵۹	بھلا ماں دھرتی اس سے کوپ کر لے	۲۳۶	راجہ شل اور بھیم کی زور آزمائی
۲۶۰	ہوئے اشوت کی جاں بخشی پر راضی پانڈو فوجوشر	۲۳۸	نہ ہوتا ناش سیر دوستوں کا اس طرح جیون
۲۶۲	نتیجہ تھا بھیانک آرزوئے فوجکاپی کا	۲۳۹	گواہی پر راجہ شل رشتہ موت سے جوڑا
۲۶۳	نتیجہ جنگ مہا بھارت	۲۴۱	جنگ میں در یو دھن کی شکست
۲۶۴	کد رقیقت نے روپ اک گین کا یوں سامنے لایا	۲۴۱	دعائوں کی ہمیشہ کام آتی ہے مصیبت میں
۲۶۵	شری کرشن جی کا خاندان دوار کا میں	۲۴۲	اے میرے لال بھرتی پیری ماں سو جان داری
۲۶۶	چلا پھر دور صہلے کہن کا غوب فرصت سے	۲۴۳	برہمنیش مادر کیسے ہوگا عقل کے دشمن
۲۶۷	یادوں کی ہلاکت	۲۴۴	مجھے انسوس ہے ماں ہو گئی مجھ سے یہ نادانی
۲۶۸	خدا نگ آہنی سے پائے بنواری ہوا زخمی	۲۴۵	در یو دھن دوبارہ محاذ جنگ پر
۲۶۹	شری کرشن جی کا سفر آخرت	۲۴۶	مجھے اب دوستو آرام کرنے کی ضرورت ہے
۲۷۰	چلے پانڈو وہاں سے چھوڑ کر تاج اور سلطانی	۲۴۷	وہ اب بھانگنا پھر تپے ظالم موت کے ڈر سے
۲۷۱	پانڈو وال کا بچا اور سفر آخرت	۲۴۷	زباں کھولے عوام انسان کے سب بڑے قاتل
		۲۴۸	شہنشاہی کا جذبہ کون سی ہے آج منزل میں
		۲۴۹	یہ بے پایاں نوازش بول اے ابن قرش کیسی



महाभारत
का
दीर्घ सिलसिला

महाभारत
का
दीर्घ सिलसिला



ادوار عالم

دیار ہند کے کچھ صاحبان دانش و نیش
 ہیں تحقیقات عالم میں بھی کافی اختلاف کے
 مہاجرات کے جیسی اور کتاب معتبر کوئی
 بیان تیرہ طریقے کرتے ہیں اس ضمن میں دانا
 مگر سارے ہندو اپنے عقائد میں پختہ تر
 ہے پہلا دورست جگ دوسرے جگ
 جو پہلا دورست جگ کا ہے اس کا عرصہ مدت
 پھر اسکے بعد ثانی یک تری نام ہے جس کا
 نوشتہ معتبر میں تیسرا یک ہے دوا پر کا
 دیا رہے-ہند کے کچھ ساہبانے-دانیاشو-بہنیش
 بیاں اس کردہ ارضی کی بول کرتے ہیں پیدائش
 نہ کوئی کر سکا ثابت انہیں اپنے دلائل سے
 یہ تخصیص عقائد ہند والوں نے نہیں دیکھی
 مگر اہل دلائل نے کسی صورت نہیں مانا
 کیا ہے منقسم دنیا کو فرضی چار حصوں پر
 دوا پر تیسرا اور چوتھا کلجگ یہ ہیں چاروں یک
 ہے سترہ لاکھ اٹھائیس ^{۱۶۲۸۰۰۰} دہ صد سال اور سمیت
 ہے بارہ لاکھ نوہ ^{۸۶۳۰۰۰} شش ہزار اس یک کا عرصہ
 ہوا ہے آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار اک سال کا عرصہ
 ہے آخر دور کلجگ اور اس کلجگ کا کل عرصہ
 بس اربعہ لاکھ اور تیس ^{۳۲۰۰۰} دہ صد سال ہے اسکا

۱) یہ ایک ایسا ادواری چکر ہے جو ہمیشہ جگ شروع ہو کر کلجگ پر ختم ہوتا ہے اور پھرست جگ شروع ہو جاتا ہے۔

ادوار عالم

دیار ہند کے کچھ صاحبان دانش و نیش
 ہیں تحقیقات عالم میں بھی کافی اختلاف کے
 مہاجرات کے جیسی اور کتاب معتبر کوئی
 بیان تیرہ طریقے کرتے ہیں اس ضمن میں دانا
 مگر سارے ہندو اپنے عقائد میں پختہ تر
 ہے پہلا دورست جگ دوسرے جگ
 جو پہلا دورست جگ کا ہے اس کا عرصہ مدت
 پھر اسکے بعد ثانی یک تری نام ہے جس کا
 نوشتہ معتبر میں تیسرا یک ہے دوا پر کا
 دیا رہے-ہند کے کچھ ساہبانے-دانیاشو-بہنیش
 بیاں اس کردہ ارضی کی بول کرتے ہیں پیدائش
 نہ کوئی کر سکا ثابت انہیں اپنے دلائل سے
 یہ تخصیص عقائد ہند والوں نے نہیں دیکھی
 مگر اہل دلائل نے کسی صورت نہیں مانا
 کیا ہے منقسم دنیا کو فرضی چار حصوں پر
 دوا پر تیسرا اور چوتھا کلجگ یہ ہیں چاروں یک
 ہے سترہ لاکھ اٹھائیس ^{۱۶۲۸۰۰۰} دہ صد سال اور سمیت
 ہے بارہ لاکھ نوہ ^{۸۶۳۰۰۰} شش ہزار اس یک کا عرصہ
 ہوا ہے آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار اک سال کا عرصہ
 ہے آخر دور کلجگ اور اس کلجگ کا کل عرصہ
 بس اربعہ لاکھ اور تیس ^{۳۲۰۰۰} دہ صد سال ہے اسکا

۱) یہ ایک ایسا ادواری چکر ہے جو ہمیشہ جگ شروع ہو کر کلجگ پر ختم ہوتا ہے اور پھرست جگ شروع ہو جاتا ہے۔

دیارہ-ہند = भारत देश
 ساہبانے-دانیاشو-بہنیش
 = अकलमंद आदमी
 کور-ا-ارजी = जमीन
 تہکیکاتے-آللم =
 دُنیا کی خوج
 مہاتبر = भरोसे का,
 विश्वास पात्र
 تہکیکاتے = विशेषत:
 دانا = अकलमंद

مُنکسیم = तकसीम,
 वाटप

سانی = दूसरा

نویشتہ-مہاتبر = पवित्र
 किताब

۱) यह एक ऐसा अदवारी चक्र है जो हमेशा सत्य युग से शुरू हो कर कलियुग पर खत्म होता है।
 और फिर सत्य युग शुरू हो जाता है।



مقدس تخلیق

مقدس ویرگی تسلیق اقدس کا سب کیا تھا دم تحریر ان سخن کا وقت مستحب کیا تھا
 کیا ہے جو بیاں اہل ذکاوت نے اس کا پس منظر ہمارے سامنے وہ آگیا اک آئینہ بن کر
 دیار اندر کا اک پر شکوہ و مقتدر حاکم جو ایشیا و سخاوت میں تھا اپنے وقت کا حاکم
 وہ نسل پانڈواں سے تھا اسے ارجن سے نسبت تھی وسیع الارض اک رقبہ پر جس کی بادشاہت تھی
 اسے اک دن بزرگان سلف کی اپنے یاد آئی نزاع باہمی پران کی وہ ہنگامہ آرائی
 زبانی اور بے ترتیب ٹکڑے اس فسانے کے چلے آئے تھے کائنات تک جو قصے اس زمانے کے
 انہیں باضابطہ ترتیب و یکراک عبارت میں کیا محفوظ تابانی رہے مصحف کی صورت میں
 لہذا اس زمانے کے جواہر علم و دانش تھے وہ بولے گئے سب جس قدر اباب پیش تھے

لے اندر پرستھ، قدیم دہلی کا نام

مுகद्दس तरखलीक

मुकद्दस वेद की तरखलीके-अकदस का सबब क्या था ।
 दमे-तहरीर इन नुसरों का वक्ते-मुसतहब क्या था ॥
 किया है जो बयां अहले-जका ने उसका पस मंजूर ।
 हमारे सामने वह आ गया इक आईना बनकर ॥
 दयारे-इंद्र का इक पुर-शिकोह-ओ-मुकतदिर हाकिम ।
 जो ईसार-ओ-सखावत में था अपने वक्त का हातिम ॥
 वह नस्ले-पांडवां से था उसे अर्जुन से निसबत थी ।
 वसीअ-उल-अर्ज इक रक्बे पे जिसकी बादशाहत थी ॥
 उसे इक दिन बुजुगनि - सलफ की अपने याद आई ।
 निजाअ-ए-बाहमी पर उनकी वह हंगामा आरआई ॥
 ज़बानी और बे तरतीब टुकड़े उस फसाने के ।
 चले आए थे कानों तक, जो किसी उस ज़माने के ॥
 उन्हें बा - ज़ाब्ला तरतीब देकर इक इबारत में ।
 किया महफूज, ता बाकी रहें, मुसहफ की सूरत में ॥
 लेहाजा उस ज़माने के जो अहले-इल्म-ओ-दानिश थे ।
 वह बुलवाए गए सब, जिसकद अरबाबे-बीनिश थे ॥

तरखलीके-अकदस = पवित्र वेद
 के लिखने का कारण
 मुसतहब = शुभ घड़ी,

पुर-शिकोह = शानदार
 मुकतदिर = भाग्यवान

सलफ = पुरखों

बाज़ाब्ला = बाकायदा
 इबारत = लिखाई

बीनिश = दूरअदेश

?) इन्द्र प्रस्थ, दिल्ली का कदीम नाम

انہیں میں اک بنام ویاس کی تائے زمانہ بقا
زبان کا جو پست تھا فرست میں یگانہ قس

کچھ اپنے حافظے اور کچھ برہاجی سے خط لیکر
رقم فرمایا ایسا بے نظیر اک مصحف اظہر

بھرت کے نام سے اس نے کیا موسوم یہ نسخہ
جواک مضمون کی صورت میں ہے مرقوم یہ نسخہ

وہ جس میں ساٹھ لکھ اشلوک لکھے ہیں مولف نے
برہما سے سنے تھے اور جو دیکھے تھے مولف نے

اسے پھر چار حصوں میں برابر منقسم کر کے
منایا سستی پر جشن اس کو مستم کر کے

یہ جشن پرست ایک عرصہ تک رہا جاری
شریک جشن عالم اور جوگی تھے جٹا دھاری

علاوہ ان کے لاکھوں لوگ تھے اس جشن میں شامل
تھا آسودہ نشاط و زمزم سے دامن ساحل

مگر یہ ساٹھ لکھ اشلوک جو ہیں چار نسخوں میں
ہوئی تقسیم انکی اس طرح پھر چپہ حصوں میں

نفوس قدسیہ کے ضمن میں اشلوک جو قسمت
کئے ہیں ساٹھ میں سے تیس لاکھ اشعار بابرکت

اے بیانی کو نفوس قدسیہ سے جانتے ہیں، ہندو کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ جاوید ہیں، اور دوا پر جگ میں ایک شخص بنام ویاس
مصلح احوال سائر الناس کے لئے ظہور میں آئے اور کچھ لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے جو مختلف زمانوں میں،
مختلف شکلوں میں ظہور کرتا ہے۔ بہر حال بیاس نے کچھ بہت ہی زبانی اور کچھ اپنے حافظے کے زور پر وید کی چار کتابیں ترتیب دیں۔
چونکہ بیاس کو دور، بانڈو کی جنگ میں موجود تھے وید کا یہ سنا سن کر وید دوسرا، بکروید تیسرا سام وید اور چوتھا افرودید ہے۔
اسی وجہ سے اسے بیاس کہتے ہیں۔ بیاس کے لغوی معنی "تفصیل دینے والا اور حل کرنے والا" ہیں۔ ورنہ بیاس کا اصلی نام "دشن پان" تھا
اور ولایت میاں دو آب میں پیدا ہوئے۔

لے مہابھارت کی وجہ تسمیہ جو شہرت اور افواہ سے سنی گئی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ "مہا" بمعنی بزرگ اور بھارت بمعنی "جنگ"
ہے مگر یہ بات مرتع خلاف عقل معلوم ہوتی ہے کہ اہل ہند کی لغت میں بھارت بمعنی جنگ کے آیا ہو۔ ہاں بظاہر جو اس کتاب
میں اقوال اولاد عالی نشروادراج بھرت کا ہے۔ کتاب اس کے نام سے موسوم ہوئی اور استعمال کی کثرت سے الف ایذا ہوئی۔

انہیں میں اک بنام ویاس کی تائے زمانہ بقا
زبان کا جو پست تھا فرست میں یگانہ قس

کچھ اپنے حافظے اور کچھ برہاجی سے خط لیکر
رقم فرمایا ایسا بے نظیر اک مصحف اظہر

بھرت کے نام سے اس نے کیا موسوم یہ نسخہ
جواک مضمون کی صورت میں ہے مرقوم یہ نسخہ

وہ جس میں ساٹھ لکھ اشلوک لکھے ہیں مولف نے
برہما سے سنے تھے اور جو دیکھے تھے مولف نے

اسے پھر چار حصوں میں برابر منقسم کر کے
منایا سستی پر جشن اس کو مستم کر کے

یہ جشن پرست ایک عرصہ تک رہا جاری
شریک جشن عالم اور جوگی تھے جٹا دھاری

علاوہ ان کے لاکھوں لوگ تھے اس جشن میں شامل
تھا آسودہ نشاط و زمزم سے دامن ساحل

مگر یہ ساٹھ لکھ اشلوک جو ہیں چار نسخوں میں
ہوئی تقسیم انکی اس طرح پھر چپہ حصوں میں

نفوس قدسیہ کے ضمن میں اشلوک جو قسمت
کئے ہیں ساٹھ میں سے تیس لاکھ اشعار بابرکت

اے بیانی کو نفوس قدسیہ سے جانتے ہیں، ہندو کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ جاوید ہیں، اور دوا پر جگ میں ایک شخص بنام ویاس
مصلح احوال سائر الناس کے لئے ظہور میں آئے اور کچھ لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے جو مختلف زمانوں میں،
مختلف شکلوں میں ظہور کرتا ہے۔ بہر حال بیاس نے کچھ بہت ہی زبانی اور کچھ اپنے حافظے کے زور پر وید کی چار کتابیں ترتیب دیں۔
چونکہ بیاس کو دور، بانڈو کی جنگ میں موجود تھے وید کا یہ سنا سن کر وید دوسرا، بکروید تیسرا سام وید اور چوتھا افرودید ہے۔
اسی وجہ سے اسے بیاس کہتے ہیں۔ بیاس کے لغوی معنی "تفصیل دینے والا اور حل کرنے والا" ہیں۔ ورنہ بیاس کا اصلی نام "دشن پان" تھا
اور ولایت میاں دو آب میں پیدا ہوئے۔

لے مہابھارت کی وجہ تسمیہ جو شہرت اور افواہ سے سنی گئی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ "مہا" بمعنی بزرگ اور بھارت بمعنی "جنگ"
ہے مگر یہ بات مرتع خلاف عقل معلوم ہوتی ہے کہ اہل ہند کی لغت میں بھارت بمعنی جنگ کے آیا ہو۔ ہاں بظاہر جو اس کتاب
میں اقوال اولاد عالی نشروادراج بھرت کا ہے۔ کتاب اس کے نام سے موسوم ہوئی اور استعمال کی کثرت سے الف ایذا ہوئی۔

فیراسات = اکل مندی

موسہفہ-اتہر = پووی
کیتا

نوسوا = کیتا

موااللیف = اک جگہ جم
کرنے والا
(اکڑا کرنے والا)

موساتتیم = موممل

نیشات-او-جمجمما =
خوشی کی ترنگ

نفسے-کودسیا = پووی
انسان

۱) بھاسجی کو نفوس قدسیہ سے جانتے ہیں، ہندو کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ جاوید ہیں، اور دوا پر جگ میں ایک شخص بنام ویاس
مصلح احوال سائر الناس کے لئے ظہور میں آئے اور کچھ لوگوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ یہ ایک ہی شخص ہے جو مختلف زمانوں میں،
مختلف شکلوں میں ظہور کرتا ہے۔ بہر حال بیاس نے کچھ بہت ہی زبانی اور کچھ اپنے حافظے کے زور پر وید کی چار کتابیں ترتیب دیں۔
چونکہ بیاس کو دور، بانڈو کی جنگ میں موجود تھے وید کا یہ سنا سن کر وید دوسرا، بکروید تیسرا سام وید اور چوتھا افرودید ہے۔
اسی وجہ سے اسے بیاس کہتے ہیں۔ بیاس کے لغوی معنی "تفصیل دینے والا اور حل کرنے والا" ہیں۔ ورنہ بیاس کا اصلی نام "دشن پان" تھا
اور ولایت میاں دو آب میں پیدا ہوئے۔

۲) مہابھارت کی وجہ تسمیہ جو شہرت اور افواہ سے سنی گئی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ "مہا" بمعنی بزرگ اور بھارت بمعنی "جنگ"
ہے مگر یہ بات مرتع خلاف عقل معلوم ہوتی ہے کہ اہل ہند کی لغت میں بھارت بمعنی جنگ کے آیا ہو۔ ہاں بظاہر جو اس کتاب
میں اقوال اولاد عالی نشروادراج بھرت کا ہے۔ کتاب اس کے نام سے موسوم ہوئی اور استعمال کی کثرت سے الف ایذا ہوئی۔

جو باقی تیس میں سے پندرہ ہیں لاکھ کل منتر
کیے ہیں رسترو کی کیلئے مخصوص یہ منتر

جو ان میں پندرہ لاکھ اور بھی اشلوک ہیں باقی
انہیں قسمت کیے یوں متفق ہیں جس پہ اشراق

کرچوہ لاکھ بھوت اور راکشش اور قوم جت سے
مؤلف نے کہ مخصوص منتر پاک مصحف کے

فقط اک لاکھ منتر جو بچے ہیں وید کے باقی
وہ انساں کیلئے ہیں اور کہہ ملتے ہیں آفاق

یہی اک لاکھ منتر درمیان ابن آدم میں
فیوض خلق اور برکت رسان بزم عالم میں

مگر ان میں سے بھی چوبیس وہ صد ایسے ہیں منتر
جو سب ہی شتمل ہیں کورو پاندو کی لڑائی پر

علاوہ ان کے جو مرقوم ہیں پندرہ فیض پر
میں کچھ اشلوک گیتا اور کچھ منتر حکایت پر

کتب معتبر کا نام رکھا پھر مہا بھارت
ہے وجہ تسمیہ کی زبان عالم و خلقت

۱۔ حکماء کا ایک قدیم گروہ
۲۔ وید کے ایک لاکھ منتر جو مہا بھارت میں مرقوم ہیں انہیں اٹھارہ پر یعنی اٹھارہ باب میں ترتیب دے کر دنیا کے

استفادہ کیلئے چھوڑا گیا ہے مگر اسٹھ لاکھ اشلوک کا کہیں پتہ نہیں ملتا جو دیوتاؤں اور رستروک کے رہنے والوں اور جنوں
راکشش گندھرب مسم کی مخلوقات سے متعلق ہیں۔ وہ کہاں ہیں وہ حقیقت میں یا عرف افواہ، ابھی یہ تحقیق طلب ہیں۔

فرشتہ

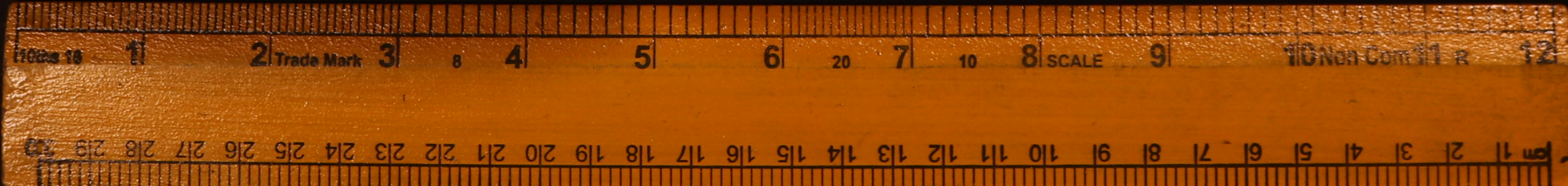
۱) یہ شब्द اردو بول چال میں ایسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ ورنہ اسکا سہی شब्द منتر ہی ہے۔

۲) ہوکما کا ایک قدیم گروہ۔ وید کے ایک لاکھ منتر جو مہا بھارت میں مرقوم ہیں انہیں اٹھارہ پر یعنی اٹھارہ باب میں ترتیب دے کر دنیا کے
استفادہ کیلئے چھوڑا گیا ہے مگر اسٹھ لاکھ اشلوک کا کہیں پتہ نہیں ملتا جو دیوتاؤں اور رستروک کے رہنے والوں اور جنوں
راکشش گندھرب مسم کی مخلوقات سے متعلق ہیں۔ وہ کہاں ہیں وہ حقیقت میں یا عرف افواہ، ابھی یہ تحقیق طلب ہیں۔

قسمت = भाग करना
इशराकी = पुराने जमाने
के ग्यानी

मरकूम = लिखा हुआ

वजहे-तसमिया = नाम
रखने का कारण



کیتا بے-مہا بھارت

یہ ہندوستان جس کی خاک دامن گیر ہے گویا |
 ہر ایک کو اس میں اپنالے کی تاسیر ہے گویا ||
 یہاں آئی ہے جو بھی قوم جائز خواہشیں لے کر |
 یہاں آباد ہو کر رہ گئی، سمجھی گئی برتر |
 بنام آریہ ہرمز کے بیٹے بھی یہاں پہنچے |
 بہ شانِ نویں صدیوں انہوں نے حکمرانی کی |
 انہیں کی نسل سے وابستہ ہے اک داستانِ رزم |
 اسی منظوم جنگی سرفروشانہ حکایت کو |
 مہا بھارت کہا جاتا ہے اس رزمی عبارت کو |
 ہے اس درج کوروں پانڈوں کا قصہ خیم |
 حقیقت میں وہ خوں آمیز تصویروں کا ہے الم |
 کتابِ وید کے مانند اسکو سمجھا جاتا ہے |
 عقیدت اور تقدس کی نظر سے دیکھا جاتا ہے |
 مہا بھارت کا مختصر جائزہ |
 اور آج کے مورخین

تاسیر = اسیر

ب شانیہ-نہ =
 ایک نئی شان سے

داستانہ-رجم = یوڈ کا
 کسسا
 نجم = کویتا

خولجم = لمبا، دراز

اکیڈت = شریدا
 تکریدوس = پوین

پور-مگر = اکلند

شورہ = چنلپن

مہا بھارت کا مختصر جائزہ اور آج کے مورخین

یہ ہے ایسی حکایت جو ہے وابستہ عقیدت |
 اکیڈت کے اٹاوا جو ہے وابستہ ہکیڈت سے ||
 بھارت کی نسل کو پر مغز سامنے عقیدت |
 کیا ہے پیش جس انداز و شوخی عبارت سے |
 کیا ہے پش جس انداز و شوخی عبارت سے |

۱) یہ کافی صوفی اعتبار سے رکھا گیا ہے۔ ۲۔ لبادراز

کتاب مہا بھارت

یہ ہندوستان جس کی خاک دامن گیر ہے گویا |
 ہر اک کو اس میں اپنالے کی تاسیر ہے گویا ||
 یہاں آئی ہے جو بھی قوم جائز خواہشیں لے کر |
 یہاں آباد ہو کر رہ گئی، سمجھی گئی برتر |
 بنام آریہ ہرمز کے بیٹے بھی یہاں پہنچے |
 بہ شانِ نویں صدیوں انہوں نے حکمرانی کی |
 انہیں کی نسل سے وابستہ ہے اک داستانِ رزم |
 اسی منظوم جنگی سرفروشانہ حکایت کو |
 مہا بھارت کہا جاتا ہے اس رزمی عبارت کو |
 ہے اس درج کوروں پانڈوں کا قصہ خیم |
 حقیقت میں وہ خوں آمیز تصویروں کا ہے الم |
 کتابِ وید کے مانند اسکو سمجھا جاتا ہے |
 عقیدت اور تقدس کی نظر سے دیکھا جاتا ہے |
 مہا بھارت کا مختصر جائزہ |
 اور آج کے مورخین

یہ ہے ایسی حکایت جو ہے وابستہ عقیدت |
 اکیڈت کے اٹاوا جو ہے وابستہ ہکیڈت سے ||
 بھارت کی نسل کو پر مغز سامنے عقیدت |
 کیا ہے پیش جس انداز و شوخی عبارت سے |
 کیا ہے پش جس انداز و شوخی عبارت سے |

۱) یہ کافی صوفی اعتبار سے رکھا گیا ہے۔ ۲۔ لبادراز



इसे सुनकर मोहब्बत नगमाए-इरफाँ सुनाती है ।
 बयाँ करते हुए जिसको अकीदत झूम जाती है ॥
 दिगर इसके है इसमें खूबसूरत बाब इक गीता ।
 जो ना शाइस्तगी से पाक है, बकवास से रीता ॥
 श्री घनश्याम ने अर्जुन को इस गीता की सूरत में ।
 दिया उपदेश जो डूबा हुआ है इल्म-ओ-हिकमत में ॥
 हकीमाना फिरासत की इसे तसवीर कह लीजे ।
 दमे-तखरीब गोया, पहलुए-तामीर कह लीजे ॥
 फिर इसके बाद सामिर ने नबर्द-ओ-जंग का नक्शा ।
 किया है पेश जिस अन्दाज़ और जिस ढंग का नक्शा ॥
 इसे सुनते ही खुल जाती हैं राहें, फहम-ओ-दानिश की ।
 किरण और तेज़ हो जाती है गोया नूर-ओ-ताबिश की ॥
 मुवरिख ने न लेकिन, अहमियत दी इस फसाने को ।
 फसाना ही समझ कर, उसने ज़हमत दी न खामे को ॥

रीता = खाली

हकीमाना फिरासत =
बहुत अकलमंदीनबर्द-ओ-जंग =
लड़ाई, युद्धफहम-ओ-दानिश =
समझबूझनूर-ओ-ताबिश =
उजाला, रोशनी

ज़हमत = कष्ट

ब-असनादे-कुतुब =
सन्द और सुबूत के साथ

महाभारत और हम

यह सच है इस हिकायत पर, मुवरिख ने कभी ज़हमत ।
 न दी अपने कलम को, और न बख्शी इसको कुछ वक़्त ॥
 यकीनन सब ने इसको, एक फ़र्जी दास्ताँ समझा ॥
 बिला शक, दोशे-हक-बीनी पे, इक बारे-गिराँ समझा ॥
 मगर अब हम इसे तारीख़ के जामे में लाएंगे ।
 गहन महताब में जो, लग चुका है वह छुड़ाएंगे ॥
 करेंगे पेश, इस अन्दाज़ से हम इस फसाने को ।
 कि जिस पर फ़ख़्र होगा आने वाले हर ज़माने को ॥
 मवाद इसका ब असनादे-कुतुब, सब मोतबर होगा ।
 हर इक बाब इसका पुर-तासीर होगा, बा-असर होगा ॥

असे सन کر محبت نغمہ عرفاں سناتی ہے
 درگراں کے ہے آپیں خوبصورت باب اک گیتا
 شری گھنشیام نے ارجن کو اگ گیتا کی صورت میں
 حکیمانہ فراست کی اسے تصویر کہہ لیجیے
 پھر اس کے بعد سامر نے نبرد و جنگ کا نقشہ
 اُسے سنتے ہی کھل جاتی ہیں راہیں فہم و دانش کی
 مورخ نے نہ لیکن اہمیت دی اس فسانے کو
 بیاباں کرتے ہوئے جسکو عقیدت جہوم جاتی ہے
 جو ناشائستگی سے پاک ہے بکواس سے ریتا
 دیا اپدیش جو ڈوبا ہوا ہے علم و حکمت میں
 دم تخریب کو یا پہلوئے تعمیر کہہ لیجیے
 کیا ہے پیش جس انداز اور جس ڈھنگ کا نقشہ
 کرن اور تیز ہو جاتی ہے گویا نور و تابش کی
 فسانہ ہی سمجھ کر اسے زحمت دی نہ خامے کو

مہا بھارت اور ہم

یہ سچ ہے اس حکایت پر مورخ نے بھی زحمت
 یقیناً سب نے اس کو فرضی داستان سمجھا
 مگر اب ہم اسے تاریخ کے جامے میں لائیں گے
 کریں گے پیش اس انداز سے ہم اس فسانے کو
 نہ دی اپنے قلم کو اور نہ بخشی اس کو کچھ وقت
 بلا شک دوش حق بینی پہ اک بار گراں سمجھا
 مگر اب ہم اسے تاریخ کے جامے میں لائیں گے
 کریں گے پیش اس انداز سے ہم اس فسانے کو
 کہ جس پر فخر ہوگا آنے والے ہر زمانے کو

مواد اسکا بہ اسناد کتب سب معتبر ہوگا

ہر اک باب اسکا پرتاثر ہوگا با اثر ہوگا

علا، خال، ہتی

نسلوں کا سلسلہ
راجہ بھرت کی نسل شانتن تک

مہابھارت کے جس قصے کی اک عالم میں شہرت ہے
یہی ہندوستان تانخہ عالم کے فسانے میں
یہاں اک نسل کھتری سے کوئی حاکم تھا پُر عظمت
اس کی پشت نسل اب نسلِ سات تک گزری
تو اس نسل سے اک پُتر خوش طالع ہوا پیدا
پھر اس نسل سے جو لوگ بیٹھے تخت شاہی پر
ہو اس خاندان سے پُتر چھٹیوں باد پھر پیدا

اسی کی زوجہ اول کہ جس کا نام گن گاتھا
 اسی کی کوکھ سے پھر ہمیشہ اس جگہ میں ہوئے آپن
 مہابھارت میں جو کردار آئے سامنے کھل کر
 کسی بھی زاویے سے دیکھئے اس صاحبِ دل کو
 ہمیشہ نشہ ایشار ہیں سرشار رہتے تھے
 غرض اہل دور میں وہی معزز پارساہستی

خدا شاہد! کہیں ہکو نظر کراتی نہیں کوئی
شانم کی فریفتگی اور خودداری

برائے سیر، راجہ شانتنوک دن چلے گھرے
 اچانک اک حسینہ ماہروان کنوٹ پر آئی
 یہ ہوش ناز میں تھی ایک ماہی گیر کی دختر
 بہت ہی آپ لطف اندوز تھے دریا کے منظر سے
 مغمم قلب میں لینے لگے ارمان انگڑائی
 کہ جب کو دیکھ کر وہ ہو گئے بیچین اور مضطر

عَلٰ گنگا ندی۔ جو شیونجی کے سراپے منش روپ دھارن کر کے بھاگ دتی تھ پر آئی۔ وہاں راجہ شانتن اُسے دیکھ کر فریفتہ ہو گئے اور شادی کا پیغام دیا۔ گنگا نے اس پیغام کو اس شرط کے ساتھ منظور کیا کہ میں جو بھی کام کروں گی آپ دخل زدینگے شانتن نے یہ شرط منظور کر لی اسکے بعد گنگا کو یکے بعد دیگرے سات لڑکے پیدا ہوئے اس نے ان ساتوں بچوں کو دریا میں بہادیا۔ جب اسے اٹھواں بچہ پھٹا نام کا پیدا ہوا تو گنگا نے چاہا کہ میں بھی دریا میں بہادوں مگر راجہ نے اسے روکنا جس پر وہ ناراضی سے انتر دھان ہو کر کلات چلی گئی اور ہیشم کو راجہ شانتن نے پرورش کیا۔ ع ۲ ہیشم کا تلفظ - भीष्म

उसी की जौजए-अव्वल, कि जिसका नाम गंगा था ।
बहुत ही नेक थी, किरदार उसका साफ़ सुथरा था ।।

उसी की कोख से फिर, भीष्म इस जग में हुए उत्पन्न ।
कि जिनका भेंट और ईसार में बीता है कुल जीवन ।।

महाभारत में जो किरदार आए सामने खुल कर ।
नज़र आते हैं सिर्फ़ इक भीष्म ही उन सब में अफ़ज़ल तर । ।

किसी भी ज़ाविए से देखिए, इस साहिबे-दिल को
नमूना पाएंगे इब्लाक़ का, इस मर्दे-कामिल को ।

हमेशा नशा-ए-ईसार में, सरशार रहते थे
हजारों कुलफ़तें गैरों की, अपनी जाँ पे सहते थे ।

गरज़ उस दौर में, वैसी मुअज़्ज़िज़ पारसा हस्ती
ख़ुदा शाहिद ! कहीं हमको नज़र आती नहीं कोई ।

शान्तनु की फरेप्तगी और खुद्दारी

बराए सैर राजा शान्तुन इक दिन चले घर से
बहुत ही आप लुत्फ-अन्दोज थे दरिया के मंज़र से ।

अचानक इक हसीना माहरू उन को नज़र आई
मौअम्मर क़ल्ब में लेने लगे अरमान अंगड़ाई ।

यह मैहवश नाज़नी थी, एक माहीगीर की दुस्तर
कि जिरको देखकर वह हो गए बेचैन और मुज़तर ।

जौजए-अव्वल =
पहली पत्नी

जाविया = एंगल, किसी भी ओर से

कुलफत = मुसीबत

मुअम्मर = बुढ़ा-उम्र
वाला

१) गंगा नदी जो शिवजी के श्राप से मनुष्य रूप धारण करके भागवती तट पर आई । वहाँ राजा शान्तनु उसे देख कर फरेपुता हो गए और शादी का पैगाम दिया । गंगा ने उस पैगाम को इस शर्त के साथ मंजूर किया कि मैं जो भी काम कहूँगी आप दखल न देंगे । शान्तनु ने यह शर्त मंजूर कर ली इस के बाद गंगा को यके बाद दीगरे सात लडके पैदा हुए उसने उन सातों बच्चों को दरिया में बहा दिया । जब उसे आठवाँ बच्चा भीष्म नाम का पैदा हुआ तो गंगा ने चाहा कि मैं इसे भी दरिया में बाह दूँ । मगर राजा ने उसे रोका जिस पर वह नाराजी से अंत्राधान होकर कैलाश चली गई और भीष्म को राजा शान्तनु ने परवरिश किया ।

“महाभारत भाषा - पृष्ठ १०, पंडित ज्वालाप्रसादजी मिश्रा, मुरादाबाद, मतबा हिन्दी पुस्तकालय मथुरा”.

मतसे गंद और सत्यवती भी नाम था उसका ।
फक्त धर्मात् में कष्टी को खेना काम था उसका ॥

वह कन्या धर्म पुत्री थी, हरिदास इक मछरे की ।
वह कन्या ! जोत थी ढीमर के हृदय के अन्धरे की ॥

सुन्दरता में वह गोया, अप्सरा से बढके सुन्दर थी ।
यकीनन चश्मे-शायर में, वह रशके माह-ओ-नय्यर थी ॥

फिर इसके बाद राजा ने निहायत शौक-ओ-रागत से ।
दिया पैगाम ढीमर को, उसे सत्य की निसबत से ॥

मछरे ने लगादी शर्त, इस पैगाम को सुनकर ।
मैं कन्या दान ! तुमको दूंगा, लेकिन एक वादे पर ॥

कि इस पुत्री से जो भी पुत्र हो महाराज अब उत्पन ।
वही सम्राट कहलाए, सभाले वह ही सिंहासन ॥

यह शर्तें-नारवा जिस दम सुनी खुदरा राजाने ।
बड़ी सखती से इसको, कर दिया इनकार राजा ने ॥

मगर बिस्तर पे उनको रात भर मुतलक न नींद आई ।
कटी उस माहरू की याद ही में शब की तनहाई ॥

चश्म = आँख
शायर = कवि
माह = चन्द्रमा
नय्यर = सूरज

मुतलक = जरा भी

भीष्म का ईसार

वज़ीरों ने जो देखी सुबह को, राजा की यह हालत ।
हकीकत की नज़र आई उन्हें कुछ और ही सूरत ॥

(१) सत्यवती (२) भीष्म ने हरिदास के पास जाकर पिता के निमित्त कन्या की याचना की तब हरिदास ने कहा मैं कन्या आप को तो दे सकता हूँ परन्तु आपके पिता को नहीं दूँगा, क्योंकि आप ज्येष्ठ पुत्र हैं । इस कारण आप पुत्र को तो राज्य मिल सकता है किन्तु राजा के पुत्र होने पर उस को राज्य नहीं मिल सकता । भीष्म ने कहा मैं राज्य और विवाह कुछ न करूँगा ॥ पुष्ठ १२ महाभारत भाषा ज्वाला प्रसाद जी मिश्र मुरादाबादी ।

मستے گزاور ستیہ وتی بھی نام تھا اسکا
فقط دھرات میں کشتی کو کھینا کام تھا اسکا
وہ کنیا دھرم پترى تھی ہری داس اک مچھیرے کی
وہ کنیا! جوت تھی ڈھیمر کے ہر دے کے اندھیرے کی
سندرتا میں وہ گویا البسرا سے بڑھکے سندرتی
یقیناً چشم شاعر میں وہ رشک باہر تیر تھی
پھر اسکے بعد راجہ نے نہایت شوق و رغبت سے
دیا پیغام ڈھیمر کو اسے ستیہ کی نسبت سے
مچھیرے نے لگا دی شرط اس پیغام کو سنکر
میں کنیا دان! بسکو دو گ لیکن ایک وعدہ پر
کہ اس پترى سے جو بھی پتر ہو مہراجا اب اتین
وہی سمرٹ کہلائے سنبھلائے وہی سہناس
یہ شرط نار و اجسد مسمیٰ خود دار راجہ نے
بڑی سختی سے اسکو کر دیا انکار راجہ نے

مگر بستر پہ انکورات بھر مطلق زمیند آئی

کئی اس ماہر کی یاد ہی میں شب کی تنہائی

بھیشم کا ایثار

وزیروں نے جو دیکھی صبح کو راجہ کی یہ حالت
حقیقت کی نظر آئی انہیں کچھ اور ہی صورت

۲) بھیष्म نے हरिदास के पास जाकर पिता के निमित्त कन्या की याचना की तब हरिदास ने कहा मैं कन्या आप को तो दे सकता हूँ परन्तु आपके पिता को नहीं दूँगा, क्योंकि आप ज्येष्ठ पुत्र हैं । इस कारण आप पुत्र को तो राज्य मिल सकता है किन्तु राजा के पुत्र होने पर उस को राज्य नहीं मिल सकता । भीष्म ने कहा मैं राज्य और विवाह कुछ न करूँगा ॥ पुष्ठ १२ महाभारत भाषा ज्वाला प्रसाद जी मिश्र मुरादाबादी ॥

ستیہ وتی

سبھی چھوٹے بڑے حیران تھے اب کیا کیا جائے
 خیراتی ہوئی پھر بھیشم بھی کان تک پہنچی
 تنہائے دلی اب کس طرح راجہ کی برائے
 پتا کی کیفیت سن کر پیامہ ہو گئے مضطر
 اٹھے فوراً! چلے گھر سے، پھیرے سے ملے جا کر
 چھیرے سے کہا منظور ہے ہر شرط اب تیسری
 کروں حاصل میں سنبھالنا اب خواہش ہے میری
 چن دیا ہوں میں تجھ کو حکومت کی ہے کیا وقت
 مری نظروں میں دولت اور توشہ کی ہے کیا وقت
 ہے جب تک زندگی میری رسول کا دور عورت سے
 نہ میں شادی کروں گا اور نہ رغبت ہوگی شہوت سے!

یہ سنتے ہی پھیرا ہو گیا راضی دل و جاں سے
 رچایا بیاہ پھر ستیوتی کا خوب انداز سے

شانتن کی شادی اور رحلت پترو چتر کا بیاہ

پیامہ کے پتے خیر سے شادی رچا ڈالی
 یہ شہزادے کہ جن میں ایک نام چتر رکھا تھا
 نتیجے میں تولد ہو گئے دو تخت کے وال
 جو شہزادہ تھا دوم نام نامی تھا و چتر اس کا
 پھر اسکے بعد راجہ اس جہاں سے کر گئے رحلت
 دو روزہ زندگی کی حقیقت سے پاکے فرصت

۱) چتر ۲) وچتر

سبھی छोटे बड़े हैरान थे, अब क्या किया जाए ।
 तमन्नाएँ दिली अब किस तरह, राजा की बर आए ॥
 खबर उड़ती हुयी फिर भीष्म के भी कान तक पहुँची ।
 असर में- डूब कर मकबूलियत, इमकान तक पहुँची ॥
 पिता की कैफियत सुन कर, पितामह हो गए मुजतर ।
 उठे फौरन ! चले घर से, मछरे से मिले जा कर ॥
 मछरे से कहा मंजूर है हर शर्त अब तेरी ।
 कल्लू हासिल मैं सिंहासन न अब स्वाहिश है यह मेरी ॥
 वचन देता हूँ मैं तुझको, हुक्मत की है क्या वकअत ।
 मेरी नज़रों में दौलत और सरवत की है क्या वकअत ॥
 है जब तक ज़िन्दगी मेरी, रहूँगा दूर औरत से ।
 न मैं शादी करूँगा और न राबत होगी शहवत से ॥
 यह सुनते ही मछरे-हो गया राजी दिलो-जाँ से ।
 रचाया ब्याह फिर सत्यवती का खूब अरमाँ से ॥

कैफियत = हालत

शान्तुन की शादी और रहलत चित्र विचित्र का ब्याह

पितामह के पिता ने खैर से शादी रचा डाली ।
 नतिजे में तवल्लुद हो गए दो तख्त के वाली ॥
 यह शहजादे कि जिन में, एक नामे 'चित्र' रखता था ।
 जो शहजादा था दूसरा नामे - नामी था 'विचित्र' उसका ॥
 फिर उसके बाद राजा, इस जहाँ-से कर गए रहलत ।
 दो रोज़ाह ज़िन्दगी की चपकलश से पा गए फुरसत ॥

तवल्लुद = पैदाईश

रहलत = मृत्यु

جوانی کی حسیں وادی میں جب ان شاہزادوں نے
 کدھم رکھا تو چوہا پاؤں پھر رنگیں ارادوں نے
 پتار نے انہیں دیکھا جواں تو چل پڑے گھر سے
 لے آئے حیرت کرکاشی کی دو کتیا سو سب سے
 انہیں کتیاؤں سے شادی رچا دی شاہزادوں کی
 جوانی کی مرادیں پھر برائیں نامرادوں کی
 انہی شہزادیوں میں ایک کا تھا نام انبیکا
 جو دوشیزہ تھی ثانی اسکو کہتے تھے انبیکا
 غرض اب ہر فریضے سے پتار پائے فرصت
 دل و جاں سے وہ اپنی ماں کی پھر کرنے لگے خدمت

بھیشم پتار کی خدمت اور چتر و چتر کی بدگمانی

پتار رات بھر ماتا کی خدمت میں ہی رہتے تھے
 گزر جاتی تھی بیداری میں شب تکلیف سہتے تھے
 حقیقت میں انہیں سوتیلی ماں سپیار کافی تھا
 جگر میں درد، دل میں جذبہ ایشار کافی تھا
 مگر وہ دونوں شہزادے پتار کے طریقے پر
 خود اپنی ماں کے دشمن ہو گئے تھے بدگماں ہو کر
 انہیں شک تھا پتار اور ماتا رات میں چھپ کر
 گناہوں میں بسر کرتے ہیں اپنی زندگی اکشر
 اسی شک کی بنا پر ایک دن دونوں چلے گھر سے
 کہ چھپ کر دیکھ لیں دونوں کو چشم داگستر سے

اے بھیشم پتار، سو سب سے دو کتیا کے بجائے تین شہزادیوں کو جیت کر لائے تھے۔ جن میں ایک کا نام دوسری کا
 انبیکا اور تیسری کا انبیکا تھا۔ ہم نے طوالت کے خوف سے انبا کے واقعات کو نظم نہیں کیا۔

भीष्म पितामह की खिदमत और चित्र विचित्र की बद - गुमानी

पितामह रात भर माता की खिदमत में ही रहते थे ।
 गुजर जाती थी बेदारी में शब, तकलीफ सहते थे ॥
 हकीकत में उन्हें सौतेली माँ से प्यार काफी था ।
 जिगर में दर्द, दिल में जजबए-ईसार काफी था ॥
 मगर वह दोनों शहजादे, पितामह के तरीके पर ।
 खुद अपनी माँ के दुश्मन, हो गए थे बद - गुमाँ होकर ॥
 उन्हें शक था पितामह और माता रात में छुप कर ।
 गुनाहों में बसर करते हैं, अपनी जिंदगी अकसर ॥
 इसी शक की बिना पर एक दिन दोनों चले घर से ।
 कि छिप कर देखलें दोनों को, चप्पे - दाद गुस्तर से ॥

फरीजा = कर्तव्य

खिदमत = सेवा

ईसार = त्याग

१) भीष्म पितामह स्वयंवर से दो कन्या के बजाए तीन शहजादियों को जीत कर लाए थे जिन में एक का नाम अम्बा
 दुसरी का अम्बिका और तीसरी का अम्बालिका था । हम ने तवालात के खौफ से अम्बा के वाक्यात को नज़्म नहीं किया ।

مگر منصف مزاج آنکھوں نے دیکھا جب یہ نظارا
 خجل ہو کر نگاہیں جھک گئیں دل ہو گیا پارا
 جہاں ماں کا تقدس تھا وہیں بیٹے کی الفت تھی
 جہاں ممتا کا ساگر تھا وہیں اک مونِ خدمت تھی
 پشیمانی کا یہ عالم کہ سکتے چھا گیا ان پر
 گھڑی ایسی بھی آئی رہ گئے وہ منجھد ہو کر

کفّارہ بدگمانی

ازالہ اس پشیمانی کا دونوں نے یہی سمجھا
 کہ جو بھی فیصلہ اب بھیستم دیں گے آخری ہوگا
 کسی سے بدگمانی، معصیت کی قسم اعلیٰ ہے
 جہاں معصیت میں جرم تہمت سب بالا ہے
 پیار نے کہا مشکل ہے اس تہمت کا کفارہ
 چتا کی آگ ہے اک صرف اس ذلت کا کفارہ
 یکفارہ کی مشکل قسم ہے جس پر عمل کرنا
 چتا میں جل کے اب آساں نہیں، اس طرح مرنا
 مگر وہ دونوں شہزادے یقیناً تھے جری ہمت
 چتا میں رکھ ہو کر زندگی سے پاکے فرصت
 چتا میں دونوں شہزادوں کے جلنے کی خبر جسدِ
 پیار کوئی تو غم سے آنکھیں ہو گئیں بس نم
 مصاحب اور وزیر ابھیستم اور ستے وتی سب نے
 جھکایا اپنا اپنا سر سادھی پر عقیدت سے

۱) भीष्म जी ने कहा कि जो ज्येष्ठ भ्राता अथवा माता का वध करना विचारता है उसको हजार ब्रह्म हत्या का पाप लगता है। सुतरां वह सभी वृक्ष अथवा पीपल की खखोडल में प्रवेश कर अपने आप को दाह करे तब शुद्ध हो। "महाभारत भाषा पृष्ठ १४-ज्वाला प्रसाद जी मिश्रा मुरादाबाद!"

مگر مونسف میزاج آنکھوں نے دیکھا جب یہ نظارا
 خجل ہو کر نگاہیں جھک گئیں دل ہو گیا پارا
 جہاں ماں کا تقدس تھا وہیں بیٹے کی الفت تھی
 جہاں ممتا کا ساگر تھا وہیں اک مونِ خدمت تھی
 پشیمانی کا یہ عالم کہ سکتے چھا گیا ان پر
 گھڑی ایسی بھی آئی رہ گئے وہ منجھد ہو کر

کفّارہ-ب-د-گ-م-ا-ن-ی

इज़ाला इस पशोमानी का दोनों ने यही समझा ।
 कि जो भी फैसला अब भीष्म देंगे आखरी होगा ॥
 किसी से 'बदगुमानी' मासियत की किस्मे-आला है ।
 जहाने-मासियत में जुर्म-तोहमत सब से बाला है ॥
 पितामह ने कहा मुशकिल है, इस तोहमत का कफ़ारा ।
 चिता की आग है इक सिर्फ, इस ज़िल्लत का कफ़ारा ॥
 यह कफ़ारा, की मुशकिल किस्म है, जिसपर अमल करना ।
 चिता में जल के अब आसों नहीं है इस तरह मरना ॥
 मगर वह दोनों शहज़ादे यकीनन थे जरी हिम्मत ।
 चिता में राख होकर ज़िन्दगी से पा गए फुरसत ॥
 चिता में दोनों शहज़ादों के जलने की ख़बर जिसदम ।
 पितामह को मिली तो ग़म से आँखें हो गई पुर नम ॥
 मुसाहिब और विज़रा, भीष्म और सत्यवती सब ने ।
 झुकाया अपना अपना सर, समाधि पर अकीदत से ॥

मुनजमिद = ठोस

इज़ाला = भुगतान

मासियत = इलजाम

कफ़ारा = प्रायश्चित

मुसाहिब = मित्र

१) भीष्म जी ने कहा कि जो ज्येष्ठ भ्राता अथवा माता का वध करना विचारता है उस को हजार ब्रह्म हत्या का पाप लगता है। सुतरां वह सभी वृक्ष अथवा पीपल की खखोडल में प्रवेश कर अपने आप को दाह करे तब शुद्ध हो। "महाभारत भाषा पृष्ठ २४ ज्वाला प्रसाद जी मिश्र मुरादाबाद"

نستله-مونکوتا کا هل

مگار اس اک نئی چنتا سے سارے لوگ ہیراں تھے |
 موساھیب منتری سत्यवती, सब ही परेशाँ थे ||
 पितामह को मतसे गंदा ने इक रोज़ बुलवाया |
 बड़ी संजीदगी से नस्तल के बारे में फ़रमाया ||
 कि शहजादे तो दोनों मर गए हैं क्या किया जाए |
 बताओ नस्तल को अब किस तरह बाकी रखा जाए ||
 मेरा मंशा तो यह है, तुम ही बैठो तख्ते-शाही पर |
 न दो सन्यास को तरजीह, देखो कजकुलाही पर ||
 पितामह ने कहा प्रतिज्ञा को मैं न तोड़ूंगा |
 बला से, "कुल" मिटे, इकरार का दामन न छोड़ूंगा ||
 कहा सत्यवती ने सिलसिला इस नस्तल का आखिर |
 चलेगा किस तरह, तुम ही करो, कुछ फैसला आखिर ||
 पितामह फिर बहुत संजीदगी से सोच कर बोले |
 पहुँचकर इक नतीजे पर मतानत से दहन खोले ||
 कि बेशक व्यास जी महाराज ने जो वेद के अन्दर |
 लिखा है नस्तल और इस 'मसअले' के ज़िम्न में खुल कर ||
 इसी अन्दाज़ से इस मसअले को हल किया जाए |
 कि नस्तله-मुनक़ता को इस तरह कायम रखा जाए ||
 हुई सत्यवती खुश वेद के श्लोक को सुनकर |
 तमन्ना दिल की बर आई, सुकूँ पाया दिले-मुज़तर ||

संजीदगी = गंभीरता

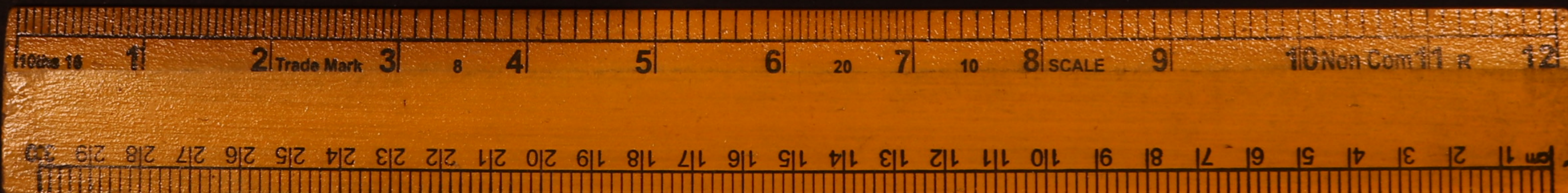
मसअला = समस्या

भीष्मजीने प्रतिज्ञा भंग के भय से विवाह और राज्य न किया तब सत्यवती ने कहा कि फिर कुल किस प्रकार रह सकता है ! भीष्मजी बोले बांधवी से अथवा ब्राह्मणों के वीर्य से कुल रहता है ! ऐसा वेद में कहा गया है ||

نسل منقطع کا حل

مگر اس اک نئی چنتا سے سارے لوگ ہیراں تھے |
 پیتامہ کو متسے گندانے اک روز بلوایا |
 کہ شہزادے تو دونوں مر گئے ہیں کیا کیا جائے |
 مرانشا تو یہ ہے تم ہی بیٹھو تخت شاہی پر |
 پیامہ نے کہا پر تکیا کو میں نہ توڑوں گا |
 کہا ستیہ وتی نے سلسلہ اس نسل کا آخر |
 پیامہ پھر بہت سنجیدگی سے سوچ کر بولے |
 کہ بیشک ویاس جی مہراج نے جو وید کے اندر |
 اسی انداز سے اس سلسلہ کو حل کیا جائے |
 ہوئی ستیہ وتی خوش دید کے اشوک کو شکر |
 متبادل کی برائی سکوں پایا دل مضطر |

۱) भीष्मजीने प्रतिज्ञा भंग के भय से विवाह और राज्य न किया तब सत्यवती ने कहा कि फिर कुल किस प्रकार रह सकता है ! भीष्मजी बोले बांधवी से अथवा ब्राह्मणों के वीर्य से कुल रहता है ! ऐसा वेद में कहा गया है !



مہرشی ویاس جی کی تشریف آوری اور شرف قبولیت

پھر اسکے بعد اس نے ویاس جی کو یاد فرمایا
برخوشنودی رشی مہراج اپنا درش دکھلائے
چرن چھو کر انہیں عزت سے پھر آسن پہ بٹھلایا
کے مہراج دونوں شاہزادے شدھاب ہو کر
مگر اب نگر ہے نسل بھرت کیسے رہے قائم
شہ والا! اگر خود آپ ہی منظور فرمالیں
بڑی حسرت بڑے ارمان کیساتھ ان کو بلوایا
نہایت شان سے صدرجا تشریف لے آئے
زباں چرف مطلب اس نے فوراً اس طرح لایا
ہوئے یکینٹھ واکی ان کے قق میں تھایا ہی بہتر
بتاؤ اپنے زخموں پر رکھیں ہم کس طرح مرہم
نہایت ہی خوشی ہوگی جو اس مشکل کو حل کر دیں

سنی ستے دتی کی التجا مہراج نے جدم
کیا سو نکالا اس کو ویاس نے ہو کر خوش و خرم

۲) سत्यवती और भीष्म के दीन होकर प्रार्थना की कि हे भगवान ! चित्र
विचित्र की भार्याओं से आप सन्तान उत्पन्न कीजिये तब वेद व्यास जीने
स्वीकार किया !! "महाभारत भाषा पृष्ठ १५ प. ज्वाला प्रसाद जी मिश्रा मुरादाबाद !!"

महर्षि व्यास जी की तशरीफ आवरी और शर्फ-कुबूलियत

फिर उसके बाद उसने व्यास जी को याद फरमाया ।
बड़ी हसरत, बड़े अरमान के साथ उनको बुलवाया ॥

हसरत = लालसा

ब खुशनुदी ऋषि महाराज अपना दर्श दिखलाए ।
निहायत शान से सदमरहबा तशरीफ ले आए ॥

ब-खुशनुदी = खुशी
के साथ, प्रसन्नतासे

चरण छूकर उन्हे इज्जत से, फिर आसन पे बिठलाया ।
जबाँ पर हर्फ-मतलब उसने फौरन इस तरह लाया ॥

कि ऐ महाराज दोनों शाहजादे, शुद्ध अब होकर ।
हुए बैकुंठ बासी ! उन के हक में था यही बेहतर ॥

मगर अब फिर है, नस्ले-भरत कैसे रहे कायम ।
बताओ अपने जर्खों पर, रखे हम किसतरह मरहम ॥

शहेवाला ! अगर खुद आप ही मंजूर फरमायें ।
निहायत ही खुशी होगी जो इस मुश्किल को हल कर दें ॥

सुनी यत्यवती की इल्लिजा महाराज ने जिस दम ।
किया स्वीकार इसको व्यास जी ने होकर खुश-ओ-खुरम ॥

१) सत्यवती और भीष्म ने दीन होकर प्रार्थना की हे भगवान ! चित्र विचित्र की भार्याओं से आप सन्तान
उत्पन्न कीजिये, व्यास जी ने स्वीकार किया ॥ महाभारत भाषा पृष्ठ १५ ज्वाला प्रसाद जी मिश्रा मुरादाबाद

فِرْجے-ہَسَنّا

دیا ماباد 'امبیکا کو فौरن اِجنے-تنہاई |
مُنی کے تِج کو دِکھا تو وہ اس طرح گھبرائی |

کی فौरن آؤخ اپنی بَند کرلی خؤف کے مارے |
ن تھے مَکسُوم مَیں اَنوارے-اِرفانی کے نَجزارے |

مُنیجی فیر اُسے رُت دان دِکر اِس تَرہ بولے |
کی تُوکُو پُتر تُو ہُوگا، مَگر مَاجُور آؤخوں سے |

فیر اُسکے باء اَمبَالیکا بَی اِکانت مَیں آئی |
وہی مُشکِل اُسے بَی پِش جَب آئی تُو بَہارِی |

مُنی کے تِج سے پاؤدُورن وہ ہوگی اک دم |
تُو بولے وِیاس جی اِس نَار کا یہ دِکھ کر عَالَم |

کی تِرا پُتر اَب اِے سُنَدری پاؤدُورن ہُوگا |
ہَکِیَکَت مَیں نَہیَف-اُو-جَار اُور لاغَر بَدَن ہُوگا |

धृतराष्ट्र और पांडू की पैदाईश

ऋषि महाराज को रुखसत हुए गुजरी जब इक मुददत |
हुए दोनों से दो फरजन्द पैदा फिर हसी सुरत |

तेज = प्रकाश

मकसूम = बाँटा हुआ
अनवारے-اِرفانی =
ईश्वर کی روشنی کو
پہچاننا

نہیَف-اُو-جَار =
کمزور

۱) پُرم اَمبیکا کو اِکانت مَیں بولااا جَب اَمبیکا سے اِن مُنی کا تِج ن سہا گیا، اُور نِتر مُد لیتے تَب وِیاس جی نے اِس کو اُتُودان دِکر کُھا کی تِرا پُتر اُندا ہُوگا اِس کے اُپراَنت دُسری بار اَمبَالیکا کو بولااا کِنتُ وِہ بَی اُنکے تِج کو ن سہا سکی اُور پاؤدُورن ہو گئی تَب اُسے بَی اُتُودان دِکر کُھا کی تِرا پاؤدُورن ہُوگا ! مَہا بَہارت پُٹ ۱۶ پ. جِوالا پُرساد جی مِشرا !

فِرْضِ حَسَنہ

دیا ماباد اَمبیکا کو فوراً اِذن تَنہائی |
مُنی کے تِج کو دِکھا تو وہ اس طرح گھبرائی |

کہ فوراً اُنکھ اپنی بَند کرلی خؤف کے مارے |
ن تھے مَکسُوم مَیں اَنوارِ عِرفانی کے نَظارے |

مُنیجی پُھر اُسے رُت دان دِکر اِسطِرح بولے |
کی تُوکُو سِتر تُو ہوگا مَگر مَوزور اَنکھوں سے |

پُھر اُسکے بَدانِ بَالیکا بَی اِکانت مَیں آئی |
وہی مُشکِل اُسے بَی مِش جَب آئی تُو گُہرائی |

مُنی کے تِج سے پاؤدُورن وہ ہوگی اک دم |
تُو بولے وِیاس جی اِس نَار کا یہ دِکھ کر عَالَم |

کہ تِرا پِتر اَب سُنَدری پاؤدُورن ہوگا

حَقِیَقت مَیں خِیَف وِزار اُور لاغَر بَدَن ہوگا

دهرت راشٹر اور پانڈو کی پیدائش

رشی مہراج کو رخصت ہوئے گزری جب مدت |
ہوئے دونوں سے دو فرزند پیدا پھر میں صورت |

۱) پُرم اَمبیکا کو اِکانت مَیں بولااا جَب اَمبیکا سے اِن مُنی کا تِج ن سہا گیا، اُور نِتر مُد لیتے تَب وِیاس جی نے اِس کو اُتُودان دِکر کُھا کی تِرا پُتر اُندا ہُوگا اِس کے اُپراَنت دُسری بار اَمبَالیکا کو بولااا کِنتُ وِہ بَی اُنکے تِج کو ن سہا سکی اُور پاؤدُورن ہو گئی تَب اُسے بَی اُتُودان دِکر کُھا کی تِرا پاؤدُورن ہُوگا ! مَہا بَہارت مَہا پُٹ ۱۶ پ. جِوالا پُرساد جی مِشرا !

جو اُمبیکا تھی اس سے دھرتی راشٹر اک پتر نابینا |
 ہوا پیدا برائی سب کی جو حسرت تھی دیرینہ |
 اُنالیکا سے پانڈو نام کا لڑکا ہوا اسپن |
 یہ چھوٹا تھا مگر اس نے سنبھالا راج اور شاسن |
 پتلمہ اور متسے گنداسب مستِ مسرت تھے |
 خدا کی مہربانی کے کبھی مہر ہونِ منت تھے |
 پتلمہ نے انہیں پالا لڑکی ہی شان و شوکت سے |
 کلیجے سے انہیں لپٹائے رکھتے تھے محبت سے |
 بالآخر رفتہ رفتہ آگئی منزلِ جوانی کی |
 جہاں سے ابتدا ہوتی ہے ہر رنگیں کہانی کی

دیرینہ = پورانی

مردھنے-میننت = اہسان
تلی

رفتا - رفتا = آگے
چل کر

دھرتی راشٹر کا بیاہ

بھرت کی نسل میں پھر ایک رنگین انقلاب آیا |
 پتلمہ جھوم اٹھے شاہزادوں پر شباب آیا |
 خوشی کے ساتھ ان کو بس یہی اک فکر تھی گھیرے |
 کہ شہزادے لگا ہوں شہ گھڑی میں بیاہ کے پھیرے |
 پتلمہ غرق رہتے تھے اسی فکر و تردد میں |
 بسا تھا یہ خیال ان کے نفس کی آمد و شد میں |
 لہذا ایک دن انکو کسی نے دی خبر آکر |
 سیانی ہو چکی ہے والی گندھاری کی دختر |
 پتلمہ نے بڑے بیٹے کا پھر پیغام بھجوایا |
 سبل نے جس سے گندھاری کا بر منظور فرمایا |
 وہ گندھاری کہ جس نے جوت بھگتی کی جگائی تھی |
 شری شکر سے تو پتروں کا جو درد ان لائی تھی

دھرتی = بدلاو

نفس = شواس

۱) سبل یعنی والی - ع - گندھاری

جوانیکا تھی اس سے دھرتی راشٹر اک پتر نابینا |
 ہوا پیدا برائی سب کی جو حسرت تھی دیرینہ |
 اُنالیکا سے پانڈو نام کا لڑکا ہوا اسپن |
 یہ چھوٹا تھا مگر اس نے سنبھالا راج اور شاسن |
 پتلمہ اور متسے گنداسب مستِ مسرت تھے |
 خدا کی مہربانی کے کبھی مہر ہونِ منت تھے |
 پتلمہ نے انہیں پالا لڑکی ہی شان و شوکت سے |
 کلیجے سے انہیں لپٹائے رکھتے تھے محبت سے |
 بالآخر رفتہ رفتہ آگئی منزلِ جوانی کی |
 جہاں سے ابتدا ہوتی ہے ہر رنگیں کہانی کی

دھرتی راشٹر کا بیاہ

بھرت کی نسل میں پھر ایک رنگین انقلاب آیا |
 پتلمہ جھوم اٹھے شاہزادوں پر شباب آیا |
 خوشی کے ساتھ ان کو بس یہی اک فکر تھی گھیرے |
 کہ شہزادے لگا ہوں شہ گھڑی میں بیاہ کے پھیرے |
 پتلمہ غرق رہتے تھے اسی فکر و تردد میں |
 بسا تھا یہ خیال ان کے نفس کی آمد و شد میں |
 لہذا ایک دن انکو کسی نے دی خبر آکر |
 سیانی ہو چکی ہے والی گندھاری کی دختر |
 پتلمہ نے بڑے بیٹے کا پھر پیغام بھجوایا |
 سبل نے جس سے گندھاری کا بر منظور فرمایا |
 وہ گندھاری کہ جس نے جوت بھگتی کی جگائی تھی |
 شری شکر سے تو پتروں کا جو درد ان لائی تھی

۱) سبل یعنی والی گندھاری

کرن جی کی پھوپھی پر تھا بوسوم کنتی

پیام جی نے پانڈو کا بھی اک دن بیاہ ٹھہرا کر
مراد جی کے دادا شور سین اک مرد عاقل تھے
انہیں کی تھی وہ دختر جس کا پر تھا اسم اول تھا
انہوں نے اپنی سندر کنیا کو اپنے جیون میں
کرشنا کی پھوپھی کو بیاہ آئے تھے بڑے کروفر
جری تھے پارسا تھے، آشنائے راز منزل تھے
شباب اس نازنین مہوش حسینہ کا مکمل تھا
انہوں نے اپنی سندر کنیا کو اپنے جیون میں
بنکر دھرم پتری دے دیا کنتی کو بچپن میں

پھر اسکے بعد کنتی بھوج نے معصوم پر تھا کا
بد لکر نام کنتی رکھ دیا مہوش حسینہ کا

خدمت کنتی پر درواسا منی کا عطیہ

اور اسکے بعد کنتی پر قیامت کا شباب آیا
حقیقت میں پری ویش کا شباب گین نہ تھا
گئی بچپن کی شوخی اپنے والوں سے حجاب آیا
ادائیں ساحرانہ تھیں تبسم کا فرانہ تھا

۱۔ راجہ کنتی بھوج

کृष्ण جی کی فوفی پر تھا ب-موسم کنتی

پیتامہ جی نے پاڈو کا بھی اک دن بیاہ ٹھہرا کر
کृष्णा کی فوفی کو، بیاہ لے آئے ب-کروفر ॥

موراری جی کے دادا، شورشین ایک مرد-آکیل تھے
جری تھے، پارسا تھے، آشنائے-راجے-منجیل تھے ॥

انہی کی تھی وہ دختر جس کا "پر" ایسے-اچھل تھا
شباب اس نازنین مہوش حسینہ کا مکمل تھا ॥

انہوں نے اپنی سندر کنیا کو اپنے جیون میں
بن کر دھرم پتری دے دیا کنتی کو بچپن میں ॥

پھر اسکے بعد کنتی بھوج نے معصوم پر تھا کا
بد لکر نام کنتی رکھ دیا مہوش حسینہ کا

خیمہ-کنتی پر درواسا مونی کا اتیہا

اور اسکے بعد کنتی پر قیامت کا شباب آیا
حقیقت میں پری ویش کا شباب گین نہ تھا
گئی بچپن کی شوخی اپنے والوں سے حجاب آیا
ادائیں ساحرانہ تھیں تبسم کا فرانہ تھا

انہوں نے اپنی سندر کنیا کو اپنے جیون میں
بن کر دھرم پتری دے دیا کنتی کو بچپن میں ॥

۱) راجہ کنتی بھوج

ب-کروفر = شانونوکت
کے ساتھ
آکیل = بھدیمان
آشنائے-راجے-منجیل =
دنیا دیکھو

شباب = جوانی
ہیجا = لکڑا

وسے اس سین میں دوا سامنی کے پاس خدمت پر
مقرر کر دیا راجہ نے بھگتی اور ریاضت پر
رشی مہراج نے دیکھی جو گل اندام کی خدمت
خوشی سے ایک منتر دیکھ لے جس صورت
مینتر زود اثر آتا ہے جب بھی تو اسے پڑھ کر
کرگی یا جس بھی دیوتا کی ہو کے وہ مضطر
ترے پاس آئے فوراً بھگو دکھلائیگا وہ درشن
اک انجانی خوشی سے ہوگا آسودہ ترادامن

منتر کی آزمائش اور اس کا رد عمل

پھر کے بعد کنتی اپنے گھر آئی بصد عجلت
برائے امتحان ہے وہ منتر لب پہ لے آئی
ادھر لگا خیال آیا اُدھر وہ سامنے آئے
ایک "سوریہ" کو دیکھ کر ڈرنے لگی کُستکی
چھاب کیجئے مہراج میں ہوں ایک اپرادھن
کہا پھر "سوریہ" نے ہم یہاں جو آج آئے ہیں
علاوہ اس کے فارغ ہو کے با عصمت رہو گی تم
دی منتر پڑھا ہے خوف ہو کر بادل فرحت
پھر اس کے بعد سورج دیوتا کو دھیان میں لائی
پئے نور و تجلی سور یہ تشریف لے آئے
تنبہ دست بستہ ہو کے پھر کرنے لگی کُستکی
کیا تھا جا پ منتر کا پرکش کے فقط کارن
یہ سارا کشت صرف اک فرض کی خاطر اٹھائے ہیں
ہمیشہ پاک و اطہر اور با عزت رہو گی تم

۱۶ = جوا اپر شاد جی منتر

ریاضت = تپسیا

گل اندام = فूल سا بدن،

مُجتر = بے چین

منتر کی آجماہی اور اس کا رتدے-امتل

فیر اس کے باء کونتی اپنے رر آئی بساء-وآلالت
وہی منتر پڑا بے آؤف ہوکر باءلے-فرهت
براء اءمتهائے سچ ہے وہ منتر لب پہ لے آئی
فیر اس کے باء سورآ آءوتا کو آءیان میں لائی
اڈر انکا آءال آءا اڈر وہ سامنے آء
پء نور-آء-آءللی سورآ-آءلر آء لے آء
آءاآءک "سورآ" کو آءلر ڈر نے لگی کونتی
آءنآی آءسآ آءو کے فیر کرنے لگی کونتی
آءما آء کی آءیء مہراآ میں آء آء آء اءپراآءن
آءیا آء آءا منتر کا آءرآ آء آء آء آء
آءا فیر "سورآ" نے ہم آءا آء آء آء آء
آء آءا آء آء آء آء آء آء آء آء آء
آء آء آء آء آء آء آء آء آء آء آء
آء آء آء آء آء آء آء آء آء آء آء
آء آء آء آء آء آء آء آء آء آء آء

بسااء وآلالت = بآوء آءللی
باءلے فرهت = آوءی آءے

پء-نور-آء-آءللی = آءرآ
آء آء

آء آءمآ = آء آءمآ

مہاآرآ آءا آء ۱۶ آء آءا آءا آء آء

یہ کہہ کر سورج نے کر دیا کسنتی کو بار آور
اور اسکے بعد واپس ہو گئے باحسن کروفر

ولادت کرن

ہوا کسنتی کو جب پیدا تھی یافتہ لڑکا
تو فوراً آگیا کسنتی کے دل میں خوف رسوائی
پھر اُس نے اپنے نورالعین کو صندوق میں رکھ کر
چلا بہتا ہوا صندوق بھرا آہستہ آہستہ
ادھر اک سادھی اور اسکی پتی دونوں گنگا پر
وہی صندوق انکے سامنے بہتا ہوا آیا
اسے کھولا تو اس میں مہر کے مانند تابندہ
ادھی رتھ بے پیر تھا اسلئے اسکو محبت سے

پھر اسکے بعد اسکا کرن رکھا نام دونوں نے

پیام سرور ہو کر یوں خوشی کا جام دونوں نے

ویلا دتے - کर्ण

ہوا کسنتی کو جب پیدا تزللی یا فلتا لڈکا
کونچ کونڈل کے ساتھ اور "سورج" کے تیز کے جیسا

تو فوراً آگیا کسنتی کے دل میں خوف رسوائی
پھر اُس نے اپنے نورالعین کو صندوق میں رکھ کر

چلا بہتا ہوا صندوق بھرا آہستہ آہستہ
ادھر اک سادھی اور اسکی پتی دونوں گنگا پر

وہی صندوق انکے سامنے بہتا ہوا آیا
اسے کھولا تو اس میں مہر کے مانند تابندہ

ادھی رتھ بے پیر تھا اسلئے اسکو محبت سے
پھر اسکے بعد اسکا کرن رکھا نام دونوں نے

پیام سرور ہو کر یوں خوشی کا جام دونوں نے
یہ کہہ کر سورج نے کر دیا کسنتی کو بار آور

اور اسکے بعد واپس ہو گئے باحسن کروفر
ولادت کرن

ہوا کسنتی کو جب پیدا تزللی یا فلتا لڈکا
کونچ کونڈل کے ساتھ اور "سورج" کے تیز کے جیسا

تو فوراً آگیا کسنتی کے دل میں خوف رسوائی
پھر اُس نے اپنے نورالعین کو صندوق میں رکھ کر

چلا بہتا ہوا صندوق بھرا آہستہ آہستہ
ادھر اک سادھی اور اسکی پتی دونوں گنگا پر

وہی صندوق انکے سامنے بہتا ہوا آیا
اسے کھولا تو اس میں مہر کے مانند تابندہ

ادھی رتھ بے پیر تھا اسلئے اسکو محبت سے
پھر اسکے بعد اسکا کرن رکھا نام دونوں نے

پیام سرور ہو کر یوں خوشی کا جام دونوں نے
یہ کہہ کر سورج نے کر دیا کسنتی کو بار آور

اور اسکے بعد واپس ہو گئے باحسن کروفر
ولادت کرن

با-ہوئے-کروفر = بہت
شان شاکت کے ساتھ

تزللی یا فلتا = ریشمی
پایا ہوا

کونچ = ڈر

موت مہن = نیشیچنت

تابیدا = چمکنے والا
رکشندا = چمکنے
والا
پیسر = لڈکا

مسرور = خوش

کننتی اور مادری راجہ پانڈو کا بیٹا

یہ سب کچھ بتینے کے بعد پانڈو بھوپ کی شادی
علاوہ اسکے راج مندر کی اک خوب رو دختر
اسی کے ساتھ پانڈو نے رچال دوسری شادی
ہوئی کنتی سے با صد خیر و فرحت خانہ آبادی
کہ جسکا مادری شہنہ نام تھا اور ہقی بڑی مندر
وہ کنیا جو کہ راج مندر کی ہقی ایک شہزادی
غرض دو خوبصورت بیویوں کے آپ شوہر تھے
سلوک ان رانیوں کے ساتھ یکساں تھے برابر تھے

اقلیم کاسمراط

نظام ملک جب پانڈو کے زیرِ اقتدار آیا
 سنبھالا نظم و نسق ایسا کہ دنیا محوِ حیرت تھی
 رہا یہ ملک جتنے دن بھی زیرِ اقتدار ان کے
 مگر جو بھی حکومت دوسروں کے ہاتھ میں آئی

تو ان کا پرچمِ امن و امان ہر سمت لہرایا
 کہ ان کے دورِ شاہی میں خوش و خرم رعیت تھی
 یہ سچ ہے چاروں جانب دم قدم سے تھی بہاراں کے
 فساد و فسق نے اس وقت لی ہر سمت انگڑائی

१) धृतराष्ट्र को अंधा विचार कर भीष्म पितामह ने पांडू को राज दिया। वह पांडू धनुष विद्या में अत्यंत निपुण हुए प्रति दिन योद्धाओं सहित शिकार को वन में जाते, अनेक जीवीओं का वध कर प्रसन्न होते थे। ऐसा कोई दिन नहीं होता जिस दिन राजा शिकार खेल कर पाप संचित नहीं करते।।

कुन्ती और माद्री से
राजा पांडू का ब्याह

यह सब कुछ बीतने के बाद पांडू भोप की शादी ।
हुई कुन्ती से बॉ-सद खैर-ओ-फ़रहत खाना आबादी । ।
अलावा इसके राजा मुंद्र की इक खूबरु दुस्तर ।
कि जिसका माद्री शुभ नाम था और थी बड़ी सुन्दर । ।
उसी के साथ पांडू ने रचाली दूसरी शादी ।
वह कन्या जो के राजा मुंद्र की थी एक शहजादी । ।
गरज दो खूबसूरत बीवीयों के आप शौहर थे ।
सुलूक उन रानियों के साथ यकसाँ थे बराबर थे । ।

बॉ-सद खैर-ओ-फ़रहत
= खुशी और शान्ति के
साथ

खूबरू = सुन्दरी
दुख्तर = पुत्री

अकलीम = बड़ा देश

अकलीम का सम्राट

निज़ामे-मुल्क जब प्पांडू के ज़ेरे - इकितदार आया ।
तो उन का परचमे-अम्नो-अमाँ हर सप्त लहराया ।।

संभाला नज्मो-नस्क ऐसा कि दुनिया महवे - हैरत थी ।
कि उन के दौरे-शाही में खुश-ओ-खुर्रम रइय्यत थी ।।

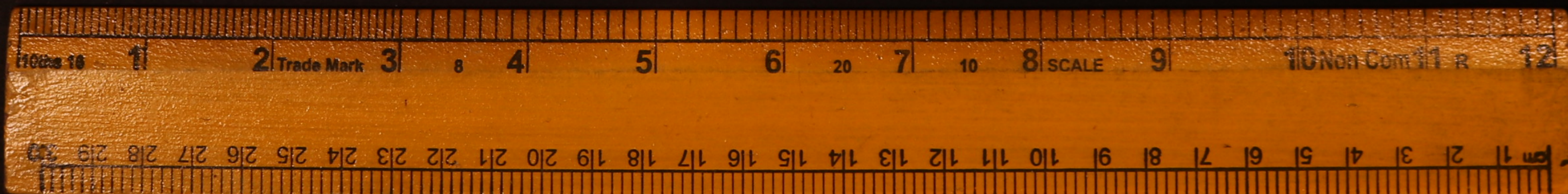
रहा यह मुल्क जितने दिन भी ज़ेरे - इकितदार उनके ।
यह सच है चारों जानिब दम-कदम से थी बहार उनके ।।

मगर जूँही हुकूमत दूसरों के हाथ में आई ।
फ़सादो-फिस्क ने उस वक़्त ली हर सप्त अंगड़ाई ।।

निजामे मुल्क = देश का शासन
जेरे इकितदार = हुकूमत की बागडोर
परचमे-अम्नो-अमाँ = शांति का झन्डा
नज्मो-नस्क = इन्तेज़ाम
रइय्यत = प्रजा

फसादो-फिस्क = गडबड

१) धृतराष्ट्र को अंधा विचार कर भीष्म पितामह ने पांडू को राज दिया। वह पांडू धनुष विद्या में अत्यंत निपुण हुए प्रति दिन योद्धाओं सहित शिकार को वन में जाते, अनेक जीवीओं का वध कर प्रसन्न होते थे। ऐसा कोई दिन नहीं होता जिस दिन राजा शिकार खेल कर पाप संचित नहीं करते।।



ابھی تو دورِ راجہ پانڈو کے حالات کو سنئے
گلِ سوری کو صحنِ گلشنِ تارخ سے چنے

حکایت جو ہمارے سامنے اس ضمن میں آئی
ہرشی دیاس کی سچ پو پھنے ہے خام فرسائی

راجہ پانڈو پر کیندم مُنی کا سراپ

بیاں کرتے ہیں یوں اس داستاں کو ویشاپین جی
کہ اک دن راجہ جنئے جسے بولے یوں گسائی جی
کہ راجہ پانڈو اک دن کھیلنے بن میں شکار آئے
پئے صید انگنی صحرائیں وہ مردانہ وار آئے
ہرن کے روپ میں کیندم مُنی اُس روز اُس بن میں
پئے تفریحِ محو گشت تھے صحرا کے دامن میں
ہرن کو دیکھ کر پانڈو نے ایسا تیر اک مارا
لگا کیندم مُنی کو پھر تو ان کا چڑھ گیا پارا
کیا نفرین یہ کہ کیندم نے پانڈو را جس پر
ادانہ جین کا حق کر نہیں سکا تو جیوں بھر
وظیفہ زوجیت کا جب بھی چاہے گا ادا کرنا
مقدر میں ترے اکھ جائے گا اس روز کا مرنا
سراپ ان کا سنا پانڈو تو اپنے من میں گھبرائے
سنہاس چھوڑ کر مادن کے پرست پر چلے آئے

اس واقعہ کو دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ کیندم مُنی اپنی جنس تبدیل کر کے جنگل کی دوسری ہرنیوں کے ساتھ بہار
کر رہے تھے کہ اتنے میں راجہ پانڈو نے انہیں بان مار کر زخمی کر دیا۔ پھر انہوں نے راجہ پانڈو کو سراپ دیا کہ جب تو اسری گن کر گیا
ای سسے مچلے گا۔ اس پر کار کے سراپ سے پانڈو کو اتنی ت کشت ہوا۔

ابھی تو دورِ راجہ پانڈو کے حالات کو سنئیے
گولے سوری کو سہنے گولشہ-تاریخ سے چونیے

ہیکاویت جو ہمارے سامنے اس جیمین میں آئی
مہریشی ویاں کی سچ پوچھیے ہے خاما فرسائی

راجہ پانڈو پر کیندم مُنی کا شراپ

بیاں کرتے ہیں یوں اس داستاں کو ویشاپین جی
کہ ایک دن راجہ جنمے جی سے بولے یوں گسائی جی

کہ راجہ پانڈو ایک دن کھیلنے بن میں شکار آئے
پئے صید انگنی صحرائیں وہ مردانہ وار آئے

ہرن کے روپ میں کیندم مُنی اُس روز اُس بن میں
پئے تفریحِ محو گشت تھے صحرا کے دامن میں

ہرن کو دیکھ کر پانڈو نے ایسا تیر اک مارا
لگا کیندم مُنی کو پھر تو ان کا چڑھ گیا پارا

کیا نفرین یہ کہ کیندم نے پانڈو را جس پر
ادانہ جین کا حق کر نہیں سکا تو جیوں بھر

وظیفہ زوجیت کا جب بھی چاہے گا ادا کرنا
مقدر میں ترے اکھ جائے گا اس روز کا مرنا

سراپ ان کا سنا پانڈو تو اپنے من میں گھبرائے
سنہاس چھوڑ کر مادن کے پرست پر چلے آئے

اس واقعہ کو دوسری جگہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ کیندم مُنی اپنی جنس تبدیل کر کے جنگل کی دوسری ہرنیوں کے ساتھ بہار
کر رہے تھے کہ اتنے میں راجہ پانڈو نے انہیں بان مار کر زخمی کر دیا۔ پھر انہوں نے راجہ پانڈو کو سراپ دیا کہ جب تو اسری گن کر گیا
ای سسے مچلے گا۔ اس پر کار کے سراپ سے پانڈو کو اتنی ت کشت ہوا۔

خامام فرسائی =
لکھن

پئے صید انگنی =
شکار کھیلنے کے لیے

نفرین = شراپ

وچیا جی جیوت =
پتنی سے سمبندھ

پربت = پربت

راجا پاڻڙو کا آدیش

وہاں پھر وہ رشی مہینوں کے منڈل میں ہو شامل
عبادت اور ریاضت کی ہوئی طے بیسوں منزل

پھر اس کے بعد فوراً اپنی پتی سے کہا ! جاؤ
کسی بھی دیوتا سے بار آور ہو کے تم آؤ

کیا کنتی نے فوراً ان کے اس آدیش کا پالن
وہی منتر پڑھا اور دھرم کا کرنے لگی سمرن

ایک دھرم "دیوتا" غائبانہ طور سے آئے
تمنا باطنی انداز سے فی الفور بر لائے

ہوئے پیدا یہ ہشتر تو صدا آکاش سے آئی

یہ ہشتر سے جگت میں دھرم کی ہوگی پذیرائی

ایک سو ایک کوروں کیساتھ دریودھن کی پیدائش

ہوئی آکاش والی جب یہ ہشتر ہو گئے پیدا
اپنی کالوں میں گندھاری نے اک تین کیا کُتباً

۱) اسکے उपरांत भीष्म को राज्य सौपं दोनों स्त्रियों सहित गंध मादन पर्वत को चले गये और वहाँ ऋषियों की संगति से संतोष को प्राप्त हो शत धृण पर्वत पर तप करने लगे और कुन्ती से कह दिया कि तुम देवता अथवा ऋषि से संतान उत्पन्न करो। तब कुन्ती ने दुर्वासा मुनि के दिये मंत्र से धर्म को बुलाया पुत्र उत्पन्न किया उस काल आकाशवाणी हुई कि यह पुत्र युधिष्ठिर नामक मातमीन धर्म ही है !!

२) आसमानी आवाज

३) यह आकाशवाणी सुन गर्भवती गंधारी ने पेट को कुटकर एक तूंबा उत्पन्न किया सो उस तंबू से भगवान वेदव्यास जी की आज्ञानुसार सूदम रुप सौ (१००) पुत्र और एक कन्या उत्पन्न हुई तब अलग अलग धृत के कुंड में रखकर पालन किया यही दुर्योधनादि शत पुत्र हुए और दुशाला नामक कन्या हुई !! महाभारत भाषा पृष्ठ १७ "ज्वाला प्रसाद जी मिश्रा मुरादाबाद"

४) एक कदू नुमा शकल

राजा पांडू का आदेश

वहाँ फिर वह ऋषि मुनियों के मंडल में हुए शामिल।
इबादत और रियाजत की हुई ते बीसयों मंजिल।।

फिर इसके बाद फौरन अपनी पत्नी से कहा ! जाओ।
किसी भी देवता से बार आवर हो के तुम आओ।।

किया कुन्ती ने फौरन उन के इस आदेश का पालन।
वही मंतर पढ़ा और धर्म का करने लगी स्मरण।।

यकायक धर्म "देवा" गायबाना तौर से आए।
तमन्ना बातिनी अंदाज़ से फिलफौर बर लाए।।

हुए पैदा 'युधिष्ठिर' तो सदा आकाश से आई।
युधिष्ठिर से जगत में धर्म की होगी पज़ीराई।।

रियाजत = तपस्या

गायबाना = गुप्त रीती से
बातिनी = भीतरी

पज़ीराई = मानना, स्वीकार
करना

एक सौ एक कौरवों के साथ दुर्योधन की पैदाईश

हुई आकाशवाणी जब युधिष्ठिर हो गए पैदा।
उन्ही कालों में गंधारी ने इक उत्पन्न किया 'तुम्बा'।।

१) اسکے उपरांत भीष्म को राज्य सौपं दोनों स्त्रियों सहित गंध मादन पर्वत को चले गये और वहाँ ऋषियों की संगति से संतोष को प्राप्त हो शत धृण पर्वत पर तप करने लगे और कुन्ती से कह दिया कि तुम देवता अथवा ऋषि से संतान उत्पन्न करो। तब कुन्ती ने दुर्वासा मुनि के दिये मंत्र से धर्म को बुलाया पुत्र उत्पन्न किया उस काल आकाशवाणी हुई कि यह पुत्र युधिष्ठिर नामक मातमीन धर्म ही है !!

२) आसमानी आवाज

३) यह आकाशवाणी सुन गर्भवती गंधारी ने पेट को कुटकर एक तूंबा उत्पन्न किया सो उस तंबू से भगवान वेदव्यास जी की आज्ञानुसार सूदम रुप सौ (१००) पुत्र और एक कन्या उत्पन्न हुई तब अलग अलग धृत के कुंड में रखकर पालन किया यही दुर्योधनादि शत पुत्र हुए और दुशाला नामक कन्या हुई !! महाभारत भाषा पृष्ठ १७ "ज्वाला प्रसाद जी मिश्रा मुरादाबाद"

४) एक कदू नुमा शकल

جب اس تبے سے اک سو ایک بچے ہو گئے اُتین
تو انکو گھسی کے سو کوٹڑوں میں رکھا اور کیا پویشن
تھان پتروں میں دیو دھن ہی سب اول و اکبر
جولینے بھائیوں میں سب تھانہ زور و طاقتور

ادھر جس وقت گندھاری نے اک تبا کیا تپین
پون کے دیو کو کُنتی نے اس جانب کیا سُمرن

بھیم سین اور ارجن کی ولادت

پون کے دیوتا پھر بھیم جیسے دیو پسیر کو
گئے تولید فرما کر وہ اک مرد دلاور کو
ہوئی پھر دیوانی مرف سے اک بھیم اس قابل
کہ جس کو بل ہزاروں ہاتھیوں کا ہو گا اب حاصل
کہا جاتے کُنتی ایک دن اک شیر کے ڈر سے
جو بیکر بھیم کو بھاگی تو بھیم آغوشِ مادر سے
پون کے دیو تکے مثل اس بچے میں تھی طاقت
گر ایسا کہتے زریزہ ریزہ ہو گئے پرست
تو ارجن غائب نہ کو کھ میں اسکی چلا آیا
پھر کے بعد اک دن اندر کو کُنتی نے بلوایا

۱) جس کال دُریو دھن उत्पन्न हुआ उसी समय कुन्ती ने पवन से भीम को उत्पन्न किया उस का जन्म होने पर भी देववाणी हुई कि यह भ्रातृभक्त दस हजार हाथियों का बल धारण करेगा अनन्त कुन्ती व्याघ्र के भय से उस भीम पुत्र को गोद में लेकर उठी सो यह गोद में से गिर पड़े इस के गिरने से कितने ही पर्वत चूर्ण हो गये। इस कारण इनका यथार्थ भीम नाम हुआ। इस के उपरांत कुन्ती ने इन्द्र को बुलाकर अर्जुन नामक पुत्र उत्पन्न किया उसके जन्म होते समय इन्द्रादि सम्पूर्ण देवताओं ने आकर पुष्प वृष्टि करी और आकाशवाणी हुई कि यह बालक बेरियों का नाश करने में इन्द्र के समान होगा !! "महाभारत भाषा पृष्ठ १७ ज्वाला प्रसादजी मिश्रा मुरादाबाद"

अव्वल = पहला
अकबर = बड़ा

विलादत = पैदाईश

आगोशे-मादर = माँ की
गोद से
रेज़ा रेज़ा = चूरा चूरा

गयबाना = पोशीदा,
छुपा हुआ

जब इस तुम्हे से इक सौ एक बच्चे हो गए उत्पन्न।
तो उनको घी के सौ कुंडों में रक्खा और किया पोषण।।

था उन पुत्रों में दुर्योधन ही सब से अव्वल-ओ-अकबर।
जो अपने भाईयों में सब से था शह-जोर-ओ-ताकतवर।।

भीम सेन और अर्जुन की विलादत

पवन के देवता, फिर भीम जैसे देव पैकर को।
गए तौलीद फरमाकर वह इक मर्दे - दिलावर को।।

हुई फिर देववाणी सिर्फ है इक भीम इस काबिल।
कि जिसको बल हजारों हाथियों का होगा अब हासिल।।

कहा जाता है कुन्ती एक दिन इक शेर के डर से।
जो लेकर भीम को भागी तो भीम आगोशे-मादर से।।

गिरा ऐसा कि कितने रेज़ा रेज़ा हो गए पर्वत।
पवन के देवता के मिस्त इस बच्चे में थी ताकत।।

फिर इसके बाद इक दिन "इन्द्र" को कुन्ती ने बुलवाया।
तो अर्जुन गायबाना कोख में उसकी चला आया।।

१) जिस काल दुर्योधन उत्पन्न हुआ उसी समय कुन्ती ने पवन से भीम को उत्पन्न किया उस का जन्म होने पर भी देववाणी हुई कि यह भ्रातृभक्त दस हजार हाथियों का बल धारण करेगा अनन्त कुन्ती व्याघ्र के भय से उस भीम पुत्र को गोद में लेकर उठी सो यह गोद में से गिर पड़े इस के गिरने से कितने ही पर्वत चूर्ण हो गये। इस कारण इनका यथार्थ भीम नाम हुआ। इस के उपरांत कुन्ती ने इन्द्र को बुलाकर अर्जुन नामक पुत्र उत्पन्न किया उसके जन्म होते समय इन्द्रादि सम्पूर्ण देवताओं ने आकर पुष्प वृष्टि करी और आकाशवाणी हुई कि यह बालक बेरियों का नाश करने में इन्द्र के समान होगा !! "महाभारत भाषा पृष्ठ १७ ज्वाला प्रसादजी मिश्रा मुरादाबाद"

یہ سچ ہے دیر ارجن کی ولادت باسعادت پر
مثلاً بھیم تھا آکاشش وانی کا وہی منظر
صد آکاش سے آتی تھی یہ ہے شیر دل ارجن
کہ اس بچے میں ہوں گے اندر کی مانند لاکھوں گن

یہ اپنے بیروں کا ناش کر ڈالے گا اک جھین میں

کبھی دشمن کو پیٹھ اپنی دکھائیگا نہ یہ رن میں

کنتی کی مہربانی سے مادری کی گود بھرنا

پھر کے بعد راجہ پانڈو کی رنگین پھلواری
ہوئی شاداب تر کہتے ہیں اس کو رحمت باری
چنانک ایک دن راجہ کے من میں یہ خیال آیا
بلا کر مہربان کنتی کو اپنے پاس بٹھلایا
اور اس کے بعد راجہ نے کہا اے جان من کنتی
مری اچھاپے کر پائے تری اے گلبدن کنتی
اگر یہ مادری بھی بار آور تجھ سے بن جائے
مٹے سنن کا غم میرے دل کو بھی قرار آئے
سُنی راجہ سے جب کنتی نے یہ باتیں تو خوش ہو کر
بٹھا کر مادری کو سونے اُس نے پڑھا منتر

۱. تین پوتوں کو دیکھ کر پانڈو نے کنتی سے کہا کہ تیری کृپا سے مادری بھی پوتہ بنتی ہوگی تو اچھا ہے۔ تب کنتی نے یہ منتر جپ کر کے کہا کہ کسی بھی دیوی دےوتا کو سمرن کرے یہ سن کر مادری نے اشوینی کماروں کو سمرن کیا ان کے دو پوتے उत्पन्न ہوئے جن کا نام نکول اور سہدےو تھا !!

”مہا بھارت भाषा पृष्ठ १७ ज्वाला प्रसाद जी मिश्रा मुरादाबाद“

سعادت = سہاگت

سدا آکاش سے آتی تھی یہ ہے شیر دل ارجن
کہ اس بچے میں ہوں گے اندر کی مانند لاکھوں گن

یہ اپنے بیروں کا ناش کر ڈالے گا اک جھین میں
کبھی دشمن کو پیٹھ اپنی دکھائیگا نہ یہ رن میں

کنتی کی مہربانی سے مادری کی گود بھرنا

پھر اس کے بعد راجا پانڈو کی رنگین فلواری
ہوئی شاداب - تر !! کہتے ہیں اس کو رہمتے-باری

اچانک ایک دن راجا کے من میں یہ خیال آیا
بولا کر مہربان کنتی کو اپنے پاس بیٹھلایا

اور اس کے بعد راجا نے کہا اے جان من کنتی
مری اچھاپے کر پائے تری اے گلبدن کنتی

اگر یہ مادری بھی بار آور تجھ سے بن جائے
مٹے سنن کا غم میرے دل کو بھی قرار آئے

سُنی راجہ سے جب کنتی نے یہ باتیں تو خوش ہو کر
بٹھا کر مادری کو سونے اُس نے پڑھا منتر

رہمتے-باری = بھگوان
کی دیا

۱) تین پوتوں کو دیکھ کر پانڈو نے کنتی سے کہا کہ تیری کृپا سے مادری بھی پوتہ بنتی ہوگی تو اچھا ہے۔ تب کنتی نے یہ منتر جپ کر کے کہا کسی بھی دیوی دےوتا کو سمرن کرے یہ سن کر مادری نے اشوینی کماروں کو سمرن کیا ان کے دو پوتے उत्पन्न ہوئے جن کا نام نکول اور سہدےو تھا !! ”مہا بھارت भाषा पृष्ठ १७ ज्वाला प्रसाद जी मिश्रा मुरादाबाद“

وہ منتر پڑھ کے کنتی نے کہا اے مادری برہن
تو مجھے جس دے ویتا کی آرزو ہو کر اُسے سمن
کیا پھر اثنیٰ دیووں کو اسنے یاد با فرحت
وہ فوراً آگئے فریاد سننے ہی بایں خلّت
ہوئے پھر مادری کو اس طرح دوخبر و فرزند
نکل، سہیلو، جیسے خوبصورت جنگجو فرزند
یہ ہشت، بھیم، ارجن اور نکل سہیلو سب ملکر
ہوئے ہیں پانچ بھائی رعب تھا جن کا ہزاروں

پانڈو کا وظیفہ زوجیت اور اثر لفرین کدم اور اسرارے-نفرین کیندم

ایک عرصہ بعد راجہ پانڈو نے اٹھکیلیں کرتے
جو دیکھا بالکوں کو اپنے آگے شوقی کرتے
بہت ہی خوش ہوئے ان بالکوں کو پاس بلوایا
کیا جی بھر کے انکو پیار اور سینے سے لپٹایا
یہ سچ ہے کیف زرا ہنگام سے تھا، خوب تر عالم
یہ عالم، کر رہا تھا نفس کو انگیختہ سپہم
اچانک ایسے عالم میں وہاں پھر اداری آئی
وشتی رت، پیام مرگ راجہ کے لئے لائی
زخوردہ تھے اس شہوت فرزا عالم سے وہ اتنا
ابھرتی خواہش اتنی دباتے تھے انہیں جتنا

وہ منتر پڑھ کے کنتی نے کہا اے مادری برہن
تو مجھے جس دے ویتا کی آرزو ہو کر اُسے سمن
کیا پھر اثنیٰ دیووں کو اسنے یاد با فرحت
وہ فوراً آگئے فریاد سننے ہی بایں خلّت
ہوئے پھر مادری کو اس طرح دوخبر و فرزند
نکل، سہیلو، جیسے خوبصورت جنگجو فرزند
یہ ہشت، بھیم، ارجن اور نکل سہیلو سب ملکر
ہوئے ہیں پانچ بھائی رعب تھا جن کا ہزاروں

پانڈو کا وظیفہ زوجیت اور اثر لفرین کدم

اک عرصہ بعد راجہ پانڈو نے اٹھکیلیں کرتے
جو دیکھا بالکوں کو اپنے آگے شوقی کرتے
بہت ہی خوش ہوئے ان بالکوں کو پاس بلوایا
کیا جی بھر کے انکو پیار اور سینے سے لپٹایا
یہ سچ ہے کیف زرا ہنگام سے تھا، خوب تر عالم
یہ عالم، کر رہا تھا نفس کو انگیختہ سپہم
اچانک ایسے عالم میں وہاں پھر اداری آئی
وشتی رت، پیام مرگ راجہ کے لئے لائی
زخوردہ تھے اس شہوت فرزا عالم سے وہ اتنا
ابھرتی خواہش اتنی دباتے تھے انہیں جتنا

۱. پانچ پوتوں کی باللیکا کو دیکھ کر پانڈو کو उत्पत्त प्राप्त हुआ। कुछ कालोपरांत
वसंत ऋतु में वन की शोभा देख पाण्डू कामातुर हो माद्री से रमण करने लगे। उसी समय शाय
का फल पाया अथवा मृत्यु को प्राप्त हुए॥

“महाभारत भाषा पृष्ठ १७ ज्वाला प्रसादजी मिश्रा मुरादाबाद॥”

मंतर = मंत्र

खुल्लत = प्रेम, मित्रता

फरजन्द = पुत्र, बेटा

शोखियाँ = चंचल पन

कैफ-ज़ा-हंगाम =
उनशाला वस्तु शहवत
अंगीकृता पैहम = वासना
भरा

जखुद-रफ़ता = खोया हुआ

१) पانच पुत्रों की बाललीला को देखकर पाण्डू को उत्पत्त प्राप्त हुआ। कुछ कालोपरांत वसंत ऋतु में वन की शोभा
देख पाण्डू का कामातुर हो माद्री से रमण करने लगे। उसी समय शाय का फल पाया अर्थात् मृत्यु को प्राप्त हुये॥
“महाभारत भाषा पृष्ठ १७ ज्वाला प्रसादजी मिश्रा मुरादाबाद॥”

बिलआखिर रह गए शहवत के हाथों बनके कठपुतली।
वही कर गुजरे जिसका उनको अन्देश था जीतेजी।।
असर नफरीने-किन्दम ने वहीं पर अपना दिखलाया।
बनामे-शाह पैगामे-अजल परलोक से आया।।
सिधारे लोक से पान्डू मअन परलोक की जानिब।
श्राप आखिर ऋषि महाराज का उनपर हुआ गालिब।।

शहवत = वासना

नफरीन = श्राप
अजल = मौत

राजा पान्डू के साथ माद्री का सती होना

हुई राजा की जब रहलत तो बिरहन माद्री बोली।
बहुत ही दुख भरे अन्दाज़ में अपनी ज़बॉं खोली।।
पति को 'उन्स था मुझ से, पति को मुझ से रागबत थी।
मुझे भी इश्क था उन से, मुझे भी उन से उलफ़त थी।।
उन्हें परलोक में भी चैन अब मुझ बिन न आएगा।
बिन उनके अबतो ऐ कुन्ती, जिया मुझ से न जाएगा।।
उधर परलोक में स्वामी का चित मुझ में लगा होगा।
न मैं पहुँची तो उनकी आत्मा को दुख बड़ा होगा।।
लेहाज़ा प्यारी कुन्ती बालकों का तुम करो पोषण।
गमन करती हूँ, स्वामी संग तज कर अपना मैं जीवन।।
यह कहकर वह अगन में कर गई प्रवेश वे खटके।
भला कबतक वह खाती बेवगी के दुख भरे झटके।।
चिता में बैठ कर खुद अपने तन को भस्म कर डाला।
हुई रखसत फिर उसकी रह सूप आलमे-बाला।।

रहलत = मृत्यु

उन्स = मुहब्बत
इश्क = प्रेम

आलमे-बाला = परलोक

१) माद्री ने कुन्ती से कहा कि इन पुत्रों का तुम पालन करो क्योंकि मुझ में स्वामी का प्रेम अधिक था। सो मेरे बिना इन को परलोक में भी सुख न मिलेगा इस कारण मैं भी इन के संग गमन करती हूँ। इस प्रकार कह कर माद्री ने पति के संग अग्न में प्रवेश किया।।

बालाअरहे गئے शہوت کے ہاتھوں بنکے کٹھ پتلی
وہی گزرے جسکا انکو اندیشہ تھا جیتے جی
انفرین کسدم نے وہیں پر اپنا دکھ لایا
بنام شاہ پیغام اجل پر لوک سے آیا
سدھارے لوک سے پانڈو معاً پر لوک کی جانب
سرآپ آخر رشی مہراج کا انسپد ہوا غالب

راجہ پانڈو کے ساتھ ماوری کا سती ہونا

ہوئی راجہ کی رحلت تو برہن ماوری بول
بہت ہی دکھ بھرے انداز میں اپنی زبان کھولی
میں کو اُنس تھا مجھ سے، پتی کو مجھ سے رعبت تھی
مجھے بھی عشق تھا اُن سے، مجھے بھی اُن سے اُلفت تھی
انہیں پر لوک میں بھی حسین اب مجھ نہ آئے گا
بن اُنکے اب تو کنی جیسا مجھ سے نہ جائے گا
ادھر پر لوک میں سواری کا چت مجھ میں لگا ہوگا
نہیں پہنچی تو انکی آمت کو دکھ بڑا ہوگا
لہذا بیاہی کنی بالکوں کا تم کرو پوشن
گمن کرتی ہوں، سواری سنگ تاج کر اپنا میں جیون
یکہر وہ اگن میں گر گئی پر دیش بے کھٹکے
بھلا کب تک وہ کھاتی بیوگی کے دکھ بھر بھٹکے
جتائیں بیٹھ کر خود اپنے تَن کو بھسّم کر ڈالا
ہوئی رخصت پھر اسکی روح سوئے عالم بالا

۱. ماد्री نے कुन्ती कि इन पुत्रों का तुम पालन करो क्योंकि मुझ में स्वामी का प्रेम अधिक था।
सो मेरे बिना इन को परलोक में भी सुख न मिलेगा इस कारण मैं भी इन के संग गमन करती हूँ।
इस प्रकार कह कर माद्री ने पति के संग अग्न में प्रवेश किया !!

कुन्ती और पाँचों पान्डवों की वापसी

फिर उसके बाद ही सारे शरंग वासी मुनि मिलकर।
हुजूरे-पान्डवों आए पणे-पुरसिश बसद मुजतर॥

दिलासा पाँचों पांडव और कुन्ती को दिया सब ने।
शरण में अपने, पाँचों बालको को ले लिया सब ने॥

हुए जब रहलते-पान्डू को तेरह रोज़ दुनिया से।
तो उन को साथ लेकर कोह से सारे ऋषि उतरे॥

पहुँचकर, भीष्म को सब ने सुनाई दास्ताने-ग़म।
महल में बिछ गई रुदादे-ग़म सुनकर सफ़े-मातम॥

पितामह शाम तक रोते रहे राजा की रहलत पर।
अलम दिन भर रहा बारे-गिराँ बनकर तबीयत पर॥

गरज़ दोचार दिन में मिट गया राजा का ग़म दिल से।
मगर कुन्ती ने अपने ग़म पे काबू पाया मुश्किल से॥

पितामह ने फिर अपनी ज़ेरे-निगरानी बसद अहसन!!!
किया हमराह सौ पत्रों के, पांडव गन का भी पोषण॥

हुजूरे = सेवा में
पणे-पुरसिश = पुरसे के
लिये

कोह = पहाड़

अलम = खेद, दुःख
बारे-गिराँ = भारी बोझ

बसद अहसन = अच्छे
तरीके से

बादे-मृग पान्डू धृतराष्ट्र तरव्ते-शाही पर

हुकूमत हस्तिना की छोड़, पान्डू चल बसे आखिर।
धृतराष्ट्र इक, जो नाबीना थे, वह राजा बने आखिर॥

१) युगवासी मुनियों ने तेरहवें दिन पाँचों पुत्रों सहित कुन्ती को भीष्म के पास लाया पान्डू का संपूर्ण वृत्तांत कहा यह बात सुनकर अंतःपुर सहित भीष्म अत्यंत रुदन किया और फिर उनका संपूर्ण प्रेत कर्म कराया अनन्तर भीष्म धृतराष्ट्र के सौ और पान्डू के पाँच पुत्रों का समान भाव से पालन करने लगे! "महाभारत भाषा पृष्ठ १८ ज्वालाप्रसादजी मिश्रा मुरादाबाद"।

कुन्ती और पाँचों पान्डवों की वापसी

पहराके जेदी सारے شرنک واسی منی مل کر
دلاسا پاچوں پانڈواؤں کو دیا سب نے
ہوئے جب رحلت پانڈو کو تیرہ روز دنیا سے
پہونچ کر بھیشم کو سب نے سنائی داستانِ غم
پتاہم نام تک روتے رہے راجہ کی رحلت پر
غرض دوچار دن میں مٹ گیا راجہ کا غم دل سے
محفل میں کچھ گئی رودادِ غم سُکر صفا ماتم
الم دن بھر رہا بارگراں بسکر طبیعت پر
مگر کُنتی نے اپنے غم پہ قابو پایا مشکل سے

پتاہم نے پھر اپنی زیر نگرانی بصد احسن !!!
کیا ہمراہ سو پرتوں کے پانڈو گن کا بھی پوشش

بعد مگر پانڈو دھرتی راشٹر تخت شاہی پر

حکومت ہستنا کی چھوڑ پانڈو ملے بسے آخر
دھرتی راشٹاک بونا بینا تھے وہ راجہ بنے آخر
۱. یوگواसी مونیوں نے تیرہویں دن پانچوں پوتروں सहित कुन्ती को भीष्म के पास लाया पांडु ने
संपूर्ण वृत्तांत कहा यह बात सुनकर अंतःपुर सहित भीष्म अत्यंत रुदन किया और फिर उनका
संपूर्ण प्रेत कर्म कराया अनन्तर भीष्म धृतराष्ट्र के सौ और पांडु के पांच पुत्रों का समान भाव से
पालन करने लगे! "महाभारत भाषा पृष्ठ १८ ज्वालाप्रसादजी मिश्रा मुरादाबाद"

مگر در پردہ مالک راج گدی کا تھا در یو دھن
غرض یہ لوگ تھے اک خاندان سے منسلک سارے

ہوا کھراؤ مستقبل میں ان دونوں گروہوں کا
یہاں ہر وقت خونیں دیوتا کے سائے منڈلائے

کہ جسکو سن کے رستم کا کبیجہ منہ کو آتا ہے
تصویر ہی سے ہر دئے سورما کا کانپ جاتا ہے

کی جسکو سن کے رستم کا کبیجہ منہ کو آتا ہے
تصویر ہی سے ہر دئے سورما کا کانپ جاتا ہے

کی جسکو سن کے رستم کا کبیجہ منہ کو آتا ہے
تصویر ہی سے ہر دئے سورما کا کانپ جاتا ہے

ऋषि सरधान जी से कृपाचार्य और कृपी की पैदाईश

किसी दिन जाप में मसरुफ थे सरधान जी बन में।
अचानक उर्वषि की देख कर महाराज के मन में।

१) तारीख फरिस्ता के बयान के मुताबिक अठारा दिन के मारकाए-जंग में कौरों की तरफ से ग्यारह कशों और पान्डवों की जानिव से सात कशों लष्कर था। थानेसर के करीब कुरुक्षेत्र के मैदान में निबर्द-आरा हुआ। जिसकी पुरी तफसील जंग कि खातमें पर देंगे कि एक कशों लष्कर में कितने लोग होते थे। अलावा यह भी बताएंगे कि इस जंग में कितने अफ़राद मरे और कितने ज़िन्दा बचे।

२) किसी समय वहाँ तप करते हुए सरधान मुनि का वीर्य उर्वशी को देखकर सरो के गुच्छों में गिरा उसके दो विभाग हुए एक कन्या दूसरा कुमार! इस समय शांतुन राजा बन में शिकार खेल रहे थे वहाँ उन को देखकर कृपा के वष होले आये इस कारण कन्या का नाम कृपी और पुत्र का नाम कृपा रखा !!
महाभारत भाषा पृष्ठ १८ "ज्वालाप्रसादजी मिश्रा मुरादाबाद"!!!

मुस्तकबिल = भविष्य

حقیقت میں جو پانچوں پانڈواں کا تھا کھلا دشمن
غرض یہ لوگ تھے اک خاندان سے منسلک سارے
ہوا کھراؤ مستقبل میں ان دونوں گروہوں کا
یہاں ہر وقت خونیں دیوتا کے سائے منڈلائے
کہ جسکو سن کے رستم کا کبیجہ منہ کو آتا ہے
تصویر ہی سے ہر دئے سورما کا کانپ جاتا ہے

رشی سردهان جی سے کریاچار یہ اور کرنی کی پیدائش

کسی دن جاپ میں مصروف تھے سردهان جی بن میں
اچانک اروشی کو دیکھ کر مہراج کے من میں
اے تانے زشتہ کے بیان کے مطابق اٹھارہ دن کے مرکز جنگ میں کوروں کی طرف سے گیارہ کشتوں اور پانڈواں کی جانب سے سات کشتوں کا
تباہی کے قریب کور چھپر کے میدان میں بنر وادرا ہوا جسکی پوری تفصیل جنگ کے خاکہ پر دیئے گئے ایک کشتوں میں کتے توگ ہوتے تھے
علاوہ یہ بھی بتائیں گے کہ اس جنگ میں کتنے افراد مرے اور کتنے زندہ بچے۔

۲) کسی وقت وہاں تپ کرتے ہوئے سرधान مونی کا ویرجیہ اُورشی کی دیکھ کر ساروں کے گُچھوں میں گرا اُسکے دو بیاہج ہوئے ایک کُنیا دُوسرا کُمار! اِس سَمَی شانتُن راجا بَن میں شِکارِ رَہل رَہے تھے وہاں اُن کو دیکھ کر کُپا کے وَش ہوئے آئے اِس کَارَن کُنیا کا نَام کُپی اور پُتر کا نام کُپا رَہا !!

!! "مُہا بھارت بھاشا پُڑھ ۱۸ جِوالا پُرساد جی مِشرا مُرادا بادیہ" !!

उठी अभलाक की इक मौज जिस से मुजतरिब हो कर।
ब-दिवक्त रोकना चाहा मगर महाराज का जौहर॥

सरो के गच्छों में टपका तो उनके वीर्य के कारण।
वहीं से इक कुमार और इक कुमारी हो गए उत्पन्न॥

पणे-सैद अफगनी उस वक्त राजा शान्तुन आए।
वहीं जंगल में दो मौलूद लावारिस पड़े पाए॥

दया से दिल भर आया बालकों की कसम पुर्सी पर।
उठा कर शान्तुन ले आए उन दोनों को अपने घर॥

रखा कन्या का "कृपा" नाम "कृपा" पुत्र का रक्खा।
हयाते-आखरी तक उन को सीने से लगा रक्खा॥

कृप ने बान विद्या इक शक्ति मान से सीखा।
जवानी में यह फन अपने पिता सरधान से सीखा॥

वह अपनी बान विद्या में मुकम्मिल माहिरे-फन थे।
दिलावर थे, जरी थे, जंगजू थे, शेर अफगन थे॥

हुई जब भीष्म पर जाहिर यह कृपा की सलाहियत।
तफक्कुद खुसरवाना से किया उन को अता खिलअत॥

फिर उनको बान विद्या कौरों पान्डव के सिखाने पर।
पितामह ने किया मामूर कामिल मुतमइन होकर॥

यह सब शहजादे कृपाचार्या से दर्स लेते थे।
सुबूत अपनी सलाहियत का हर मौके पे देते थे॥

मुजतरिब = बेचैन

पणे-सैद अफगनी =
शिकार के लिये
मौलूद = अभी पैदा हुए
बच्चे

शेर अफगन = शेर को
मारने वाला

तफक्कुद खुसरवाना =
खातिर दारी
खिलअत = शाही वस्त्र

मामूर = मकरई

अप्ली अमलाक की اک موج جس سے مضطرب ہو کر
سروں کے گچھوں میں ٹپکا تو انکے ویرہ کے کارن
وہیں سے اک کمار اور اک کماري ہو گئے تین
وہیں جنگل میں دو مولود لاوارث پڑے پائے
اٹھا کر شانتون لے آئے ان دونوں کو اپنے گھر
زیادہ سے دل بھرا آیا بالکوں کی کسمپرسی پر
رکھا کتیا کا کرپی نام کرپا پسترا کا رکھا
کرپ نے بان و دیا ایک شکتی مان سے سیکھا
وہ اپنی بان و دیا میں مکمل ماہر فن تھے
ہوئی جب بھیشم پر ظاہر یہ کرپا کی صلاحیت
پھر انکو بان و دیا کوروں پانڈو کے کھانے پر
پیتامہ نے کیا امور کامل مطمئن ہو کر
یہ سب شہزادے کرپا چاریہ سے درس لیتے تھے
ثبوت اپنی صلاحیت کا ہر موقع پہ دیتے تھے



دشمنی کی پہلی منزل

دشمنی
کی
پہلی منجیل



دشمنی کی پہلی منزل

بچپن کی شوخیاں

مگر ان شاہزادوں میں تھا سب کھیم طاقتور
لڑائی میں پٹخ دیتا تھا سب کوروں کو ایڑ
بہت ہی تیز تھے وہ سطوت اور نگ کے فن میں
بڑے شاق پانڈو ہو گئے تھے جنگ کے فن میں
کسی دن کھیلنے وقت اک شجر پر کور سب چڑھ کر
بہت ہی فوقیت جتلا رہے تھے اپنی بڑھ بڑھ کر
اچانک کھیم بھی اس پیڑ کے نیچے چلا آیا
شرارت کا وہ اک طوفان اپنے دل میں کھلایا
ایک کردہ بھی جا بیٹھا شجر کی ایک ٹہنی پر
ہلایا پیڑ کو اس زور سے وہ بے جگر ہو کر
ٹپاٹپ اک کے بعد اک گر پڑے پھر کورا پر سے
کسی کا پاؤں ٹوٹا، ہاتھ اکھڑا انوں پہاڑ سے
ادھر دیکھی جو درلودھن نے کوروں کی تیالت
ہوئی پانڈو کی جانب سے سب انتہا فست

یہ ہیں سے اک خصوصیت کی ہوئی بس ابتلا میں

قدم کوروں نے رکھا دشمنی کی پہلی منزل میں

دشمنی کی پہلی منزل

بچپن کی شوخیاں

مگر ان شاہزادوں میں تھا سب کھیم طاقتور
لڑائی میں پٹخ دیتا تھا سب کوروں کو ایڑ

بہت ہی تیز تھے وہ سطوت اور نگ کے فن میں
بڑے شاق پانڈو ہو گئے تھے جنگ کے فن میں

کسی دن کھیلنے وقت اک شجر پر کور سب چڑھ کر
بہت ہی فوقیت جتلا رہے تھے اپنی بڑھ بڑھ کر

اچانک کھیم بھی اس پیڑ کے نیچے چلا آیا
شرارت کا وہ اک طوفان اپنے دل میں کھلایا

ایک کردہ بھی جا بیٹھا شجر کی ایک ٹہنی پر
ہلایا پیڑ کو اس زور سے وہ بے جگر ہو کر

ٹپاٹپ اک کے بعد اک گر پڑے پھر کورا پر سے
کسی کا پاؤں ٹوٹا، ہاتھ اکھڑا انوں پہاڑ سے

ادھر دیکھی جو درلودھن نے کوروں کی تیالت
ہوئی پانڈو کی جانب سے سب انتہا فست

یہ ہیں سے اک خصوصیت کی ہوئی بس ابتلا میں
قدم کوروں نے رکھا دشمنی کی پہلی منزل میں

ساتتوتے-اورنگ = بادشاہی
مہشاک = ماہر

شجر = پہڑ
فوقیت = شوخی

ٹہنی = ڈالی

خوسومت = بے رتا، دشمنی

جہر سے جہر کا مرنے

رہا کرتا تھا دیودھن اسی منکر و تجسس میں
بلاخبر مل گیا موقع اُسے بدلہ چکانے کا

بیل آخر میں مل گیا مہو کا اُسے بدلا چکانے کا
بہادر بھی کو فیر جہر کے لڑکھلانے کا

مکمل بیخودی جب چھانگئی اُس دیش کے مودک سے
سپرد آب ہو کر بھیسم اس بستی میں جا پہنچا

عجب منظر تھا بیت ناک انہی اُسکو ڈستے تھے
پہٹ جاتے تھے اس کے جسم سے اُوڑتے تھے

مگر ناگوں کے ڈسنے کا اثر اُلٹا نظر آیا
وہاں تو زہر نے تریاق کا نظارہ دکھلایا

حقیقت اسکی یہ تھی بھیسم نے مودک کی صورت میں
جود دیودھن کے ہاتھوں کھالیا تھا زہر غفلت میں

وہ ستم افغا رہی تھا بے گماں اس بیچ میں حائل
کہ جس نے زہر انہی کو کیا تھا اس طرح زائل

ہر گز نہ مکاری، لے زہر سے لڑو ع جوان

فیکرو تجمسوس = سوچ،
خوج
خوسوسمات = دوسمائی
تسلسوس = مکاری،

سوپورے-آب = دریا کے
ہوالے

افورے = ساپ،

تیریاک = جہر کا توڑ

سمماتل-فار = سخییا

زہر سے زہر کا مرنے

رہا کرتا تھا دیودھن اسی منکر و تجسس میں
بلاخبر مل گیا موقع اُسے بدلہ چکانے کا

بیل آخر میں مل گیا مہو کا اُسے بدلا چکانے کا
بہادر بھی کو فیر جہر کے لڑکھلانے کا

مکمل بیخودی جب چھانگئی اُس دیش کے مودک سے
سپرد آب ہو کر بھیسم اس بستی میں جا پہنچا

عجب منظر تھا بیت ناک انہی اُسکو ڈستے تھے
پہٹ جاتے تھے اس کے جسم سے اُوڑتے تھے

مگر ناگوں کے ڈسنے کا اثر اُلٹا نظر آیا
وہاں تو زہر نے تریاق کا نظارہ دکھلایا

حقیقت اسکی یہ تھی بھیسم نے مودک کی صورت میں
جود دیودھن کے ہاتھوں کھالیا تھا زہر غفلت میں

وہ ستم افغا رہی تھا بے گماں اس بیچ میں حائل
کہ جس نے زہر انہی کو کیا تھا اس طرح زائل

ہر گز نہ مکاری، لے زہر سے لڑو ع جوان

فیکرو تجمسوس = سوچ،
خوج
خوسوسمات = دوسمائی
تسلسوس = مکاری،

سوپورے-آب = دریا کے
ہوالے

افورے = ساپ،

تیریاک = جہر کا توڑ

سمماتل-فار = سخییا

ناگ راجہ کی مہمان نوازی اور بھیم کی واپسی

بوجوگوں سے مسمل مہار ہے، سونے میں آتا ہے۔
ہمیشہ جہر کو بس جہر ہی سے مارا جاتا ہے۔

یقیناً بھیم کی اس ضمن میں ایسی ہی کیفیت
رہی ہوگی جیسی تو رہ گئی زندہ وہ خوش قسمت

پھر اس کے بعد ان زہریلے ناگوں کا جو راجہ تھا
وہ راجہ بھیم کے نانا کا دیرینہ شناسا تھا

پرائی میتر تائی کے سبب پھر بھیم کو امرت
پلا یا اور نواسوں کی طرح رکھا بصدر شفقت

وہاں کافی دنوں تک وہ رہا پھر مہماں بن کر
جہاں اس نے گزارے عیش میں صبح و مسایکمر

اُدھر پانڈو پریشاں تھے تلاش بھیم میں ہر سو
ادھر پیری ماں، جو رو رہی تھی خون کے آنسو

مگر گھی کے دیے کو اپنے منڈل میں جلاتے تھے
بجالتے تھے خوشی سے شادیائے گیت گاتے تھے

دلاؤ بھیم کو رہتے ہوئے گزری جب اک مدت
بصدر عز و وقار اس کو کیا راجہ نے پھر نصرت

وہ گھر آیا تو پانڈو اور کنتی کا ہتھایہ منظر
خوشی کے آنسوؤں کے دیپ تھے غمناک پلکوں پر

دروہ بھیم کی پہنچی خبر ہر سمت پل بھریں
کہ واپس بھیم آیا ہے ہو اچر چاہیہ گھریں

خبر سنتے ہی کور دگن ہوئے اس طرح خاکستر
کہ جیسے برق لہرا کر گری ہو ان کے منڈل پر

کے فیکٹ = حالت،

شاکت = دیا،
سہا نوبھتی

شادمانہ = باجے

بسد-ہجڑو-وکار =
شان-او-شاکت کے ساتھ

وحد = آنا،

خاکستر = جل کر
راخ ہونا،
برق = بجلی

ناگ راجہ کی مہمان نوازی اور بھیم کی واپسی

بزرگوں سے مثل مشہور ہے سننے میں آتا ہے
ہمیشہ زہر کو بس زہر ہی سے مارا جاتا ہے

یقیناً بھیم کی اس ضمن میں ایسی ہی کیفیت
رہی ہوگی جیسی تو رہ گئی زندہ وہ خوش قسمت

پھر اس کے بعد ان زہریلے ناگوں کا جو راجہ تھا
وہ راجہ بھیم کے نانا کا دیرینہ شناسا تھا

پرائی میتر تائی کے سبب پھر بھیم کو امرت
پلا یا اور نواسوں کی طرح رکھا بصدر شفقت

وہاں کافی دنوں تک وہ رہا پھر مہماں بن کر
جہاں اس نے گزارے عیش میں صبح و مسایکمر

اُدھر پانڈو پریشاں تھے تلاش بھیم میں ہر سو
ادھر پیری ماں، جو رو رہی تھی خون کے آنسو

مگر گھی کے دیے کو اپنے منڈل میں جلاتے تھے
بجالتے تھے خوشی سے شادیائے گیت گاتے تھے

دلاؤ بھیم کو رہتے ہوئے گزری جب اک مدت
بصدر عز و وقار اس کو کیا راجہ نے پھر نصرت

وہ گھر آیا تو پانڈو اور کنتی کا ہتھایہ منظر
خوشی کے آنسوؤں کے دیپ تھے غمناک پلکوں پر

دروہ بھیم کی پہنچی خبر ہر سمت پل بھریں
کہ واپس بھیم آیا ہے ہو اچر چاہیہ گھریں

خبر سنتے ہی کور دگن ہوئے اس طرح خاکستر
کہ جیسے برق لہرا کر گری ہو ان کے منڈل پر

خبر سنتے ہی کور دگن ہوئے اس طرح خاکستر
کہ جیسے برق لہرا کر گری ہو ان کے منڈل پر

ऋषि भारद्वाज سے द्रोणाचार्य کی पैداईش

द्रोणाचार्य کی مورخہ اب داसतां सुनि।
ऋषिजी व्यास का इस ज़िम्न में यह है बयाँ सुनि॥

ज़िम्न = सिलसिला

भारद्वाज इक मुनि का वीर्य जिनको देखकर टपका।
वह थी इक अपसरा "घर ताची" जिसका नामे नामी था॥

फिर उन के वीर्य को इक दोने में रक्खा गया जिस दम।
हुए इस से द्रोणा जैसे पैदा आलिमो-जैगम॥

आलिमो-जैगम = विद्वान
और शेर

द्रोणा शस्त्र विद्या सीखे खुद अपने पिताजी से।
मुकम्मल तौर से वाक़िफ़ हुए इस فن की खूबी से॥

अश्वत्थामा की पैदाईश और राजा द्रौपद की प्रतिज्ञा

फिर उस के बाद ही इक शुभ घड़ी में खैरो-खूबी से।
द्रोणा की हुई शादी कृप की बाजी कृपी से॥

उन्हें कृपी से कुछ दिन बाद इक लड़का हुआ उत्पन्न।
था जिसका नाम "अश्वत्थामा" जो था प्यार का मख़ज़न॥

मख़ज़न = कोश

द्रोणा एक परशूराम माहिर से बसद मुश्किल।
धनुर्वेद आप ने खुफ़िया तरीक़े से किया हासिल॥

अलावा इस के परशूराज का बेटा द्रौपद भी।
धनुर्वेद आया पढने भारद्वाज स्थान पर जूँ ही॥

वहीं आखिर द्रोणा और द्रौपद की शनासाई।
हुई ऐसी के दोनों बन गए आपस में फिर भाई॥

शनासाई = जान
पहचान

رشی بھر دو اُج درونہ چاریہ کی پیدائش

درونہ چاریہ کی مختصر اب داستاں سینے
رشی جی ویاس کا اس ضمن میں یہ ہے بیاں سینے

بھر دو اُج اک مہی کا ویر یہ جن کو دیکھ کر ٹپکا
وہ تھی اک اپسر اگھرتاچی جس کا نام زامی تھا

پھر ان کے ویر یہ کو اک دونے میں رکھا گیا جسد
ہوئے اس سے درونہ جیسے پیدا عالم ضیغ

درونہ ستر و دیا سیکھے خود اپنے پتا جی سے

مکمل طور سے واقف ہوئے اس فن کی خوبی سے

اشتوتھاما کی پیدائش اور راجہ دروپد کی پر تگیا

پھر اس کے بعد ہی اک شب گھڑی میں خیر و خوبی
درونہ کی ہوئی شادی کرپ کی باجی کرپی سے

انہیں کرپی سے کچھ دن بعد اک لڑکا ہوا اپن
تھا جس کا نام اشتوتھاما جو تھا پیار کا مخزن

درونہ ایک پرشورام، ماہر سے بصد مشکل
دھنر وید آپ نے خفیہ طریقے سے کیا حاصل

علاوہ اس کے پرشوراج کا بیٹا دروپد بھی
دھنر وید آیا پڑھنے بھر دو اُج استھان پر جوں ہی

وہیں آکر درونہ اور دروپد کی شناسائی
ہوئی ایسی کہ دونوں بن گئے آپس میں پھر بھائی



درونا سے دروپد نے کہا اک روز خوش ہو کر
کہیں جس وقت راجہ بن کے بیٹھوں گا سہاسن پر

تہیں اس وقت آدھا ملک اُدھی سلطنت ہوگا

یہ ہے پر تگیا میری اسے اک دن نباہوگا

مشعلِ امید

وچن دیئے کو اک عرصہ ہوا راجہ دروپد کو
مگر غربت درونہ کی ادھر پہنچی تھی اک حد کو

خیال آیا دروپد کا اسے پھر ایسے عالم میں
دل پڑ رہا تھا اک تازگی سی آگئی دم میں

درونا مشعلِ امید لیکر یوں چلے گھر سے
کہ اترے بوجھ و عہد کا دروپد بھوپ کے سر سے

وہاں پہنچے تو دربار سے خبر کی اپنے آنے کی

گھڑی آئی پرانی آشنائی آزمانے کی

درونا چاریہ کی مالوسی

مگر وہ وعدہ شاہی بھی کیا پورا ہو جائے
وہ آخر دوستی کیسی وفا کی جس میں بولائے

دروپد نے بھی اپنی آخرش پر تگیا توڑی
مثال اک بے وفائی کی زمانے کیسے چھوڑی

سلطنت = حکومت

مشاہلے - اُممید

وچن دینے کو اک عرصہ ہوا راجہ دروپد کو
مگر غربت درونا کی ادھر پہنچی تھی اک حد کو

خیال آیا دروپد کا اسے پھر ایسے عالم میں
دل پڑ رہا تھا اک تازگی سی آ گئی دم میں

درونا مشاہلے - اُممید لے کر یوں چلے گھر سے
کہ اترے بوجھ و عہد کا دروپد بھوپ کے سر سے

وہاں پہنچے تو دربار سے خبر کی اپنے آنے کی
گھڑی آئی پرانی آشنائی آزمانے کی

درونا چاریہ کی مالوسی

مگر وہ وعدہ شاہی بھی کیا پورا ہو جائے
وہ آخر دوستی کیسی وفا کی جس میں بولائے

دروپد نے بھی اپنی آخرش پر تگیا توڑی
مثال اک بے وفائی کی زمانے کیسے چھوڑی

اُرسا = جمانا

دیلے - پسمردا = مراد
دیل

آشناہ = میوہ

آخراہ = آخراہ

کھائی کی سلطنت آدھی کہاں کی دولت و ثروت
گہری اپنا ساموہ لے کر چلے آئے بڑے خلیفہ

درونا چاریہ واپس ہوئے سینے میں غم لے کر
دلتے-پور-شوک میں اپنے، دروہ کا سیتام لے کر

درونا फिर करीबे-हस्तना आए उसी बन में।
जहाँ खेला किये थे, कौरव पांडव अपने बचपन में

वहीं बस इक कुएँ में, गेंद उनकी गिर गई जा कर।
कि जिस से सारे बालक, हो गए आजुर्दा-ओ-मुजतर

हुस्ने-हिकमत और महल तक रसाई

द्रोणाचार्य की काम आई फिर वहाँ हिकमत।
निकाली गेंद इस तरकीब से, सब को हुई हैरत

खबर दी बालकों ने भीष्म को, उस मर्दे-आकिल की।
बयाँ दानाइयाँ की आशनाए-राज मंजिल की

पितामह ने द्रोणा की सुनी दानाइयाँ जिस दम।
द्रोणाचार्य के पास पहुँचे, फिर खुश-ओ-खुरम

हुए यूँ मुलतजी, ऐ अर्जे-आलम के अजीम इत्साँ।
है रज्म-ओ-बज्म की दौलत से आसूदा तेरा दामाँ

तलमुज का शरफ तू बख्शा दे अब शाहजादों को।
अता अफनान रज्म-ओ-बज्म करदे बे इरादों को

द्रोणा ने फिर उन की इलतेजा मंजूर फरमाई।
उन्हे किस्मत बयाबाँ से महल में खींच कर लाई

बड़े खिफत = शर्मिन्दा

आजुर्दा-ओ-मुजतर =
उदास व बेचैन

मर्दे-आकिल = अकलमंद
आदमी

तलमुज = शगिर्दी
अफनान = हुनर, फन की
जमा

کہاں کی سلطنت آدھی کہاں کی دولت و ثروت
غریب اپنا سامنہ لے کر چلے آئے بایں خفت

دروہ چاریہ واپس ہوئے سینے میں غم لے کر
دل پر شوق میں اپنے دروہ کا سیتام لے کر

دروہ پھر قریب ہوتا آئے اسی بن میں
جہاں کھیلا کرتے تھے کور و پانڈو اپنے بچپن میں

وہیں بس اک کنوئیں میں گیند انکی گر گئی جا کر

کہ جس سے سارے بالک ہو گئے آزرده و مضطر

حُسنِ حکمت اور محل تک رسائی

دروہ چاریہ کی کام آئی پھر وہاں حکمت
نکالی گیند اس ترکیب سے سب کو ہوئی حیرت

خبر دی بالکوں نے بھیشم کو اس مرد عاقل کی
بیاں داناہیاں کی آشنائے لاری منزل کی

پیتامہ نے دروہ کی سنی داناہیاں جس دم
دروہ چاریہ کے پاس پہنچے پھر خوش و خرم

ہوئے یوں ملتی اے ارض عالم کے عظیم انسان
ہے رزم و بزم کی دولت سے آسودہ تر لواما

تلکہ کاشرف تو بخش دے اب شاہزادوں کو
عطا افنان رزم و بزم کر دے، بے لراؤں کو

دروہ نے پھر ان کی انتخاب منظور فرمائی

انہیں قسمت بیاہاں سے محل میں کھینچ کر لائی



فنے جंग-آو-جدل کی تر بیعت

مہل ऐش-آو-ترب کے ساج-آو-ساموں سے مجھ یون تھا ।
 ہر ایک گوشا متا-آ-ایلم اور ہیکمت کا مہجمن تھا ॥
 دھونا کورب پاڈو کو دہا یوں درس دیتے تھے ۥ
 سہر سے شام تک، مہنات کرتے مہک لیتے تھے ۥ
 وہی کچھ دوسرے دیشوں کے شہزادے بھی آکر
 گدائیڈ میں ہوئے چالاک کافی بھیم و دیو جن
 نکل شمشیر بازی میں ہزاروں میں یگانہ تھا
 نہ تھا اس کا کوئی ثانی وہ یکتا زمانہ تھا
 یہ چشمہ دوسرے دیو جن شہسوار میں
 جواب اپنا نہ رکھتے تھے وہ دونوں ہوشیاری میں
 مگر اس کے علاوہ بھی، جوئے بازی کا اک فن تھا
 یہ چشمہ کا دماغ اس فن سے بھی قدرے مزین تھا
 انہیں ویروں میں تھا اک کرن بھی یکتا ہزاروں
 درخشاں چاند ہو جس طرح انجم کی قطاروں میں
 یہ سارے سورما تھے، اور سبھی اک سے اک بڑھ کر
 مگر اک ویرا جن تھا، جو ان سب میں تھا بڑھ کر
 مہل اس کی تھی گویا ماہ و انجم میں ہوا ک سورج
 زمانہ صبح سے تا شام دیکھے جس کی ہر سچ و صبح

ऐش-آو-ترب = آنند
 اور خوشی
 مجھ یون = سجا ہوا
 گوشا = کونا
 متا = سامان
 مہجمن = مہجمن

شمشیر بازی = تلوار
 چلانا
 یگانا = اپنی ميسال
 آپ

ماہ-آو-انجم = چंद्रما
 اور تارے

فن جنگِ جدل کی تربیت

مہل عیش و طرب کے ساز و سامان سے مزین تھا
 ہر اک گوشہ متاعِ علم اور حکمت کا مخزن تھا
 درو نہ کوروں پانڈو کو دہا یوں درس دیتے تھے
 سحر سے شام تک محنت کرتے مشق لیتے تھے
 وہیں کچھ دوسرے دیشوں کے شہزادے بھی آکر
 کیا کرتے تھے حاصل ان سے رزم و بزم کے خواہر
 گدائیڈ میں ہوئے چالاک کافی بھیم و دیو جن
 مگر یہ دونوں تھے اک دوسرے کی جان دشمن
 نکل شمشیر بازی میں ہزاروں میں یگانہ تھا
 نہ تھا اس کا کوئی ثانی وہ یکتا زمانہ تھا
 یہ چشمہ دوسرے دیو جن شہسوار میں
 جواب اپنا نہ رکھتے تھے وہ دونوں ہوشیاری میں
 مگر اس کے علاوہ بھی، جوئے بازی کا اک فن تھا
 یہ چشمہ کا دماغ اس فن سے بھی قدرے مزین تھا
 انہیں ویروں میں تھا اک کرن بھی یکتا ہزاروں
 درخشاں چاند ہو جس طرح انجم کی قطاروں میں
 یہ سارے سورما تھے، اور سبھی اک سے اک بڑھ کر
 مگر اک ویرا جن تھا، جو ان سب میں تھا بڑھ کر

مثال اس کی تھی گویا ماہ و انجم میں ہوا ک سورج

زمانہ صبح سے تا شام دیکھے جس کی ہر سچ و صبح



جشن براءے امتحان

یہ سب شہزادے جب اپنے ہنر میں ہو گئے باہر
دور جی نے پھر ان کے امتحان عام کی خاطر
منایا شہر کے باہر اک ایسا جشن پر شوکت
کہ جس میں ہر جگہ سے آئے شہزادے بھر
تنے تھے شامیائے رنگ بھومی پر قرینے سے
لکے تھے جھالروں میں لعل اور گوہر نگینے سے
بنے تھے منیچ اونچے اونچے چاروں سمت میاں میں
سنہاسن اندر کا گویا اٹھ آیا ہو سیباں میں
دھرت رشتہ اور دور کے سنگ اس جالیشم بھی آئے
نہایت شان و شوکت سے وہاں تشریف لائے
مسلم ہو کے شہزادے کنور بھی منیچ پر بیٹھے
رؤسا اور وزیروں کے قریب اہل ہنر بیٹھے
درونہ سب سے آخر میں محسن عز و شان پہنچے
نئی پوشاک ابيض میں وہ استادِ زمان پہنچے
قدم جو نہی رکھا اپنا انہوں نے رنگ بھومی پر
صنم پوجے، دیے بوسے زمیں کو جبہ شاہوکر
کئی اقسام کے سازوں سے نغمہ ریز تھا عالم
فضائیں سحر موسیقی کا ہر سوتھا اثر و اثرم

جنگ و حرب کی ماہرانہ صلاحیت کا مظاہر

اچانک سب پہلے ہی بدھشتہ اٹھا آسن سے
کیا پر نام، مانگا اذن پھر راستہ نوشی سے

جشن براءے-ہمتہاں

یہ سب شہزادے جب اپنے ہنر میں ہو گئے باہر
دور جی نے پھر ان کے امتحان عام کی خاطر
منایا شہر کے باہر اک ایسا جشن پر شوکت
کہ جس میں ہر جگہ سے آئے شہزادے بھر
تنے تھے شامیائے رنگ بھومی پر قرینے سے
لکے تھے جھالروں میں لعل اور گوہر نگینے سے
بنے تھے منیچ اونچے اونچے چاروں سمت میاں میں
سنہاسن اندر کا گویا اٹھ آیا ہو سیباں میں
دھرت رشتہ اور دور کے سنگ اس جالیشم بھی آئے
نہایت شان و شوکت سے وہاں تشریف لائے
مسلم ہو کے شہزادے کنور بھی منیچ پر بیٹھے
رؤسا اور وزیروں کے قریب اہل ہنر بیٹھے
درونہ سب سے آخر میں محسن عز و شان پہنچے
نئی پوشاک ابيض میں وہ استادِ زمان پہنچے
قدم جو نہی رکھا اپنا انہوں نے رنگ بھومی پر
صنم پوجے، دیے بوسے زمیں کو جبہ شاہوکر
کئی اقسام کے سازوں سے نغمہ ریز تھا عالم
فضائیں سحر موسیقی کا ہر سوتھا اثر و اثرم

جنگ-او-ہرب کی ماہیرانا

سلاہیت کا مہار

اچانک سب سے پہلے ہی یوڈیٹیر اٹھا آسن سے
کیا پر نام، مانگا اذن پھر راستہ نوشی سے

جشن پور شاکت =
شاندار جشن

بیاواں = جنگل

موسللہ = ہتھیار
بند،

اویج = سفید

جلبہ-سا = مایا
رگڑنا

اچانک = اچانک

یوधिष्ठیر نے کمالے-فون، ہونر والوں کو دیکھلایا۔
 اواہم-وناس سے فیر ہدیا-تہسین بھی پایا۔
 فیر اسکے باد ہی مہدوں میں آئے بھیم دیوہن۔
 یہ دونوں ویر تھے اک دوسرے کی جان کے دشمن۔
 دیکھا خوب پھر دونوں نے جوہر گرز آہن کے
 گدا ایدھ میں بڑے چالاک اور مشاق تھے دونوں
 گداؤں کے تصادم سے معاً چنگاریاں بھڑکتیں
 اور ان کے ساتھ دونوں یوہوں کی قسمیں لڑتیں
 غرض وہ لڑتے لڑتے موت کا کرنے لگے سودا
 دروند نے انہیں جب اس طرح لڑتے دیکھا
 تو کی محسوس فوراً دشمنی دونوں جوانوں کی
 معاً زندہ سوت تھاماً کو میدان میں بھیجا
 گیا سمجھانے اس سوت ان کو جو تھے ہوش سے غافل
 بڑی مشکل سے دونوں پہلوں میدان سے لوٹے
 گدا کا ندھ سے یہ رکھ کر فاتحانہ شان سے لوٹے
 کماں تھامے ہوئے میدان میں آیا تیر برسا
 نمایاں کر دیا دنیا پہ فن کا مثال اپنا
 کبھی پاتال میں گھستا کبھی آکاش میں جاتا
 کبھی پورب کبھی پچم کبھی اتر میں اہراتا

لے گرز

کمالے-فون = ہونر کا
کرتب

شوہرے-آفاک =
دور-دور تک مشہور

فونر = پون

فاتحانہ شان =
فیجیتا کے سمان

یوधिष्ठیر نے کمالے-فون، ہونر والوں کو دیکھلایا۔
 اواہم-وناس سے فیر ہدیا-تہسین بھی پایا۔
 فیر اسکے باد ہی مہدوں میں آئے بھیم دیوہن۔
 یہ دونوں ویر تھے اک دوسرے کی جان کے دشمن۔
 دیکھا خوب پھر دونوں نے جوہر گرز آہن کے
 گدا ایدھ میں بڑے چالاک اور مشاق تھے دونوں
 گداؤں کے تصادم سے معاً چنگاریاں بھڑکتیں
 اور ان کے ساتھ دونوں یوہوں کی قسمیں لڑتیں
 غرض وہ لڑتے لڑتے موت کا کرنے لگے سودا
 دروند نے انہیں جب اس طرح لڑتے دیکھا
 تو کی محسوس فوراً دشمنی دونوں جوانوں کی
 معاً زندہ سوت تھاماً کو میدان میں بھیجا
 گیا سمجھانے اس سوت ان کو جو تھے ہوش سے غافل
 بڑی مشکل سے دونوں پہلوں میدان سے لوٹے
 گدا کا ندھ سے یہ رکھ کر فاتحانہ شان سے لوٹے
 کماں تھامے ہوئے میدان میں آیا تیر برسا
 نمایاں کر دیا دنیا پہ فن کا مثال اپنا
 کبھی پاتال میں گھستا کبھی آکاش میں جاتا
 کبھی پورب کبھی پچم کبھی اتر میں اہراتا

لے گرز

غرض اس نے بہ اندازِ گراہی صلاحیت
دکھائی اس طرح حسیتِ زدہ سب ہو گئی خلقت

کرن کی آمد

پھر اس کے بعد ہی یک لخت میدان سے ذرا ہٹ کر
ہوا ما بعد ہی فوراً فضا میں رعد سا گڑکا
یہ سچ ہے اختلاجی کیفیت سب پر مہوئی طاری
یہ طوفانِ رنگ بھومی کی طغیانی بڑھتا ہوا آیا
یہ لہجہ ترسینہ گامہ بسیار کو پایا
یہ ایک دیکھتے کیا ہیں کوچ کسٹل کیے دھار
دیالوگوں نے اس کو راستہ آیا وہ میدان میں
پھر اس کے بعد ارجن کی طرح اس نے ہنر اپنا
دکھایا اور عوام الناس پر ڈالا اثر اپنا

حرکتِ درلودھن پر بھیم و ارجن کا مشتعل ہونا

جودرلودھن نے دیکھا کرن جیسے مرد میدان کو
تو بلوایا بڑی تکریم سے شیریںستاں کو

گر جُز اس نے ب-اندازِ دیگر اپنی صلاحیت
دیکھا ہے اس طرح ہرے-جدا سب ہو گئی خلقت

کرن کی آمد

فیر اس کے بعد ہی یک لخت میدان سے ذرا ہٹ کر
ہوا ما بعد ہی فوراً فضا میں رعد سا گڑکا
یہ سچ ہے اختلاجی کیفیت سب پر مہوئی طاری
یہ طوفانِ رنگ بھومی کی طغیانی بڑھتا ہوا آیا
یہ لہجہ ترسینہ گامہ بسیار کو پایا
یہ ایک دیکھتے کیا ہیں کوچ کسٹل کیے دھار
دیالوگوں نے اس کو راستہ آیا وہ میدان میں
پھر اس کے بعد ارجن کی طرح اس نے ہنر اپنا
دکھایا اور عوام الناس پر ڈالا اثر اپنا

حرکتِ درلودھن پر بھیم و ارجن کا مشتعل ہونا

جودرلودھن نے دیکھا کرن جیسے مرد میدان کو
تو بلوایا بڑی تکریم سے شیریںستاں کو

خلقت = جنم

یک لخت = اچانک

اختلاجی کیفیت =
غیر معمول کی حالت

بسیار = بہت،
زیادہ

کدم-بوسی = پیر
چومنا
اوام-وناس =
عام جنم

شیر-نستائے = جنگل
کا شہر

تفکک و اور رواداری کا منظر خوب دکھلایا
 اور اس کے بعد اس کو پیار سے آسن پہ بٹھلایا
 بڑی دریادلی سے اس نے چمپاوی حکومت کو
 یہ کردی بنام کرن موروثی ولایت کو
 یہ حرکت ساری درلودھن کی مبنی تھی شرارت پر
 کیا تھا کرن کو قابض جو آبائی ولایت پر
 یہ دیکھا بھیم وارمن نے تو فوراً مشتعل ہو کر
 کانیں بھتا م کر دونوں اٹھے آسن سے بل کھا کر
 جو درلودھن نے دیکھی جشن کی بدلی ہوئی حالت
 تو اس کی بھی شجاعت کی پھر دکھی رگ غیرت
 وشن اور بان لیکر وہ بھی اٹھا اپنے آسن سے
 کہ دکھلا کر شجاعت، داد پائے دوست دشمن سے
 مگر فوراً غروب مہر کا پیمانہ آہنچا
 اجالاکم ہوا میداں سے، وقت شام آہنچا
 اور اس کے بعد چھانی تیرگی جب رنگ بھوی پر
 تو واپس ہو گئے دونوں دلوں میں دشمنی لیکر

گرو دکشنا

دروہ نے پھر اک دن اپنے شاگردوں کو بلوایا
 مخاطب ہو کے اس نے اس طرح ارشاد فرمایا
 بنیادان و دیادے کے میں نے ہی تمہیں دانا
 مگر اب تک گرو کا حق ملا ہے اور نہ نذرانہ
 کرو تم اپنے سر سے بار ہلکا دکشنادے کر
 نواز اس نے تم کو علم و فن اور کلپنا دے کر
 ملہ چمپا پوری

تفکک و اور = مہربانی،

ہیوا = کوئی چیز کسی
 کے نام کر دینا
 مہر سی ویلا یات = باپ
 دادا کی حکومت

موشاتزل = گوسے میں भर
 کر

شुजात = बहादुरी

तैरगी = अन्धेरा

मुखातिब = संबोधन

नजराना = दक्षिणा

गुरु दक्षिणा

द्रोणा ने फिर इक दिन अपने शिष्यों को बुलवाया।
 मुखतिब हो के उस ने इस तरह इशारा फरमाया।।
 बनाया दान विद्या दे कर, मैं ने ही तुम्हें दाना।
 मगर अब तक गुरु का हक मिला है और न नजराना।।
 करो तुम अपने सर से बार हल्का दक्षिणा देकर।
 नवाज़ा मैं ने तुम को इल्मो-फन और कल्पना देकर।।

१. चम्पा पूरी

یہ سن کر سارے شہزادے لہجہ عجز و ادب بولے
کی جو بھی آپ چاہیں دشنام لگیں، وہ ہم دینگے

گرو کو یاد تھی اب تک دروید کی ریاکاری
ہوئی تھی دورِ ماضی میں جو ان کے ساتھ غذا

درو نے کہا پنچال راجہ کو پکڑ لاؤ
پھنسا کر قوس گردن میں اسے تم کھینچے آؤ

یہی ہے دشنام سیری یہی ہے میرا اندازہ !!

دروید کو پکڑ لاؤ دکھاؤ شانِ مردانہ

خیر بدھ کو آئے

یہ سن کر گھیر لی کوروں نے سیمپھر دروید کی
مگر پنچال نے کی ناکہ بندی ایسی سرحد کی

کہ جس سے پیش قدمی رک گئی ان کی بہ صورت
دکھائی یوں تو سب نے خوب اپنی ہمت و ہمت

مگر ممکن نہ تھا پنچال ان سے زیر ہو جانا
گروہ گروگ آکر ان کے آگے شیر ہو جاتا

وہی آخر ہوا امید تھی جو بات ہونے کی
دو تار کو رکے لٹنے کی اور غفلت کے کھونے کی

دکھائی پشت پھر تالین کے شیروں نے میدان سے
ہٹے، ہنکر رنو پکڑ ہوئے رفتار طوفاں سے

پچا کر جان بھاگ آئے دروید کی قلمرو سے

شکستِ فاش تھی یہ جنگ کے آئینی پہلو سے

بوسد ڈججی-ادب =
بہت ادب کے ساتھ

ریاکاری = مکاری

کوس = کمان

خیر سے بھڈو غر کو آئے

یہ سن کر غر لے لے کورے نے سیمپھر دروید کی
مگر پنچال نے کی ناکہ بندی ایسی سرحد کی

کی جس سے پش قدمی رک گئی ان کی بہ صورت
دکھائی یوں تو سب نے خوب اپنی جرات-اور-ہمت

مگر ممکن نہ تھا پنچال ان سے زیر ہو جانا
گروہ گروگ آکر ان کے آگے شیر ہو جاتا

وہی آخر ہوا امید تھی جو بات ہونے کی
دو تار کو رکے لٹنے کی اور غفلت کے کھونے کی

دکھائی پشت پھر تالین کے شیروں نے میدان سے
ہٹے، ہنکر رنو پکڑ ہوئے رفتار طوفاں سے

پچا کر جان بھاگ آئے دروید کی قلمرو سے
شکستِ فاش تھی یہ جنگ کے آئینی پہلو سے

پش قدمی = بڑھتے قدم
بہر سورت =
ہر حال میں

وکار = شانہ شاکت،

پشت = پیٹ

کلم-رے = راجہ



بھیم اور ارجن کی جرأت آزمائی

اب اس کے بعد جرأت آزمائی پر کمر بستہ ہوئے تھے بھیم ارجن برسرِ پیکار برجستہ
انہیں راجہ دروید کو جواب جنگ دینا تھا خراج برتری شیطاں صفت راجہ سے لینا تھا
سلح ہو کے پیچھے سرحدِ نیچال میں پانڈؤ دروید سے تھے برتر عزم و استقلال میں پانڈؤ
پا جنگ و جدل کا اس طرح نیچال میں طوفان نظر آتا تھا میدانِ دغااک حشر کا میدان
غرض فوج دروید پھر فنا کے گھاٹ پہنچی
چلو فرصت ہوئی وہ لوک سے پر لوک چاہی

شکست خوردہ راجہ دروید درونہ چار یہ کے حضور میں

ہوا نیچال راجہ زیرِ ارجن کے مقابل میں شکستِ فاش سے حد درجہ شرمندہ ہوا دیں
انوکھے ڈھنگ سے وہ شبید بھیدی کا بنا قیدی چلا سمتِ درونہ بخت کا مارا ہوا قیدی
کاس ارجن کی تھی حلقہ گرفتِ گردنِ فائق بڑے لوگوں کے کیا حلقوم ہوتے ہیں ایسی لائق
جو کھینچی جائے گردن میں پھنسا کر قوسِ میلوں میل مثال ایسی نہ پائیں گے جلا کر دھوئیے قندیل

भीम और अर्जुन की जुरअत आजमाई

अब इस के बाद जुरअत आजमाई पर कمر बस्ता।
हुए थे भीम अर्जुन बरसरे-पैकार बर जस्ता।।
उन्हें राजा द्रौपद को जवाबे-जंग देना था।
खिराजे-बरतरी शैताँ सफत राजा से लेना था।।
मुसल्लह होके पहुँचे सरहदे-पंचाल में पान्डव।
द्रौपद से थे बरतर अज्म-ओ-इस्तक़लाल में पान्डव।।
मचा जंग-ओ-जदल का इसतरह पंचाल में तूफाँ।
नज़र आता था मैदाने-वगा इक हथ का मैदाँ।।
गरज़ फौजे-द्रौपद फिर फना के घाट आ पहुँची।
चलो फुरसत हुई वह लोक से परलोक जा पहुँची।।

शिकस्त खुर्दा राजा द्रौपद द्रोणाचार्य के हुज़ूर में

हुआ पंचाल राजा जेर, अर्जुन के मुकाबिल में।
शिकस्ते-फ़ाश से हद दर्जा शर्मिन्दा हुआ दिल में।।
अनोखे ढंग से वह शब्द भेदी का बना कैदी।
चला सम्ते-द्रोणा बख्त का मारा हुआ कैदी।।
कसा अर्जुन की थी हलका गिरिफते-गर्दने-फायक।
बड़े लोगों के क्या हलकूम होते हैं उसी लायक।।
जो खींची जाए गर्दन में फंसा कर कौस मीलों मील।
मिसाल ऐसी न पाएँगे जला कर ढूँडये कन्दील।।

कमर बस्ता = कمر बांध
हुए
बरसरे-पैकार = लड़ाई
पर तैयार
बर जस्ता = तुरंत

मुसल्लह = हथियार बंद

मैदाने-वगा = रणभूमि
हथ = क्यामत

फना = मृत्यु

बख्त = भाग्य

हलका गिरिफत = पकड़

गर्दने-फायक = उंची

गर्दन

हलकूम = गला

غرض پنجپال راجہ کو وہ یوں ہی کھینچ کر لایا
 اسی حالت میں استاذِ زماں کے پاس پہنچایا
 درونہ نے اسے جس وقت دیکھا اسی حالت میں
 کئی محسوس کی پھر اپنی دیرینہ کدورت میں
 درونہ نے مخاطب ہو کے یوں راجہ سے فرمایا
 تجھے یہ آج کا دن تیسری بد عہدی نے دکھلایا
 ابھی کچھ وقت ہے پر تنگیا کا اپنی کرپالن
 بچائے داغ بد عہدی سے ناداں اپنا تو دامن
 نہیں تو آنے والی نسل لعنت تجھ پہ بھیجے گی
 ترا جس وقت نام آئے گا دنیا تجھ پہ تھو کے گی
 دروید نے سنا تو دل پہ اک سنگ گراں رکھ کر
 حکومت نصف دیدی جبر کر کے اپنے سینے پر

مگر دل میں خلش باقی رہی پنجپال کے تاہم
 بیباک دشمنی رکھی، بظاہر بن گیا ہمد

بغاوت کا خطرہ

دروید کی شکستِ فاش اور پانڈو کی نفرت نے
 لگادی آگ سی کوروں کے منڈل میں کدورت نے
 علاوہ اس کے پر جا کو بھی پانڈو ہی سے الفت تھی
 عوام الناس کو حسدِ عقیدت تک محبت تھی
 ادھر جنتا کی الفت اور ادھر ان کی صلاحیت
 برصا دی اور ان دونوں نے ان کی قدر اور وقت
 مگر اب اک نئی چنٹا سے درویدوں پر لیشاں تھا
 اسے پانڈو کی جانب سے بغاوت کا بھی امکان تھا

گرج پंचाल राजा को वह यूँही खींच कर लाया।
 इसी हालत में उस्ताजे-जमां के पास पहुंचाया।।
 द्रोणा ने उसे जिस वक्त देखा ऐसी हालत में।
 कमी महसूस की फिर अपनी देरीना कदूरत में।।
 द्रोणा ने मुखातिब हो के यूँ राजा से फरमाया।
 तुझे यह आज का दिन तेरी बद-अहदी ने दिखलाया।।
 अभी कुछ वक्त है प्रतिज्ञा का अपनी कर पालन।
 बचा ले दागे-बद-अहदी से नादाँ अपना तू दामन।।
 नहीं तो आने वाली नस्त लानत तुझ पे भेजेगी।
 तेरा जिस वक्त नाम आएगा दुनिया तुझ पे थूकेगी।।
 द्रौपद ने सुना तो दिल पे इक संगे-गिराँ रखकर।
 हुकूमत निष्फ देदी जब करके अपने सीने पर।।
 मगर दिल में खलिश बाकी रही पंचाल के ताहम।
 ब-बातिन दुश्मनी रखी, बजाहिर बन गया हमदम।।

उस्ताजे - जमां =
 जगत गुरु
 देरीना = पुरानी
 कदूरत = दुश्मनी

नस्त = पीढ़ी

बातिन = छिपा हुआ
 बजाहिर = खुले
 तौर पर

बगावत का खतरा

द्रौपद की शिकस्ते-फाश और पान्डव की नुसरत ने।
 लगा दी आग सी कौरों के मंडल में कदूरत ने।।
 अलावा इसके प्रजा को भी पान्डव ही से उलफत थी।
 अवाम-उन्नास को हद्दे-अकीदत तक मोहब्बत थी।।
 इधर जनता की उलफत और उधर उन की सलाहियत।
 बढ़ादी और, इन दोनों ने उन की कद्र और वकअत।।
 मगर अब इक नई चिन्ता से दुर्योधन परेशाँ था।
 उसे पान्डव की जानिब से बगावत का भी इमकाँ था।।

शिकस्ते-फाश =
 खुली हुई हार

उलफत = प्यार, प्रेम

کی پاڈو اب کہیں جنتا کی شد اور اپنی قوت پر
بغاوت کر کے قبضہ ہی نہ کر لیں اس حکومت پر

ساژیو - کورواں

خیاں اس قسم کا آتے ہی درلودھن نے سر ہو کر
الوکھا داروالہ کے توسط سے کیا اس نے

خوشی سے دہ پھر اپنے پیتا کے سامنے آیا
پر دھن کو بلا کر اس نے سازش میں کیا شارل

اُسے وارن وٹی میں اک محل ایسا بنانے پر
محل ہو بانس اور شہتیر کی بنیاد پر قائم

پر دھن نے دکھایا اپنا فن رال اور پٹ سن
کہ ادنیٰ سے شرارے آگ کا وہ شعلہ بھڑکائیں

محل بھٹا وقتی مہار کا شہکار معاری
مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

کیا فی الغور آمادہ پیتا کو اپنے سازش پر
چلی اک شاطرانہ چال فوراً بر ملا اس نے

سازش کورواں

کہ پاڈو شہر کے باہر میں منہ مان لکھوایا
جو معماری کے فن میں تھا بہت ہشیار اور قابل

کیا مامور درلودھن نے اپنا فن دکھانے پر
ہر اک حصہ ہو اس کا بس مرے ارشاد پر قائم

ملا ایسا درو دیوار اور چھت پر لک و روغن
محل کے ساتھ جس میں پاڈو اس بھی جل کے جالیں

پر دھن کی فن تعمیر کا ہر تھی ہشیاری
مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

مکمل ہو چکا جب یہ مکان تو اس نے نخلت سے
لک = لاکھ، یعنی نہایتی کیڑوں کا آگاہ -

فیل فائر = فائر
آما دا = راجی

تدسوت = دھارا
شاتیرانا = چالاک کی سے

مہماری = घर बनाने का
काम
फन = हुनर

शैतीर = लकड़ी की
बल्लियाँ

लक = लाख यानी
नवाताती कीड़ों का
उगाल

शरारा = चिंगारी

शहकार = हुनर मन्दी
का नमुना

پانڈوؤں کا اخراج

ہوا تعمیرالواں سے بہت مسرور درلودھن
کھا اپنے پست سے بادب یوں چوم کر دامن
محل تو بن گیا ہے آپ آگے حکم فرمائیں
کہ پانڈو چھوڑ دیں یہ شہر، اور وارن ورتی جائیں
دیا پانڈو کو فوراً حکم پھر راجہ نے جانے کا
کہ تھا پہلے سے سارا بند و بست ان کو بسانے کا
یہ پھر بھیم، ارجن اور نکل سہیل سب مل کر
میلے کڑا، دروہ، اور پیتامہ سے جیشم تر
چرن چھو کر ادب سے ہو گئے استادہ سب بھائی
اجازت مانگ کر لوٹے تو سب کی آنکھ بھرتی
چلے وارن ورتی کی سمت اور چھوڑا دیار اپنا
پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے گھر اپنا دیار اپنا

یہ ہر لمحہ قدم منزل کی جانب بڑھتے جاتے تھے

فرار زمین منزل پہ پانڈو چڑھتے جاتے تھے

سازش کا انکشاف اور تفحص سرنگ

اچانک مل گئے ان کو وڈرجی راہ میں آکر
کیا آگاہ پھیل سے دشت کوہ وکاح میں آکر
انگ لے جلے، کہہ دی راز کی باتیں یہ شیشہ ٹرے
فریب آمیز درلودھن کی سب گھاتیں یہ شیشہ ٹرے

ہوا = مہل
مسرور = پرسنن

استادا = خڈا ہوا

دیار = نگر
ب ہر لہما = ہر
لہما،
فراجے-جیانا-آ-منجیل
= منجیل کی بولندی
پر

انکشاف = ہمد
تفہ-ہوسے-سورگ =
سورگ کا خودنا،

دشتو-کوہو-کاہ =
دور جنگل اور پہاڑ

ساجیش کا انکشاف اور تفہ-ہوسے-سورگ

اچانک مل گئے ان کو وڈرجی راہ میں آکر
کیا آگاہ پھیل سے دشتو-کوہو-کاہ میں آکر
اچانک مل گئے ان کو وڈرجی راہ میں آکر
کیا آگاہ پھیل سے دشتو-کوہو-کاہ میں آکر

یوधिष्ठیر نے سنا جب کورواں کا فعل شیطانی
 کھا اس نے کہ اب اس سر سے اونچا ہو گیا پانی
 مگر پھر بھی تحمل کا نہ دامن ہاتھ سے چھوڑا
 قدم بڑھتے رہے منزل کی جانب رخ نہیں موڑا
 یوधिष्ठیر میں تھی اس فتنے سے بچنے کی صلاحیت
 سرفتنہ کھیلنے کی اسے معلوم تھی حکمت
 لیا رستے سے اس نے ایک کارِ حضر کا ماہر
 سرنگیں کھودنے کے فن میں تھا جو سیت شاطر
 چلے منزل بہ منزل راہ طے کرتے ہوئے پانڈو
 قدم آگے بڑھاتے دگ پد دگ بھرتے ہوئے پانڈو
 غرض اک روز پانڈو منزل مقصود پر پہنچے
 بایں بہت تھیلی پر لیے وہ اپنا سر سنبھلے

پروچن اور بھیلنی کی ناکامی

پروچن نے کیا پھر بڑھ کر استقبال پانڈو کا
 نہایت دلکش لہجے میں پوچھا حال پانڈو کا
 دکھایا اس نے پھر خاطر اوضاع کا حسیں منظر
 مگر جھیل اور کپٹ کے صاف تھے پوری طرح تیر
 مگر پانڈو بھی اس سے کم نہ تھے چالاک و شاطر
 ذرا بھی اپنے ماتھے پر نہ ہونے دی شکن ظاہر
 چناغہ رہتے رہتے ان کو کافی دن وہاں بیٹے
 حیات و زیست کی بازی کھیلا رہے کبھی جیتے
 اس عرصہ میں سرنگ آفر بہت خفید طریقے سے
 مکمل ہو چکی تھی حسن و خوبی اور سلیقے سے

فیل = کام/کار

تھممول = دیر
 رخص = سیت/دیشا

فیتنا = उपद्रव
 حکمت = गुर
 हफर = सुरंग खोदने का काम

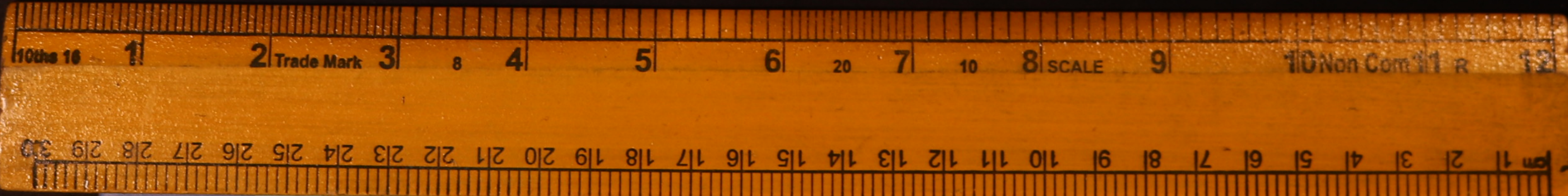
मंजिले मकसूद = जहां पहुंचने का इरादा हो,

प्रोचन और भीलनी की नाकामी

प्रोचन ने किया फिर बढ कर इस्तक़्बाल पांडव का।
 निहायत दिल कुशा लहजे में पूछा हाल पांडव का।।
 दिखाया उस ने फिर खातिर तवाजे का हसी मंजर।
 मगर छल और कपट के साफ थे, पूरी तरह तेवर।।
 मगर पांडव भी उस से कम न थे चालाक और शातिर।
 जरा भी अपने माथे पर न होने दी शिकन जाहिर।
 चुनांचे रहते रहते उन को काफी दिन वहाँ बीते।
 हयात-ओ-जीस्त की बाजी कभी हारे कभी जीते।।
 इस अरसे में सुरंग आखिर बहुत खुफिया तरीके से।
 मुकम्मल हो चुकी थी हुस्नो-खूबी और सलीके से।।

इस्तक़्बाल = स्वागत
 दिल कुशा = मनोहर
 दिल को खिलाने वाला

हयात-ओ-जीस्त =
 ज़िंदगी की बाजी



उधर मौका तलब अब तक प्रोचन था सितम परवर।
मगर अरमान उस के, दिल ही दिल में रह गए घुट कर।।
कि इक दिन इत्तेफाकन उस जगह इक भीलनी आई।
जो अपने पाँच बेटों को भी अपने साथ थी लाई।।
कहा जाता है वह औरत भी इस साजिश में शामिल थी।
जो मक्कारी में यकता और अय्यारी में कामिल थी।।
मगर उन सारे बद-बख्तों को ऐवों के जलाने का।
न मौका मिल सका मुतलक, महल की खाक उड़ाने का।।
युधिष्ठिर ने इधर सोचा कि अच्छा वक्त आया है।
मुझे भागवान की लीला ने यह मौका दिलाया है।
कि मैं पहले न क्यों उन से लगा दूँ आग ऐवों को।
महल के साथ करूँ भस्म, उन सब दुश्मने-जाँ को।।
यह सब कुछ सोच कर शब में लगादी आग ऐवों में।
सुरंगी राह से फिर चल दिए पांडव बयाबों में।।

मौका तलब = समय
की प्रतिक्षा
सितम परवर = जालिम

यकता = अकेला
कामिल = माहिर

शब = रात

तोदा-ए-खाक = राख
का ढेर

सहर = सबेरा
तहय्युर = आश्चर्य

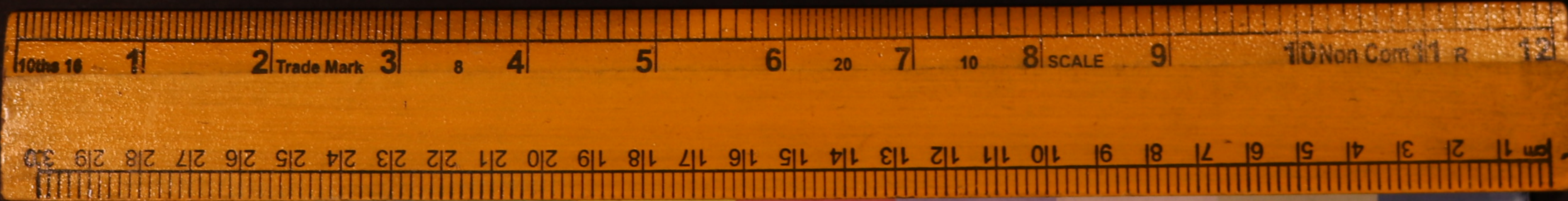
लाख का महल तोदा-ए-खाक की सूरत में

सहर ने इक तहय्युर का समों लोगों को दिखलाया।
महल को खाक के तोदह की सूरत में पड़ा पाया।।
जली लाशें पड़ी पाई गई अंबार के नीचे।
मिली थीं सात लाशें तोदा-ए-दीवार के नीचे।।
यह लाशें देखकर लोगों ने समझा मर गए पांडव।
यकीनन आलमे-फानी से रहलत कर गए पांडव।।
खबर कसबे के लोगों ने यह दुर्योधन को पहुँचाई।
महल के साथ कुत्ती और पाँचों जल गए भाई।।

ادھر موقع طلب اب تک پروچن تھا ستم پرور
کہ اک دن اتفاقاً اس جگہ اک بھیلنی آئی
کہا جاتا ہے وہ عورت بھی اس سازش میں شامل تھی
مگر ان سارے بدبختوں کو ایوان کے جلانے کا
یہ شہر نے ادھر سوچا کہ اچھا وقت آیا ہے
کہیں پہلے نہ کیوں ان سے لگا دوں آگ ایوان کو
یہ سب کچھ سوچ کر شب میں لگا دی آگ ایوان میں
سُرنگی راہ سے پھر چل دیئے پاڈو بیاباں میں

لاکھ کا محل تو دہ خاک کی صورت میں

سحر نے اک تحییر کا سماں لوگوں کو دکھلایا
جلی لاشیں پڑی پانی گئیں انبار کے نیچے
یہ لاشیں دیکھ کر لوگوں نے سمجھا مر گئے پاڈو
خبر قصبے کے لوگوں نے یہ درپودھن کو پہنچائی
محل کو خاک کے تودہ کی صورت میں پڑا پایا
جلی لاشیں پڑی پانی گئیں انبار کے نیچے
یہ لاشیں دیکھ کر لوگوں نے سمجھا مر گئے پاڈو
محل کے ساتھ کنتی اور پانچوں جل گئے بھائی



مٹی ہے ریخہ جس وقت درلودن بد اختر کو
خوشی سے مجھ اٹھا اور اونچا کر لیا سر کو

پانڈویک باں میں

محل کو پھونک کر نکلے سرنگی راہ سے پانڈو
چلے مجبور ہو کر اپنی عشرت گاہ سے پانڈو
ہوئے روپوش احمر کار جنگل اور بیاباں میں
بسیہ کر لیا کوہ و دمن میں دشت ویراں میں
وطن سے دور ہو کر بن گئے تھے تاج محرابی
مفتدر نے بعد افسوس ان سے خاک چھنوائی
تھا قلب بھیم احساس معنویت سے بہت گریاں
وہ اپنی بے بسی اور کسمپرسی پر ہفتا سرگرداں

حسین ٹکراؤ

کئی دن بعد انہیں اک رکشش دشت میں دیکھا
تو اس کے منہ سے پانی لم آدم کیلے چھوٹا
کیا جب اشتہائے لم آدم نے اسے مضطر
معا اس نے کہا خواہر سے اپنی دشت میں جا کر
فلاں جانب گروہ آدمی نے ڈیرا ڈالا ہے
پکڑ لایا کو، انساں بھی کیسا ترنوالا ہے

میلی ہے یہ خبر جس وقت دُریو دمن بد-اکثر کو
خوشی سے झूम उठा और ऊँचा कर लिया सर को ॥

پانڈو بیاہاں میں

مہل کو فوک کر نیکلے سُرنگی راہ سے پانڈو
چلے مَجَبور ہو کر اپنی اِشَرَت گاہ سے پانڈو ॥
هُوئے رُپوش اَحْمَر کارِ جَنگَل اور بیاہاں میں
بَسیرا کر لیا کُوہ - دَمَن میں دَشْت وِیراں میں ॥
وَتَن سے دُور ہو کر بَن گئے تھے تاجِ مَحْرَابِی
مُکَدْدَر نے بَسَد اَفْسوس اُن سے خَاک چھنوا دی ॥
تھا کُلْبہ-بَہِیم اَہْسا سے-سُؤ بَت سے بَہُت گِیریاں
وہ اِپنی بے بَسی اور کِسم پُرسی پر ہفتا سَر گرداں ॥

ہسین ٹکراو

کئی دِن بَآد اُنھیں اِک راکشش نے دَشْت میں دِکھا
تو اُس کے مُؤہ سے پانی، لَہْمہ-آدَم کے لَیْے چھوٹا ॥
کِیا جَب اِشْتِہائے لَمْ آدَم نے اُسے مُضْطَر
مَعَا اُس نے کَہا خَواہِر سے اِپنی دَشْت میں جَا کر
فَلاں جَانِب گروہِ آدَمی نے ڈِیرا ڈالا ہے
پَکڑ لَآ اِک کُو، اِنساں بھی کِیسا تَرنوالا ہے ॥

بد اختر = بد قسمت

اِشَرَت گاہ = آرام کی جگہ

رُپوش = چُپے
کُوہ = پَہاڑ
دَمَن = مَیدان
دَشْت = جَنگَل
وِیراں = سُنسان
مُکَدْدَر = مَہم

کُلْبہ = دِل/ہِدی
سُؤ بَت = کُھٹ/تکلیف
گِیریاں = روتا ہوا
کِسم پُرسی = بے سہارا
پَن سَر گرداں = پَرِشَان

لَہْمہ-آدَم = اِنسان کا مَاس

اِشْتِہا = بھوک
مُجْتَر = بے چَہن

یہ سن کر وہ وہاں پہنچی جہاں پاؤں کا ڈیرا تھا
 ستم کشتہ پریشاں حال کا جس جا بسیرا تھا
 نظر اس کی پڑی یک لخت پہلے بھیم کے اوپر
 وہاں سے جب ہئی تولی نگاہ بھیم سے ٹکڑ
 نگاہوں کا قصداً پیار کا پیغام لے آیا
 نظر پلٹی تو دل میں اک انوکھا درد پایا
 نظر کا تیر پہلی ہی نظر میں کر گیا گھائل
 کلجہ اپنا اپنا تھا کام کر بس رہ گئے بیکل
 حسین نکراؤ کا آخِ نتیجہ بھی حسین نکلا!
 بشکل ازدواجِ زیستِ عشرت آؤں نہ نکلا

جوشِ غیرت اور مقابلہ بھیم و راکشش

ادھر تاخیر خواہ سے تھا کافی راکشش میرا
 کبھی غصہ اسے آتا کبھی ہوتا وہ سرگرداں
 بالآخر خود ہی پیچ و تاب وہ کھاتا ہوا پہنچا
 جہاں پاؤں تھے اس جا گزرتا ہوا پہنچا
 بہن کو بھیم کے پہلو میں جب بیٹھا ہوا پایا
 اہانت کا ہوا احساس اور غمیت کرنے لگا پایا
 گدا لے کر وہ چھپتا بھیم جیسے نیل انگن پر
 کیا بھیر پور پہلا وار اس نے اپنے دشمن پر
 بدل کر پتیرا اس نے گدا کو گرز پر روکا
 اچانک وار کرنے پر نہ اس کو بھیم نے ٹوکا

سیتام کھتا = مہیبت
 کی ماری

یہ لکھت = اچانک

نیگاہوں کا تسادوم =
 آؤں کا ملنا

دشانت = آنند
 آفرین = شادمان

جوشِ غیرت اور مقابلہ بھیم و راکشش

یہ سن کر وہ وہاں پہنچی جہاں پاؤں کا ڈیرا تھا
 سیتام کھتا = مہیبت
 کی ماری
 یہ لکھت = اچانک
 نیگاہوں کا تسادوم =
 آؤں کا ملنا
 دشانت = آنند
 آفرین = شادمان
 بیل آخیر خود ہی پہنچا وہاں
 جہاں پاؤں تھے اس جا گزرتا ہوا پہنچا
 بہن کو بھیم کے پہلو میں جب بیٹھا ہوا پایا
 اہانت کا ہوا احساس اور غمیت کرنے لگا پایا
 گدا لے کر وہ چھپتا بھیم جیسے نیل انگن پر
 کیا بھیر پور پہلا وار اس نے اپنے دشمن پر
 بدل کر پتیرا اس نے گدا کو گرز پر روکا
 اچانک وار کرنے پر نہ اس کو بھیم نے ٹوکا

تاخیر خواہ = بھین
 کے آنے میں دیر
 ہرے = آفرین

فیل افران = ہاتھی کو
 پھاڑنے والا

دیکھاई اجمو-پامردی کی ایسی شان دونوں نے |
 لڑائی وہ لڑی جس میں لڑادی جان دونوں نے |
 گدائیں جب بھی ٹکرائیں فضا میں جھنڈا اٹھتیں |
 دماغ و قلب کی جتنی گتیں سننا اٹھتیں |
 کبھی تو لوٹ کر گنگوڑے گرتے گرز آہن کے |
 کبھی جھڑتے شرابے ایسے جیسے پھول ایندھن کے |
 وہ ہم پلے تھے دونوں اور چوٹیں بھتیں برابر کی |
 سرسیدان لگی تھی آج بازی جان اور سر کی |
 یکایک راکشش نے خوش میں یوں پیسترا بدلا |
 سبک دستی سے کاوا دیکے پوشتے-بیم پر آیا |
 وہیں سے ضرب اک ایسی لگائی بھیم کے سر پر |
 مگر اوجھلا پڑا اُس کا یہ مہلک وار معنف پر |
 بہت کافی تھا یہ چرکا ہی اُس شینہ پستان کو |
 اک انجانے میں دعوت دی گئی ہو جیسے طوفان کو |
 بھجھو کا بن کے وہ غصے میں پلٹا پینترا بدلا |
 بدل کر پینترا اس راکشش سے لے لیا بدلہ |
 کیا اک ایسا مہلک وار اُس نے گرز آہن کا |
 کہ سر سے دور بھیجا جا پڑا مغرور دشمن کا |

مگر دم بھر رہا ساکت وہ اک تصویر کی مانند

اور اس کے بعد فوراً گریز پڑا شہتیر کی مانند

پانڈوؤں کی صحراوردی اور ویاس جی کا روشن

ادھر پانڈوؤں نے اب اپنی اقامت گاہ کو چھوڑا |
 زمیں کو راکشش کی، دشت کوہ وکاح کو چھوڑا |

سুবک دستی = ہلکے ہاتھ سے

موہلیک = جان لےنا

مینگفر = لوہے کا ٹوپ

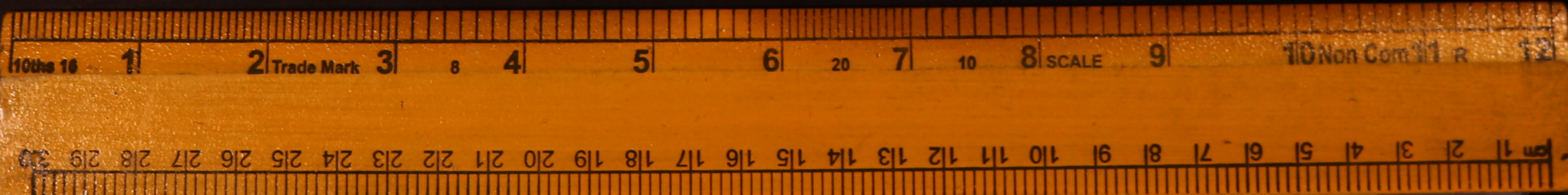
شیرے نپستان = جنگل کا شہر

مانیند = جیسا

اکامت گاہ = رہنے کی جگہ

پانڈوؤں کی سہرا نوردی اور ویاس جی کا روشن

ادھر پانڈوؤں نے اب اپنی اقامت گاہ کو چھوڑا |
 زمیں کو راکشش کی، دشت کوہ وکاح کو چھوڑا |



سفر کرنے سے پہلے اپنا حلیہ اس طرح بدلا
کی اب پہچاننا مشکل تھا چہرہ اس طرح بدلا

سفر کرتے رہے وہ بے ارادہ دشت و صحرائیں
یونہی پھرتے رہے وہ پاسبانہ دشت و صحرائیں

سفر کی سختیوں سے جان عاجز آگئی سب کی
طبیعت اس مسلسل جہد سے گھبرا گئی سب کی

جو دیکھا بھیم نے سب ہو گئے ہیں چور اب تھک کر
سکت باقی نہیں چلنے کی ان کے جسم کے اندر

تو ماتا کو بٹھایا پشت پر اور دو کو کندھوں پر
چلا سہلو کو خوش ہو کے اپنی گود میں لے کر

دیا پھر پانڈو کو ویاس جی نے راہ میں درشن
کہا تم چپکر پوری گزرا دینا اب جیون

دشت و صحرا = میدان
اور جنگل
پا-پیادا = ننگے پاؤں
جہد = مہنہ

بھیم کا ایثار

گئے وہ چپکر پوری بھیس میں خلسے برہمن کے
وہاں اک برہمن کے گھر رہے ہمان وہ بن کے

اسی نگری کے باہر اک دشت ہیکل کا ڈیرا تھا
کہ جس کا نام "یک" تھا اور جنگل میں بسیرا تھا

نگرو اسی دشت کو باری باری اک منش دیکر
تباہی سے بچائے رکھا تھا بستی کا ہر اک گھر

جہاں ہمان تھے پانڈو اسی کے گھر کی باری تھی
خواس برہمن پڑھتے شری رگ طاری تھی

یہ عالم دیکھ کر کشتی کا دل بھی غم سے بھرا یا
برہمن میسزباں کو اس نے پھر یہ کہہ کے بھجایا

مقدر میں جو لکھا ہے وہی اب پیش آئے گا
ترے فرزند کے بدلے میں میرا بھیم جائیگا

مکدندر = مہمان
فرزند = پوتہ

سفر کرنے سے پہلے اپنا حلیہ اس طرح بدلا
کی اب پہچاننا مشکل تھا چہرہ اس طرح بدلا

سفر کرتے رہے وہ بے ارادہ دشت و صحرائیں
یونہی پھرتے رہے وہ پاسبانہ دشت و صحرائیں

سفر کی سختیوں سے جان عاجز آگئی سب کی
طبیعت اس مسلسل جہد سے گھبرا گئی سب کی

جو دیکھا بھیم نے سب ہو گئے ہیں چور اب تھک کر
سکت باقی نہیں چلنے کی ان کے جسم کے اندر

تو ماتا کو بٹھایا پشت پر اور دو کو کندھوں پر
چلا سہلو کو خوش ہو کے اپنی گود میں لے کر

دیا پھر پانڈو کو ویاس جی نے راہ میں درشن
کہا تم چپکر پوری گزرا دینا اب جیون

بھیم کا ایثار

گئے وہ چپکر پوری بھیس میں خلسے برہمن کے
وہاں اک برہمن کے گھر رہے ہمان وہ بن کے

اسی نگری کے باہر اک دشت ہیکل کا ڈیرا تھا
کہ جس کا نام "یک" تھا اور جنگل میں بسیرا تھا

نگرو اسی دشت کو باری باری اک منش دیکر
تباہی سے بچائے رکھا تھا بستی کا ہر اک گھر

جہاں ہمان تھے پانڈو اسی کے گھر کی باری تھی
خواس برہمن پڑھتے شری رگ طاری تھی

یہ عالم دیکھ کر کشتی کا دل بھی غم سے بھرا یا
برہمن میسزباں کو اس نے پھر یہ کہہ کے بھجایا

مقدر میں جو لکھا ہے وہی اب پیش آئے گا
ترے فرزند کے بدلے میں میرا بھیم جائیگا

کرو تیار بھوجن اور بتاؤ وہ جگہ چیل کر
جہاں لینے بلیدان آتا ہے وہ راکشش خود سر

بھوکا भीम

गरज फिर गाँव वाले भीम के हमराह सब आए।
जहाँ वह राक्षस था, उस का भोजन साथ में लाए।।
जगह बतला के वापस हो गए सब एक ही छन में।
फ़क़त इक भीम तन्हा रह गया सहारा के दामन में।।
रखा था सामने ही राक्षस का रौगनी खाना।
कि इस खाने की खुशबू ने बनाया उसको दीवाना।।
कई दिन से न खाया था, बहुत भूका था फील अफ़ग़न।
वह खुद ही बैठ कर उसकी जगह करने लगा भोजन।।
वह था मसरूफ़ खाने में कि इतने, में दैत्य आया।
जब उस ने अपना खाना भीम को खाते हुए पाया।।
तो गुस्से में भभूका बन के फौरन भीम पर झपटा।
कभी घूसों से की खातिर तवाजे और कभी लपटा।।
मगर इक भीम था, जो खाना खाने से न बाज़ आया।
कि जिस की वजह से वह और भी गुस्से में झुंझलाया।।
फिर उसके बाद बरसाने लगा वह भीम पर पत्थर।
वह पत्थर गिर रहे थे भीम के नज़दीक धरती पर।।
यह सब होता रहा इस पर भी उस ने दम नहीं मारा।
तो फिर उस राक्षस का और भी कुछ चढ़ गया पारा।।
उखाड़ा इक तनावर पेड़ उस ने सीख-पा होकर।
चला उस पेड़ ही से मारने को वह खफ़ा होकर।।

خود سر = جیددی

हमराह = साथ

रौगनी = घी में तला
हुआ

भूका = भूखा

खातिर तवाजे =
मेहमान
नवाजी

सीख-पा = पिछले
पैरो पर खड़ा होनेवाला

کرو تیار بھوجن اور بتاؤ وہ جگہ چیل کر
جہاں لینے بلیدان آتا ہے وہ راکشش خود سر

بھوکا भीम

غرض پھر گاؤں والے بھیم کے ہمراہ سب آئے
جہاں وہ راکشش تھا اس کا بھوجن ساتھ میں لائے
جگہ بتلا کے واپس ہو گئے سب ایک ہی چھن میں
فقط اک بھیم تنہا رہ گیا صحرا کے دامن میں
رکھا تھا سامنے ہی راکشش کا روغنی کھانا
کہ اس کھانے کی خوشبو نے بنایا اس کو دیوانہ
کئی دن سے نہ کھایا تھا بہت بھوکا تھا فیل افگن
وہ خود ہی بیٹھ کر اس کی جگہ کرنے لگا بھوجن
وہ تھا مصروف کھانے میں کہ اتنے میں دُرت آیا
جب اس نے اپنا کھانا بھیم کو کھاتے ہوئے پایا
تو غصے میں بھوکا بن کے فوراً بھیم پر چھیٹا
کبھی گھونسوں سے کی خاطر تو مَنع اور کبھی لپٹا
مگر اک بھیم تھا جو کھانا کھانے سے نہ باز آیا
کہ جس کی وجہ سے وہ اور بھی غصے میں جھنجھلایا
پھر اس کے بعد برس نے لگا وہ بھیم پر پتھر
وہ پتھر گر رہے تھے بھیم کے نزدیک دھرتی پر
یہ سب ہوتا رہا اس پر بھی اُس نے دم نہیں مارا
تو پھر اُس راکشش کا اور بھی کچھ چڑھ گیا پارا
اگھاڑا اک تناور سیڑ اس نے تیغ پیا ہو کر
چلا اس سیڑ ہی سے مارنے کو وہ خفا ہو کر

بھیم اور راکشس کا مقابلہ

بس اتنے میں لو فرصت پانچا تھا بھیم بھوجن
جھٹکنا جھاڑنا وہ گرد اٹھا اپنے واس سے
بڑھا پھر راکشش اک شور و نہنگامہ بپا کرنا
شعبہ کو دیکے چکر نعرہ ہائے عدسا بھرنا
قریب بھیم آکر پیڑ سے حملہ کیا اس پر
ادھر کم ٹھونک کر پھر بھیم بھی بس پل پڑا سپر
شجر کا دار خالی دیکے بدلا پیترا اپنا
بدل کر پیترا پھر بھیم اس انداز سے اچھلا
کہ اس کے ہاتھ ہی میں آگئی اس پیر کی الی
پھر اس کے بعد کیا تھا، دست دشمن رہ گیا خالی
شجر لٹا چکا تھا بھیم کے مضبوط ہاتھوں میں
خیال آیا نہ گزرے وقت اب بیکار بالوں میں
شجر کو پھینک کر جھپٹا تو اس کو سانس نہ پایا
ملایا ہاتھ اور کم ٹھونک کر چوڑے پر آیا

نوٹ: اس واقعہ کی حقیقت صرف اتنی ہے کہ بھیم اور راکشش میں مقابلہ ہوتا ہے اور بھیم راکشش کو ایسا پٹختا ہے

کہ وہ جاتا ہے کشتی کے داؤں بیچ اضافی ہیں محض واقعہ کو دلچسپ بنانے کیلئے لکھے گئے ہیں۔ مزید

भीम और राक्षस का मुकाबला

फुरसत = छुटकारा,
मुक्ति,

नारा हाए रादसा =
विजली का कड़का

बस इतने में तो फुरसत पा चुका था भीम भोजन से।
झटकता झाड़ता वह गर्द, उठठा अपने दामन से।।

बढ़ा फिर राक्षस इक शोरो-हंगामा बपा करता।
शजर को देके चक्कर नारा-हाए रादसा भरता।।

करीबे-भीम आकर पेड़ से हमला किया उस पर।
इधर खम ठोंक कर फिर भीम भी बस पिल पड़ा उस पर।।

शजर का वार खाली देके बदला पैतरा अपना।
बदल कर पैतरा फिर भीम इस अंदाज़ से उछला।।

कि इसके हाथ ही में आगई उस पेड़ की डाली।
फिर उसके बाद क्या था ? दस्ते-दुश्मन रह गया खाली।।

शजर तो आचुका था भीम के मजबूत हाथों में।
खयाल आया न गुजरे वक्त अब बेकार बातों में।।

शजर को फेंक कर झपटा तो उसके सामने पाया।
मिलाया हाथ और खम ठोंक कर चौ डंडे पर आया।।

इस वाक्य की हकीकत सिर्फ इतनी है कि भीम और राक्षस में मुकाबला होता है। और भीम राक्षस को ऐसा पटखता है कि वह मर जाता है। कुश्ती के दावें पेच इजाफी है। महज वाक्य को दिलचस्प बनाने के लिए लिखे गए हैं। फरोग



کشتی کے داؤں پیچ

مجنن گردن پہ اس کے تھاپ دی اور خییچ کر دیکھا
 بتولا دے کے اک ہلکا سادستی کھینچا چاہا
 مگر یہ بھیم کی کوشش نہ مطلق کام جب آئی
 مگر وہ راکشش بھی کم نہ تھا ہتیار اور شاطر
 ابھی تک بھیم کا اک داؤں پر ہی نور تھا سارا
 بوجھت جھک کے پہلے ہاتھ ڈالا ٹانگ کے اندر
 کماں کرنا ہوا سر تک وہ لایا بھیم کو آخر
 مگر فوراً وہیں سے توڑ کر دی، مامہر فن نے
 پھر اس کے بعد پوڑ پڑے یہ دونوں چھوٹ کر آئے
 کبھی انٹھی لگائی اور کبھی کھینچا کسی نے پٹ
 کبھی ماری کسی نے ان میں سے دھوبی بچھاڑا یہی
 کہ منکے ریڑھ کے ڈھیلے پڑے اور بڑیاں چٹخیں
 یوں ہی ہوتی رہی زور آزمائی دونوں شیروں میں

مجنن = فौरن

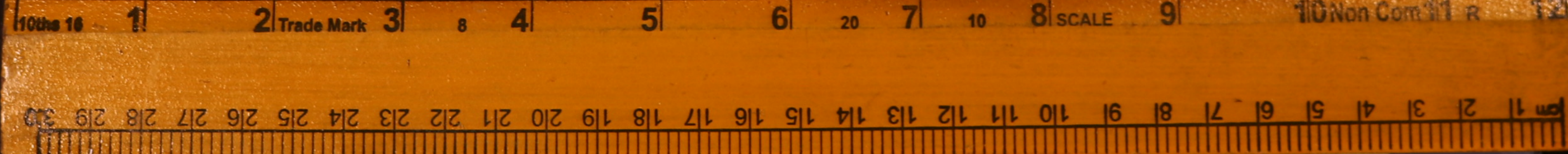
موتلک = بیلکول

شاہیر = چالاک

بوجھت = تہجی کے ساتھ

کشتی کے داؤں پیچ

مجنن گردن پہ اس کے تھاپ دی اور خییچ کر دیکھا
 بتولا دے کے اک ہلکا سادستی کھینچا چاہا
 مگر یہ بھیم کی کوشش نہ مطلق کام جب آئی
 مگر وہ راکشش بھی کم نہ تھا ہتیار اور شاطر
 ابھی تک بھیم کا اک داؤں پر ہی نور تھا سارا
 بوجھت جھک کے پہلے ہاتھ ڈالا ٹانگ کے اندر
 کماں کرنا ہوا سر تک وہ لایا بھیم کو آخر
 مگر فوراً وہیں سے توڑ کر دی، مامہر فن نے
 پھر اس کے بعد پوڑ پڑے یہ دونوں چھوٹ کر آئے
 کبھی انٹھی لگائی اور کبھی کھینچا کسی نے پٹ
 کبھی ماری کسی نے ان میں سے دھوبی بچھاڑا یہی
 کہ منکے ریڑھ کے ڈھیلے پڑے اور بڑیاں چٹخیں
 یوں ہی ہوتی رہی زور آزمائی دونوں شیروں میں



یکایک بھیم نے پھر ایسی ماری بھر کے ملتانہی۔
 کماؤں خواہ کر گرا یوں سر کے بل وہ دشمن جانی ۱۱
 کی گرتے ہی سر اس کا اک بڑے پتھر سے ٹکرایا
 اور اس کے بعد اس کم بخت کا بھیجا نکال آیا ۱۱
 کچھ عرصہ بعد راکشس نے اپنا دم توڑا
 سسکتا آہ بھرتا عالم فانی سے منہ موڑا ۱۱

آلہ-فانی = ختم
 ہو جانے والی دنیا

بھیم کی واپسی اور مشاویرے

رکھسٹ = ویدا ہونا

مرا جب راکشس تو بھیم بھی رخصت ہوا بن سے ۱
 خوشی سے رکھ کر تا بھماتا سہرا کے دامن سے ۱۱

وہ گھر آیا تو اس کو دیکھ کر سب خوش ہوئے بھائی
 مہ فرط محبت سے خوشی سے آنکھ بھرائی ۱۱

پھر اس کے بعد شفق والدہ سے اپنی وہ بولا
 بہت ہی راز دارانہ طریقے سے دہن کھولا ۱۱

زیادہ دن کسی بھی اک جگہ رکن نہیں بہتر
 مرا منشا ہے ہم آباد ہوں پنچال میں جا کر ۱۱

خیال بھیم سے سب متفق ہو کر بھرمت
 چلے منزل بہ منزل جانب پنچال باعجلت ۱۱

پانڈو نے یہ سفر ۱۶ (سولہ) دن میں طے کیا۔ مائ کو، "کولال" کے گھر چھوڑ کر پانچوں بھائی سوگند میں پہنچے۔
 پاڈو نے یہ سفر ۱۶ (سولہ) دن میں طے کیا۔ مائ کو، "کولال" کے گھر چھوڑ کر پانچوں بھائی سوگند میں پہنچے۔

یہاں بھیم نے پھر ایسی ماری بھر کے ملتانہی۔
 کماؤں خواہ کر گرا یوں سر کے بل وہ دشمن جانی ۱۱
 کی گرتے ہی سر اس کا اک بڑے پتھر سے ٹکرایا
 اور اس کے بعد اس کم بخت کا بھیجا نکال آیا ۱۱
 کچھ عرصہ بعد راکشس نے اپنا دم توڑا
 سسکتا آہ بھرتا عالم فانی سے منہ موڑا ۱۱

بھیم کی واپسی اور مشاویرے

مرا جب راکشس تو بھیم بھی رخصت ہوا بن سے ۱
 خوشی سے رکھ کر تا بھماتا سہرا کے دامن سے ۱۱

وہ گھر آیا تو اس کو دیکھ کر سب خوش ہوئے بھائی
 مہ فرط محبت سے خوشی سے آنکھ بھرائی ۱۱

پھر اس کے بعد شفق والدہ سے اپنی وہ بولا
 بہت ہی راز دارانہ طریقے سے دہن کھولا ۱۱

زیادہ دن کسی بھی اک جگہ رکن نہیں بہتر
 مرا منشا ہے ہم آباد ہوں پنچال میں جا کر ۱۱

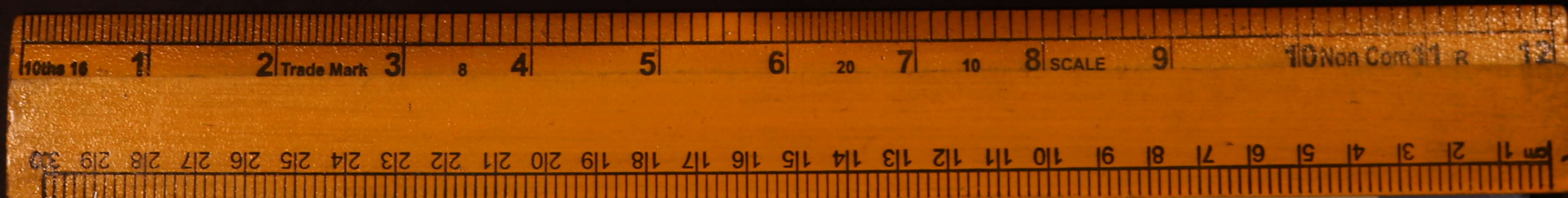
خیال بھیم سے سب متفق ہو کر بھرمت
 چلے منزل بہ منزل جانب پنچال باعجلت ۱۱

پانڈو نے یہ سفر ۱۶ (سولہ) دن میں طے کیا۔ مائ کو، "کولال" کے گھر چھوڑ کر پانچوں بھائی سوگند میں پہنچے۔
 پاڈو نے یہ سفر ۱۶ (سولہ) دن میں طے کیا۔ مائ کو، "کولال" کے گھر چھوڑ کر پانچوں بھائی سوگند میں پہنچے۔

پانڈو نے یہ سفر ۱۶ (سولہ) دن میں طے کیا۔ مائ کو، "کولال" کے گھر چھوڑ کر پانچوں بھائی سوگند میں پہنچے۔
 پاڈو نے یہ سفر ۱۶ (سولہ) دن میں طے کیا۔ مائ کو، "کولال" کے گھر چھوڑ کر پانچوں بھائی سوگند میں پہنچے۔

سوگند
یعنی
جشن انتخاب شوہر

स्वयंवर
यानी जश्न
इन्तेखाबे-शौहर



سر جِ مِیْنِ پَنچال مِں سویں وَر کی تَیاریاں

اِک اُرسی باءِ پاڈو سرحدِ پَنچال مِں پھُڄے |
خوشی سِے کار-گاہِ نِک-اُو-فُڄ-فَلا مِں پھُڄے ||
اُسی دِن شہر مِں راجا دَروپد نِے بَڙی اُجَمَت |
دِیا تَر تَب شہرِ کُنبلا مِں جَشنِ-با-بَرکَت ||
نِشاات-اُو-کَہف مِں ڈُبا دُعا ہر اِک مَنجَر تھَا |
بہُت ہی شُبھ غَڈی مِں راج کُنیا کا سَویں وَر تھَا ||
وہاں ہر دَہش سِے جانا بَہر اِک مَنظر تھَا |
تَمَنّاؤں کا جَو توفان اُپنِے دِل مِں لاے تھَا ||
کُنبَر کِے ساٹھ راجے اُور مہاراجے تھِے جَو-اُفگن |
لگا تھَا با کَرِنا سارے راجاؤں کا سَنہا سَن ||
وہی کُچھ بَراہمن اِک سَمَت بیٹھ تھِے چانوں پَر |
اُنہی کِے ساٹھ پانڈو بھی بَراہمن تھِے چانوں پَر ||
درونا، کُشن، کُربہ اور پَتامہ، کُرن دُروہن |
سبھی تَشَرِیف فرما تھِے سَنہا لے اِک اُسن ||

اُرسی = مُدَدت
کار گاہِ نِک-اُو-فُڄ-فَلا
-فَلا = سَویں وَر کا
شُبھ سَٹھان

نِشاات-کَہف = خوشی
اور نِشا

جَو بَراہمن = جان سِے خِیلنے
والے

ہُسنِ پَنچالی کا کَلَمی اُکس

یَکایک اِک جانِی سِے سَبا مِے بَرک لہرا دے |
خِیرا مِے نا جَ فرماتے دُعا اِک نا جَنی آدے ||

بَرک = بَرجلی
نا جَنی = کُنیا

۱) پَنچال نَگر کا دُوسرا نام

سَرِ مِیْنِ پَنچال مِں سُومَبر کی تَیاریاں

اِک عَرسہ بَعدِ پانڈو سَرحدِ پَنچال مِں تَہنچے |
اُسی دِن شہر مِں راجا دَروپد نِے باغِ عِطَمَت |
نِشاات و کِیف مِں ڈُبا ہوا ہر اِک مَنظر تھَا |
وہاں ہر دَہش سِے جانا بَہر اِک مَنظر تھَا ||
کُنبَر کِے ساٹھ راجے اُور مہاراجے تھِے جَو-اُفگن |
لگا تھَا با قَرنیہ سارے راجاؤں کا سَنہا سَن ||
وہی کُچھ بَراہمن اِک سَمَت بیٹھ تھِے چانوں پَر |
اُنہی کِے ساٹھ پانڈو بھی بَراہمن تھِے چانوں پَر ||
درونا، کُشن، کُربہ اور پَتامہ، کُرن دُروہن |
سبھی تَشَرِیف فرما تھِے سَنہا لے اِک اُسن ||

حُسنِ پَنچالی کا قَلَمی عَکس

یَکایک اِک جانِی سِے سَبا مِے بَرک لہرا دے |
خِیرا مِے نا جَ فرماتے دُعا اِک نا جَنی آدے ||

۱) پَنچال نَگر کا دُوسرا نام

لچکتی چال، مستانا ریش میں سیکڑوں فتنے
مچل کر رہ گئے عشاق کے سینوں میں لکنتے

خیرامے-ناج سے پامال تھا لالا کا پیرا ہن
ہیناई پا سے، فشرے-مخملیٰ تھا اور شولا جن

درخشائے-آریجے-گولگڑے پہ بال خاں ہوا
وہ کجلائی ہوئی آنکھیں تھیں یا پلتا ہوا

خلمیڈا تاکے-اَبو راجنے-کوسینے-میں
غنی پلکوں کے ساغ میں لٹا فتنے-بےج پیمانہ

لہلہالی کی کاشوں میں دُورے-دنوں کی تابانی
ہما-لہجہ، ہما-آلام، تکلوم کی گول افشانی

جہی نے جوی-فیشوں پر کشکے گول-رنگ کیا
کولہ-آ-تاج کا وہ فاشیرا نا ڈنگ کیا کہنے

سرخشاں مشک و عنبر فام زلفوں کا وہ بل کھانا
ہکتی سانس کا وہ زیر و بم توبہ شکن توبہ

وہ پیکر جس کا قامت شاخ گل سزم و نازک تھا
مسامیری-گولے-رخسار اور چاہے-جکون توبا

بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم
وہ پیکر جس کا قامت شاخ گل سزم و نازک تھا

درود پکنیا وہ شہرہ آفاق پنچالی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

دراپد کنیا وہ شہرہ آفاق پنچالی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

کے جس کے واسطے اک مستند زلف تھی خالی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

سو نمبر کی سمجھ میں ناز فرماتی ہوئی آئی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

بچھائیں عاشقوں نے اپنی آنکھیں قدر فرمائی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

لے گوندھا ہوا

عشاق = پرمیوں

خیرامے ناج = گوی کی چال
ہیناई پا = مہندی لگے پیر
فشرے مخملی = مخمل
کی زمین
شولا جن = آگ کی طرح
لال

درخشائے آریجے گولگڑے پہ بال
خواں ہوا = چمکتے
ہوا لال گالوں پر بیکری
ہوئی بالوں کی لٹے
خلمیڈا تاکے ابو راجنے-
کوسینے میں = کمان کی
ترہا بے، جیسے شراب خانے
کی لٹکیوں

لہلہالی کی کاشوں میں دُورے
دنوں کی تابانی = لال
ہوٹوں کے درمیان موتی
سمان چمکتے ہوئے دانت
جہی نے جوی فیشوں پر
کشکے-گولرنگ = چمکتے
ماغے پر فول کے رنگ کا
ٹیکا

سرخشاں = گوندا ہوا
مشک و عنبر = سونگھ
جہر و بم = کُچ نیچ
پیکر = پوتلا
قامت = کد
شاخ گول = فول کی ڈالی
ہر گام = ہر قدم
ب روئے-ہوس = سندرہ کا
دب دبا

لچکتی چالِ ستانہ روش میں سینکڑوں فتنے
مچل کر رہ گئے عشاق کے سینوں میں لکنتے

خیرامے ناج سے پامال تھا لالا کا پیرا ہن
ہیناई پا سے، فشرے-مخملیٰ تھا اور شولا جن

درخشائے-آریجے-گولگڑے پہ بال خاں ہوا
وہ کجلائی ہوئی آنکھیں تھیں یا پلتا ہوا

خلمیڈا تاکے-اَبو راجنے-کوسینے-میں
غنی پلکوں کے ساغ میں لٹا فتنے-بےج پیمانہ

لہلہالی کی کاشوں میں دُورے-دنوں کی تابانی
ہما-لہجہ، ہما-آلام، تکلوم کی گول افشانی

جہی نے جوی-فیشوں پر کشکے گول-رنگ کیا
کولہ-آ-تاج کا وہ فاشیرا نا ڈنگ کیا کہنے

سرخشاں مشک و عنبر فام زلفوں کا وہ بل کھانا
ہکتی سانس کا وہ زیر و بم توبہ شکن توبہ

وہ پیکر جس کا قامت شاخ گل سزم و نازک تھا
مسامیری-گولے-رخسار اور چاہے-جکون توبا

بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم
وہ پیکر جس کا قامت شاخ گل سزم و نازک تھا

درود پکنیا وہ شہرہ آفاق پنچالی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

کے جس کے واسطے اک مستند زلف تھی خالی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

سو نمبر کی سمجھ میں ناز فرماتی ہوئی آئی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

بچھائیں عاشقوں نے اپنی آنکھیں قدر فرمائی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

لے گوندھا ہوا

سو نمبر کی سمجھ میں ناز فرماتی ہوئی آئی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

بچھائیں عاشقوں نے اپنی آنکھیں قدر فرمائی
بشان درباری، لے کے درمالا برہم جرم

لے گوندھا ہوا

سویں کی شرط اور شہ زوروں کے وصلے

دہیں تھی بام پر گردش میں اک لٹکی ہوئی پھولی
درود پنے لگا رکھی تھی شرط ایسی سوئیں کی
رکھی تھی سامنے ہی اک کماں فولاد کی بھاری
کہ بہت ہی نہ بڑھتی تھی کسی مرد دلور کی
نشانہ چشم باہی کو بنا کر حیت لے بازی
اک ایسے شہد بھیدی سورمانا گرامی کی
نشانہ مانے کے فن میں قدرت اور جہاں تھی
سر در بار جو ہر تیر اندازی کے دکھلائیں
اٹھ آسن سے اپنے قلب میں یہ دولا بھر کے
یقینا چشم باہی کو نشانہ ہم بنائیں گے

سورماؤں کی زور آزمائی

یہ کر کے فیصلہ اک نوجواں پھر سامنے آیا
بہ سرت جائزہ لے کر اٹھایا قوس آہن کو
تنائے وصال جان جانانہ نے اُکسایا
دیا ہنسنے کا موقع آپس نے اپنے دشمن کو

بہی تھی بام پر گردش میں اک لٹکی ہوئی پھولی
درود پنے لگا رکھی تھی شرط ایسی سوئیں کی
رکھی تھی سامنے ہی اک کماں فولاد کی بھاری
کہ بہت ہی نہ بڑھتی تھی کسی مرد دلور کی
نشانہ چشم باہی کو بنا کر حیت لے بازی
اک ایسے شہد بھیدی سورمانا گرامی کی
نشانہ مانے کے فن میں قدرت اور جہاں تھی
سر در بار جو ہر تیر اندازی کے دکھلائیں
اٹھ آسن سے اپنے قلب میں یہ دولا بھر کے
یقینا چشم باہی کو نشانہ ہم بنائیں گے

سورماؤں کی زور آزمائی

یہ کر کے فیصلہ اک نوجواں پھر سامنے آیا
بہ سرت جائزہ لے کر اٹھایا قوس آہن کو
تنائے وصال جان جانانہ نے اُکسایا
دیا ہنسنے کا موقع آپس نے اپنے دشمن کو

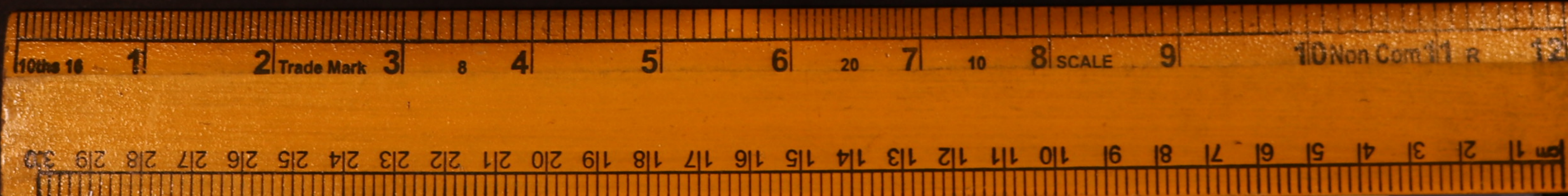
بام = لٹکی
گردش = چومتی ہوئی

آجڑماہی = پریکشا
رامی = تیر انداز

کودرت = کاہ
مہارہت = ہنرمندی

کلب = دلت
دلولا = ساہس
شہ-زور = دلوان

کوسے آہن = لہو کی
کمان



کماؤں کو جب ہڈی مٹلک نہ جنبش اس دلاور سے
پشہماں ہو کے آخر لوٹ آیا وہ سوکبر سے

فیر کے بعد اٹھا دوسرا اک نامور راجی
بڑھاسمت کماں جرات سے فوراً ہنر راجی

بہ شکل قوس آہن کو وہ تھوڑا سا اٹھا پایا
پسینہ جس کے کارن اس کے ماتھے پر جھلک آیا

فعل ہو کر تھوڑا پس وہاں سے قیل تن راجی
کیا پھر قہقہوں نے اس کا استقبال ناکامی

پھر اس کے بعد لے اک سے اک بڑھ کر جواں تہمت
دروپد کنیا کے چاہنے والے بصد جرات

مگر انجام عزم و جرات و ترکیب یہ نکلا
نتیجہ ان جواں مردوں کا بالترتیب یہ نکلا

کوئی جنبش کماں کو نہ سکا کوئی نہ دے پایا
اٹھایا کوئی گھٹنوں تک کسی صدر تک لایا

کماں اٹھ بھی گئی جوں توں کسی اک نبت اور سے
تو پھر پھلایا نہ چلا اس کماں کا پھر دلاور سے

اگر قسمت سے کوئی قوس آہن کو پڑھایا
نشانہ چشم ماسی پر نہ مطلق وہ لگا پایا

وہاں کھل ہی گیا سب سورماؤں کا بھرم آخر
کہ ان کے بازوئے شہ زویریں تھکتا دم آخر

بھیم کی تقریر

ہوئے ناکام واپس جب وہ سارے آہنی پیکر
تو اترے بھیم اور آجین چپاں رنگ بھومی پر

دھنش کے پاس پہنچے یوں وہ دونوں کے پیکر
کہ جیسے چاند ہوں دجلوہ ریزاک برج کے اندر

جُنبش = ہلنا/ہرکت
کرنے

سدر = سینا

چمے-ماہی = مچھلی کی
اُٹھ

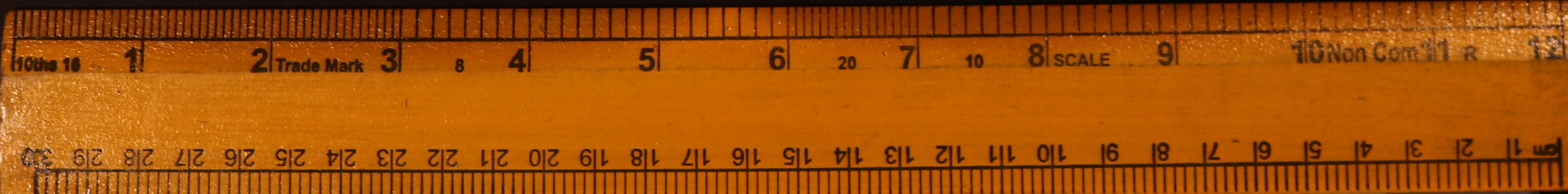
भीम की तकरीर

हुए नाकाम वापस जब वह सारे आहनी पैकर।

तो उतरे भीम और अर्जुन मचाँ से रंग भूमि पर॥

धनुष के पास पहुँचे यूँ वह दोनों नूर के पैकर।

कि जैसे चाँद हों दो जलवा-रेज इक बुर्ज के अन्दर॥



उचटती सी नजर फिर भीम ने चारों तरफ डाली।
 नजर आई न मसनद सूरमाओं से उसे खाली॥
 किया फिर हाजरीने-बज्म-रंगी से खिताब उस ने।
 अनोखे ढंग से तकरीर की इक ला जवाब उसे ने॥
 पुकारा क्षत्रियों के कारनामों और शुजाअत को।
 उभारा उन की जुरअत को, दिलाया जोश गैरत को॥
 कहा उसने कि ऐ चखे-शुजाअत के महो-अंजुम।
 तुम्हें क्या सांप ने सूँघा है, क्यों बैठे हो यूँ गुम सुम॥
 उठो, आओ, दिखाओ ऐ जवाँ मरदो जवाँ मरदी।
 तुम्हारे कल्बे-फौलादी में किस ने बुजदिली भरदी॥
 बताओ तो, हुए हैं किस लिए बाजू तुम्हारे शल।
 कहाँ छोड़ आए अपनी ताकतें तुम, क्या हुआ कस बल॥
 तुम्हारी वह हमैयत, और गैरत, क्या हुई आखिर।
 वह देरीना शुजाअत और जुरअत क्या हुई आखिर॥
 वही तुम हो जो कल तूफान का रुख मोड़ देते थे।
 गरूरे-मौजे-बहरे-बेकरो को तोड़ देते थे॥
 तुम्हारी ठोकरो में थी बुलंदी कोह-सारों की।
 तुम्हारे पाँव पर कल तक जर्बी थी चाँद तारों की॥
 कहाँ है सूरमा असलाफ की वह दास्तों आखिर।
 बताओ क्या हुए वह किसए-तेग-ओ-सना आखिर॥
 मैं तुम से पूछता हूँ इसकदर क्यों बौखलाए हो।
 नहीं है तुम में जब दम-खम तो क्यों मैदाँ में आए हो॥
 तुम्हें रोका न क्यों आखिर तुम्हारे उन मुशीरों ने।
 यहाँ आने दिया किस वास्ते तुम को वजीरों ने॥
 सरे मैदाँ पशेमानी से अब नजरें चुराते हो।
 क्यों अपने खानदों के नाम पर बट्टा लगाते हो॥
 उठो जाओ पहन लो साड़ियाँ अब है यही बेहतर।
 न बैठो बुजदिलों की तरह अब तुम इन मचानों पर॥

हाजरीन = उपस्थित

गरूरे-मौजे-बहरे-बेकरो
 = विशाल समुद्र की
 लहरों का धमन्ड
 कोहसारों = पहाड़ों

असलाफ = प्राचीन काल के लोग

झपٹی سی نظر پھر بھیم نے چاروں طرف ڈالی
 کیا پھر حاضرین بزم رنگیں سے خطاب اس نے
 پکارا چھتریوں کے کارناموں اور شجاعت کو
 کہا اس نے کہ اے چرخ شجاعت کے مدِ نجم
 اٹھو اُدکھاؤ اے جواں مرد و جواں مردی
 بتاؤ تو بے ہنس کس لئے بازو تمہارے شل
 تمہاری وہ حمیت اور غیرت کیا ہوئی آخر
 وہی تم ہو جو کل طوفان کا رخ موڑ دیتے تھے
 تمہاری ٹوکروں میں تھی بلندی کوہ سارو نیکی
 کہاں ہے سورا اسلاف کی وہ داستانِ آخر
 میں تم سے پوچھتا ہوں اس قدر کیوں بول کھلا کہ
 تمہیں روکا نہ کیوں آخر تمہارے ان مشیروں
 سرسیدانِ شیمانی سے اب نظریں چراتے ہو
 اٹھو جاؤ پہن لو ساریاں اب ہے یہی بہتر
 نظر آئی نہ مسند سوراؤں سے اُسے خالی
 انوکھے ڈھنگ سے تقریر کی اک لاجواب اس نے
 اُبھارا ان کی جرأت کو دلیا جوشِ غیرت کو
 تمہیں کیا ساپ کے سونگھ سیکوں بیٹھے ہیوں گم
 تمہارے قلبِ فولادی میں کس نے بزدلی بھری
 کہاں چھوڑ آئے اپنی طاقتیں تم، کیا ہو کس بل
 وہ دیرینہ شجاعت اور حرأت کیا ہوئی آخر
 غرورِ یون بجز سیکراں کو توڑ دیتے تھے
 تمہارے پاؤں پر کل تک جیس تھی چاند تارو نیکی
 بتاؤ کیا ہوئے وہ قصہ تیغ و سنانِ آخر
 نہیں تم میں جب دمِ خم تو کیوں میداں میں آئے
 یہاں آنے دیا کس واسطے تم کو وزیروں
 کیوں اپنے خاندان کے نام پر تہ لگاتے ہو
 نہ بیٹھو بزدلوں کی طرح اب تم ان چالوں پر

یہ تو یہ چوڑیاں ہیں ان کو سینو اور گھر جاؤ
رہو اب چیلوں کی چھاؤں میں باہر تم آؤ
اگر کچھ شرم ہے تم میں تو پھر کیسی پشیمانی
کہ چلو بھر بہت کافی ہے مرنے کے لئے پانی

خیتاوت کا نیا اسلوب

یہ کہہ کر بھیم نے تفسیر کے انداز کو بدلا
پکڑ کر بازوئے آرجن کو بولا یہ برہمن ہے
ادھر دیکھو ادھر ہے بزدلو کیوں سر جھکائے ہو
یہی دیکھو نشانہ چشم باہی کو بنائے گا
یہاں لیکن حلیل المرتبت کچھ ہستیاں بھی ہیں
نہیں ہے باخدا روئے سخن ان کی طرف میرا
دروہ اور پیامہ قابل توقیر و عظمت ہیں
سب ان کی حرفی کا یہاں پیدا نہیں ہوتا
وہ اس عالم میں اس قوس گراں کو کیوں اٹھائیں گے
انہیں خود بھی گراں ہو گا حریف نوجوان بنا
یہاں موجود ہیں ان کے علاوہ شیام توارہ

خیتاوت = دروازے کا
پردہ

تکریر = भाषण
خیتاوت = उपदेश
دینے کے انداز میں

جلیل-उल्-مرتبت =
आदरणीय पुरुष

تکریر अजमत = बढाई
और आदर
जईफ-उल्-उम = बहुत
बुढ़ा
सबब = कारण

یہ کہہ کر بھیم نے تفسیر کے انداز کو بدلا
پکڑ کر بازوئے آرجن کو بولا یہ برہمن ہے
ادھر دیکھو ادھر ہے بزدلو کیوں سر جھکائے ہو
یہی دیکھو نشانہ چشم باہی کو بنائے گا
یہاں لیکن حلیل المرتبت کچھ ہستیاں بھی ہیں
نہیں ہے باخدا روئے سخن ان کی طرف میرا
دروہ اور پیامہ قابل توقیر و عظمت ہیں
سب ان کی حرفی کا یہاں پیدا نہیں ہوتا
وہ اس عالم میں اس قوس گراں کو کیوں اٹھائیں گے
انہیں خود بھی گراں ہو گا حریف نوجوان بنا
یہاں موجود ہیں ان کے علاوہ شیام توارہ

خطابت کا نیا اسلوب

یہ کہہ کر بھیم نے تفسیر کے انداز کو بدلا
پکڑ کر بازوئے آرجن کو بولا یہ برہمن ہے
ادھر دیکھو ادھر ہے بزدلو کیوں سر جھکائے ہو
یہی دیکھو نشانہ چشم باہی کو بنائے گا
یہاں لیکن حلیل المرتبت کچھ ہستیاں بھی ہیں
نہیں ہے باخدا روئے سخن ان کی طرف میرا
دروہ اور پیامہ قابل توقیر و عظمت ہیں
سب ان کی حرفی کا یہاں پیدا نہیں ہوتا
وہ اس عالم میں اس قوس گراں کو کیوں اٹھائیں گے
انہیں خود بھی گراں ہو گا حریف نوجوان بنا
یہاں موجود ہیں ان کے علاوہ شیام توارہ

مگر وہ ایک عورت کے لئے اب اسقدر زحمت -
 کہ جب سولہ ہزار اور ایک سو کل آٹھ استریاں
 یہ زحمت وہ اٹھائے جس کو خواہش ہو ضرورت ہو
 مگر اس وقت اس جشن نشاط و کیف آگس میں
 وہ دیکھو وہ ہے بیٹھا بے حیا کورونے مثل میں
 بتائے کہ کس جذبہ نے آخر تجھ کو اٹکایا
 یہاں بیٹھا ہوا کانوں کے کندل کو ہلاتا ہے
 حیا ہوتی اگر تجھ میں زمیں میں گر ٹپ ہوتا

جہمات = کٹ
 کولفت = تکلیف

خواہش = इच्छा

खिजाँ = पतझड़ की झुल

कर्ण की जवाबी तकरीर

सुनी जब कर्ण ने यह तंजिया तकरीर दुश्मन से।
 भभूका बन के बल खाता हुआ उठठा वह आसन से।।
 कहा उसने कि अब तू बंद कर हफवात को अपनी।
 न भूल ऐ कम नजर गुस्ताख, तू औकात को अपनी।।
 भरी महफिल में ललकारा गया है मेरी गैरत को।
 मेरी जुरअत मेरी हिम्मत मेरे जोश-शुजाअत को।।
 न बुजदिल हूँ न बुजदिल दोस्तों का साथ देता हूँ।
 लहू छाती पे चढ़ कर दुश्मनों का चूस लेता हूँ।।

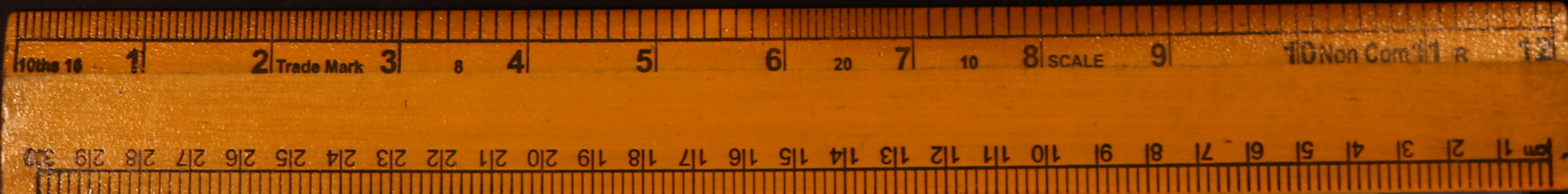
तंजिया = चुभने वाली

بتاؤ تو اٹھائیں بے ضرورت کس لئے کلفت
 ہیں انکے پاس تو کیوں اوریں درد کا سماں
 جو معور ہو جس کی شہوانی طبیعت ہو
 ہے شامل کرن جیسا سو ما شیران قالیں میں
 بھگوئے اور بزدل سوراٹتہ زور کے دل میں
 نہ تعجب بازوں میں تیرے دم تو کیوں یہاں آیا
 یہ کندل سچ بتا کیا تجھ کو غیرت بھی دلاتا ہے
 خزاں کے سوکھے پتوں کی طرح تو جھڑکیتا ہوتا

کرن کی جوابی تقریر

سنی جب کرن نے یہ تقریر تقریر دشمن سے
 کہا اس نے کہ اب تو بند کر ہفوات کو اپنی
 بھری محفل میں لالکارا گیا ہے میری غیرت کو
 نہ بزدل ہوں نہ بزدل دوستوں کا ساتھ دیتا ہوں
 نہ بھوکا بن کے بل کھاتا ہوا اٹھا وہ آسن سے
 نہ بھول اے کم نظر گستاخ تو اوقات کو اپنی
 مری جرات مری ہمت مری شجاعت کو
 لہو چھاتی یہ چڑھ کر دشمنوں کا چوس لیتا ہوں

لہ دیکھو مہا بھارت بھاشا



मुझे ताना न दे तू बुजदिली का मुझ में हिम्मत है।
 मेरे मजबूत पंजों में, बड़ी कुव्वत है ताकत है॥
 अगर चाहूँ तो जबड़ा चीर डालूँ शेर-शरज्जह का।
 जवाब आसाँ है मेरे पास तेरे तर्जे-हरज्जह का॥
 पहाड़ों को कुचल देने की मुझ में अब भी कुव्वत है।
 तेरे जैसों को चुटकी में मसल देने की ताकत है॥
 यह कह कर कर्ण अखिर जानिबे-कौसे-गिराँ लपका।
 बिफर कर शेर की मानिन्द वह मर्दे-जरी झपटा॥
 यकायक ज़मज़मा खेज़ एक जानिब से सदा उठ्ठी।
 फ़ज़ाए-जशने-रंगी नगमगी से गुनगुना उठ्ठी॥
 नज़र यकवारगी उस समत उठ्ठी अहले-महफिल की।
 जिघर से ज़मज़मा रेज़ी हुई थी माह कामिल की॥
 खिरामे-नाज़ फरमाते हुए पंचाल की दुखतर।
 क़रीबे-कौस आई माह पैकर गैरते-नय्यर॥
 मुख़ातिब कर्ण से होकर कहा यूँ बे-हिजाब उस ने।
 किया अंदाज़े-शाहाना तमासुक से खिताब उस ने॥
 जो गैरत तुझ में हो, तीरो-कमाँ से दूर ही रहना।
 न छूना बान को कौसे-गिराँ से दूर ही रहना॥
 तू है इक नुतफ़ए-बे-अस्ल, तेरी इस क़दर हिम्मत।
 स्वयंवर के पवित्र स्थान पर आने की यह ज़ुरअत॥
 किसी हालत में भी इसका तुझे तो हक़ न था हासिल।
 यकीनन तू शरीके जशन होने के न था काबिल॥
 यह सुनते ही गिरी इक कर्ण पर बिजली सी लहरा कर।
 घड़ों पानी सरे-दरबार गोया पड़ गया उस पर॥
 पसीना मारे गैरत के निकल आया सरे-मैदाँ।
 नज़र आने लगी थी ज़िन्दगी से मौत उसे आसाँ॥
 हुआ वापस वहाँ से वह, हुई बेहद पशेमानी।
 न इज़ज़त पर कभी उसके फिरा था इस तरह पानी॥

जानिबे-कौसे गिराँ =
भारी कमान की ओर

ज़मज़मा खेज़ = मधुर
संगीत

हक़ = अधिकार

ज़हमे طعنہ نہ دے تو بزودی کا جھمیس بہت ہے
 اگر چاہوں تو جبراً چیسر ڈالوں شیرِ شترزہ کا
 پہاڑوں کو پکھل دینے کی جھمیں اب بھی قوت ہے
 یہ کہہ کر کرّٰن آخر جانبِ قوسِ گراں لپکا
 یکایک زمرہ خیر ایک جانب سے صدا اٹھی
 نظریک بارگی اس سمت اٹھی اہلِ محفل کی
 خرام ناز فرماتے ہوئے پنجال کی دختر
 فاطمہ کرّٰن سے ہو کر کہا یوں بے حجاب سے
 جو غیرت تجھ میں ہو، تیرو کماں سے دُور ہی رہنا
 تُو ہے اک لطفِ بے اصل، تیری اس قدر بہت
 کسی حالت میں بھی اسکا تجھے تو حق نہ تھا حاصل
 یہ سنتے ہی گری اک کرّٰن پر بجلی سی لہرا کر
 پسینہ مائے غیرت کے نکل آیا سرِ میداں
 ہوا واپس وہاں سے وہ ہوئی بے حد پشیمانی
 مرے مضبوط پنوں میں بڑی قوت ہے طاقت ہے
 جواب آساں ہے میرے پاس تیرے طرزِ مرزہ کا
 ترے جیسوں کو پکھل دینے کی طاقت ہے
 پھر کر شیر کی مانند وہ مردِ جری جھپٹا
 فصائے شبنمِ نغمی سے گنگنا اٹھی
 جدھر سے زمرہ ریزی ہوئی تھی ماہِ کامل کی
 قریب قوسِ آئی ماہِ پیکرِ غیرتِ نیر
 کیا اندازِ رشتہ بانہ تھامسک سے خطاب سے
 نہ چھو نابان کو قوسِ گراں سے دُور ہی رہنا
 سو بھر کے پوچھتا استھان پر آنے کی یہ جرأت
 یقیناً تو شریکِ جशन ہونے کے نہ تھا قابل
 گھروں پانی سرد بارگویا پڑ گیا اس پر
 نظر آنے لگی تھی زندگی سے موت اسے آساں
 نہ عزت پر کبھی اسکے پھر تھا اس طرح پانی

ہوا سے کرن جیسے سورما کی گردنِ فائق !!!
بھکی ایسی کہ دوبارہ نہ اٹھنے کے رہی لائق

ارجن کی کامیاب تیراندازی

ہوا واپس وہاں سے کرن اب ارجن کی باری تھی
کما تھی تیر تھا اور اس کی اپنی پختہ کاری تھی
نظر اک بار ڈالی جانبِ مسندِ نشیں اس نے
کسا پچکا کر کا اور چڑھالی آستیں اس نے
بڑھایا ہاتھ، تھامی قوس پھر مردِ دل اور نے
اٹھایا ایک ہی جھٹکے میں اس کو نجات آور نے
چڑھائی قوس اس کے بعد وہ پنوں کے بل بیٹھا
یوہی بیٹھ ہی بیٹھ اس طرح پہلو بدل بیٹھا
کہ اس کا ایک گھٹنا لگ گیا اس طرح دھرتی پہ
کہ بس بجز نگ جی بیٹھے ہوں جیسے گرز کو لیکر
وہیں بیٹھے ہوئے اس نے کہاں میں تیر کو جوڑا
نماں کھینچی نسانہ باندھ کر پھر تیر کو چھوڑا
کہاں سے تیر چھوڑا اور اُدھر بیٹھا نشانے پر
ہنر دکھلا دیا ارجن نے اپنا وقت آنے پر

ورمالا کی رسم

نشانہ لگتے ہی کوروں کے تلوں سے زین نکلی
اُدھر سب کے لبوں اک صلے آفریں نکلی
اُدھر گھنٹیاں م کے لب پر تبسمِ رقص فرما تھا
اُدھر فرطِ پشیمانی سے سر کوروں کا نیچا تھا

ارجن کی کامیاب تیر-اندازی

ہوا واپس وہاں سے کرن، اب ارجن کی باری تھی۔
کما تھی، تیر تھا، اور اس کی اپنی پختہ-کاری تھی۔
نظر ایک بار ڈالی جانیبہ-مسند-نشیں اس نے۔
کسا پٹکا کمر کا، اور چڑھالی آستیں اس نے۔
بڑھایا ہاتھ، تھامی کوس، फिर مدے-دिलावर ने।
اٹھایا ایک ہی झटके में, उस को बख्त-आवर ने।
چढ़ाई कौस, उसके बाद, वह पंजों के बल बैठा।
यूही बैठे ही बैठे इस तरह पहलू बदल बैठा।
कि उसका एक घुटना टिक गया इस तरह धरती पर।
कि बस, 'बजरंग' जी बैठे हों जैसे गुर्ज को लेकर।
वहीं बैठे हुए उसने कमाँ में तीर को जोड़ा।
कमाँ खींची निशाना बाँध कर फिर तीर को छोड़ा।
कमाँ से तीर इधर छूटा और उधर बैठा निशाने पर।
हुनर दिखला दिया अर्जुन ने अपना वक्त आने पर।

वर मालا की رسم

निशाना लगते ही कौरों के तलवों से ज़मी निकली।
उधर सब के लबों से इक सदाए-आफरी निकली।
इधर घनश्याम के लब पर तबस्सुम रक्स फ़रमा था।
उधर फ़र्ते-पशेमानी से सर कौरों का नीचा था।

फायक = उठी हुई

पुल्टाकारी = हुनरमندی

मसनद नशी = आसन
पर बैठे हुए लोग

बख्तआवर = भाग्य वान

तबस्सुम रक्स फ़रमा =
होंटों पर हंसी का नाच
फ़र्ते-पशेमानी = खेद

رہا کچھ دیر تک غوغا اُٹھنے لگا۔ داد-آہ-تہسہ کا۔
خوشی سے ایک طبقہ مجھ میں اٹھا جھن رینگیں کا

ہوا پھر غفلت اسٹراف کا کچھ شور کم آخر
درود پکھیا وہ ماہ و شش پنجال کی دختر

قریب آج کے قورٹا ناز فرماتی ہوئی پہنچی
بڑی ہی دلربائی سے وہ شرماتی ہوئی پہنچی

نچیدہ تھیں جو پلکیں اٹھ گئیں بخوف سی ہو کر
نظر کھرائی دونوں کی تبسم آگیا لب پر

ابھی شوقی تبسم کی تمایاں تھی حسیں لب سے
کہ قورٹا مرمریں باہیں تھیں اک حسنِ اعراب سے

بشکلِ قوس و رمالا تھی اسکے ہاتھیں اب تک
رخِ آج پہ چشمِ ماہوش مرکور تھی بے شک

انہیں تھیں قوس کے مانند اوپر مرمریں باہیں
نگاہوں دلوں تک کھل گئی تھیں پیار کی راہیں

ہوئے مہبوت دونوں اس طرح سکے سا طاری تھا
زبے ہوشی کا عالم تھا نہ وقت ہوشیاری تھا

نگاہوں کے فسوں نے کائنات ہوش کو لوٹا
طلسم سرخوشی ان کا اچانک اس طرح ٹوٹا

کہ آج کے دہانِ خشک سے بے وقت تھرا کر
سرسک کر ایک آہ سر دھلی دل سے گھبرا کر

ادھر آج کے لب سے آہ نکلی تھی کہ جلتے

ادھر پہیادی پنجالی نے ورمالا محبت سے

گوغا = شور
سدا آہ-آہ-تہسہ
= مبارک باد کی
آوازیں

مہفیلے اشراف =
آدراणीی پورگوں کا
مہل
ماہوش = چاند کی
مانند

خمدیاد = مڑکی ہوئی
تبسم = ہنسی
لب = ہونٹ
ہنسی لب = سندر ہونٹ
مرمری واہے = سونے
مرمر کے سفید پتھر
کی طرح سندر واہے
بشکلِ قوس = کمان
کے جیسا
رخ = چہرہ
چشم-ماہوش = چاند
سی کنیا کی آواز
مرمر = جڑی ہوئی
فوس، تیلسم = جادو
مبھوس = ہکا بکا

کی آج کے دہانے خوشک سے بے وقت تھرا کر
سرسک کر ایک آہ-سرد نیکلی دل سے غبرا کر

ادھر آج کے لب سے آہ نکلی تھی کہ جلتے
ادھر پہیادی پنجالی نے ورمالا محبت سے

کौरवوں اور क्षत्रیوں کا راجا د্রौپد پر ہملا

یہاں پڑتے ہی مالا شیر دل ارجن کی گردن میں
بھڑک کر رہ گیا شعلہ دماغ و قلب دشمن میں
اسے اپنی ہتک محسوس کی چھتری جوانوں نے
کہ چھتری کے مقابل جیت لے اک بہن باری
نہیں ہرگز نہیں یہ تو دروپد کی شرارت ہے
دروپد سے لیا جائے گا اب تو انتقام اس کا
یہ کہہ کر کو رو چھتری اور سارے سوراہل کر
جو دیکھی اس طرح کی تقسیم اور ارجن نے کیفیت
اٹھاڑا اک تناور سپر فور تقسیم نے بڑھ کر
پڑا گھسان کا رن سیکڑوں مارے گئے رستم
شری گھنشیام نے ماحول کی دیکھی جو یہ حالت
یہاں پڑتے ہی مالا شیر دل ارجن کی گردن میں
بھڑک کر رہ گیا شعلہ دماغ و قلب دشمن میں
اسے اپنی ہتک محسوس کی چھتری جوانوں نے
کہ چھتری کے مقابل جیت لے اک بہن باری
نہیں ہرگز نہیں یہ تو دروپد کی شرارت ہے
دروپد سے لیا جائے گا اب تو انتقام اس کا
یہ کہہ کر کو رو چھتری اور سارے سوراہل کر
جو دیکھی اس طرح کی تقسیم اور ارجن نے کیفیت
اٹھاڑا اک تناور سپر فور تقسیم نے بڑھ کر
پڑا گھسان کا رن سیکڑوں مارے گئے رستم
شری گھنشیام نے ماحول کی دیکھی جو یہ حالت

ہتک = अपमान
अहानत, तौहीन =
वेइज्जती

इन्तेकाम = बदला
सफह ए-हस्ती = जग,
दुनिया

हिमायत = सहायता

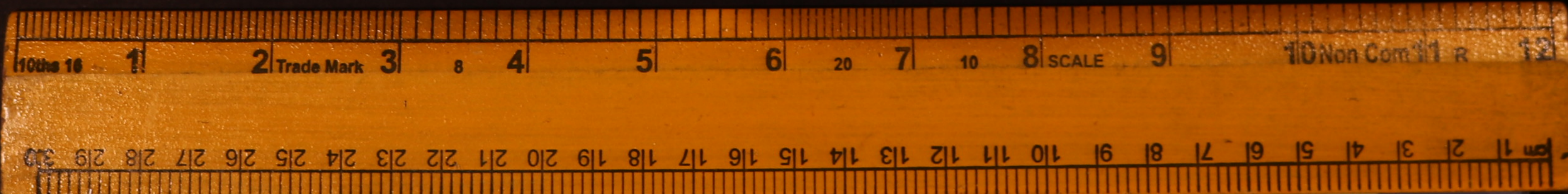
तदब्धुर = अकलमंदी
तफक्कुर = विचार
आशती = दोस्ती, मित्रता

کو روں اور چھتریوں کا راجہ دروپد پر حملہ

یہاں پڑتے ہی مالا شیر دل ارجن کی گردن میں
بھڑک کر رہ گیا شعلہ دماغ و قلب دشمن میں
اسے اپنی ہتک محسوس کی چھتری جوانوں نے
کہ چھتری کے مقابل جیت لے اک بہن باری
نہیں ہرگز نہیں یہ تو دروپد کی شرارت ہے
دروپد سے لیا جائے گا اب تو انتقام اس کا
یہ کہہ کر کو رو چھتری اور سارے سوراہل کر
جو دیکھی اس طرح کی تقسیم اور ارجن نے کیفیت
اٹھاڑا اک تناور سپر فور تقسیم نے بڑھ کر
پڑا گھسان کا رن سیکڑوں مارے گئے رستم
شری گھنشیام نے ماحول کی دیکھی جو یہ حالت
یہاں پڑتے ہی مالا شیر دل ارجن کی گردن میں
بھڑک کر رہ گیا شعلہ دماغ و قلب دشمن میں
اسے اپنی ہتک محسوس کی چھتری جوانوں نے
کہ چھتری کے مقابل جیت لے اک بہن باری
نہیں ہرگز نہیں یہ تو دروپد کی شرارت ہے
دروپد سے لیا جائے گا اب تو انتقام اس کا
یہ کہہ کر کو رو چھتری اور سارے سوراہل کر
جو دیکھی اس طرح کی تقسیم اور ارجن نے کیفیت
اٹھاڑا اک تناور سپر فور تقسیم نے بڑھ کر
پڑا گھسان کا رن سیکڑوں مارے گئے رستم
شری گھنشیام نے ماحول کی دیکھی جو یہ حالت

یہ فتنہ دب گیا گھنشیام کے سن تدبر سے

نکالی آشتی کی راہ، دانش اور تفکر سے



پانڈوں کی واپسی اور ماں کا حکم

ہوئے سب سورما واپس مقامِ جنتِ رنگیں سے
پلے پانڈو وہاں سے دختر پنچال کو لے کر
پہنچ کر دی صدا پھر پانڈوں نے بابِ خانہ پر
کہ اک تحفہ دروید کے محل سے ہم جو پاتے ہیں
صدا پانڈو کی جس دم کان میں کنتی کے یہ آئی
یہ جلد کیا سنا رجن کے دل پر لگ گیا بے بالا
یہ ایسا تحفہ ہے ماما، جو بانٹا جا نہیں سکتا
تہہارا لیکن اک اک شبد پارائن ہے سن
سر تسلیم خم ہے ماں تمہارے حکم کے آگے

پانڈوں کی واپسی اور ماں کا حکم

شری گنیشام نے، फिर आके सब लोगों को समझाया।
तो पांडव ने खुशी के साथ पंचाली को अपनाया।

शोला हाए जगेआगी =
युद्ध की आग से

सदा = आवाज़
बाबे-खाना = घर के
दरवाजे पर

अहसन = उत्तम

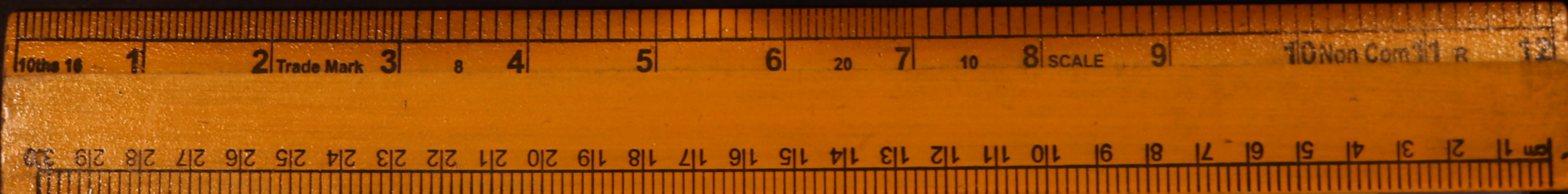
सरे तसलीम खम =
आदेश के आगे शीघ्र
सुकाना

पान्डों की वापसी और माँ का हुक्म

बچा کر دامنوں کو شعلہ ہائے جنگ آگیاں سے
خوشی سے جھومتے گاتے ہوئے پہنچے وہ اپنے گھر
کہ ماما کھول دو دروازہ اور دیکھو یہاں آکر
اُسے ماما تمہاری خدمتِ اقدس میں لائے ہیں
کہا کنتی نے اس کو بانٹ لیں پس میں سب بھائی
پکارا ہائے ماں بن دیکھ تم نے کیا یہ کٹہ ڈالا
یہ جیوا اپن ہے جو تقسیم میں اب نہیں سکتا
تمہاری بات کا پالن ہے پالتہار کا پالن
ہمارا بھاگ مکن ہے اسی اک وجہ سے جاگے

پانڈوں کی واپسی اور ماں کا حکم

شری گنیشام نے پھر کے سب لوگوں کو سمجھایا
تو پانڈو نے خوشی کیساتھ پنچالی کو اپنا لیا



ب شيرکت منسلک پانچوں ہوئے پھر ایک عورت سے
 بناوا सब نے اس کو بھاریہ ماں کی طاعت سے
 ہر اک دن ایک اک بھائی بھائی بھتیجی و رغبت
 کیا کرتا رہا آباد اپنا جملہ عشرت
 خبر گوش دروید تک جب اس عنوان کی پہنچی
 نہایت ہی ملال رنج کے سامان کی پہنچی
 ہمہ تن غرق ہو کر گیا وہ غم کے طوفاں میں
 لگی بیٹھے بٹھائے آگ کے قلب فرحاں میں
 کہ اتنے میں مہر شعی و یاس جی نے دشن کھلایا
 یہ شدنی اور ہونی ہے یہ کہہ کر اس کو سمجھایا

بشیرکت = بین

ہما تن = سر سے پیر تک

جواڑے - جوجین

سنا یا واقعہ اس ضمن میں مہراج نے اس کو
 سنا یا واقعہ اس ضمن میں مہراج نے اس کو
 کپارو اور شکر تھے بڑے اک بیاباں میں
 نشا و کیف کے گل چن رہے تھے اپنے دایاں میں
 کہ اتنے میں انہوں نے کام دھینو کو وہاں بکھا
 کہ جس کے ساتھ تھا، وہاں ایک جھپانچ بیلوں کا
 کہا پارو نے ہنس کر کیا تجھے غیرت نہیں آتی
 جو بیلوں کیسا آئے سچا پھرتی ہے کھلاتی
 یہ سن کر گائے بولی مجھ پر کیوں سنتی ہوائے خوشبو
 کہ اگلے ختم میں تم پر بھی یہ وقت آئیگا بنو
 بنو گی بھاریہ اس وقت تم بھی پانچ مردوں کی
 مصیبت تم کو بھی سہنی پڑیگی پانچ مردوں کی

۱) یوڈیٹیر بولے یہ پانچوں کی بھاری (بوی ہوگی) یہ سن کر راجا دروید شاک ساگر میں ڈوب گیا تب ان کا سدید
 دور کرنے کے لیے ستری کا یجن مہرشی وید ویاں جی ہاجیر ہوئے ۲) شیشوکر مہادے یہ سب نام ایک ہی آدمی
 کے ہیں ۳) پاروتی کا مخلص ۴) پانچ بیلوں کے سنگ کام دھن کو دیکھ کر پاروتی ہنسی تب نام دھینو نے تشریف دیا کہ تم بھی پانچ مردوں کی بھاری ہوگی (دیکھو بھاریہ)

ب شيرکت منسلک پانچوں ہوئے پھر ایک عورت سے
 بناوا सब نے اس کو بھاریہ ماں کی طاعت سے
 ہر اک دن ایک اک بھائی بھائی بھتیجی و رغبت
 کیا کرتا رہا آباد اپنا جملہ عشرت
 خبر گوش دروید تک جب اس عنوان کی پہنچی
 نہایت ہی ملال رنج کے سامان کی پہنچی
 ہمہ تن غرق ہو کر گیا وہ غم کے طوفاں میں
 لگی بیٹھے بٹھائے آگ کے قلب فرحاں میں
 کہ اتنے میں مہر شعی و یاس جی نے دشن کھلایا
 یہ شدنی اور ہونی ہے یہ کہہ کر اس کو سمجھایا

جواڑے - جوجین

سنا یا واقعہ اس ضمن میں مہراج نے اس کو
 سنا یا واقعہ اس ضمن میں مہراج نے اس کو
 کپارو اور شکر تھے بڑے اک بیاباں میں
 نشا و کیف کے گل چن رہے تھے اپنے دایاں میں
 کہ اتنے میں انہوں نے کام دھینو کو وہاں بکھا
 کہ جس کے ساتھ تھا، وہاں ایک جھپانچ بیلوں کا
 کہا پارو نے ہنس کر کیا تجھے غیرت نہیں آتی
 جو بیلوں کیسا آئے سچا پھرتی ہے کھلاتی
 یہ سن کر گائے بولی مجھ پر کیوں سنتی ہوائے خوشبو
 کہ اگلے ختم میں تم پر بھی یہ وقت آئیگا بنو
 بنو گی بھاریہ اس وقت تم بھی پانچ مردوں کی
 مصیبت تم کو بھی سہنی پڑیگی پانچ مردوں کی

۱) یوڈیٹیر بولے یہ پانچوں کی بھاری (بوی ہوگی) یہ سن کر راجا دروید شاک ساگر میں ڈوب گیا تب ان کا سدید
 دور کرنے کے لیے ستری کا یجن مہرشی وید ویاں جی ہاجیر ہوئے ۲) شیشوکر مہادے یہ سب نام ایک ہی آدمی
 کے ہیں ۳) پاروتی کا مخلص ۴) پانچ بیلوں کے سنگ کام دھن کو دیکھ کر پاروتی ہنسی تب نام دھینو نے تشریف دیا کہ تم بھی پانچ مردوں کی بھاری ہوگی (دیکھو بھاریہ)

تیشہ-شکر اور برہما ہتیا

یہ سنکر پڑ گیا فق اس کا چہرہ خوف کے مارے
دیتے-شکر پہ بھی تیشہ کے چلنے لگے آریے۔

جہاں پر شکر کے آثار ان کے ہو گئے ظاہر
پاں درماں وہ فیر پشہ برہما پھوٹے بیل آخیر۔

سنا یا قصہ غم ان سے جب پاؤں کا شکر نے
سدا دک "خبر" کے جیسی دی، فیر ان کے پاؤں سے۔

جواب اس طرح کا سنتے ہی شکر جی کو تیشہ آیا
یہ-شکر بڑھا، اور ان کے سر کو قطع کر لایا۔

چپک کر رہ گیا سر، قطع ہو کر ہاتھیں ان کے
یہ دست-او-سر رہے ہیں، ہمیشہ ساتھ میں ان کے۔

چھڑائے سے نہ دست شکر سے سر چھوٹا کسی صورت
بڑھا ہتیا سے فیر، نہ ان کو مل سکی فورس۔

جتن یوں تو کئے لاکھوں کہ پائیں سر چھوٹا
مگر شکر نے آگے چل سکا ان کا نہ کچھ یارا۔

تیشہ = ایشیا

جہاں = ماہی
پاں درماں = مکتی کے
لیے

کوتا = کاٹنا

دست = ہاتھ

شکر = ہونی

پاپ سے مکتی پانے کا حل اور پاڈوں سے دڑپدی کا بڑا

بیل آخیر ہتیا سے پڑھا شکر نے بتا تو ہی
کی ہوگی کیسے مکتی پاپ سے، اب کہہ جاؤ تو ہی۔

کہا ہتیا نے اٹھا رہزار اکٹونی، سینا کا
پلاؤ خون تو اس پاپ سے پاؤں گے چھوٹا۔

اکٹونی = اکٹونی

۱) ایک کرخت سی آواز۔

تیشہ-شکر اور برہما ہتیا

یہ سنکر پڑ گیا فق اس کا چہرہ خوف کے مارے
دیتے-شکر پہ بھی تیشہ کے چلنے لگے آریے۔

جہاں پر شکر کے آثار ان کے ہو گئے ظاہر
پاں درماں وہ فیر پشہ برہما پھوٹے بیل آخیر۔

سنا یا قصہ غم ان سے جب پاؤں کا شکر نے
سدا دک "خبر" کے جیسی دی، فیر ان کے پاؤں سے۔

جواب اس طرح کا سنتے ہی شکر جی کو تیشہ آیا
یہ-شکر بڑھا، اور ان کے سر کو قطع کر لایا۔

چپک کر رہ گیا سر، قطع ہو کر ہاتھیں ان کے
یہ دست-او-سر رہے ہیں، ہمیشہ ساتھ میں ان کے۔

چھڑائے سے نہ دست شکر سے سر چھوٹا کسی صورت
بڑھا ہتیا سے فیر، نہ ان کو مل سکی فورس۔

جتن یوں تو کئے لاکھوں کہ پائیں سر چھوٹا
مگر شکر نے آگے چل سکا ان کا نہ کچھ یارا۔

پاپ سے مکتی پانے کا حل اور

پاڈوں سے دڑپدی کا بڑا

بیل آخیر ہتیا سے پڑھا شکر نے بتا تو ہی
کی ہوگی کیسے مکتی پاپ سے، اب کہہ جاؤ تو ہی۔

کہا ہتیا نے اٹھا رہزار اکٹونی، سینا کا
پلاؤ خون تو اس پاپ سے پاؤں گے چھوٹا۔

۱) ایک کرخت سی آواز۔

کیا شیوجی نے دوپہر جگ میں دھنوں پلانے کا
 کہ دوپہر کے لئے دشتوں نے دیدی آگیا آخر
 علاوہ اس کے پارو روپ پنچالی کا دھار گئی
 درو پنے ہر شئی ویاس کی یہ گفتگو سنکر
 پھر کے بعد پانچوں پانڈوں کا اپنی دفتر سے

سے-تسلیم خیم =
 سڑکا ہوا سر

پانڈو کو جیندا دیکھ کر درو دھن کا کڑو دھ

دورोधन का क्रोध

गरज इस तरह रहते रहते गुजरी उनको इक मुदत।
 हुई फिर रफता रफता पान्डवों की शहर में शोहरत।।
 खबर इस बात की जिस वक्त दुर्योधन के पास आई।
 ए तहकीक फौरन इक जमाअत उस ने भिजवाई।।
 इसी के साथ दुर्योधन भी तहकीकात की खातिर।
 गया फिलफौर शहरे-कुंबला में बा-गमे-वाफिर।।
 वहाँ जब पान्डवों को उस ने जीता जागता देखा।
 तो मारे खौफ-ओ-दहशत के वह सरता पा लरज उठठा।।
 खबर झूठी मिली थी आग में पांडव के जलने की।
 फक्त अफवाह थी यह मौत के सांचे में ढलने की।।
 वह लौट आया निहायत जोश और गुस्से में बल खाकर।
 खिजालत से, पशेमानी से और गैरत से झुंझला कर।।

ए तहकीक = खोज और
 जानकारी के लिये
 जमाअत = टोली दल

खिजालत = शर्म

१) द्रौपदी का ब्याह पाँच दिनों तक होता रहा क्योंकि रोजाना एक एक भाई से द्रौपदी ब्याही गयी। (महाभारत भाषा पृष्ठ ३२)

मला اس طرح موقع ہاتھ سے سر کو چھڑانے کا
 یہ تیرا روپ ہو گا پانڈوں کی شکل میں ظاہر
 وہ جیون پانچ پتیسوں سنگ پھراپنا گزائے گی
 تسلیم اپنا ستم کیا دل پر رکھا پتھر
 درو پنے رچا یا بیٹا اتر باراک سر سے

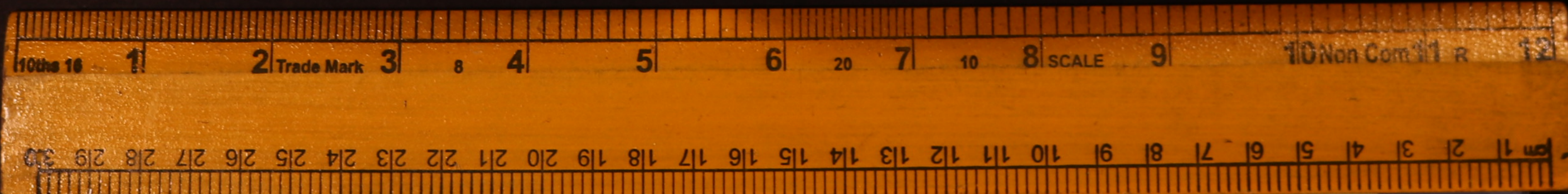
پانڈو کو زندہ دیکھ کر درو دھن کا کڑو دھ

غرض اس طرح رہتے رہتے گزری انکو اک مدت
 خبر اس بات کی جس وقت درو دھن کے پاس آئی
 اسی کے ساتھ درو دھن بھی تحقیقات کی خاطر
 وہاں جب پانڈوں کو اس نے جیتا جاگتا دیکھا
 خبر چھوٹی ملی تھی آگ میں پانڈو کے جلنے کی
 فقط افواہ تھی یہ، موت کے سانچے میں ڈھلنے کی

وہ لوٹ آیا نہایت جوش اور غصے میں بل کھا کر

خیالت سے پیشانی سے اور غیرت سے مچھلا کر

لہ درو پدی کا یہ پانچ دنوں تک ہوتا رہا کہ روزانہ ایک ایک بھائی سے درو پدی بیاہی گئی (دیکھو مہا بھارت بھارت صفحہ ۳۲)



دुरیودھن کی کدورت پر راجا کو فیکر

یہ سارا واقعہ پانڈو کا دیرودھن نے گھر جا کر
کہا اپنے پیتا سے اس طرح غصے میں بل کھا کر
وجود اب پانڈوں کا خاں سادل میں کھٹکتا ہے
نہیں ہے مجھ میں تاب نصیب اور برشت کی قوت
پیتا نے جب میں اس قسم کی فرزند سے باتیں
درود نہ چار یہ اور ہمیشہ کو فوراً ہی بولا
یہ سارا واقعہ پانڈو کا دیرودھن نے گھر جا کر
کہا اپنے پیتا سے اس طرح غصے میں بل کھا کر
وجود اب پانڈوں کا خاں سادل میں کھٹکتا ہے
نہیں ہے مجھ میں تاب نصیب اور برشت کی قوت
پیتا نے جب میں اس قسم کی فرزند سے باتیں
درود نہ چار یہ اور ہمیشہ کو فوراً ہی بولا

خار = کاٹے

بھیشم پیتامہ کا مشورہ

پیتامہ نے سنی سب گفتگو ان کی متانت سے
خاطب ہو کے دیرودھن سے بولے بے جھجک ہو کر
حقیقت ہیکہ اس سین میں دلوں میں خوش رہتا
مگر انسان وہی ہے جو تدبیر اور فراست سے
تقاضاے فرد بھی ہے یہی پانڈو کو بولا کر
دیا پھر مشورہ ان کو تدبیر اور لیاقت سے
مناسب ہے کہ انسان یا میں ہوش کو کم ہو کر
جوانی کے نشے میں آدمی مدہوش رہتا
بچلے جائے دامن زندگی کا قتل غارت سے
انہیں دید حکومت نصف، اس حال تم کرو ان پر

گفتگو = باتیں

پیتامہ نے سنی سب گفتگو ان کی متانت سے
دیا پھر مشورہ ان کو تدبیر اور لیاقت سے
مناسب ہے کہ انسان یا میں ہوش کو کم ہو کر
جوانی کے نشے میں آدمی مدہوش رہتا
بچلے جائے دامن زندگی کا قتل غارت سے
انہیں دید حکومت نصف، اس حال تم کرو ان پر

تکا جانا-خیرد = اکل
کی بات

وہ لیکن تم سے پانچوں کم نہیں جرات میں قتل
ملاوہ اسکے خود میں کرشن ان کی خیر خواہی پر
یہ سنکر ہوش درلودھن کو آیا خواب غفلت سے
کیا منظور ان کا مشورہ لیکن کدورت سے

ناراد مونی کا ویधान اور سومبرا کا اگوا

بولا کر پانڈو کو بخش دی جاگیر راجا نے
دیکھا دی خولک اور اگوا کی تہذیب راجا نے
ہوئے آباد کھانڈو بن میں پانڈو اور پنچالی
کچھ عرصہ بعد ہی ناراد مونی جی ان کے پاس آئے
بنایا بھاریہ کے سنگ وچرن کا ودھان ایسا
مگر ارجن نے اک دن جب اصول باہمی توڑا
بہت کچھ واقعہ اس دور میں ارجن کو پیش آیا
سومبرا کرشن اور بلدیو جی دونوں کی بھگنی تھی
مگر گھنشیام نے بلدیو جی کو بات سمجھائی
بہت کہ سن کے راضی ہو گئے وہ پھر تو باری
تھوڑی لمبے قانون ناراد مونی نے آپس میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کے لیے ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے درویدی پانچوں بھائیوں کے پاس
مرثیہ ایک دن اور ایک رات باری باری رہ سکتی تھی۔ جو بھائی اس اصول کو کسی وجہ سے توڑتا تھا اسے بارہ برس کو بیچور کر دیا جاتا تھا۔ (مہا بھارت)

مستکبیل = مہیش

جہج = دھج

۱) ہندو پرست، مہاجن دہلی کا پورا نام

۲) ناراد مونی نے آپس میں ہتھیار و ہتھیار کا کام رکھنے کے لیے ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے درویدی پانچوں بھائیوں کے پاس
مرثیہ ایک دن اور ایک رات باری باری رہ سکتی تھی۔ جو بھائی اس اصول کو کسی وجہ سے توڑتا تھا اسے بارہ برس کو بیچور کر دیا جاتا تھا۔ (مہا بھارت)

وہ لیکن تم سے پانچوں کم نہیں جرات میں قتل
ملاوہ اسکے خود میں کرشن ان کی خیر خواہی پر
یہ سنکر ہوش درلودھن کو آیا خواب غفلت سے
کیا منظور ان کا مشورہ لیکن کدورت سے

ناراد مونی کا ودھان اور سومبرا کا اگوا

دکھائی خلق اور اگوا کی تصویر راجہ نے
وہیں اک اندر نامی شہر کی تیار بھی ڈالی
سنائی داستان ایسی کہ جوان کو بھی راس آئے
کہ مستقبل میں یک جہتی کا ہو جائے نشان او پنچا
تو اس پر اودھ میں بارہ برس تک اس گھر چھوڑا
سومبرا کو کرشن ناجی کے ایما سے بھوکا لایا
اس اگوا سے شری بلدیو کو تکلیف پہنچی تھی
کہ ارجن بھی تو آخر ہمیشہ کا پوتا ہے اگوائی
جنم اور دان لیکر خودی پہنچے کرشن گردھائی

تھوڑی لمبے قانون ناراد مونی نے آپس میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کے لیے ایک قانون بنایا تھا جس کی رو سے درویدی پانچوں بھائیوں کے پاس
مرثیہ ایک دن اور ایک رات باری باری رہ سکتی تھی۔ جو بھائی اس اصول کو کسی وجہ سے توڑتا تھا اسے بارہ برس کو بیچور کر دیا جاتا تھا۔ (مہا بھارت)

अभिमन्यु की पैदाइश

इधर अर्जुन सुभद्रा को जब अपने घर में ले आया।
इसे फिर अपनी माता और पंचाली से मिलवाया।

सुभद्रा ने कहा फिर थाम कर दामाने-पंचाली।
कनीजे-कमतरीं समझें मुझे ऐ मलका-ए-आली।

सुभद्रा के इस अन्दाजे-सुखन में खाकसारी थी।
मोहब्बत थी, खुलूस-ओ-खुल्क था और बुर्दबारी थी।

यह सुनते ही द्रौपद कन्या ने अपने सीने से।
उसे लिपटा लिया बढ़ कर मोहब्बत के करीने से।

कहा उसने कि जब तुम कृष्ण जी की खास खाहिर हो।
तो ऐ प्यारी सुभद्रा तुम भी इक मेरी बहन फिर हो।

सुभद्रा को कुछ अरसा बाद इक लड़का हुआ उत्पन्न।
अभिमन्यु था उस का नाम जो था प्यार का मखजन।

श्री घनश्याम और अर्जुन ने अपनी विद्या सारी।
अभिमन्यु को सिखलादी, हुनरमंदी-ओ-हुशयारी।

जवाँ होकर अभिमन्यु अकेला सब पे सर-बर था।
यह अर्जुन और श्री घनश्याम के जैसा दिलावर था।

कनीजे-कमतरीं =
नौकरानी
मलका ए आली =
महारानी

पान्डव की बीवियाँ

अलावा इसके पंचाली को भी पान्डव से मुस्तहसन।
हुए थे पाँच कुल बेटे अललतरतीब यूँ उत्पन्न।

सिखाया वीर अर्जुन ने फने-जंग-ओ-जदल उन को।
हुए मशशाक काफी, मिल गया मेहनत का फल उन को।

फने जंग-ओ-जदल =
लड़ाई का गुर
मशशाक = माहिर

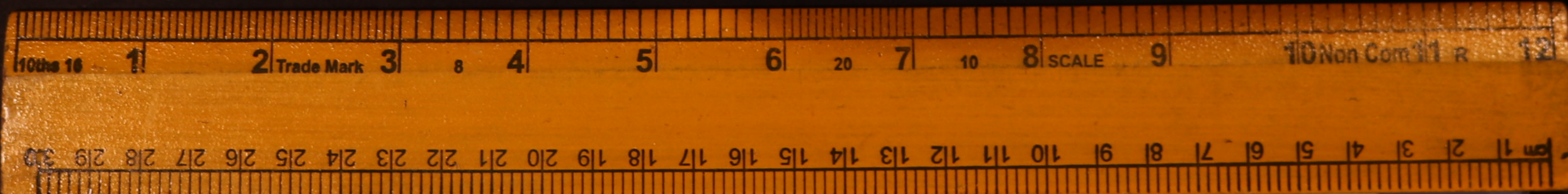
१) युधिष्ठिर से प्रति युध्द, भीम से शूर्त सूवम अर्जुन से श्रवति कीर्ती सहदेव से श्रवति कर, नकुल से शतायक।
यह पांचो बेटे पांच भाईयोसे द्रोपदी को हुवे।

अभिमन्यु की पैदाइश

ادھر ارجن سبھدرا کو جب اپنے گھر میں لے آیا
سبھدرا نے کہا پھر مہم کام کر دامن پنجالی
سبھدرا کے اس انداز سخن میں خاکساری تھی
یہ سنتے ہی دروید کنیا نے اپنے سینے سے
کہا اس نے کہ جب تم کرشن جی کی خاص خواہر ہو
سبھدرا کو کچھ عرصہ بعد اک لڑکا ہوا آپن
شری گھنشیام اور ارجن نے اپنی ودیا ساری
جواں ہو کر ابھینو اکیلا سب پہ سربر تھا
اے پھر اپنی ماما اور پنچالی سے ملوایا
کینز کمترین سمجھیں مجھے اے ملکہ مالی
محبت تھی، خلوص و خلق تھا اور بردباری تھی
اے پیٹیا بڑھ کر محبت کے قرینے سے
تو اے پیاری سبھدرا تم بھی اک میری بہن پھر ہو
ابھینو تھا اس کا نام جو پست پیار کا خزن
ابھینو کو سکھلا دی ہنرمندی و ہشیاری
یہ ارجن اور شری گھنشیام کے جیسا دل اور تھا

پانڈو کی بیویاں

علاوہ اسکے پنجالی کو بھی پانڈو سے مستحسن
ہوئے تھے پانچ کل بیٹے علی الترتیب یوں تین
سکھایا ویر ارجن نے فن جنگ و جدل ان کو
ہوئے مشاق کافی مل گیا محنت کا پھل ان کو
یہ پانچوں بیٹے پانچ بھائیوں سے درویدی کو ہوئے۔
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔



فیر उसके बाद पाँचों ने अलग एक एक औरत से ।
 रचाया ब्याह अपने वक्र-ओ-अजमत और जजालत से ॥
 युधिष्ठिर ने हसीं बिनते-गवाहन से स्वयंवर में ।
 रचाया ब्याह ले आया वह इक खुशीद को घर में ॥
 हुआ पैदा पिसर फिर "योध" नामी उस हसीना से ।
 निहायत नेक सीरत माहरू उस बा क्रीना से ॥
 फिर उसके बाद काशी देश के राजा की दुख्तर से ।
 रचाया ब्याह अपना भीम ने इक रशके-नय्यर से ॥
 थो जिस का नाम काली, उस से इक लड़का हुआ उत्पन्न ।
 उसी का नाम था "सरवांग" गोया था वह कुल्लारण ॥
 नकुल ने अपनी, चेदी राज की बेटी "करेनिव" से ।
 जो की शादी, हुआ "निर्मित" उत्पन्न घर में फिर उसके ॥
 फिर इसके बाद की सहदेव ने दोमन्त की दुख्तर ।
 स्वयंवर में रचाया ब्याह, लाया उसको अपने घर ॥
 था जिसका नाम "विज्या" जो बला की खूबसूरत थी ।
 सरापा नूर-ओ-नगमा थी, मुजस्सम इक लताफत थी ॥
 हुआ उस को तवल्लुद तालेवर इक खूबर फरजन्द ।
 जिगर गोशा, अगर वह माँ का था, तो बाप का दिलबन्द ॥
 गरज यह चारों बच्चे अपने नाना की हुकूमत पर ।
 हुए फायज, जवाँ होकर बशाने-नाज-ओ-करो फर ॥

वक्रओ-अजमत और
 जजालत = बड़ापन

माहरू = चंद्रमा सा सुंदर

नय्यर = सूरज

कुल्लारण = घर का
 चिराग

तवल्लुद = पैदा
 तालेवर = भाग्यवान

अग्नि देवता की बद हजमी

किसी मौके पे खाण्डव बन में अर्जुन और मुरलीधर ।
 विराजे थे कि अग्नि देवता ने उस जगह आकर ॥
 कहा अब तो बिगड़ कर रह गया है हाजमा मेरा ।
 इसी कारण हुआ है फिर से इस बन में मेरा फेरा ॥

पहर के बाद पाँचों ने अलग एक एक औरत से
 रचाया ब्याह अपने वक्र-ओ-अजमत और जजालत से ॥
 युधिष्ठिर ने हसीं बिनते-गवाहन से स्वयंवर में
 रचाया ब्याह ले आया वह इक खुशीद को घर में ॥
 हुआ पैदा पिसर फिर "योध" नामी उस हसीना से
 निहायत नेक सीरत माहरू उस बा क्रीना से ॥
 फिर उसके बाद काशी देश के राजा की दुख्तर से
 रचाया ब्याह अपना भीम ने इक रशके-नय्यर से ॥
 थो जिस का नाम काली, उस से इक लड़का हुआ उत्पन्न
 उसी का नाम था "सरवांग" गोया था वह कुल्लारण ॥
 नकुल ने अपनी, चेदी राज की बेटी "करेनिव" से
 जो की शादी, हुआ "निर्मित" उत्पन्न घर में फिर उसके ॥
 फिर इसके बाद की सहदेव ने दोमन्त की दुख्तर
 स्वयंवर में रचाया ब्याह, लाया उसको अपने घर ॥
 था जिसका नाम "विज्या" जो बला की खूबसूरत थी
 सरापा नूर-ओ-नगमा थी, मुजस्सम इक लताफत थी ॥
 हुआ उस को तवल्लुद तालेवर इक खूबर फरजन्द
 जिगर गोशा, अगर वह माँ का था, तो बाप का दिलबन्द ॥
 गरज यह चारों बच्चे अपने नाना की हुकूमत पर
 हुए फायज, जवाँ होकर बशाने-नाज-ओ-करो फर ॥

अग्नि देवता की बद हजमी

किसी मौके पे खाण्डव बन में अर्जुन और मुरलीधर
 विराजे थे कि अग्नि देवता ने उस जगह आकर ॥
 कहा अब तो बिगड़ कर रह गया है हाजमा मेरा
 इसी कारण हुआ है फिर से इस बन में मेरा फेरा ॥

تو مہاری ہی مدد سے دور ہوگی میری بدھمی
گیرانی ختم ہوگی تو، تپیش بڑھ جاوے گی میری ۱۱

ن جانے میں نے کتنی بار چاہا اس بن کو
جلا کر بھسم کر دوں، روندوں کے دامن کو ۱۱

کی اسکی آگ سے ہی ٹھیک میرا ہضم ہوگا
گیرانی ختم ہوگی بکلی کا خاتمہ ہوگا ۱۱

مگر اس بن کے باسی اور سارے راکش مل کر
بڑھا دیتے ہیں جب اٹھتا ہے کوئی شولا-موجتر ۱۱

کرو رक्षा میری ऐ वीर अर्जुन, श्याम बनवारी।
न होगी गर तपिश अफजूं तो घर कर लेगी बीमारी ॥

शोलाए मुजतर =
भड़कती आग

रक्षा

यह बिपता सुनके अर्जुन और कन्हैया जी ने फरमाया।
तेरी बेचारगी सुनकर हमारा दिल भी भर आया ॥

मगर कैसे करें रक्षा तेरी, हम ऐसे मौके पर।
न हो जब साथ सामाने-वगा, तो हम लड़ें क्योंकर ॥

यह सुनकर उस ने इक रथ, चार अबयज रंग के घोड़े।
दिये थे तरकशो-परचम और उसके साथ कुछ कोड़े ॥

कवच के साथ अर्जुन को दिया "गाण्डीव धनुष" उस ने।
किया था मुन्तखिब इक बा सलाहियत मनुष उस ने ॥

अलावा उसके उस ने श्याम जी को. हरबा-ए-कारी।
सुदर्शन चक्र और कौमूद की बख्शी गदाभारी ॥

फिर उसके बाद अग्नि देव, अर्जुन, और मुरलीधर।
मअन उठे कि खाण्डव बन को कर दें आज खाकिस्तर ॥

सामाने वगा = लड़ाई के
हथियार

हरबा-ए-कारी =
हथियार

तہاری ہی مدد سے دور ہوگی میری بدھمی
گیرانی ختم ہوگی تو، تپیش بڑھ جائے گی میری

نہ جانے میں نے کتنی بار چاہا اس گھنے بن کو
جلا کر بھسم کر دوں، روندوں کے دامن کو

کہ اسکی آگ سے ہی ٹھیک میرا ہضم ہوگا
گیرانی ختم ہوگی بے کلی کا خاتمہ ہو گا

مگر اس بن کے باسی اور سارے راکش مل کر
بڑھا دیتے ہیں جب اٹھتا ہے کوئی شولا-موجتر

کرو رक्षा میری ऐ वीर अर्जुन श्याम बनवारी

न होगी गर तपिश अफजूं तो घर कर लेगी बीमारी

रक्षा

یہ بیپتا سنے ارجن اور کنہیا جی نے فرمایا
تیری بیچارگی سنکر ہمارا دل بھی بھر آیا

مگر کیسے کریں رक्षा تیری ہم ایسے موقع پر
نہو جب ساتھ سامان و غا تو ہم لڑیں کیونکر

یہ سنکر اس نے اک تھ چار ایض رنگ کے گھوڑے
دیے تھے ترکش پرچم اور اس کے ساتھ کچھ کوڑے

کوچ کیسا تھوڑا جن کو دیا گاڈیو و فٹنس اس نے
کیا تھا منتخب اک باصلاحیت منش اس نے

علاوہ اسکے اس نے شیا م جی کو حربہ کاری
سودرشن چکر اور کومود کی بخشی گدا بھاری

پھر اسکے بعد اگنی دیوتا رجن اور مری دھرم
مقالہ لکھے کہ کھانڈو بن کو کر دیں آج خاکستر

بहुत سے देवता और इन्द्र थे, खुद भी शरीके-जंग।
हुए थे काफिये उनके मगर इस मारका में तंग।।
मचा था एक हाहा कार खाण्डव बन की घरती पर।
हर इक शै जुज्वे-आतिश बन गई शोला-फिशों होकर।।
अचानक निकला मय दानव भड़कते शोला जारों से।
कहा मुझ को शरण में लो, बचालो इन शरारों से।।
श्री घनश्याम के कहने पर, अर्जुन ने उसे बढ कर।
शरण में ले के अपने, कर दिया उपकार इक उस पर।।

जुज्वे-आतिश = आग का
हिस्सा

शरारों = चिंगारियों

तोहफा-ए-मय दानव

श्री घनश्याम, अर्जुन और मय दानव ने फिर मिल कर।
किया जमना के तट पर योग खाण्डव बन के खंडन पर।।
खयाल इक रोज मय दानव के दिल में इस तरह आया।
कि मैं पान्डव के कारण आग में जलने नहीं पाया।।
अब इस एहसाँ का सर, से बार मैं अपने उतारूँगा।
हुजूरी में बतौर-खास कुछ नज़रें गुजारूँगा।।
यह सोचा और गमन होकर गया बिन्दु सरोवर पर।
वहाँ से तीन चीजें, इन्द्र नगरी को चला लेकर।।
इक उन में शंख था और दूसरा था गुर्जे-फौलादी।
सभा तयार करने की थी सुवम एक सामग्री।।
यह तोहफाजात बख्शी इस तरह पान्डव को उलफ़त से।
कि पहला शंख बख्शा, वीर अर्जुन को मोहब्बत से।।
फिर उसके बाद हेकल भीम को उसने गदा बख्शी।
दिगर उसके युधिष्ठिर को, सभा की देदी सामग्री।।

खयाल = विचार

हुजूरी = सेवा

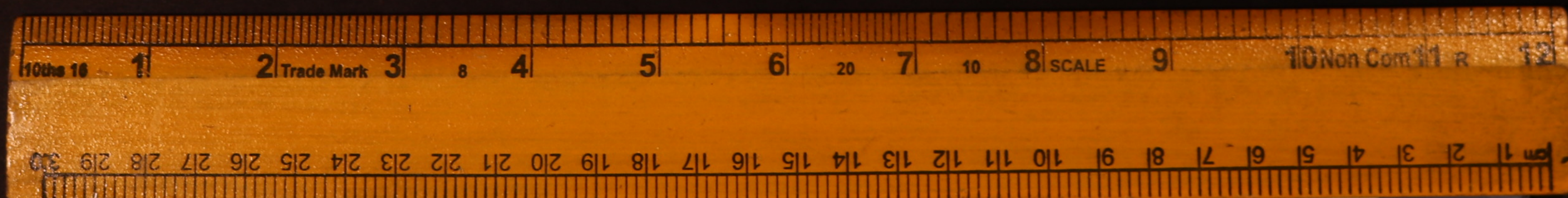
بہت سے دیوتا اور اندر تمہے خود بھی شریک جنگ
ہوئے تمہے قافیے لکے مگر اس معرکہ میں تنگ
مچا تھا ایک ہاہا کار کھانڈو بن کی دھرتی پر
ہر اک شے جزو آتش بن گئی شعلہ فشاں ہو کر
اچانک نکلا میدان بھڑکتے شعلہ زاروں سے
کہا مجھ کو شرن میں لو، بچا لو ان شراروں سے
شری گنیشیا م کے کہنے پر ارجن نے اسے بڑھ کر
شرن میں لے کے اپنے کر دیا اپکاراک اس پر

تحفہ میدانو

شری گنیشیا م ارجن اور میدانو نے پھر مل کر
کیا جمنکے تٹ پر لوگ کھانڈو بن کے کھنڈک
خیال اک روز میدانو کے دل میں اس طرح آیا
کہ میں پانڈو کے کارن آگ میں جلنے نہیں پایا
اب اس احساں کا سر سے بار میں اپنے تاروں گ
مضوری میں بطور حسرت اس کچھ نذریں گزاروں گی
یہ سوچا اور گمن ہو کر، گسب بندو سرور پر
وہاں سے تین چیزیں اندر نگری کو چلا لے کر
اک آن میں ششکھ تھا اور دوسرا تھا گز فولاہی
بسہا تیار کرنے کی تھی سوم ایک سا مگری
یہ تحفہ جات بخشے اس طرح پانڈو کو الفت سے
کہ پہلا ششکھ بخش دیا ارجن کو محبت سے
پھر اس کے بعد پہلے بسم کو اس نے گد بخشی
دگر اس کے یہ ششکھ کو بسہا کی دیدی سا مگری

سلسلہ
اجسوتی گئیہ

सिलसिला-ए
राजसूय यज्ञ



ناردمنی کا مشورہ اور راجسوتی گیت

کسی دن پاندوؤں کو درش ناردمنی نے دکھلایا وہاں کی دیکھ کر شو بھائی دھسترن کو بھی بلوایا
کہا ناردمنی نے یوں یہ دھسترن سے بہ رنج و غم تجھے اسکی خبر بھی ہے کہ پاندو کا ہے کیا عالم
بھلے مانس، اُدھر دنیا میں تو خوشیاں منانے لگا ہے اُدھر انکو نرک میں دکھ بہت پہنچایا جاتا ہے
یہ شو بھائی اس سبھائی کی دیکھ کر دل میرا روتا ہے غلاب اُن پر اُدھر ہر کوک میں صد حیف ہوتا ہے
یہ سنتے ہی یہ دھسترن ہو گیا آرزوہ و مضطر بہت پردرد لہجہ میں کہا اس نے بہ چشم تر
منی جی اب کوئی ترکیب چھکارے کی بتلائیں کہ جس سے ہم پیتا کو اس مصیبت سے چھڑائیں
کہا ناردمنی نے راجسوتی گیت سے مشکل اسی صورت میں حل ہوگی، ملیگی جین کی منزل
یہ دھسترن نے کہا ترکیب کیا ہے گین کر نیکی ہمیں بتلائیں حکمت اس سمندر سے ابھرنے کی
منی نے گیت کرنے کی اُسے ترکیب بتلائی
بڑے ہی مخلصانہ طور سے ہر بات سمجھائی

ناردمنی کا مشورہ اور راجسوتی گیت

کبھی دن پاندوؤں کو درش ناردمنی نے دکھلایا۔
وہاں کی دیکھ کر شو بھائی دھسترن کو بھی بلوایا۔

کہا ناردمنی نے یوں یہ دھسترن سے بہ رنج و غم۔
تو مجھے اسکی خبر بھی ہے کہ پاندو کا ہے کیا عالم۔

بھلے مانس، اُدھر دنیا میں تو خوشیاں منانے لگا ہے۔
اُدھر انکو نرک میں دکھ بہت پہنچایا جاتا ہے۔

یہ شو بھائی اس سبھائی کی دیکھ کر دل میرا روتا ہے۔
غلاب اُن پر اُدھر ہر کوک میں صد حیف ہوتا ہے۔

یہ سنتے ہی یہ دھسترن ہو گیا آرزوہ و مضطر۔
بہت پردرد لہجہ میں کہا اس نے بہ چشم تر۔

منی جی اب کوئی ترکیب چھکارے کی بتلائیں۔
کہ جس سے ہم پیتا کو اس مصیبت سے چھڑائیں۔

کہا ناردمنی نے راجسوتی گیت سے مشکل۔
اسی صورت میں حل ہوگی، ملیگی جین کی منزل۔

یہ دھسترن نے کہا ترکیب کیا ہے گین کر نیکی۔
ہمیں بتلائیں حکمت اس سمندر سے ابھرنے کی۔

منی نے گیت کرنے کی اُسے ترکیب بتلائی۔
بڑے ہی مخلصانہ طور سے ہر بات سمجھائی۔

آلہام = حالہ

اُجڑا = کھڑ/دُکھ

آجودا = اُداس
مُجتر = بے چین
چمے تر = آسوں بھری
آلہ

ہیکمات = ترکیب

راجسوتی گیکہ کا طریقہ

وہ بولے راجسوتی گیکن سے ہوتی ہے حل مشکل اسی ترکیب سے ہوتا ہے قرب ایزدی حاصل
 طریقہ راجسوتی گیک کرنے کا ہے یہ اولیٰ جلا کر آتش انبوہ یعنی شعلہ بالا
 پھر اس میں غلہ و میوہ علاوہ عنبر و روغن کیا جائے پھر ان سب کو سپرد شعلہ روشن
 علاوہ اسکے ثانی گیکن کرنے کی ہے یہ صورت خزانہ ہائے ہفت اقلیم کر کے جمع با عزت

منائے جشن ان سارے لوازم سے اگر کوئی
 تو ہو سکتی ہے ثانی گیک کی پھر آرزو پوری

پانڈو کے حوصلے اور تقسیم کار

پھر اسکے بعد ہی سب بھائیوں نے فرط عجلت سے بنایا ایک منصوبہ سلیقے اور لیاقت سے
 کہا ارجن نے میں لنکا سے سونا لیکے آؤنگا نکل بولا کہ اب پاتال سے منڈپ میں لاؤنگا
 کہا سہدیو نے میں کرشن جی کو دوار کا جا کر یہاں لے آؤنگا فوراً انھیں حالات سمجھا کر

راجسوی یجن کا तरीکا

وہ بولے راجسوی یجن سے ہوتی ہے حل مشکل اسی ترکیب سے ہوتا ہے کوربے-ऐजदी हासिल ॥

तरीका राजसूय यज्ञ करने का है यह ऊला ।
 जला कर आतिशे-अनबोह यानी शोला-ए-बाला ॥

फिर इस में गुल्ला-ओ-मेवा अलावा अंबर-ओ-रौगन ।
 किया जाए फिर उन सबको सिपुर्दे-शोला-ए-रौशन ॥

अलावा इसके सानी यजन करने की है यह सूत ।
 खजीना हाए हफ्त अक्लीम करके जमआ बा इज्जत ॥

मनाए जशन इन सारे लवाजिम से अगर कोई ।
 तो हो सकती है सानी यज्ञ की फिर आरजू पूरी ॥

पांडव के हौसले और तकसीमे-कार

फिर इसके बाद ही सब भाइयों ने फर्ते-उजलत से ।
 बनाया एक मनसूबा सलीके और लियाकत से ॥

कहा अर्जुन ने मैं लंका से सोना लेके आऊंगा ।
 नकुल बोला कि अब पाताल से मंडप मैं लाऊंगा ॥

कहा सहदेव ने मैं कृष्ण जी को, द्वारका जा कर ।
 यहाँ ले आऊंगा फौरन, उन्हे हालात समझा कर ॥

कूर्बे-ऐजदी = इश्वर की
 दया और क्षमा

ऊला = पहला
 आतिशे-अनबोह = बहुत
 बड़ी आग
 अंबर = खुशबु
 रौगन = घी और तेल

खजीना हाए हफ्त
 अक्लीम = सात राज्यों
 के खजाने

लवाजिम = सामग्री

मनसूबा = योजना

کہا پھر بھیم نے میں سارے راجاؤں کو لاؤنگا جو قیدی ہیں جراسندھ کے انھیں جا کر چھڑاؤنگا
 یدھشٹر نے کہا میں آج ستیہ دھرم کا ثمن
 کرونگا کام دھنیو کے لئے باخلت و احسن

یوگنی سے جنگ و صلح

جب اپنی اپنی کہہ کر ہو گئے خاموش سب بھائی پھر اسکے بعد ہی ذہن یدھشٹر میں یہ بات آئی
 کہ پہلے کرشن جی کو دوار کا سے کوئی لے آؤ پھر اے مشور سے یگ کا سب کام نمناؤ
 یہ سن کر جل پڑا سہدیو سمت شیا م بنواری کہ اسکے ساتھ ہی تشریف لائیں کرشن گر بھاری
 ملی سہدیو کو پھر راہ اک یوگنی خود سر بھینکر روپ سے لڑنے پہ آمادہ ہوئی جم کر
 ہوئی دونوں میں جنگ ایسی نہایت جیتی نہ وہ ہارا سوائے صلح کے آپس میں دونوں کو نہ تھا یارا
 برائے دوستی سہدیو کو پھر اُس نے خوش ہو کر
 کروڑوں روپ میں تبدیلی قیمت کا بخشا اور

علیگیہ

کھا फिर भीम ने मैं सारे राजाओं को लाऊंगा।
 जो कैदी है जरासंध के, उन्हें जाकर छुड़ाऊंगा।।

युधिष्ठिर ने कहा मैं आज सत्य धर्म का स्मरण।
 करूंगा काम धेनू के लिए वा खुल्लत-ओ-अहसन।।

योगिनी से जंग-ओ-सुलाह

जब अपनी अपनी कहकर हो गए खामोश सब भाई।
 फिर उसके बाद ही जहने-युधिष्ठिर में यह बात आई।।

कि पहले कृष्ण जी को द्वारका से कोई ले आओ।
 फिर उनके मशविरे से यज्ञ का सब काम निमटाओ।।

यह सुनकर चल पड़ा सहदेव समेत-श्याम बनवारी।
 कि उसके साथ ही तशरीफ लाएँ कृष्ण गिरधारी।।

मिली सहदेव को फिर राह में इक योगिनी खुद सर।
 भयंकर रूप से लड़ने पे आमादा हुई जम कर।।

हुई दोनों में जंग ऐसी, न यह जीती न वह हारा।
 सिवाए सुलह के आपस में दोनों को न था यारा।।

बराए دوستी, सहदेव को फिर उसने खुश होकर।
 करोड़ों रूप में तबदिली-हय्यत का बखशा वर।।

खामोश = चुप
 जहन = दिमाग

खुद सर = अड़यल

सिवाए सुलह = मिलाप
 के अलावा

سہدیو اور یادوں سے جنگ اور شری گھنٹام کی صلح و صفائی

وہاں سے وہ نکل کر دوار کا پہنچا بہر صورت وہاں بھی پیش آئی جنگ کی اسکو وہی حالت
پتے پیکار یادو سامنے چھپیں کر ڈر آئے غرور و تمکنت کے ساتھ شہزوری پر اتر گئے
اسی انداز سے سہدیو نے بھی روپ پھر بدلا ہوا اطریش کی جانب سے حملہ خوب زوروں کا
بہت مارے گئے اس جنگ میں یادو سر میدان بھیانک ایک منظر تھا بپا تھا موت کا طوفان

شری گھنٹام نے ماحول کی دیکھی جو یہ حالت

بہت سمجھا کر سب کو میدان سے کیا نصیحت

قول اور وردان

پھر اسکے بعد ہی سہدیو سے بولے یہ ٹرلی دھر میں تجھ سے خوش ہوا، تو مانگے اب مجھ سے کوئی ڈر
کہا سہدیو نے میں بھی ہوا پرستیں اے بھگوت کہ مجھ سے بھی کوئی ڈر آپ مانگیں اب مہا بلونت
کہا گھنٹام نے اچھا تو پھر اظہار کر اس کا نہ یادوں سے لڑوں گا میں کبھی، اقرار کر اس کا
کیا سہدیو نے گھنٹام سے وعدہ نہ لڑنے کا دیا وردان خوش ہو کر نہ آپس میں جھگڑنے کا
عہ وردان کا محقق یہ معنی قول و قرار عہ خوش عہ کرشن جی کے عزیز واقارب اور خاندان ملے

سہدےو اور یادوں سے جنگ اور شری घनश्याम की सुलह व सफाई

वहाँ से वह निकल कर द्वारका पहुँचा बहर सूरत।
वहाँ भी पेश आई जंग की उसको वही हालत॥
पए पैकार यादव सामने छप्पन करोड आए।
गुल्-ओ-तमकनत के साथ शहजोरी पे इतराए॥
इसी अंदाज से सहदेव ने भी रूप फिर बदला।
हुआ तरफ़ेन की जानिब से हमला खूब जोरों का॥
बहुत मारे गए इस जंग में यादव सरे-मैदों।
भयानक एक मंजर था, बपा था मौत का तूफ़ान॥
श्री घनश्याम ने माहौल की देखी जो यह हालत।
बहुत समझा मना कर सब को मैदों से किया रखसत॥

कौल और वरदान

फिर इसके बाद ही सहदेव से बोले यह मुरलीधर।
मैं तुझ से खुश हुआ, तू माँग ले अब मुझ से कोई वर॥
कहा सहदेव ने, मैं भी हुआ प्रसन्न ऐ भगवत।
कि मुझ से भी कोई वर आप माँगें अब महाबलवंत॥
कहा घनश्याम ने अच्छा तो फिर इजहार कर इसका।
न यादवों से लड़ूंगा मैं कभी, इकरार कर इसका॥
किया सहदेव ने घनश्याम से वादा न लड़ने का।
दिया वरदान खुश होकर, न आपस में झगड़ने का॥

पए पैकार = युद्ध के लिए
गुल् = घमंड
तमकनत = दबदबा, शानो-शौकत

सरे मैदों = रणभूमि

इजहार = प्रकट करना
इकरार = मानना
१) मुखपफुफ = संक्षिप्त
२) अजीज = दोस्त
२) अकारिव = कुरीवी मित्र

१) वरदान का मुखपफुफ बमानी कौल व करार २) कृष्णजी के अजीज व अकारिव और खानदान वाले

کھا سہیلو نے، دیس آپ بھی وردان اب مجھکو
 کہ ہم سب بھائیوں کو زندگی بھر شام بنواری
 کیا گھنٹام نے، سہیلو سے وعدہ اعازت کا
 کہا سہیلو نے سرکار میں لینے کو آیا ہوں
 یہ شہر اور پانڈو منتظر ہیں آپ کے سجن
 چلے چلے یہاں اندر نگری اب تو میں موہن
 وہاں اب یگ کاسب، نظم اے گھنٹام کرنا ہے
 لہذا آپ ہی کے مشورے سے کام کرنا ہے

جرے-انوبوہ

یہ سنکر دوار کا سے چل پڑے پھر شام بنواری
 پھر اسکے بعد ارجن اور شری گھنٹام جی ملکر
 قریب بحر پہنچے اور کیا ہنمان کا درشن
 وہاں سے دولت و ثروت کا اک انبار لے آئے
 یہ شہر نے کبھی دیکھی نہ تھی اتنی بڑی دولت
 خوشی سے مجھم کر بولایا ہے بھگوان کی قدرت

البتا ف و کر م =
 مہر خانی

اآجڑت = پناہ مے لےنا
 اآجڑت = مدد، چندا

خا تیر = واسے

مونتجیر = پر تیکھا کرنے
 والا

نجم = پربندھ

ب-دو شکاری = کٹیناई کے
 साथ

مالو جڑ = دھن، داولت
 کرور فر = رار

دور = مو تہ
 سیمو-جڑ = دھن، داولت

دکھائیں ایسی الطاف و کرم کی شان اب مجھکو
 مدد دینے کا وعدہ کیجئے اے کرشن گرو دھاری
 مصیبت اور پریشانی میں امداد و اعانت کا
 سفر کا دکھ فقط اک آپ کی خاطر اٹھایا ہوں
 یہ شہر اور پانڈو منتظر ہیں آپ کے سجن
 چلے چلے یہاں اندر نگری اب تو میں موہن
 وہاں اب یگ کاسب، نظم اے گھنٹام کرنا ہے
 لہذا آپ ہی کے مشورے سے کام کرنا ہے

نر انبوہ

یہ سنکر دوار کا سے چل پڑے پھر شام بنواری
 پھر اسکے بعد ارجن اور شری گھنٹام جی ملکر
 قریب بحر پہنچے اور کیا ہنمان کا درشن
 وہاں سے دولت و ثروت کا اک انبار لے آئے
 یہ شہر نے کبھی دیکھی نہ تھی اتنی بڑی دولت
 خوشی سے مجھم کر بولایا ہے بھگوان کی قدرت

فقط اک ملک لنکا سے ملا ہے جبکہ مال اتنا
تو باقی اور ملکوں سے ملیگا مال و زر کتنا
یہ باتیں سوچ کر وہ اپنے دل میں خوب شاداں تھا
زرِ انبوہ سے اس کا دماغ و قلب فرحان تھا

تسخیرِ ہفت اقلیم

یہ ہمشہر نے کہا گنیشام سے کیا کام کرنا ہے
بتاؤ گ کا کیا نظم دل آرام کرنا ہے
کہا گنیشام نے تسخیرِ ہفت اقلیم باقی ہے
نظامِ حکمرانی میں ابھی ترسیم باقی ہے
یہ ہمشہر نے یہ سن کر بھائیوں کو اپنے بلوایا
انھیں تسخیرِ ہفت اقلیم پر مامور فرمایا
کہا اس نے کہ تم سب پھیل جاؤ سارے عالم میں
کمی آنے نہ پائے اب تمہارے عزمِ محکم میں
چلے پھر بھیم ارجن اور نکل سہیلو سب بھائی
قدم بڑھ بڑھکے اُنکے چومتا تھا اوجِ دارائی
کوئی مصر و اکش اور کوئی ایران تک پہنچیا
کوئی افغان و بابل اور کوئی یونان تک پہنچیا
کوئی ان میں سے برما چین اور جاپان میں آیا
بہر جادو ہر منزل جہان رنگ و بو پایا
مُسخر کر لیا پھر سب نے ملکر ارضِ عالم کو
جھکایا ساری دنیا کے شہنشاہوں کے پرچم کو
طلائے تاب و سمیں لے کے وہ لوٹے غنیمت میں
نہایت شان سے داخل ہوئے اپنی ولایت میں
پھر اس مالِ غنیمت کو اکٹھے کر کے پانڈو نے
بجائے خوب ملکر شادیاں اور نقارے

تسخریہ-ہفت اقلیم

یوڈیشیر نے کہا غنیشام سے کیا کام کرنا ہے
بتاؤ یج کا کیا نظم، دل آرام کرنا ہے
کہا غنیشام نے تسخریہ-ہفت اقلیم باقی ہے
نیجام-ہوکم-رانی میں ابھی ترسیم باقی ہے
یوڈیشیر نے یہ سن کر بھائیوں کو اپنے بولوا یا
وہ تسخریہ-ہفت اقلیم پر مامور فرمایا
کہا اس نے کہ تم سب، فیل جاؤ سارے عالم میں
کمی آنے نہ پاؤ اب تمہارے اُجمے-مہکم میں
چلے فیر بھی، ارجن اور نکول، سہدے سب بھائی
کدم بڑھ بڑھکے اُنکے، چومتا تھا اوجے-دارائی
کوئی افغان-او- بابل اور کوئی ایران تک پہنچا
کوئی میسرو مرقش اور کوئی یونان تک پہنچا
کوئی ان میں سے برما، چین اور جاپان میں آیا
بھر جادو، بھر مہر جہان-رنگ-او-بو پایا
مُسخر کر لیا فیر سب نے ملکر ارجے-آلہم کو
شکا یا ساری دُنیا کے شہنشاہوں کے پرچم کو
تلاہ تاب-او-سیمی لے کے وہ لوتے گنیمت میں
نیہایت شان سے داخیل ہوا اپنی ویلا یات میں
فیر اس مالے-گنیمت کو اکڈٹے کر کے پاڈو نے
بجاہ رُوب ملکر شادیاں اور نکارے

شادوں = خوش
فرہوں = پرسن
جرے-انبوہ = بہت
جدا دا غن
تسخریہ-ہفت اقلیم =
سات راجوں کو ویج
کرنا

نیجام-ہوکم-رانی =
راج کا شاسن

آلہم = جگ
اُجمے-مہکم = مہر
یرا دا

اوج = اُچا
دارائی = بادشاہی

مُسخر = ویجی کر
لیا ارجے-آلہم =
ساری پُٹھی

تلاہ-تاب و سیمی =
سونا اور چاندی
ویلا یات = راج
مالے-گنیمت = لُٹ کا
مال

माले-गनीमत का जाएजा

फिर इसके बाद ही घनश्याम जी ने फतहो-नुसरत का।
लिया अच्छी तरह से जाएजा, माले-गनीमत का।।
फकत मुल्के-जरासंग रह गया था फतह होने से।
बचा था शाह जिसका, मौत के पहलू में सोने से।।
कहा घनश्यामजी ने, है जरासंग का निशाँ जब तक।
न होगा यज्ञ, बाकी उसकी है उम्मे-रवाँ जबतक।।
मिटाओ पहले बढ़कर सफहा-ए-हस्ती से नाम उसका।
बढ़ो, और मुन्तकिल परलोक में, कर दो मकाम उसका।।
यह सुनकार भीम-ओ-अर्जुन और जनाबे कृष्ण गिरधारी।
जरासंगी हुक्मत में हुए दाखिल ब दुशवारी।।
बदलकर ले लिया था भेस तीनों ने ब्रह्मण का।
हिफाजत शर्त थी चूँके, वतन था एक पुर-फन का।।
इधर राजा जरासंग ने, फकत जादू की ताकत से।
लिया कारे-निगहबानी तहय्युर खेज कुव्वत से।।
कुछ ऐसी हड्डियाँ आवेजाँ करदी, बाबे-ऐवाँ पर।
कि जो दुश्मन हो मेरा, सामने आजाए वह खुल कर।।
इसी कारण श्री घनश्याम, अर्जुन, भीम ने मिलकर।
महल की तोड़दी दीवार, और दाखिल हुए अंदर।।

फतहो-नुसरत = विजय
माले-गनीमत = प्राप्त
घन
जाएजा = निरक्षण

कारे-निगहबानी =
चौकशी कार्य
तहय्युर = आश्चर्य
बाबे-ऐवाँ = महल के
द्वार

आरजू-ए-जंग

गरीबों को जहाँ राजा जरासंग दान करता था।
खुशी से झोलियाँ हर रोज़ मोहताजों की भरता था।।

१) यह लफ्ज़ जरासन्ध है लेकिन शरी ज़रूरत के लिए जरासंग इस्तेमाल किया गया है।

माल गनीमत का جائزه

पिरासके बाद ही गनश्याम जी ने फतह वनरत का
फकत मुल्क जरासंग रह गया था फतह होने से
कहा गनश्याम जी ने है जरासंग का नशा जब तक
न होगा यज्ञ बाकी उसकी है उम्मे-रवाँ जबतक
मिटाओ पहले बढ़कर सफहा-ए-हस्ती से नाम उसका
बढ़ो और मुन्तकिल परलोक में कर दो मकाम उसका
यह सुनकार भीम-ओ-अर्जुन और जनाबे कृष्ण गिरधारी
जरासंगी हुक्मत में हुए दाखिल ब दुशवारी
बदलकर ले लिया था भेस तीनों ने ब्रह्मण का
हिफाजत शर्त थी चूँके वतन था एक पुर-फन का
इधर राजा जरासंग ने फकत जादू की ताकत से
लिया कारे-निगहबानी तहय्युर खेज कुव्वत से
कुछ ऐसी हड्डियाँ आवेजाँ करदी बाबे-ऐवाँ पर
कि जो दुश्मन हो मेरा सामने आजाए वह खुल कर
इसी कारण श्री घनश्याम अर्जुन भीम ने मिलकर
महल की तोड़दी दीवार और दाखिल हुए अंदर

आरजू-ए-जंग

गरीबों को जहाँ राजा जरासंग दान करता था
खुशी से झोलियाँ हर रोज़ मोहताजों की भरता था
१) यह लफ्ज़ जरासन्ध है लेकिन शरी ज़रूरत के लिए जरासंग इस्तेमाल किया गया है

وہیں خیرات لینے کیلئے یہ لوگ آ بیٹھے
 بالآخر دان لے لے کر برہمن اٹھ گئے سارے
 جراسنگ نے کہا کیوں، کیلئے بیٹھے ہو تم آخر
 وہ بولے اے مہاراجہ جراسنگ ہو کرم ہم پر
 ہماری اک تمنا ہے اگر پوری وہ ہو جائے
 کہہ راجہ نے میں اس بات کا اظہار کرتا ہوں
 کہہ گنیشام نے راجہ جراسنگ تو سر میداں
 لڑائی کے لیے تیار ہو، بس ہے یہی ارماں

جواب جراسنگ

یہ سن کر ہنس پڑا وہ، اور بولا خیر نادانوں
 مگر تم نے لڑائی کے لئے پاپڑ یہ کیوں بیدلا
 اگر ایسے بھی تم مجھ سے لڑائی کے لئے کہتے
 لڑائی سے مجھے انکار کب ہے شوق سے آؤ
 لڑائی چاہتے ہو تو لڑو، تم مجھ سے دیوالو
 یہ بچوں جیسی ہٹ اور جھپٹ کیل کیوں کھیلا
 تو کیا اپنے ارادے میں کبھی ناکام تم سے
 لڑو اور لڑ کے اپنی ہمت مردانہ دکھلاؤ

مہ پारे = चंद्रमा के
 टुकड़े

करम = दया

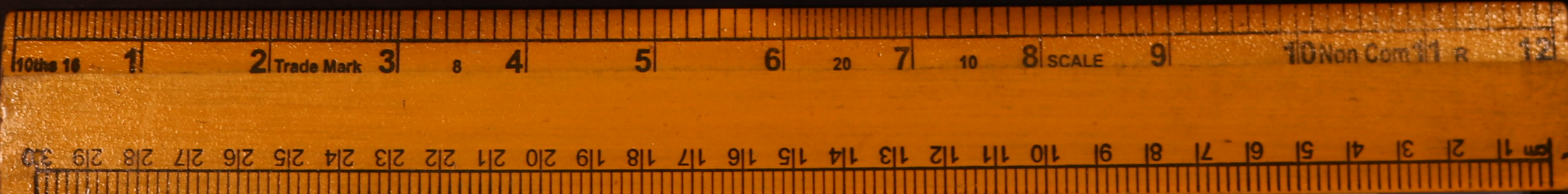
तमन्ना = कामना

सरे-मैदों = रणभूमि

खैर नादानों = अच्छा
 मुखों

जवाबे-जरासंध

यह सुनकर हँस पड़ा, वह और बोला खैर नादानों।
 लड़ाई चाहते हो तो लड़ो, तुम मुझ से दीवानों।।
 मगर तुम ने लड़ाई के लिए पापड़ यह क्यों बेला।
 यह बच्चों जैसी हट, और छल कपट का खेल क्यों खेला।।
 अगर ऐसे भी तुम मुझ से, लड़ाई के लिए कहते।
 तो क्या अपने इरादे में कभी नाकाम तुम रहते।।
 लड़ाई से मुझे इनकार कब है, शौक से आओ।
 लड़ो और लड़ के अपनी, हिम्मते-मरदाना दिखलाओ।।



مگر تم نے تو اپنی بزدلی کی انتہا کر دی
مہل کی توڑ کر دیوار، دیخلائی ہے نا مہی ۱۱
چلو اچھا کیا تم نے بہت اچھا کیا تم نے
چلو اچھا کیا تم نے، بہت اچھا کیا تم نے
مگر لڑنے سے پہلے یہ کہو تم کون ہو، کیا ہو
کہاں سے آئے ہو، کیا نام ہے کس کے یو دھا ہو

کृष्णجی کا ارشاد

یہ سن کر شیا م جی بولے یہ ارجن وہ دلاور ہے
کی جس نے فتح پائی اندر پر شیر غصفر ہے
جلا کر جس نے کھانڈو بن کوئل میں بھسم کر ڈالا
سو تم میں جسے پہنا پنیچالی نے ور مالا
مجھے پہچان ہیں یوں کرشن جسے کنس کو مارا
دلیری کامری دیکھا ہے اس دنیا نے نظارہ
مرے بعد اس جگہ جو تیرا ہے فیل افگن ہے
ہے جسکا نام نامی بھیم جو فولادو آہن ہے
بہت سے راکشس کی چیر ڈولی چھاتیان جس نے
چبا ڈالی ہیں شیران و غاکی ہڈیاں جس نے
اب ان میں سے جراسنگ کس سے لڑے کا ارادہ ہے
سری ٹکر کاموزوں کون تینوں میں زیادہ ہے

شیر-گجنگر =
دھاڑتا شیر

موجوں = برباد کا

جراسنگ کا مکرر ہجڑہارے- خیاں

یہ سننے ہی متانت سے جراسنگ نے دہن کھولا
نیہایت پُر اثر انداز میں وہ اس طرح بولا

ماتانت = گمبیرتا
دھن = مٹھ

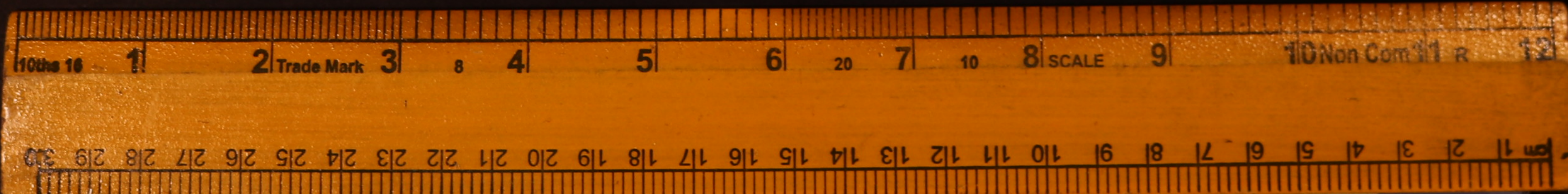
مگر تم نے تو اپنی بزدلی کی انتہا کر دی
مہل کی توڑ کر دیوار، دیخلائی ہے نا مہی ۱۱
چلو اچھا کیا تم نے بہت اچھا کیا تم نے
چلو اچھا کیا تم نے، بہت اچھا کیا تم نے
مگر لڑنے سے پہلے یہ کہو تم کون ہو، کیا ہو
کہاں سے آئے ہو، کیا نام ہے کس کے یو دھا ہو

کرشن جی کا ارشاد

یہ سن کر شیا م جی بولے یہ ارجن وہ دلاور ہے
کی جس نے فتح پائی اندر پر شیر غصفر ہے
جلا کر جس نے کھانڈو بن کوئل میں بھسم کر ڈالا
سو تم میں جسے پہنا پنیچالی نے ور مالا
مجھے پہچان ہیں یوں کرشن جسے کنس کو مارا
دلیری کامری دیکھا ہے اس دنیا نے نظارہ
مرے بعد اس جگہ جو تیرا ہے فیل افگن ہے
ہے جسکا نام نامی بھیم جو فولادو آہن ہے
بہت سے راکشس کی چیر ڈولی چھاتیان جس نے
چبا ڈالی ہیں شیران و غاکی ہڈیاں جس نے
اب ان میں سے جراسنگ کس سے لڑے کا ارادہ ہے
سری ٹکر کاموزوں کون تینوں میں زیادہ ہے

جراسنگ کا مکرر اٹھارہ خیال

یہ سننے ہی متانت سے جراسنگ نے دہن کھولا
نیہایت پُر اثر انداز میں وہ اس طرح بولا



کی ہے، بالک کشن کہتا ہے، تیرا نام ہے ارجن۔
 دیگر اسکے ہیں اندر کے مانند لاکھوں گن
 اگرچہ تو ہی ارجن ہے، تو لڑنے کی نہ کجرات
 یہ دونوں جو ترے ساتھی ہیں وہ کار و بزن ہیں
 ہے میرا مشورہ یہ، انکی باتوں میں نہ تو آنا
 ابھی تو کھیلنے کھانے کے دن ہیں تیرے اے نادان
 ہے اب بھی وقت اے نادان بچے ضد نہ کر گھر جا
 اگرچہ تلخ سے بھی تلخ تر ہے گفتگو میری
 میں بچوں کو ہمیشہ ہی نظر انداز کرتا ہوں
 بھلا بچوں کے آگے کوئی جو ہر کیسے دکھلائے
 یہاں اب بیچ گئے ہیں صرف تیرے بعد دو دشمن
 بتا اے شام، کیوں تو بار بار لڑنے کو آتا ہے
 مجھے خود بھی حیا آتی ہے اک کائر سے لڑنے کو
 نہیں ہے تو بھی اس قابل ابھی اے بزدل دون
 اب اسکے بعد صرف اک بھیم ہی رہتا ہے اس قابل
 کی ہے، بالک کشن کہتا ہے، تیرا نام ہے ارجن۔
 دیگر اسکے ہیں اندر کے مانند لاکھوں گن
 اگرچہ تو ہی ارجن ہے، تو لڑنے کی نہ کجرات
 یہ دونوں جو ترے ساتھی ہیں وہ کار و بزن ہیں
 ہے میرا مشورہ یہ، انکی باتوں میں نہ تو آنا
 ابھی تو کھیلنے کھانے کے دن ہیں تیرے اے نادان
 ہے اب بھی وقت اے نادان بچے ضد نہ کر گھر جا
 اگرچہ تلخ سے بھی تلخ تر ہے گفتگو میری
 میں بچوں کو ہمیشہ ہی نظر انداز کرتا ہوں
 بھلا بچوں کے آگے کوئی جو ہر کیسے دکھلائے
 یہاں اب بیچ گئے ہیں صرف تیرے بعد دو دشمن
 بتا اے شام، کیوں تو بار بار لڑنے کو آتا ہے
 مجھے خود بھی حیا آتی ہے اک کائر سے لڑنے کو
 نہیں ہے تو بھی اس قابل ابھی اے بزدل دون
 اب اسکے بعد صرف اک بھیم ہی رہتا ہے اس قابل

ہیرا = پریشان

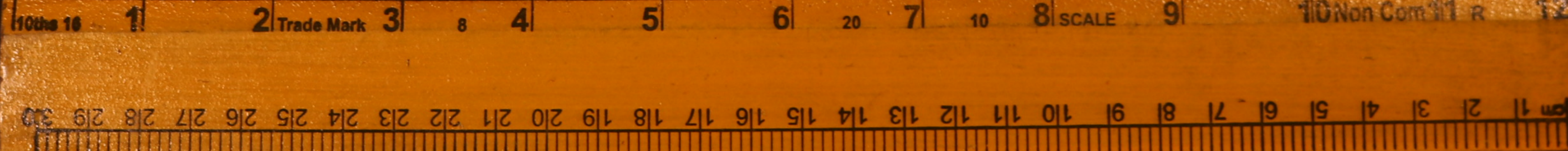
خیر-او-شر = अच्छا
 بوجھ = کٹور

آگاہ = شکایت

بارہا = ہمیشہ

بوجھدیلے-دوراں =
 کاہر

دگر اسکے ہیں تجھ میں اندر کے مانند لاکھوں گن
 نہ دے اٹھی جوانی میں تو اپنی موت کو دعوت
 تجھے مروانا مجھ سے چاہتے ہیں، تیرے دشمن میں
 چڑھا دینگے تجھے اب بھینٹ پر یہ ہیں بڑے دانا
 ادھر تو آگیا ہے، ماں ادھر ہو گئی تری حیراں
 خبر تجھ کو نہیں ہے خیر و شر کی، بے خبر گھر جا
 مگر یہ سوچ، کیا لڑنے کے قابل عمر ہے تیری
 جو ہم پلہ ہیں ان سے جنگ کا آغاز کرتا ہوں
 برابر کی جو چوٹیں ہوں تو لڑنے میں مزہ آئے
 مگر ان میں سے ہے اک کرشن، جو شام ہے لہو برفن
 دکھا کر جھل کپٹ پھر بزدلی سے بھاگ جانا ہے
 مگر اک تو ہے جو ہر بار آتا ہے جھگڑنے کو
 کہ تو میرے مقابل ٹیک سکے آکر سر میدان
 کہ جس سے آج لڑنے میں خوشی ہوگی مجھے حاصل
 دگر اسکے ہیں تجھ میں اندر کے مانند لاکھوں گن
 نہ دے اٹھی جوانی میں تو اپنی موت کو دعوت
 تجھے مروانا مجھ سے چاہتے ہیں، تیرے دشمن میں
 چڑھا دینگے تجھے اب بھینٹ پر یہ ہیں بڑے دانا
 ادھر تو آگیا ہے، ماں ادھر ہو گئی تری حیراں
 خبر تجھ کو نہیں ہے خیر و شر کی، بے خبر گھر جا
 مگر یہ سوچ، کیا لڑنے کے قابل عمر ہے تیری
 جو ہم پلہ ہیں ان سے جنگ کا آغاز کرتا ہوں
 برابر کی جو چوٹیں ہوں تو لڑنے میں مزہ آئے
 مگر ان میں سے ہے اک کرشن، جو شام ہے لہو برفن
 دکھا کر جھل کپٹ پھر بزدلی سے بھاگ جانا ہے
 مگر اک تو ہے جو ہر بار آتا ہے جھگڑنے کو
 کہ تو میرے مقابل ٹیک سکے آکر سر میدان
 کہ جس سے آج لڑنے میں خوشی ہوگی مجھے حاصل



وہ ہے میرے برابر کا میں ہوں اسکے برابر کا
وہی اک سورما رہ گیا ہے میری فکر کا

گرز آہنی کے جوہر

یہ کہہ کر اٹھ گیا راجہ جراسنگ چھوڑ کر آسن
دوہیں منگو الیں فوراً دو گدائیں، یدھ کے کارن
اور اس میں سب گدا، اک بھیم کو دیدی، دلاور نے
دکھائی شان آئین و غاکی مرد سر پر نے
اور اسکے بعد دونوں سرد میدان شہر کے باہر
گدا لے کر چلے خود میں و نازاں شہر کے پاہر
پہنچ کر یدھ بھومی پر ہوئے استاودہ لڑنے پر
نظر آتے تھے دونوں سورما آمادہ لڑنے پر
گدا لے کر بڑھا راجہ جراسنگ بھیم کی جانب
رہا مابعد پہلا وار کرنے میں وہی غالب
بہادر بھیم معمولی تو لڑو یا نہ تھا کوئی
وہ اک فنکار تھا، جاٹ اور پوربیانہ تھا کوئی
جراسنگ کے اچانک وار پر گھبرا کے رہ جاتا
جو ضرب گرز پر سر ٹٹکتا، تھکے رہ جاتا
بدل کر پنیتر افور یا خود کو دشمن سے
نکل آیا وہ مثل تیر اسکی ضرب سے سن سے
اب اسکے بعد باری بھیم کی تھی وار کرنے کی
نہ مہلت بھیم نے دی اسکو ذرہ بھر بھرنکی
کئے پھر بے تحاشہ پے بے پسات آٹھ وار ایسے
جھڑے ہیں خند و خال گرز سے برقی و شر ایسے
کہ جیسے رات میں جگنو فضا میں جھلملاتے ہوں
ہزاروں دیپ گویا جلتے بجھتے ٹٹماتے ہوں

وہ ہے میرے برابر کا میں ہوں اسکے برابر کا
وہی اک سورما، اب رہ گیا ہے میری فکر کا

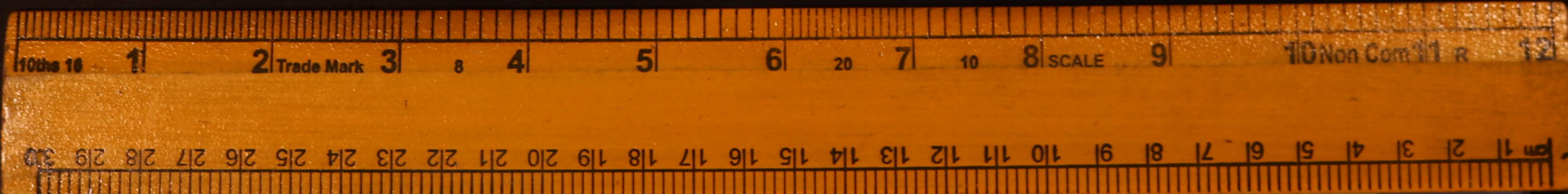
گورجے-آہنی کے جواہر

یہ کہہ کر اٹھ گیا راجہ جراسنگ چھوڑ کر آسن
دوہیں منگو الیں فوراً دو گدائیں، یدھ کے کارن
اور اس میں سب گدا، اک بھیم کو دیدی، دلاور نے
دکھائی شان آئین و غاکی مرد سر پر نے
اور اسکے بعد دونوں سرد میدان شہر کے باہر
گدا لے کر چلے خود میں و نازاں شہر کے پاہر
پہنچ کر یدھ بھومی پر ہوئے استاودہ لڑنے پر
نظر آتے تھے دونوں سورما آمادہ لڑنے پر
گدا لے کر بڑھا راجہ جراسنگ بھیم کی جانب
رہا مابعد پہلا وار کرنے میں وہی غالب
بہادر بھیم معمولی تو لڑو یا نہ تھا کوئی
وہ اک فنکار تھا، جاٹ اور پوربیانہ تھا کوئی
جراسنگ کے اچانک وار پر گھبرا کے رہ جاتا
جو ضرب گرز پر سر ٹٹکتا، تھکے رہ جاتا
بدل کر پنیتر افور یا خود کو دشمن سے
نکل آیا وہ مثل تیر اسکی ضرب سے سن سے
اب اسکے بعد باری بھیم کی تھی وار کرنے کی
نہ مہلت بھیم نے دی اسکو ذرہ بھر بھرنکی
کئے پھر بے تحاشہ پے بے پسات آٹھ وار ایسے
جھڑے ہیں خند و خال گرز سے برقی و شر ایسے
کہ جیسے رات میں جگنو فضا میں جھلملاتے ہوں
ہزاروں دیپ گویا جلتے بجھتے ٹٹماتے ہوں

آہنی-آ-وگا = تھائی
کا قانون

خودبین-آ-ناجی =
بھمبند گورج

وہ تھائی = تھائی
وہ-آ-شہر = چینگری



غرض دونوں ہی شہر زوری میں بیکتاے زمانہ تھے ہنرمندی میں او حد تھے، دلیری میں یگانہ تھے
گدا آپس میں ٹکراتے تو کڑکا رعد سا ہوتا گر جتے بادلوں کی گرد گڑا ہٹ سے سوا ہوتا
فضائیں کانپ اٹھتی تھیں گداؤں کے دھمکے سے پہاڑوں کے جگر پھٹتے تھے گرزوں کے جھمکے سے

بالا غر لڑتے لڑتے ضربے گرز گراں لڑے

مگر بہت نہ لڑی اور نہ اچھے حوصلے چھوڑے

ملٹھ پٹھ کے جوہر یعنی

کشتی کے داؤں پیچ

گدا کو چھوڑ، آمادہ ہوئے وہ ہاتھ پائی پر کہ جیسے ساند ڈوٹکرائیں بے حد مشتعل ہو کر
صدائے ٹھونکنے کی بار بار اٹھتی تھی میدان سے بہم دست و گریباں تھے وہ پورے غزم و ایقان سے
کبھی گردن پہ وہ اک دوسرے کی تھاپ دیتے تھے اسی انداز سے پھر جائزہ قوت کا لیتے تھے
وہیں سے ٹانگ کوئی مارنے کی سمت تھا مائل کوئی پیٹ کھینچنے کی کر رہا تھا سستی لا حاصل
کسی نے کھینچ کر دستی، مکر کو زور سے گانٹھا مگر ہاتھوں کا حلقہ چیر کر، کوئی نکل بھاگا
کبھی کوئی یکا یک لڑتے لڑتے گر پڑا نیچے وہیں سے ڈھکی کھا کر وہ آیا، پیٹھ کے پیچھے

گر ج دوہوں ہی شہر زوری میں بیکتاے زمانہ تھے ہنرمندی میں او حد تھے، دلیری میں یگانہ تھے
گدا آپس میں ٹکراتے تو کڑکا رعد سا ہوتا گر جتے بادلوں کی گرد گڑا ہٹ سے سوا ہوتا
فضائیں کانپ اٹھتی تھیں گداؤں کے دھمکے سے پہاڑوں کے جگر پھٹتے تھے گرزوں کے جھمکے سے

بالا غر لڑتے لڑتے ضربے گرز گراں لڑے
مگر بہت نہ لڑی اور نہ اچھے حوصلے چھوڑے

ملٹھ پٹھ کے جوہر یعنی
کشتی کے داؤں پیچ

گدا کو چھوڑ، آمادہ ہوئے وہ ہاتھ پائی پر کہ جیسے ساند ڈوٹکرائیں بے حد مشتعل ہو کر
صدائے ٹھونکنے کی بار بار اٹھتی تھی میدان سے بہم دست و گریباں تھے وہ پورے غزم و ایقان سے
کبھی گردن پہ وہ اک دوسرے کی تھاپ دیتے تھے اسی انداز سے پھر جائزہ قوت کا لیتے تھے
وہیں سے ٹانگ کوئی مارنے کی سمت تھا مائل کوئی پیٹ کھینچنے کی کر رہا تھا سستی لا حاصل
کسی نے کھینچ کر دستی، مکر کو زور سے گانٹھا مگر ہاتھوں کا حلقہ چیر کر، کوئی نکل بھاگا
کبھی کوئی یکا یک لڑتے لڑتے گر پڑا نیچے وہیں سے ڈھکی کھا کر وہ آیا، پیٹھ کے پیچھے

مल्लयुद्ध के जौहर

यानी कुश्ती के दाँव पेंच

गदा को छोड़, आमादा हुए वह हाथा पाई पर।
कि जैसे साड दो टकराएँ, बेहद मृगतईन हो कर॥

सदा खम ठोकने की, बार बार उठती थी मैदाँ से।
वहम दस्त-ओ-गिरेवाँ थे, वह पूरे अस्मो-डकाँ से॥

कभी गर्दन पे वह डक दूसरे की थाप देते थे।
इसी अंदाज से फिर, जाणजा कुव्वत को लेते थे॥

वहीं से टाँग कोई, मारने की सम्त था माईल।
कोई पट खींचने की, कर रहा था सईण-ला हासिल॥

किसी ने खींच कर दस्ती, कमर को जोर से गाठा।
मगर हाथों का हलका चीर कर, कोई निकल भागा॥

कभी कोई यकायक, लड़ने-लड़ने गिर पड़ा नीचे।
वही से देकली खाकर वह आया पीठ के पीछे॥

गदाजोरी = लकड़

गदासा = वादल की

गरज

फजाराँ = जगाराँ

जर्ब = मार मारा

गुजे-गिरा = मारा गदा

आमादा = नेवार

मृगतईन = नाशमे

कुव्वत = शक्ति

کبھی نیچے کوئی لا کر مستان خوب دھرتی پر |
 کبھی گردن سجا دیتا تھا کوئی گھٹنا رکھ کر
 کوئی ان میں سے ساندی کھینچ کر گھسا لگاتا تھا |
 کبھی تنگ آ کے پورے ہوش میں مونڈھے چڑھاتا تھا
 کوئی فوراً نکلتا سر کی ٹکئی کھاکے نیچے سے |
 اچانک ڈال دیتا جانگے میں ہاتھ پیچھے سے
 بالآخر لڑتے لڑتے دونوں چوڑے دھڑے پہ پھر آئے |
 ہنر کے پتیرے اک دوسرے کو خوب دکھائے
 اچانک خوبصورت دواؤں مارا بھیم نے اُس پر |
 جراسنگ چاروں شانے چیت گرا پھر سامنے آ کر
 پک کر بھیم فوراً چڑھ گیا یوں اسکے سینے پر |
 ہو جیسے شیر آمادہ لہو گردن کا پسینے پر
 مگر فوراً جراسنگ زور فطری اور طاقت سے |
 پلٹ کر ہو گیا پٹ اپنی دیرینہ مہارت سے
 اُسے پھر خوب رسا پھل گئے تھے ہاتھ پیر اسکے |
 جراسنگ جیسا شیطان دھیل اک پڑتا بغیر اسکے

غروب مہرنگ یوں دھڑپک ہوتی رہی آخر

مگر اک دوسرے کو زیر کرنے سے رہے قاصر

ثباتِ بھیم میں تنزل

دساتیر و غامیس یہ بھی تھا دستور اک بہتر |
 لڑائی بند ہو جاتی تھی سورج ڈوب جانے پر
 غروب مہر پر دونوں جواں لڑنے سے باز آئے |
 پلٹ کر رنگ بھومی سے بشتانِ فخر و ناز آئے

کبھی نیچے کوئی لا کر مستان خوب دھرتی پر |
 کبھی گردن سجا دیتا تھا کوئی گھٹنا رکھ کر
 کوئی ان میں سے ساندی کھینچ کر گھسا لگاتا تھا |
 کبھی تنگ آ کے پورے ہوش میں مونڈھے چڑھاتا تھا
 کوئی فوراً نکلتا سر کی ٹکئی کھاکے نیچے سے |
 اچانک ڈال دیتا جانگے میں ہاتھ پیچھے سے
 بالآخر لڑتے لڑتے دونوں چوڑے دھڑے پہ پھر آئے |
 ہنر کے پتیرے اک دوسرے کو خوب دکھائے
 اچانک خوبصورت دواؤں مارا بھیم نے اُس پر |
 جراسنگ چاروں شانے چیت گرا پھر سامنے آ کر
 پک کر بھیم فوراً چڑھ گیا یوں اسکے سینے پر |
 ہو جیسے شیر آمادہ لہو گردن کا پسینے پر
 مگر فوراً جراسنگ زور فطری اور طاقت سے |
 پلٹ کر ہو گیا پٹ اپنی دیرینہ مہارت سے
 اُسے پھر خوب رسا پھل گئے تھے ہاتھ پیر اسکے |
 جراسنگ جیسا شیطان دھیل اک پڑتا بغیر اسکے

سباتِ بھیم میں تنزل

دساتیر و غامیس یہ بھی تھا دستور اک بہتر |
 لڑائی بند ہو جاتی تھی سورج ڈوب جانے پر
 غروب مہر پر دونوں جواں لڑنے سے باز آئے |
 پلٹ کر رنگ بھومی سے بشتانِ فخر و ناز آئے

گھٹنے-مہر = سورج کا
 ڈوبنا
 جیر = پراجن

دساتیر-وگا = یوگا
 کا قانون

لےھا جڑا یوں ہی میداں میں وہ روزانہ نکلتے تھے۔
 سہرے شام تک، کوشی کے داوے پंच चलते थे॥
 وہ ستائیس دن تک دھڑک کر رہے ہوئے
 وہ ستائیس دن مکھ مدھ سے بھیم گھبرا کر
 شری گھنشیام سے کہنے لگا یوں بادل مضطرب
 لڑوں اس فیل پیکر سے نہیں طاقت نہیں مجھ میں
 جراسنگ سے تو اب شنگھرش کی جرات نہیں مجھ میں
 یہی عالم رہا تو میں یقیناً مارا جاؤں گا
 کسی صورت سے بھی میں زیر اسکو کرنا پڑے گا
 جواب دے چکی ہے میری ہمت اور مری قوت
 بچائیں آپ اس شیطان سے مجھ کو ہر صورت

آخیرش = اُنت میں

وا دیتے-موجتر = بے چین
 دیتے

श्री कृष्ण की रहनुमाई और दावें पंच के गुर

श्री घनश्यामजी ने गौर से उसकी सुनी बातें।
 बताई फिर उन्होंने, उसको गुर की बात और घातें॥
 वह बोले हौसले से काम ले ऐ भीम फरजाने।
 हमेशा खेलते हैं शमा की लौ से ही परवाने॥
 हवादिस में अमल और जुहद ही, मर्दों का जौहर है।
 जो सीना चीर कर मौजों का निकले वह शनावर है॥
 यह मैं भी जानता हूँ, है जरासंग आहनी पैकर।
 दिलेरी और शैह जोरी में वह तुझसे नहीं कमतर॥
 मगर वह कल तेरे हाथों ही रण में मारा जाएगा।
 कजा का जाम तू ही कल, उसे जाकर पिलाएगा॥

फरजाने = बुद्धिमान

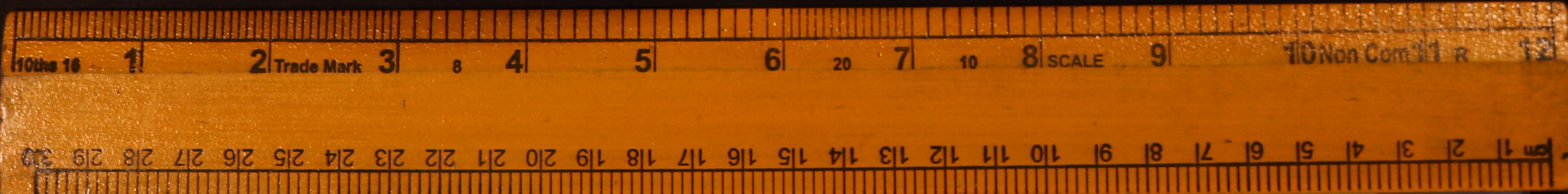
हवादिस = संकट
 जुहद = कोशिश
 जौहर = शान
 शनावर = तैराक

कजा = मृत्यु

لےھا یوں ہی میداں میں وہ روزانہ نکلتے تھے
 سہرے شام تک کوشی کے داوے پंच चलते تھے
 وہ ستائیس دن تک دھڑک کر رہے ہوئے
 وہ ستائیس دن مکھ مدھ سے بھیم گھبرا کر
 شری گھنشیام سے کہنے لگا یوں بادل مضطرب
 لڑوں اس فیل پیکر سے نہیں طاقت نہیں مجھ میں
 جراسنگ سے تو اب شنگھرش کی جرات نہیں مجھ میں
 یہی عالم رہا تو میں یقیناً مارا جاؤں گا
 کسی صورت سے بھی میں زیر اسکو کرنا پڑے گا
 جواب دے چکی ہے میری ہمت اور مری قوت
 بچائیں آپ اس شیطان سے مجھ کو ہر صورت

شری کرشن کی رہنمائی اور داوے پंच کے گرو

شری گھنشیام جی نے غور سے اسکی سننی باتیں
 بتائیں پھر انہوں نے اسکو گرو کی بات اور گھاتیں
 وہ بولے حوصلے سے کام لے اے بھیم فرزانے
 ہمیشہ کھیلے تھے شمع کی لوسے ہی پردانے
 حوادث میں عمل اور جہد ہی مردوں کا جوہر ہے
 جو سینہ چیر کر موجوں کا نکلے وہ شناور ہے
 یہ میں بھی جانتا ہوں، ہے جراسنگ آہنی پیکر
 دلیری اور شہہ زوری میں وہ تجھ سے نہیں کمتر
 مگر وہ کل تیرے ہاتھوں ہی رن میں مارا جائیگا
 قضا کا جام تو ہی کل اُسے جا کر پلائے گا



وہ کل تیرا مقابل بنے جب آئے سر میداں اُسے تو کھینچ کر نیچے ہی لے آنا بہراماں
پھر اس کے بعد اپنی ٹانگ اس کی ٹانگ پر رکھ کر
پکڑ کر چیر دینا درمیاں سے نیچے سے اوپر
جرا سنگ کیفر کردار تک

اسی شب کی سحر نے بھیم کو بخشی تو انا نی
نئے سرے ارادوں میں پھر اس کے بختگی آئی
طلوع شمس کی پہلی کرن کے ساتھ میداں میں
لگادی بھیم نے اک جست آتش خیز طواں میں
جرا سنگ بھی ادھر میدان میں نہ ٹھونک کر آیا
بدل کر پتڑا جھپٹا تو اس کو سامنے پایا
طا کر ہاتھ، بایاں ہاتھ رکھا اس کی گردن پر
جھکولادی کے آٹنگا لگایا جوش میں اگر
مگر اس کی یہ کوشش رائیگاں گزری بہر صورت
نہ برتی بھیم نے ذرا برابر اس سے غفلت
پھر اس کے بعد دونوں جٹ گئے زور آزمائی پر
زمانہ ششدر و حیران تھا ان کی لڑائی پر
ہنراک دوسرے پر کر رہے تھے دونوں بڑھ چڑھ
فن کشی کا انکی کھل رہا تھا ایک اک جوہر
یونہی لڑتے ہوئے پھر دیر گزری دلیروں کو
ابھی تک کوئی زک پہنچی نہ تھی ان دونوں شیروں کو
دلیران و غا کی بے نتیجہ جنگ نے آخر
شری گھنشیام کو خاموش رہنے سے کیا قاصر

وہ کل تیرا مقابل بنے جب آئے سرے-میدوں
اسے تو خینچ کر نیچے ہی لے آنا بھر ایمکوں
فیر اسکے بعد اپنی ٹانگ اسکی ٹانگ پر رکھ کر
پکڑ کر چیر دینا درمیاں سے، نیچے سے اوپر

جرا سंध कैफरे-किरदार तक

उसी शब की सहर ने, भीम को बख्शी तवानाई।
नए सिर से इरादों में, फिर उसके पुख्तागी आई॥

तुलू-शम्स की पहली किरण के साथ मैदों में।
लगादी भीम ने इक जस्त आतिश खेज तूफ़ों में॥

जरासंग भी इधर मैदान में खम ठोक कर आया।
बदलकर पैतरा झपटा, तो उस को सामने पाया॥

मिला कर हाथ, बायाँ हाथ रखा उस की गर्दन पर।
झकोला देके इक टंगा लगाया, जोश में आकर॥

मगर उसकी यह कोशिश रायगों गुजरी बहर सूरत।
न बरती भीम ने जरा बराबर इस समय गफलत॥

फिर इसके बाद दोनों जुट गए जोर आजमाई पर।
जमाना शशदर-ओ-हैरान था, उन की लड़ाई पर॥

हुनर इक दूसरे पर, कर रहे थे दोनों बढ़ चढ़कर।
फने-कुशती का उनकी, खुल रहा था एक इक जौहर॥

यूँही लड़ते हुए फिर, दोपहर गुजरी दिलेरों को।
अभी तक कोई जक, पहुँची न थी उन दोनों शेरों को॥

दिलेराने-वगा की बे नतीजा जंग ने आखिर।
श्री घनश्याम को खामोश रहने से किया कासिर॥

मुकाबिल = शत्रु
बहर इमकों = जहा तक
संभव हो सके

दरमियाँ = बीच

तुलू-शम्स = सूरज का
निकलना
जस्त = छलांग

रायगों = बेकार

शशदर व हैरान =
आश्चर्य, चकित

जक = हानि

कासिर = मजबूर

دیکھا ہی پھر انہوں نے بھیسم کو دانائی و حکمت
دیکھا ہی پھر انہوں نے بھیسم کو دانائی و حکمت

پھر اسکو بھیسم کے آگے شری گھنٹیاں نے چیرا
پھر اسکو بھیسم کے آگے شری گھنٹیاں نے چیرا

وہ سب یاد آگئیں فوراً ہی انکی رات کی باتیں
وہ سب یاد آگئیں فوراً ہی انکی رات کی باتیں

بہادر بھیسم اسکے بعد ہی غم ٹھونک کر اٹھا
بہادر بھیسم اسکے بعد ہی غم ٹھونک کر اٹھا

ابھی اس نعرہ ہیٹ اثر کا شور و ہنگامہ
ابھی اس نعرہ ہیٹ اثر کا شور و ہنگامہ

لکھا فرمانِ رحلت اسنے یوں راہِ جہانگ کا
لکھا فرمانِ رحلت اسنے یوں راہِ جہانگ کا

لگی تھی ساتھ ہی نعرہ کے اسکی ٹھیک ملتان
لگی تھی ساتھ ہی نعرہ کے اسکی ٹھیک ملتان

نہ بچ پایا ہنر کی ضرب سے وہ ماہرِ نوش فن
نہ بچ پایا ہنر کی ضرب سے وہ ماہرِ نوش فن

لیک کر جادو بچا بھیسم نے اس فتنہ ساماں کو
لیک کر جادو بچا بھیسم نے اس فتنہ ساماں کو

اور اسکے بعد اس نے اس طرح اک ٹانگ کو پکڑا
اور اسکے بعد اس نے اس طرح اک ٹانگ کو پکڑا

پھر اپنا پیسہ اسکی دوسری اک جانگھ پر رکھ کر
پھر اپنا پیسہ اسکی دوسری اک جانگھ پر رکھ کر

اسی رانہ-جرا سंध کی ریراई

جرا سंध فیل تن کا، جوسا-آ-خاکی سرے-میدوں
جرا سंध فیل تن کا، جوسا-آ-خاکی سرے-میدوں

دوپارا ہوکے، خاکی-آ-خون میں، ہوتا رہا غلطان
دوپارا ہوکے، خاکی-آ-خون میں، ہوتا رہا غلطان

دانائی و حکمت =
ہوشیاری، چالاک

تاجنوب = آراش
نیگاہ = چیتان
چشم = نیر
خیرا = چکا چوند

جوسا-آ-خاکی =
میتھی کا بدن
دوپارا = دو ڈکڑے

وہیں سے اک شجر کی شاخ کو توڑا بصد عجلت
وہیں سے اک شجر کی شاخ کو توڑا بصد عجلت

تعجب سے نگاہ و چشم اس کی رہ گئی خیر
تعجب سے نگاہ و چشم اس کی رہ گئی خیر

بتائی تھیں انہوں نے جس قدر گری اسے گھاتیں
بتائی تھیں انہوں نے جس قدر گری اسے گھاتیں

لگایا کہہ کے یا بجرنگ اک ہیٹ اثر نعرہ
لگایا کہہ کے یا بجرنگ اک ہیٹ اثر نعرہ

ہوا تھا کم نہ ذرہ بھر کہ اٹھا بخت کا خامہ
ہوا تھا کم نہ ذرہ بھر کہ اٹھا بخت کا خامہ

رہا بجرنگ کامیدان میں نام و نشان اوچھا
رہا بجرنگ کامیدان میں نام و نشان اوچھا

یہ چونکہ بھیسم کا تھا آزمودہ داؤں لاثانی
یہ چونکہ بھیسم کا تھا آزمودہ داؤں لاثانی

گر پھر چاروں شانے پوت جہانگ پیکر آہن
گر پھر چاروں شانے پوت جہانگ پیکر آہن

زمیں پر چاروں جانب خوب گرگڑا دشمن جاں کو
زمیں پر چاروں جانب خوب گرگڑا دشمن جاں کو

بیکڑا ٹانگ، دولوں آہنی پنچوں میں پھر جکڑا
بیکڑا ٹانگ، دولوں آہنی پنچوں میں پھر جکڑا

بیک رخ چیر ڈالا درمیاں سے بھیسم نے کیکر
بیک رخ چیر ڈالا درمیاں سے بھیسم نے کیکر

اسیرانِ جہانگ کی رہائی

جہانگ فیل تن کا جٹہ خاکی سر میدان
جہانگ فیل تن کا جٹہ خاکی سر میدان

دوپارا ہوکے خاک و خون میں ہوتا رہا غلطان
دوپارا ہوکے خاک و خون میں ہوتا رہا غلطان

پچا تھا شور و غل کا ایک ہنگامہ رعیت میں اضافہ ہو رہا تھا دم بدم جوش و کدورت میں
مگر گھنٹیاں جی نباضِ عالم نے سیاست سے کیا ہیجان کو ٹھنڈا نہایت ہی فراست سے
اسیرانِ جہانگ نے بھی آخر مغلھی پائی نہ جانے کس قدر لمبی تھی انکی قید تنہائی

لہذا سب اسیرانِ جہانگ ہو گئے شاداں

اک عرصہ بعد پایاب کے کسوت نے درد کا درماں

گیس کا جائزہ

ہوئے واپس وہ تینوں سورما مارگِ جہانگ پر خوشی کے ساتھ پہنچے اندر نگری کا مراں ہو کر
لیا اک بار سب نے جائزہ پھر گیگ کا، مل کر کہ باقی رہ گیا ہے کام آخر کتنا کس کے سر
نکل بولا کہ میں اب شیا م جی کے ساتھ جاتا ہوں اور ان کے ساتھ جاکر سورن منڈپ لیکے آتا ہوں
نکل اور شیا م جی ناگوں کی دنیا میں ہوئے داخل وہاں سے سورن منڈپ پھر انھوں نے نکال
فقط اب مسئلہ تھا کام دھینو جی کے آنے کا یہ مشہر نے لیا تھا آج ذمہ انکو لانے کا

غرض پھر کام دھینو کا یہ مشہر نے کیا سمن

ہوا آسودہ جتنکے دم قدم سے گیگ کا دامن

مچا تھا شورو غل کا ایک ہنگامہ رعیت میں
مگر گھنٹیاں جی نباضِ عالم نے سیاست سے کیا ہیجان کو ٹھنڈا نہایت ہی فراست سے

اسیرانِ جہانگ نے بھی آخر مغلھی پائی نہ جانے کس قدر لمبی تھی انکی قید تنہائی

لہذا سب اسیرانِ جہانگ ہو گئے شاداں
اک عرصہ بعد پایاب کے کسوت نے درد کا درماں

لہذا سب اسیرانِ جہانگ ہو گئے شاداں
اک عرصہ بعد پایاب کے کسوت نے درد کا درماں

یज्ञ کا جایزا

ہوئے واپس وہ تینوں سورما مارگِ جہانگ پر خوشی کے ساتھ پہنچے اندر نگری کا مراں ہو کر

لیا اک بار سب نے جائزہ پھر گیگ کا، مل کر کہ باقی رہ گیا ہے کام آخر کتنا کس کے سر

نکل بولا کہ میں اب شیا م جی کے ساتھ جاتا ہوں اور ان کے ساتھ جاکر سورن منڈپ لیکے آتا ہوں

نکل اور شیا م جی ناگوں کی دنیا میں ہوئے داخل وہاں سے سورن منڈپ پھر انھوں نے نکال

فقط اب مسئلہ تھا کام دھینو جی کے آنے کا یہ مشہر نے لیا تھا آج ذمہ انکو لانے کا

غرض پھر کام دھینو کا یہ مشہر نے کیا سمن
ہوا آسودہ جتنکے دم قدم سے گیگ کا دامن

رہیلت = جناتا
کدورت = شہوتا

شادوں = پرسنن

جایزا = کیا گیا کاموں
کا بیان

ہاسیل = پراپت

مسئلہ = مسئلہ

آسودہ = اجماری

جشن کی آرائش اور یگی کا منظر

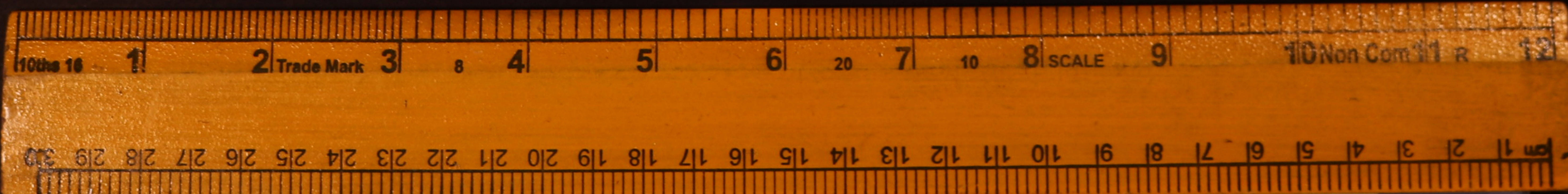
یوڈیٹیر انتظام جشن میں مصروف تھا ہم
نیشاتو-کےف میں، ڈوبا ہوا تھا یگی کا عالم
ہزاروں گنے کے رنگیں شامیاں نے رنگ بھری پر
سجائے جا رہے تھے، خوشنما تھے راہ و بام و در
سرشتہ تھیں زرو نقرہ کی آمیزش سے سب کھلیں
مزین کی گئیں ان میں در شہوار کی لڑیاں
ستونوں میں جڑاتے جا رہے تھے گوہر و نسیم
زمر دل اور مرجان شہینوں میں تھے مدغم
نمونے اک سے اک زربفت پر تھے دستکاری کے
کئی شہکار تھے زرگر کے فن زنگاری کے
کسی جارشیم و کجواب کے پردے تھے آئیناں
چمکے تھے شامیانوں میں کہیں قالین اور دریاں
گلاب اور مشک و عنبر سے معطر شاہراہیں تھیں
زرو نقرہ کی آب و تاب سے خیرہ نگاہیں تھیں
ہر اک سو نغمہ داہنگ سے اک کیف چھایا تھا
فضائیں ساز و موسیقی نے اک جادو جگایا تھا
کہیں تھا ڈھیر سا لعل و جواہر اور دولت کا
نزدیک تھا کسی نے اس قدر انبار ثروت کا
کہیں تھا دود منداں اور کہیں تھا شعلہ روشن
کہیں تھا غلہ و میوہ کہیں عنبر کہیں روغن
عجب پر کیف و راحت بخش تھا اس یگی کا منظر
برابے تھے ہزاروں لوگ اُس جا کے اک بڑھکر

بام-آو-در = در
نیشاتو = گنڈا ہوا
آمیزش = ملتا ہوا
موزین = سجانا
دور-شہوار = بڑا
موتی
زربفت = جری کا
کپڑا
زرگر = سونار

موزتتر = خوشبودار
جری-نوکرا = سونا
چوہی

لالو-جواہر = موتی

دود-سندل = چندن کا
دھواں



پاکدامن مہمانوں سے یज्ञ کی جینت

شریک جشن ہو کر جو وہاں مہماں پہنچے تھے
وہ اٹھیا سہی ہزار افلاک عالم کے ستارے تھے
مگر ان میں سے تھے خوشنماں مہتاب کی مانند
گلستاں کے شگوفوں میں گل شادابی مانند
ہزاروں بختوں میں چند ایسے پاک دامن تھے
کہ جن میں ویاس، ناراد، پیل، روتو اور چوہن تھے
علاوہ اسکے پرشورام، ویشی ہونتر اور سوننت
بھراوان اور درچھند ابرہے تھے سبھی بھگوت
مہرشی جینی، آست، کدرو اور پارشدر
رشی کشپ، وشنو امتر اور تھے دھوم جلوہ گر
مٹی ترقی مہرشی سونمتی، اے کتر اور گوتم
جہاں تھے رام شش، ویسن پانن مہن عالم
وہاں موجود تھے انکے علاوہ شیام بنواری
درونہ، بھشیم، کرپہ، اک سے اک بڑھکر جتا دھاری

شریک = उपस्थित
افلاک = آسمان =
آکااش کے تارے
جی-فشاں = چمکتے ہوئے
مہتاب = چاند
مانند = समान
गुलिस्ताँ = बागीचा
शगूफे, गुले-शदाव =
कोमल फूल

यज्ञ की इजाजत

युधिष्ठिर ने बकुंदरे-मरतवा हर एक मेहमाँ को।
बिठाया मसनदे-जरी पे, सारे अहले इरफाँ को।।
अलग थीं मसनदे राजाओं की, और नौजवानों की।
बहादुर शाहजादों की, दिलावर पहेलवानों की।।

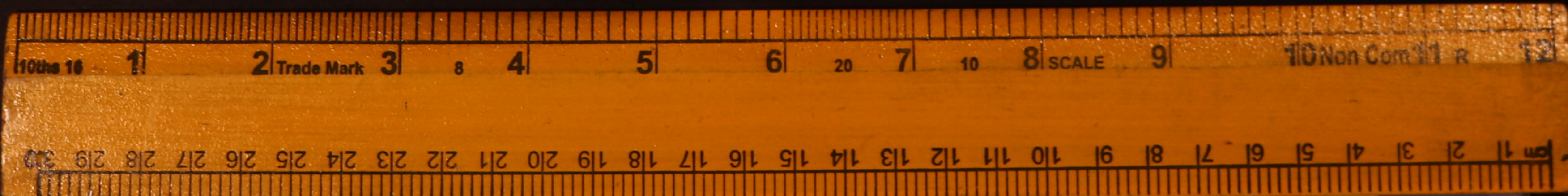
बकुंदरे-मरतवा = हर
व्यक्ति के सम्मान के
अनुसार
मसनदे-जरी = चमकती
गादी

پاکدامن مہمانوں سے یگ کی زینت

شریک جشن ہو کر جو وہاں مہماں پہنچے تھے
وہ اٹھیا سہی ہزار افلاک عالم کے ستارے تھے
مگر ان میں سے تھے خوشنماں مہتاب کی مانند
گلستاں کے شگوفوں میں گل شادابی مانند
ہزاروں بختوں میں چند ایسے پاک دامن تھے
کہ جن میں ویاس، ناراد، پیل، روتو اور چوہن تھے
علاوہ اسکے پرشورام، ویشی ہونتر اور سوننت
بھراوان اور درچھند ابرہے تھے سبھی بھگوت
مہرشی جینی، آست، کدرو اور پارشدر
رشی کشپ، وشنو امتر اور تھے دھوم جلوہ گر
مٹی ترقی مہرشی سونمتی، اے کتر اور گوتم
جہاں تھے رام شش، ویسن پانن مہن عالم
وہاں موجود تھے انکے علاوہ شیام بنواری
درونہ، بھشیم، کرپہ، اک سے اک بڑھکر جتا دھاری

یگ کی اجازت

یہ شہر نے بقدر مرتبہ مہر ایک مہماں کو
بٹھایا مسند زریں پہ سارے اہل عرفاں کو
الگ تھیں مسندیں راجاؤں کی اور نوجوانوں کی
بہادر شاہزادوں کی دلاور سپہ سالاروں کی



फिर इसके बाद लोगों ने, व अन्दाज़े-खुलूसाना ।
युधिष्ठिर को किया फिर पेश बारी बारी नज़राना ।
मिती रस्मे-तहाएफ और नज़रानों से जब फुरसत ।
तो बुलवाए गये वों ब्राह्मण, फौरन बाई अज़मत ।।
उन्होंने खोद डाला पृथ्वी को स्वर्ण के हल से ।
बनाया खंड मंडप, तेज़ धारीदार इक फल से ।।
जलाई सैंकड़ों मन लकड़ियाँ फिर इसमें चंदन की ।
भड़क कर हो रही थी, दम बदम तौ तेज़ गुलखन की ।।
मुकम्मल हो चुका जब, इन्तेज़ामे-जशन बा बरकत ।
युधिष्ठिर ने इजाज़त यज्ञ की देदी बसद फरहत ।

खलूसाना = प्रेम
मोहब्बत
नजराना = चढावा

यज्ञ का मनजर

दिया अंजाम कारे-ब्रह्मा, फिर व्यास ने बढ़ कर ।
 लिया आचार्य का धौम ने, सब काम अपने सर ।।

अलावा इसके जितने भी ऋषि थे यज्ञ में शामिल ।
 संभाला सब ने इक इक काम को, था जिस के जो क़ाबिल ।।

कोई रग वेद के श्लोक पढ़कर जाप करता था ।
 शिकम गुलखन का कोई, रोगनो-मेवा से भरता था ।।

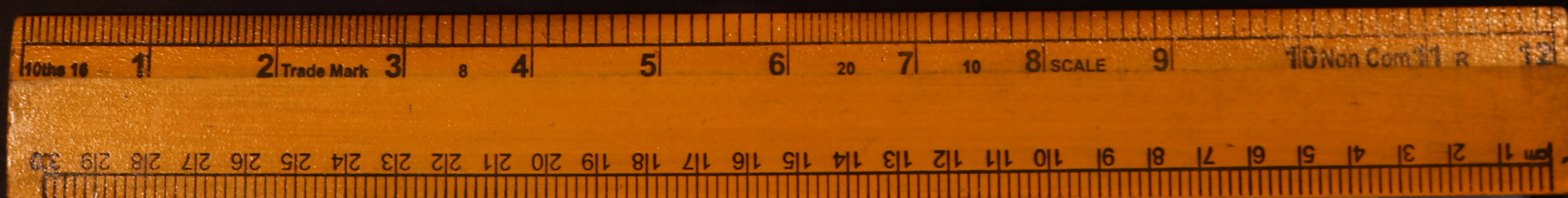
हुई तैंतीस करोड़ इस यज्ञ में, कुल देवताओं की ।
 इबादत और परस्तिश, ज़हिरो-बातिन खुदावों की ।।

गरज़ होता रहा यह राजसूय यज्ञ मुद्दत तक ।
 रही महद्द लेकिन रस्म, यह रस्मे-इबादत तक ।।

پھر اسکے بعد لوگوں نے یہ اندازِ خلوصانہ
ملی رسمِ تحائف اور نذرانوں سے جب فرصت
انہوں نے کھود ڈالا پرتھوی کو سورن کے بل سے
جلائیں سینکڑوں من لکڑیاں پھر اسی میں چندن کی
مکمل ہو چکا جب انتظامِ جشنِ بابرکت
میدھستہ نے اجازتِ یگ کی دیدی بعدِ فرصت

یگ کا منظر

دیا انجام کارِ برہما پھریاس نے بڑھ کر
علاوہ اسکے جس نے بھی رشی تھے یک میں شامل
کوئی رگ وید کے اشلوک پڑھ کر چاپ کرتا تھا
ہوئی تینیس کروڑ اس یک میں کل دیوتاؤں کی
عبادت اور پرستش ظاہر و باطن خداؤں کی
غرض ہوتا رہا یہ راجسوئی یک مدت تک
رہی محدود لیکن رسم یہ رسم عبادت تک



تِلک کی رسم اور گنیشام کی پوجا

اسی انداز سے کافی دنوں تک جش پر غفلت وہاں ہوتا رہا یہ راجسوتی یک با برکت
دن آیا سوما بھیشک کا تو خوش ہو کر یہ دھستہ بہادر بھیشم سے پھر گفتگو کی یوں مفرکے
بتاؤ تو تِلک کس کو لگے ہے کون اس قابل عبادت کس کی، کی جائے ذرا حل کیجئے مشکل
یہاں اُس دیوتا کی آج پوجا اور اطاعت ہو کہ جسکے پوجنے سے سب خداؤں کی عبادت ہو
پتاما نے یوں اپنی رائے کا اظہار فرمایا عبادت کا شری گنیشام جی کو اہل ٹھرا یا
شری گنیشام جی کی شخصیت ہے صرف اس قابل کہ جنکے پوجنے سے سب کی ہوگی بندگی حاصل
یہ سنتے ہی دھستہ نے شری گنیشام کی پوجا نہایت شان سے کی پیکر کر آم کی پوجا

شری گنیشام کی پرستش پر ششوپال کا سنج پاپ ہونا

ششوپال انکی پوجا دیکھ کر پہلے تو جھنجھایا پھر اسکے بعد غصے میں دھستہ پر برس اٹھا
کہا اُس نے مجھے افسوس ہے تیری فراست پر ہنسی آتی ہے تیری بیوقوفی اور حماقت پر

تیلک کی رسم اور غنیشام کی پوجا

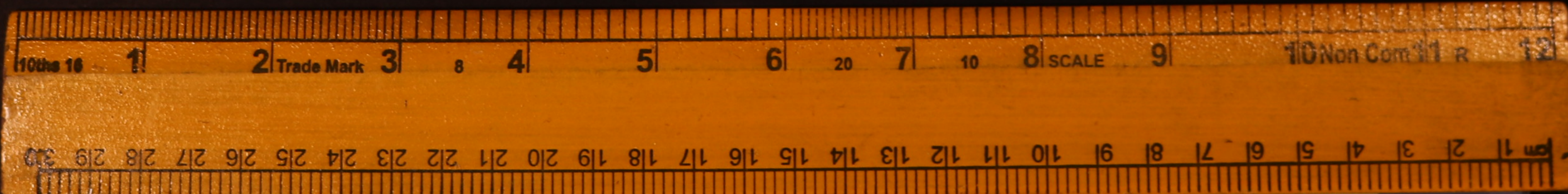
اسی انداز سے کافی دنوں تک جش پر غفلت وہاں ہوتا رہا یہ راجسوتی یک با برکت
دن آیا سوما بھیشک کا تو خوش ہو کر یہ دھستہ بہادر بھیشم سے پھر گفتگو کی یوں مفرکے
بتاؤ تو تِلک کس کو لگے ہے کون اس قابل عبادت کس کی، کی جائے ذرا حل کیجئے مشکل
یہاں اُس دیوتا کی آج پوجا اور اطاعت ہو کہ جسکے پوجنے سے سب خداؤں کی عبادت ہو
پتاما نے یوں اپنی رائے کا اظہار فرمایا عبادت کا شری گنیشام جی کو اہل ٹھرا یا
شری گنیشام جی کی شخصیت ہے صرف اس قابل کہ جنکے پوجنے سے سب کی ہوگی بندگی حاصل
یہ سنتے ہی دھستہ نے شری گنیشام کی پوجا نہایت شان سے کی پیکر کر آم کی پوجا

شری غنیشام کی پرستش پر شیشو پال کا سیکھنا ہونا

شیشو پال انکی پوجا دیکھ کر پہلے تو مضطرب ہوا پھر اسکے بعد غصے میں دھستہ پر برس اٹھا
کہا اُس نے مجھے افسوس ہے تیری فراست پر ہنسی آتی ہے تیری بیوقوفی اور حماقت پر

گنیشام = وارتا لکھ

فیراسات = بھدھ



مومن تو بھیہم کے ادراک پر بھی شک گزرتا ہے۔
 بڑھاپے میں عموماً آدمی ایسا ہی کرتا ہے
 ستم کی بات ہے سہیلو جیسے طفل کی بدھتی
 بڑوں کی عقل سے بھی بڑھتی اندھیرے میں
 جہاں ہوں دیاس ناراد اور شوا متری بھی حاضر
 وہاں ہواک گولے کی پرستش کس طرح آخر
 کرشنا جیسے مورکھ اور چرواہے کی یہ عزت
 گنوار اور جاٹ کی ہوا سقدر تو قیر اور عظمت
 نہیں ہرگز نہیں، میں ضابطہ مطلق کر نہیں سکتا
 کسی بھی شکل میں پوجا کی حامی بھر نہیں سکتا
 اگر ہونے لگے دنیا میں جبر اور ہوں کی رقتیت
 تو پھر کرنے لگے ہر ذرہ دعوائے الوہیت

ششوپال کی پیدائش پر برہمنوں کی پیش گوئی

یہ سنکر بھیہم غصے میں بھنبو کا بن گیا یکلخت
 گدا کو ہاتھ میں نیکر بھر کر تن گیا یکلخت
 یہ حالت بھیہم کی جب بھیہم نے دیکھی تو سمجھایا
 حکیمانہ لب و لہجے میں یوں ارشاد فرمایا
 ہوا تھا جب ششوپال تو تھا بد شکل اور بد رو
 اور اسکی تین آنکھوں کے علاوہ چار تھے بازو
 یہ بچہ پیدا ہوتے ہی کچھ ایسا رعد سا کڑکا
 کہ سچے راکشش ہے جیسے یہ انسان کا لڑکا

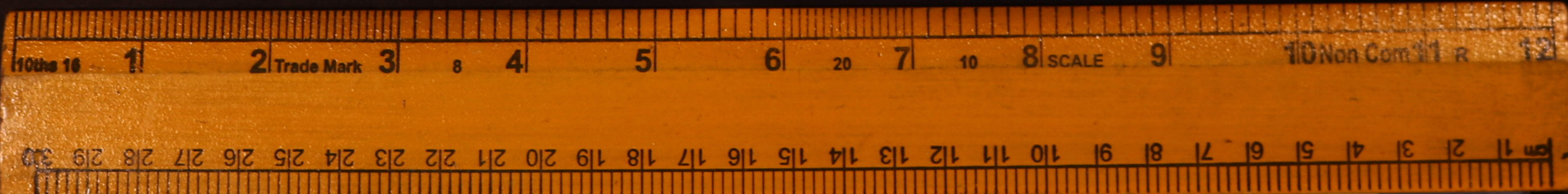
ادراک = बुद्धि, अकल

تپفل = बच्चा

توکیہر، اجممت =
 महानता
 رکھیوت = इज्जत
 सम्मान
 اولوہیوت = खुदाई
 یکلخت = अचानक

شیشوپال کی پیدائش پر براہمنوں کی پش گوئی

یہ سنکر بھیہم غصے میں بھنبو کا بن گیا یکلخت
 گدا کو ہاتھ میں لے کر، بپھر کر تن گیا یکلخت
 یہ، حالت بھیہم کی جب بھیہم نے دیکھی تو سمجھایا
 ہوا تھا جب ششوپال تو تھا بد شکل اور بد رو
 اور اسکی تین آنکھوں کے علاوہ چار تھے بازو
 یہ بچہ پیدا ہوتے ہی کچھ ایسا رعد سا کڑکا
 کہ سچے راکشش ہے جیسے یہ انسان کا لڑکا



جب اس ہیئت کا بچہ دیکھا اسکی غمزدہ ماں نے
تو بولوا کر برہمن سے کہا اس سوختہ جان نے
بتاؤ راجہ تم کیسے کر اس کا بے کیا کارن
بھوش میں کس طرح بیٹے کا مولود کا جیون
گروہ برہمن نے بردباری اور ذہانت سے
کہا اس مسئلہ پر غور فرما کر متانت سے
کہ سارے ملک سے راجوں مہاراجوں کو بلواؤ
پھر انکی گود میں اس راکشش بچے کو بٹھلاؤ
اگر بچے کے جسکی گود میں بھی بیٹھ جانے سے
دو بازو، اور سوم چشم، اپنے آپ گرجائے
تو سمجھو اسکے ہاتھوں سے یہ بچہ مارا جائے گا

عزور خود سری کا اس جہاں میں پل پائیگا

شری کرشن کی جانب سے ششوپال کے سوا پر ادھ کی تخت شش کا وعدہ

یہ سننے ہی ششوکو اسکی ماں نے سارے شاہوں کی
دیا آغوش میں زینت بناوہ سب کے باہوں کی
یہ بچہ جب شری گھنٹام کی آغوش میں آیا
تو فوراً چشم اور باہوں سپایا اسنے چھٹکارا
ششوک کی ماں نے اپنے پتر کا جب دیکھا یہ منظر
کہا اپنے بھتیجے کرشن سے یوں ملتی ہو کر
تمہارے ہاتھ سے اے شیام بنواری مر بیٹا
مرے گا، برہمن کہتے ہیں، یہ تقدیر کا ہیٹا

ہیئت = سورت
سوختا جوں = دھکی

جاڈھا = جنم کونڈلی

جہاننت = اکلنمندی
متانت = گمہیرتا

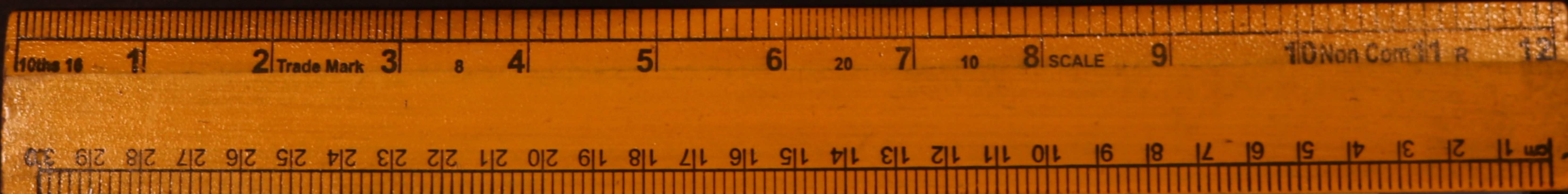
سوم چشم = تیسری
اُور
خود سری = سچھاچار

شری کृष्ण کی جانیب سے شیشوپال کے سوا اپراध کی بریخشا کا وادا

یہ سننے ہی ششوکو اسکی ماں نے سارے شاہوں کی
دیا آغوش میں، زینت بناوہ سب کے باہوں کی
یہ بچہ جب شری گھنٹام کی آغوش میں آیا
تو فوراً چشم اور باہوں سپایا اسنے چھٹکارا
ششوک کی ماں نے اپنے پتر کا جب دیکھا یہ منظر
کہا اپنے بھتیجے کرشن سے یوں ملتی ہو کر
تمہارے ہاتھ سے اے شیام بنواری مر بیٹا
مرے گا، برہمن کہتے ہیں، یہ تقدیر کا ہیٹا

آغوش = گود

مولتجی = پرائی



مآفِ اُسکی خطائیں کر کے احسان مجھ پر تم کر دو۔
 میری بھولی اتو فٹ کے، دُورے-شہوار سے بھر دو۔
 یہ سن کر شام نے اپنی پھوپھی سے ہنسنے فرمایا
 مگر اپنی زبیاں پر حرفِ آخر اس طرح لایا
 کہ سو ابرادھ تک اس کو میں اپنے لطفِ احسن
 شکر دوں گا نہ تارے داری کے دیرینہ بندھن سے
 مگر اس سے زیادہ میں نہ بخشوں گا کسی صورت
 سزا پائیگا یہ اپنی خطاؤں کی بہر حال
 پتا نہ اتنا کہہ کر رک گئے اور بھیم سے بولے
 بہت آہستہ جیسے کوئی امرت کان میں گھولے
 کہ یہ مجرم شری کشو کا ہے وہ خود نپٹ لیں گے
 نہ آؤ جوش میں تم، وہ اُسے خود ہی سزا دیں گے

شری گھنٹشام کے ہاتھوں ششوپال قضا کی گود میں

ششوپال انکی باتیں سنکے ایسا غیظ میں آیا
 اٹھا پھٹکا کر اور سانپ کی مانند بل کھایا
 کہا اس نے کہ پوجا کرنے اور کروڑوں والوں کو
 میں اپنی اہلیت کی آگ میں سارے جیالوں کو
 ہوں کرتا ہوں چاہے بھیشم ہو یا کرشن سا بد بخت
 مسل سکنا ہوں میں پاندو کو چوٹی کی طرح یک لخت
 یہ کہہ کر اس نے فوراً ہی لگادی جست آسن سے
 پھر کرتن گیا بد بخت ظالم بے رحم پن سے

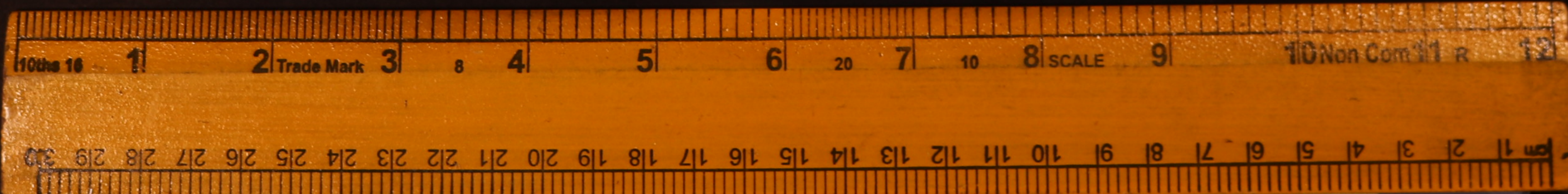
اتو فٹ = مہر وانی،
 دیا
 دُورے-شہوار = ہیر اور
 موٹی

دیرینا = پُرانا

شری غنیشام کے، ہاتھوں شیشوپال کجا کی گود میں

شیشوپال انکی باتیں سنکے، ایسا گج میں آیا
 اٹھا فٹکار کر، اور سانپ کی مانند بل کھایا
 کہا اس نے کہ پوجا کرنے اور کروانے والوں کو
 میں اپنی اہلیت کی آگ میں، سارے جیالوں کو
 ہوں کرتا ہوں چاہے، بھیشم ہو یا کرشن سا بد بخت
 ماسل سکتا ہوں میں پاڈو کو، چیلوٹی کی طرح یک لخت
 یہ کہہ کر اس نے فوراً ہی لگادی جست آسن سے
 پھر کرتن گیا بد بخت ظالم بے رحم پن سے

گج = گوسا



خوتاہیں سہو سے اوپر ہو گئی تھیں اس شکر کی
 کہ انہیں ستوا سے انداز شریفانہ
 یہ کہہ کر شیا م بواری نے اس شیطان کی جانب
 قضا کی گود میں پہنچا سودرشن چکر سے آخر
 خوتاہیں سہو سے اوپر ہو گئی تھیں اس شکر کی
 کہ انہیں ستوا سے انداز شریفانہ
 یہ کہہ کر شیا م بواری نے اس شیطان کی جانب
 قضا کی گود میں پہنچا سودرشن چکر سے آخر

سہوانے = نا-گوار

تالیب = چاہنے والا

یجن کے इक्षिताम का एलान और मखसूस मेहमानों का रुकना

शिशु जब इस जहान-रंगो-बू से, पागया फुरसत।
 तो फिर घनश्याम और राजा युधिष्ठिर ने बसद शफकृत।।
 बिठाया उसके बेटे को, ब फरहत तख्ते-शाही पर।
 न डाला हाथ दौलत पर, न उसकी कजकुलाही पर।।
 निहायत शानो-शौकत से हुवा यह जशने-बा बरकत।
 कि जिस से पांडवों की बढ़ गई, तौकीर और अजमत।।
 युधिष्ठिर ने किया फिर इक्षितामे-जशन का एलान।
 हुए वापस वहां से, इक के बाद इक फिर सभी मेहमान।।
 मगर राजा ने कुछ मखसूस मेहमानों को रुकवाया।
 ब वजहे-रिशतेदारी, उनको कुछ दिन और ठहराया।।
 कि जिन में थे श्री घनश्याम कौरवें और दुर्योधन।
 उन्हे रुकना पड़ा, देरिना रस्मो-राह के कारण।।

शफकृत = रहम, दया

कजकुलाही = बादशाही

इक्षिताम = समाप्ती

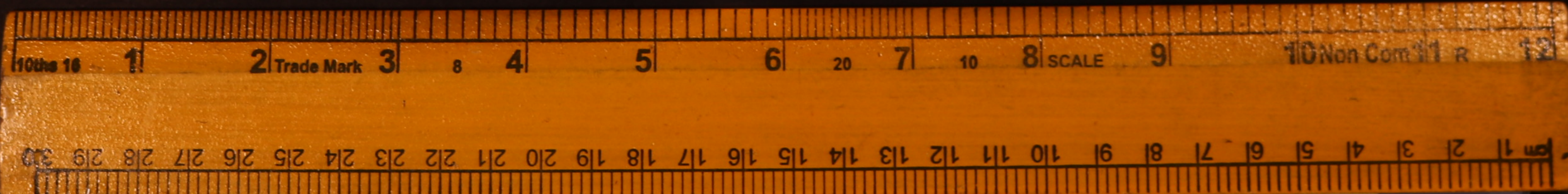
خطائیں ستوا سے اوپر ہو گئی تھیں اس شکر کی
 کہ انہیں ستوا سے انداز شریفانہ
 یہ کہہ کر شیا م بواری نے اس شیطان کی جانب
 قضا کی گود میں پہنچا سودرشن چکر سے آخر
 خطائیں ستوا سے اوپر ہو گئی تھیں اس شکر کی
 کہ انہیں ستوا سے انداز شریفانہ
 یہ کہہ کر شیا م بواری نے اس شیطان کی جانب
 قضا کی گود میں پہنچا سودرشن چکر سے آخر

یگ کے اختتام کا اعلان اور مخصوص مہمانوں کا رکن

ششوجب اس جہان رنگ و بو سے پاک اور صفت
 بٹھایا اسکے بیٹے کو بہ فرحت تخت شاہی پر
 نہ ڈالا ہاتھ دولت پر نہ اسکی کج کلا ہی پر
 نہایت شان و شوکت سے ہوا یہ جشن بابرکت
 کہ جس سے پاندوؤں کی بڑھ گئی توفیر اور عظمت
 یہ صدف نے کیا پھر اختتام جشن کا اعلان
 ہوئے واپس وہاں سے اک کے بعد اک پھر بھی رہا
 مگر راجہ نے کچھ مخصوص مہمانوں کو رکوا دیا
 بوجہ رشتہ داری انکو کچھ دن اور ٹھہرایا

کہ جن میں تھے شری گھنٹام کوروں اور دیرومن

انھیں روکنا پڑا دیرینہ رسم و راہ کے کارن



سوزش شک و حسد

یہ سچ ہے مہاں مسرور تھے اس گیت سے اسکے
حسد کی آگ میں ہر لمحہ وہ جلتا رہا یو نہیں
یہ حسد کو سمجھا تیار کرنے کی جو ساگر می
اسی محفل میں بیٹھا تھا یہ حسد ٹریک آسن پر
اسی عالم میں درلودھن سمجھا کی سمت جا پہنچا
دکھایا اپنا غصہ اُس نے پہلے پہرہ داروں پر
پھر اسکے بعد یوں داخل ہوا دربار کے اندر

دریودھن کی حماقت اپنے غرور پر

بڑھا جو نہی مجلا فرش اک اس کو نظر آیا
 اُسے اک چشمہ آبِ رواں سمجھا تھا دیو دھن
 وہاں پانی کہاں تھا وہ تو اک فرشِ مجلا تھا
 مگر اُس فرش پر دھوکا سرابِ ریگ سا کھایا
 اٹھایا اپنا کپڑا سننے گھٹنے تک اس کی کارن
 کمالِ حسنِ ضاعی تھا یا نظر دلوں کا دھوکا تھا

सोजिशे-रश्को-हसद

यह सच है मेहमाँ मसरूर थे, इस यज्ञ से सारे।
मगर इक क़ल्वे-दुर्योधन पे, बस चलते रहे आरे।।

हसद की आग में हर लमहा वह जलता रहा यूँही।
उसे पांडव का ज़रने-दिलनशी खलता रहा यूँही।।

युधिष्ठिर को सभा तयार करने की जो सामग्री।
 किसी एहसान के बदले में, मयदा नव ने बख्शी थी।।

इसी महफिल में बैठा था युधिष्ठिर एक आसन पर।
नज़र के सामने था जशने-शाहाना का हर मनज़र।।

इसी आलम में दुर्योधन सभा की सप्त जा पहुँचा।
करीबे-बज्म, मिस्ले-मार, बल खाता हुआ पहुँचा।।

दिखाया अपना गुस्ता उसने, पहले पहरदारों पर।
जो दरबानीं पे थे मामूर, उन खिदमत गुज़ारों पर।।

फिर इस के बाद यूँ दाखिल हुआ दरबार के अन्दर।
निगाहे-क़हर सब पर डालता आगे बढ़ा खुद-सर।।

दिलनशी = हृदयंगम

मिस्ले-मार = सर्प, साँप
की मानिन्द

दुर्योधन की हिमाकृत
अपने उरुज पर

बढ़ा जूँही मुजल्ला फर्श, इक उसको नज़र आया।
मगर इस फर्श पर धोका, सराबे-रेग सा खाया।।

उसे इक चष्मा-ए-आबे-रवाँ समझा था दुर्योधन।
उठाया अपना कपड़ा उसने घुटने तक इसी कारण॥

वहाँ पानी कहाँ था, वह तो इक फर्शे-मुजल्ला था।
कमाले-हस्ते-सनाई था, या नज़रों का धोका था।

मुजल्ला = दरपण जैसा
फर्श

कमाले-हुस्ने-सनाई =
कारीगरी का कमाल

فیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے

فیر-موجلا = پانی
 یا درپن سمائن مرم
 آب = پانی

هيا = لاج

ب و جلات = شى

هايل = خدى

ميجاھ-آو-تنج کے نشتر

ہیسی اور کھکھوں کا چاروں جانب سے اٹھا لیا
 میجاھ-آو-تنج کا یاروں کو گیا ساما
 نکول، سہدے، ارجن اور دلاور بھیم نے مل کر
 چوبیہ کلب میں اسکے، میجاھ-آو-تنج کے نشتر
 یوڈیٹر نے جو دیو دھن کو دیکھا تو ترس آیا
 فیر اپنے بھائیوں کو روکا، ڈانٹا اور سمجھایا
 مگر گھنٹام کی شہ پر وہ ہنسنے سے نہ باز آئے
 فن طعنہ زنی کے سب نے جو ہر خوب دکھائے
 کسی نے کہہ دیا اندھے کا اندھ ہے حقیقت میں
 ازل سے کور چشمی ہی لکھی ہے اسکی قسمت میں

پھر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے
 کفیر اسکے بعد آگے بڑھا تو دیکھتا کیا ہے

مزل و طنز کے نشتر

ہیسی اور کھکھوں کا چاروں جانب سے اٹھا لیا
 میجاھ-آو-تنج کا یاروں کو گیا ساما
 نکول، سہدے، ارجن اور دلاور بھیم نے مل کر
 چوبیہ کلب میں اسکے، میجاھ-آو-تنج کے نشتر
 یوڈیٹر نے جو دیو دھن کو دیکھا تو ترس آیا
 فیر اپنے بھائیوں کو روکا، ڈانٹا اور سمجھایا
 مگر گھنٹام کی شہ پر وہ ہنسنے سے نہ باز آئے
 فن طعنہ زنی کے سب نے جو ہر خوب دکھائے
 کسی نے کہہ دیا اندھے کا اندھ ہے حقیقت میں
 ازل سے کور چشمی ہی لکھی ہے اسکی قسمت میں

اسی انداز سے چاروں طرف سے اٹھا آوازہ بکھر کر رہ گیا جس سے فرد کا اسکی شیرازہ

ہزاروں پہنچ دھم کھاتا ہوا پلٹا عورت سے

وہاں سے بھاگ نکلا دیر درلودھن خجالت سے

راجہ پاندو کے نجات پانچنی خوشخبری اور مہر
کی پیشین گوئی

یہ ہشتر سے وہ آخرین ملے واپس چلا آیا حسد کا ایک کالا داغ سینے میں چھپا لایا

پھر اسکے بعد ہی نارڈنی نے درش دکھلایا یہ ہشتر سے مخاطب ہو کے یوں ارشاد فرمایا

مبارک ہو کہ تیرا جیسوئی گیت بابرکت ہو ابے کامیاب و کامراں حیشی پر عظمت

پتا تیرے جہنم سے نکل کر پہنچے جنت میں لیا ایشور نے خوش ہو کر انھیں آغوش رحمت میں

طفیل گیت اب آساں ہوئی ہے انکی ہر مشکل رہ پر خار میں صد شکر ہے انکو ملی منزل

علاوہ اسکے اقلیم جہاں کی بادشاہت میں تو ہی سمرٹ کہلانے کے قابل ہے حقیقت میں

مگر بارہ برس کے بعد اس سرسبز مہر تی پر

ترے ہاتھوں قلم ہونے کروڑوں جیتروں کے سر

یہی انداز سے، چاروں طرف سے اٹھا آوازہ
خیر کر رہ گیا جس سے، خیرد کا उसकी शीराजा ॥

हजारों पेचो-खम, खाता हुआ पलटा रुकत से।
वहाँ से भाग निकला वीर दुर्योधन खिजालत से ॥

राजा पांडू के नजात
पानेकी खुशखबरी और
नारद मुनि की पेशगोई

युधिष्ठिर से वह आखिर बिन मिले वापस चला आया।
हसद का एक काला दाग सीने में छेपा लाया ॥

फिर इसके बाद ही नारद मुनि ने दर्श दिखलाया।
युधिष्ठिर से मुखातिब होके यूँ इरशाद फरमाया ॥

मुबारक हो कि तेरा राजसूय यज्ञ वा वरकत।
हुआ है कामयाबो-कामराँ, यह जग्ने-पुर अजमत ॥

पिता तेरे जहन्नुम से निकल कर, पहुँचे जन्त में।
लिया ईश्वर ने खुश होकर, उन्हें आगोशे-रहमत में ॥

तुफैले-यज्ञ अब आसाँ, हुई है उनकी हर मुशकिल।
रहे-पुर-खार में सद शुक्र है, उनको मिली मंजिल ॥

अलावा इसके अकलीमे-जहाँ की बादशाहत में।
तूही सम्राट कहलाने के काबिल है हकीकत में ॥

मगर बारह बरस के बाद, इस सरसब्ज धरती पर।
तेरे हाथों कलम होंगे करोड़ों क्षत्रियों के सर ॥

खिरद = बुद्धि
शीराजा = वंश
पेचोखम = चक्कर और
बल
रुकत = गर्व
खिजालत = शर्म

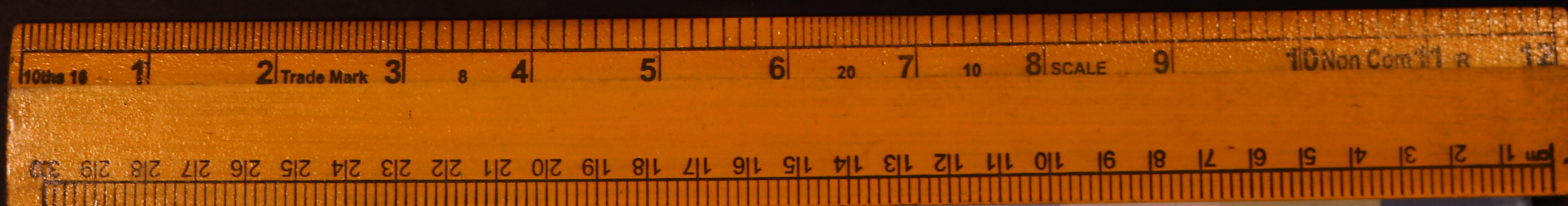
वा वरकत = शुभ
जग्ने-पुर अजमत =
महान समारोह

आगोश = गोद

तुफैले-यज्ञ = यज्ञ के
कारण
रहे-पुरखार = कांटों
भरा मार्ग
अकलीमे-जहाँ =
जगज्ज
सरसब्ज = हरी भरी

سلسلہ قماربازی

सिलसिला-ए
कुमार बाजी



دُریو دھن کی صحت پر حسد کا اثر

اُدھر پائندو کا آسودہ تھا نقد عیش سے دامن
اثر سوز حسد کا پڑ رہا تھا اسکی صحت پر
حد اور نشانی سے دن بدن ہوتا گیا لاغر
شکوئی کو خبر تھی اس لیے وہ ہو گیا مفطر
بتایا حال دُریو دھن شکوئی نے قرینے سے
کہ دُریو دھن حسد کی وجہ سے ہے تنگ جینے سے

آسودا = भरा हुआ
نقد-ऐश = आनंद,
دامن = झोली
कल्ब = हृदय
सोजे-हसद = क्रोध की
जलन
गिरा = भारी
बार-कद पैहम = हमेशा
क्रोध का बोझ
लागिर = कमजोर
ना तवानी = कमजोरी
मुजतर = बेचैन

धृतराष्ट्र के समझाने पर दुर्योधन का जवाब

यह सुनकर बाप ने फौरन ही, दुर्योधन को बुलवाया।
निहायत प्यार से अपने, जिगर गोशा को समझाया।।
सुनी बातें मुकद्दस बाप की, उस ने मतानत से।
बहुत पुर दर्द लहजे में कहा, लेकिन समाजत से।।
पिताजी सच है, जो कुछ आप ने इरशाद फरमाया।
पता सोजे-दहू का, आप ने लेकिन नहीं पाया।।
यह सच है मेरी ठोकर में, हुकूमत और दौलत है।
मैं अपने दुश्मनों से दूर हूँ यह भी हकीकत है।।

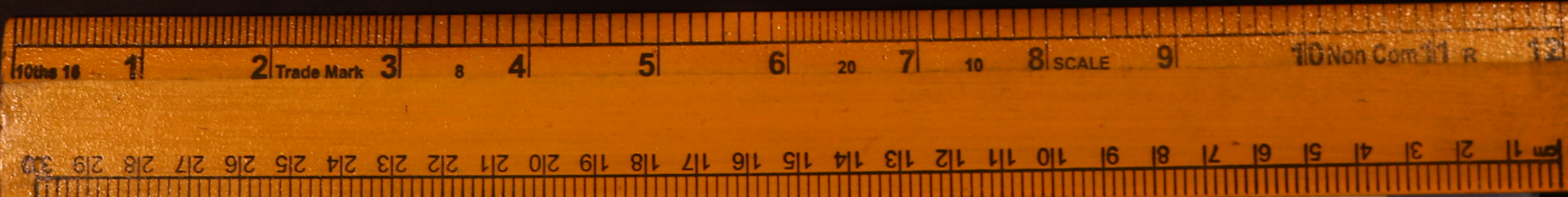
जिगर गोशा = दिल का
टुकड़ा
मतानत = गंभीरता
सोजे-दहू = छेपी हुई
जलन
हकीकत = सत्य

دُریو دھن کی صحت پر حسد کا اثر

اُدھر اندر ہی اندر جل رہا تھا قلب دُریو دھن
گراں ہوتا چلا تھا بار کد سپہم طبیعت پر
سبب اس ناتوانی کا نہ تھا ہر ایک پر ظاہر
اور اسکے بعد دُریو دھن کے والد سلاجا کر
کہ دُریو دھن حسد کی وجہ سے ہے تنگ جینے سے

دِھرت راسٹر کے سمجھانے پر دُریو دھن کا جواب

یہ سنکر باپ نے فوراً ہی دُریو دھن کو بلوایا
سُنی باتیں مقدس باپ کی اس نے متانت سے
پتائی سچ ہے جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا
یہ سچ ہے میری ٹھوکر میں حکومت اور دولت ہے
میں اپنے دشمنوں کو دور ہوں یہ بھی حقیقت ہے



مگر جو ہو چکی ہے راجسوی یک میں دلت
اب اس تو میں کہنے کی ہے جھیس کہاں طاقت
اچانک وہ مردھوکے سے گرنا آب کے اندر
اور اسکے بعد نیچائی کا ہنسنا میری دُرگت پر
وہ عالم یاد آتا ہے، تو مجھ کو ملک غیرت کے
پسینے چھوٹ جاتے ہیں خجالت اور زحمت کے
علاوہ اسکے ان کے پاس وہ انبار دولت کا
وہ اشیائے نشاط و کیف اور سامان عشرت کا
نہ جانے کتنے بابے اور مہار بابے یہ ہتھڑے
خوشا میں لگے تھے آج اس فتح مسخر کے
کہ جس کی یاد سے شعلہ بھڑک اٹھا پسینے میں
بغیر مال دنیا میں کہاں ہے لطف جینے میں

کدورت قلب کی معدوم ہوگی صرف یورش سے

یہ باتیں سن کے نابینا پتا بولے جت سے
کہ تو بھی یگ کر پاندو کے جیسا شان شوکت سے
درد نہ، کرن، کرپا اور اسوت جیسے شیروں کا
نہیں ہے کوئی بھی نہ مقابل ان دیروں کا
انہیں مامور کر تسخیر ہفت اقلیم عالم پر
اسی ترکیب سے مال غنیمت تو فراہم کر
یہ سنکر بولادیر دھن کہ سچ ہیں آپ کی باتیں
مگر کس ملک سے لاؤنگا دولت اور سوغاتیں
کہ جب پاندو نے لے آئی ہے دولت لوٹ کر ساری
بچا ہے کیا بولے آئینے اپنے چاروں ہتھکاری
بغیر مال نہ کر کیا راجسوی یگ ہے آساں
نہیں مکن نہیں اسکے سوا اب بشن نورافشاں

مگر جو ہو چکی ہے راجسوی یج میں جیلت
اب اس تو میں کہنے کی ہے جھیس کہاں طاقت
اچانک وہ مردھوکے سے گرنا آب کے اندر
اور اسکے بعد نیچائی کا ہنسنا میری دُرگت پر
وہ عالم یاد آتا ہے، تو مجھ کو ملک غیرت کے
پسینے چھوٹ جاتے ہیں خجالت اور زحمت کے
علاوہ اسکے ان کے پاس وہ انبار دولت کا
وہ اشیائے نشاط و کیف اور سامان عشرت کا
نہ جانے کتنے بابے اور مہار بابے یہ ہتھڑے
خوشا میں لگے تھے آج اس فتح مسخر کے
کہ جس کی یاد سے شعلہ بھڑک اٹھا پسینے میں
بغیر مال دنیا میں کہاں ہے لطف جینے میں

کدورت کلب کی مادھم ہوگی سیف یورش سے

یہ باتیں سن کے نابینا پتا بولے جت سے
کہ تو بھی یگ کر پاندو کے جیسا شان شوکت سے
درد نہ، کرن، کرپا اور اسوت جیسے شیروں کا
نہیں ہے کوئی بھی نہ مقابل ان دیروں کا
انہیں مامور کر تسخیر ہفت اقلیم عالم پر
اسی ترکیب سے مال غنیمت تو فراہم کر
یہ سنکر بولادیر دھن کہ سچ ہیں آپ کی باتیں
مگر کس ملک سے لاؤنگا دولت اور سوغاتیں
کہ جب پاندو نے لے آئی ہے دولت لوٹ کر ساری
بچا ہے کیا بولے آئینے اپنے چاروں ہتھکاری
بغیر مال نہ کر کیا راجسوی یگ ہے آساں
نہیں مکن نہیں اسکے سوا اب بشن نورافشاں

خیجالت = شرمندگی
نیشاتو-کےف = خوشی
کی ترنگ
دشرت = انند
موسخیر = بیج
کرنے والا

مادھم-مکافیل =
آامنے-سامنے، لڑنے
والا

سوغاتیں = उपहार,
तोहफा
हितकारी = دوستی

اُلاوا اسکے اک راجہ کے جتنے جی صورت
 ہوا ہے اور نہ ہوگا، راجسوی گیت بابرکت
 پتیا اب سواک جنگ کے کوئی نہیں چارا
 اہانت کا چلا کرتا ہے سینے پر مرے آرا
 نہ ہوگی سرد آتش دشمنی کی رنگ وراثت سے
 کدورت قلب کی معدوم ہوگی ضرورش سے
 تہیتہ کر لیا ہے پانڈواں کو یس نہ چھوڑوں گا
 انہیں نیچا دکھا کر ان کی خود بینی کو توڑوں گا
 نہ ہوگی فتح جب تک اندر گری میر ہاتھوں سے
 سکوں مجھ کو نہ آئیگا پتیا جی ایسی باتوں سے

شکوئی کا مشورہ قمار بازی

شکوئی جیسا شاطر بھی وہیں موجود تھا اب تک
 مگر اس وقت تک خاموش ہی بیٹھا تھا وہ بٹیک
 دغا کی اسکی جب باتیں سنی تو اک خیال آیا
 نہایت پیار سے پھر اس نے دیو دھن کو سمجھایا
 کسی بھی حال میں تو فتح ان پر پانہیں سکتا
 دغا میں ہم ساری کی تاب ان سے لائیں سکتا
 خیال خام ہے پانڈو پہ یورش کی تری باتیں
 اگر منظور ہو تو یس بتاتا ہوں تجھے گھاتیں
 عمل میں میری گھاتیں تو اگر لایگا دیو دھن
 تو آسانی سے تیرے ہاتھ مارا جائیگا دشمن
 بہت آسان ہے ترکیب پانڈو کی تباہی کی
 مٹا سکتا ہے ساری شان انکی کجکلاہی کی
 اب انکو صرف چوٹ کھیلنے کی آج دعوت دے
 دیر جی کو یہ مشورہ کو بٹاتے کی اجازت دے
 انہیں برباد کر دے چھل کیلے سے چمت کر بازی
 نہ کھیلنے پائے گا تیرا فریب قرعہ اندازی

اُلاوا = اُپمان
 مرے = مری
 آتش = آگ
 رنگ-وراثت = رنگ
 اور سبب
 کدورت = غم
 معدوم = مٹ جانا
 یورش = آکرمش
 تہیتہ = نیشہ
 خود بینی = غم
 سکوں = چن

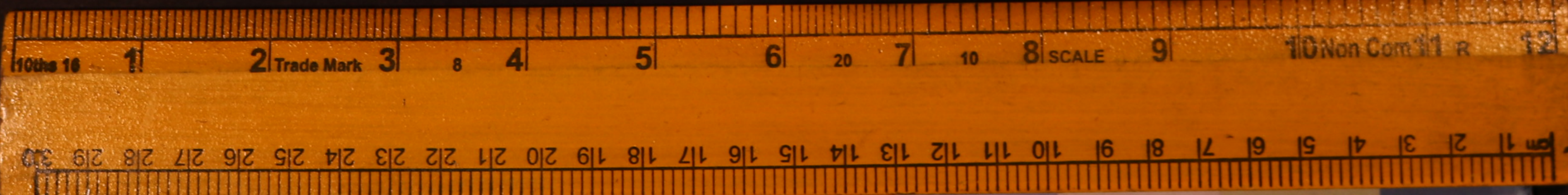
شاہنشاہ = چالاک

فکھ = فکھ
 ہم ساری = ہمارا
 تاب = طاقت
 خیا لے-خام = غلط
 خیال
 عمل = کام

کورا اُندا جی = پانڈا
 فکھن

شکوئی کا مشورہ قمار بازی

شکوئی جیسا شاطر بھی وہیں موجود تھا اب تک
 مگر اس وقت تک خاموش ہی بیٹھا تھا وہ بٹیک
 دغا کی اسکی جب باتیں سنی تو اک خیال آیا
 نہایت پیار سے پھر اس نے دیو دھن کو سمجھایا
 کسی بھی حال میں تو فتح ان پر پانہیں سکتا
 دغا میں ہم ساری کی تاب ان سے لائیں سکتا
 خیال خام ہے پانڈو پہ یورش کی تری باتیں
 اگر منظور ہو تو یس بتاتا ہوں تجھے گھاتیں
 عمل میں میری گھاتیں تو اگر لایگا دیو دھن
 تو آسانی سے تیرے ہاتھ مارا جائیگا دشمن
 بہت آسان ہے ترکیب پانڈو کی تباہی کی
 مٹا سکتا ہے ساری شان انکی کجکلاہی کی
 اب انکو صرف چوٹ کھیلنے کی آج دعوت دے
 دیر جی کو یہ مشورہ کو بٹاتے کی اجازت دے
 انہیں برباد کر دے چھل کیلے سے چمت کر بازی
 نہ کھیلنے پائے گا تیرا فریب قرعہ اندازی



نا ہنزار بے کی جید

کھا اُنھے پیتا نے، مہاویرا سونکر شکونی کا۔
کسی اُف یونی کا، یہ مہاویرا ہے یا جونی کا۔

کسی سورت اُمل پیرا نہ ہونا اس پر درلودھن
کرے گا دھرم کا یہ ناں، تیرے دھرم کا دشمن۔

یہ سونکر ناخلف کہنے لگیوں باپ سے اپنے
تماشا دیکھ، اور دھرم کی باتیں الگ رکھئے۔

میں دشمن کے لیے آخر کروں کیوں دھرم کا پالن
کی جب دشمن پر غلبہ کرے پانا ہے صدا حسن۔

مجھے اب آپ روکیں گے تو اپنی جان دیدں گا
کھڑا ہوتا ہوں، کجا کا جام پی لوں گا۔

جو دیکھا باپ نے اپنے جگر گوشہ کا یہ منظر
کی دیکھا باپ نے اپنے جگر گوشہ کا یہ منظر۔

تو دیدی باپ نے آخر اجازت اپنے بیٹے کو
مگر دل میں بُرا کہتے رہے قہر کے ہیٹے کو۔

داوتے-کومار باجی کی منجوری

جوں کا جشن آخِر طے ہوا دارالحکومت میں
شکونی کامراں تھا، واکیڈ اپنی شرارت میں۔

وڈر کو اندر بگڑی مہر تو درلودھن نے بھجوا
یہ شہر کو جوئے بازی کا جو پیغام دے آیا۔

اُمل پیرا = کارب
کرنا

نا خلف = کپوت

گولوا = ڈانا
مکر = ڈال
سدا اُحسن =
اُتیم اُتیم کجا =
موتی

دارل حکومت =
راجدانی
کامراں = سفل

پیغام = بیدار

ناہنجار بیٹے کی ضد

کسی ایفونی کا یہ شور ہے یا جونی کا
کسی صورت عمل پیرا نہ ہونا اس پر درلودھن

کرے گا دھرم کا یہ ناں، تیرے دھرم کا دشمن
کرے گا دھرم کا یہ ناں، تیرے دھرم کا دشمن۔

یہ سونکر ناخلف کہنے لگیوں باپ سے اپنے
تماشا دیکھ، اور دھرم کی باتیں الگ رکھئے۔

میں دشمن کے لیے آخر کروں کیوں دھرم کا پالن
کی جب دشمن پر غلبہ کرے پانا ہے صدا حسن۔

مجھے اب آپ روکیں گے تو اپنی جان دیدں گا
کھڑا ہوتا ہوں، کجا کا جام پی لوں گا۔

جو دیکھا باپ نے اپنے جگر گوشہ کا یہ منظر
کی دیکھا باپ نے اپنے جگر گوشہ کا یہ منظر۔

تو دیدی باپ نے آخر اجازت اپنے بیٹے کو
مگر دل میں بُرا کہتے رہے قہر کے ہیٹے کو۔

تو دیدی باپ نے آخر اجازت اپنے بیٹے کو
مگر دل میں بُرا کہتے رہے قہر کے ہیٹے کو۔

دعوتِ قمار بازی کی منظوری

جوں کا جشن آخِر طے ہوا دارالحکومت میں
شکونی کامراں تھا، واکیڈ اپنی شرارت میں۔

وڈر کو اندر بگڑی مہر تو درلودھن نے بھجوا
یہ شہر کو جوئے بازی کا جو پیغام دے آیا۔

یہ شتر کو ملی جس وقت در یو دھن کی یہ دعوت
سمجھیں آگئی اسکے، وہاں کی ساری کیفیت
کہ یہ ظالم شکونی بے حیا خود سر کی سازش ہے
اسی بدبخت ناہنجار کی سب جہد و کاوش ہے
پس پردہ موت ہے شکونی اس شرارت میں
نظر آتا ہے اس کا ہاتھ اس کا رُضالت میں
وہ چوں کہ کعب اپنا پھینکنے میں خوب ماہر ہے
جوئے بازی کے فن میں گھاگ ہستیارت طر ہے
بالآخر چاروں بھائی اور یہ شتر چل پڑے گھر سے
بلا خوف و خطر نکلے کفن باندھے ہوئے سر سے

ہنگامہ قمار بازی

کیا پھر بڑھ کے در یو دھن نے استقبال پائندو کا
نہایت مکر سے ہنس ہنس کے پوچھا حال پائندو کا
پھر اس کے بعد پائندو کو حسیں ایواں میں ٹہرایا
تفقد اور رواداری کا منظر خوب دکھلایا
شکونی اور در یو دھن تو فرش راہ ہوتے تھے
کینز اور اس بھی ہمراہ خاطر خواہ ہوتے تھے
جوئے بازی کی اسکے بعد اک ہنگامہ آرائی
ہوئی اسی کہ تخت بادشاہی تک کی بات آئی
شکونی کعب اپنا پھینکنے میں خوب ماہر تھا
یقیناً جیت جانا ویر در یو دھن کا ظاہر تھا

ع پھانسا

یو دھن کو میلی جس وقت در یو دھن کی یہ دعوت
سمجھیں آگئی اسکے، وہاں کی ساری کیفیت

کی یہ ظالم شکونی بے حیا خود سر کی سازش ہے
اسی بدبخت ناہنجار کی سب جہد و کاوش ہے

پس پردہ موت ہے شکونی اس شرارت میں
نظر آتا ہے اس کا ہاتھ اس کا رُضالت میں

وہ چوں کہ کعب اپنا پھینکنے میں خوب ماہر ہے
جوئے بازی کے فن میں گھاگ ہستیارت طر ہے

بالآخر چاروں بھائی اور یہ شتر چل پڑے گھر سے
بلا خوف و خطر نکلے کفن باندھے ہوئے سر سے

ہنگاما-ع-کومار باجی

کیا فیر بڑھ کے در یو دھن نے، دستک بال پانڈو کا
نیہایت مکر سے، ہنس ہنس کے پوچھا حال پانڈو کا

فیر اس کے بعد پانڈو کو حسیں ایواں میں ٹہرایا
تفقد اور رواداری کا منظر خوب دکھلایا

شکونی اور در یو دھن تو فرش راہ ہوتے تھے
کینز اور اس بھی ہمراہ خاطر خواہ ہوتے تھے

جوئے بازی کی اسکے بعد اک ہنگامہ آرائی
ہوئی اسی کہ تخت بادشاہی تک کی بات آئی

شکونی کعب اپنا پھینکنے میں خوب ماہر تھا
یقیناً جیت جانا ویر در یو دھن کا ظاہر تھا

کفایت = حالت

بہدیا = بے گم
بدبخت = دُشمن
نا ہنجار = بے کار
جودہو-کافیش =
پریشم
موتھیس =
شامیل/ملا ہوا
کارے-جلالوت = پاپ کے
کارے
کوب = پانسا

بیلہ خویفہ-ختر =
بیلہ کسی بھے کے

نیہایت = بیش

ہسیں ایواں = سندر محل
تفقد = مہمانداری
رواداری = پرم اور
میترا
فرش-راہ ہونا = کسی
کے سوات میں جڑی تک
مک جانا
کینیج = نوکرائی
ہمراہ = ساتھ
خواتیر رباہ = منچاہے
ہنگاما آرائی = شور
چیللاہٹ

جुہ کی دہی پر تختہ-شاہی کے ساتھ भाईयों और बीवी की भेंट

युधिष्ठिर ने बिलआखिर, यूँ तो हारी सलतनत सारी।
मगर फिर भी रहा मजबूत, और हिम्मत नहीं हारी॥

किया ताज-ओ-हुकूमत उसने, सब नजरे-कुमार अपना।
सिवाए सित्र-ए-तन, खो बैठा नादाँ तार तार अपना॥

फिर इसके बाद उसने जोश में एक एक भाई को।
लगाया दावँ पर, और हार बैठा हर फिदाई को॥

जुह के देवता पर, भेंट उस का चढ़ गया सब कुछ।
बचा बिनते-द्रोपद, के सिवा, उस के न पास अब कुछ।

तो दुर्योधन, शिकन अपनी जर्बी पर डाल कर बोला।
बड़ी बेहूदगी से, भाइसा अपना दहन खोला॥

सलामत है अभी जाने-जिगर, पंचाल की दुस्तर।
जवानी के खजाने का, निहायत कीमती जौहर॥

लगादे दावँ पर, क्या देखता है रूप रानी को।
करूंगा जीत कर दो चंद, अपनी शादमानी को॥

यह सुनते ही क्रोधित होके, उसका चढ़ गया पारा।
लगाया दावँ पर, और दुस्तर-पंचाल को हारा॥

हुक्मे-दुर्योधन

यह बाजी जीत कर, अंदाजे-शाहाना से दुर्योधन।
'परत' कामी से बोला, पाण्डवों की जान का दुश्मन॥

१) इस नाम का सही तलफुज 'परत कामी' है। शेरी ज़रूरत के लिए परत कामी इस्तेमाल किया है।

सलतनत = राज्य

नजरे-कुमार = जुह की
भेंट
सित्र-ए-तन = बदन के
कपड़े

बिनते-द्रोपद = द्रोपद की
पुत्री
शिकन = बल
जर्बी = माथे

दोचंद = अधिक से
अधिक
शादमानी = प्रसन्नता

جوئے کی دیوی پر تخت شاہی کے ساتھ بھائیوں اور بیوی کی بھینٹ

یہ تختہ بالآخر یوں تو ہماری سلطنت ساری
کیا تاج و حکومت اس نے سب تذکرہ اپنا
پھر اس کے بعد اس نے جوش میں ایک ایک بھائی کو
جوئے کے دیوتا پر بھینٹ اس کا چڑھ گیا سب کچھ
تو دریودھن شکن اپنی جبین پر ڈال کر بولا
سلامت ہے ابھی جان مگر پنچال کی دختر
لگافے داؤں پر کیا دیکھتا ہے روپانی کو
یہ سنتے ہی کرو دھت ہوئے اس کا چڑھ گیا پارا
لگایا داؤں پر اور تخت پر پنچال کو ہارا

حکم دریودھن

یہ بازی جیت کر انداز شاہانہ سے دریودھن
پرست کامی سے بولا پانڈو کی جان کا دشمن
یعنی پنچالی۔ مٹ نہایت غصہ۔ اس نام کا صحیح تلفظ 'پرات کامی' ہے۔ شعری ضرورت کے لیے پرت کامی استعمال کیا ہے۔

کی پچالی کو فوراً حسب کے تولے آسے محفل
یہ سنکر اس نے پچالی کو فوراً داستان ساری
کہ میں محکوم ہوں اس میں خطا کچھ بھی نہیں میری
شکوئی کرن کے ہمراہ دیو دھن نے کھارن
یہ سنکر پرگئی وہ سوچ میں کچھ دیر کی خاطر
کی پچالی کو فوراً حسب کے تولے آسے محفل
یہ سنکر اس نے پچالی کو فوراً داستان ساری
کہ میں محکوم ہوں اس میں خطا کچھ بھی نہیں میری
شکوئی کرن کے ہمراہ دیو دھن نے کھارن
یہ سنکر پرگئی وہ سوچ میں کچھ دیر کی خاطر

درویدی کے سوال پر پرات کامی کا جواب

غلامیں وہ نظر گارے ہوئے پھر اس طرح بولی
بہو پاندو کی اور پچال کے سمرٹ کی وغیرہ
ذرا یہ تو بتا مجھ کو وہاں کتنے متقامر ہیں
خبر دے مجھ کو کیا پاندو بھی ہیں اس جشن عشرتیں
کہا اس نے کہ ہاں موجود ہیں اس جا سمی سجن
کسی میں بھی نہیں اب دھرم اور ایمان کی باتیں
جہاں کاراجہ اندھا اور شکونی منتر می ہوگا
ملہ چراغ خاندان - ملہ منتری بمعنی صلاح کار اور نامح کے لئے گئے ہیں - ملہ کنتری غلط العالم بمعنی دلدل زنا -

درویدی کے سوال پر پرات کامی کا جواب

غلامیں وہ نظر گارے ہوئے پھر اس طرح بولی
بہو پاندو کی اور پچال کے سمرٹ کی وغیرہ
ذرا یہ تو بتا مجھ کو وہاں کتنے متقامر ہیں
خبر دے مجھ کو کیا پاندو بھی ہیں اس جشن عشرتیں
کہا اس نے کہ ہاں موجود ہیں اس جا سمی سجن
کسی میں بھی نہیں اب دھرم اور ایمان کی باتیں
جہاں کاراجہ اندھا اور شکونی منتر می ہوگا
ملہ چراغ خاندان - ملہ منتری بمعنی صلاح کار اور نامح کے لئے گئے ہیں - ملہ کنتری غلط العالم بمعنی دلدل زنا -

سے-مہفیل = مہفیل
میں
ماہ وشن = چاندما جیسی
داستاں = باتیں/ کथा
ڈلتیجا = دھارڈ/ فریاد
بسد جاری = بھوت رو کر
مہکوم = نیکر/ گولام
خاتا = اپراغ
اگر آلودا = بیگا
دووا
خیزالوت = لاج
جہی = مایا

خاتا = ऊपर

مுகामिर = जुवारी

जयन इशरत = खुशी की
महफिल
मईयत = नेतुत्व

خاتا میں وہ نجر گاڈے हुए फिर इस तरह बोली ।
कि जिस महफिल में बैठी हो, जुए बाजों की डक टोली ।।
बहु पान्डू की और पंचाल के सम्राट की दुस्तर ।
से-महफिल चली जाए, वह आखिर बे मजक क्योंकर ।।
जरा यह तो बता मुझ को, वहाँ कितने मुकामिर हैं ।
द्रोणा, कौर, कृपा, के अलावा कौन हाजिर हैं ।।
खबर दे मुझ को क्या, पान्डव भी हैं उस जश्ने-इशरत में ।
विदुर के साथ कितने लोग हैं, उनकी मईयत में ।।
कहा उस ने कि हाँ, मौजूद हैं उस जा सभी सज्जन ।
मगर हैं चित्रलेखा की तरह सब दोस्त और दुश्मन ।।
किसी में भी नहीं अब धर्म और ईमान की बातें ।
लगाए बैठे हैं, डक दूसरे के वास्ते घातें ।।
जहाँ का राजा अंधा, और शकुनी मन्त्री होगा ।
अलावा कर्ण जैसा वीर, यानी कन्त्री होगा ।।

१) मन्त्री बमानी सलाह कार और नासेह के लिए गये हैं २) कन्त्री गलत-उल-आम बमानी वन्दुजिना ।

وہاں اب دھرم اور ایمان کا کیا کام ظاہر ہے
سولہ غیرتی کے ہو گا کیا انجام ظاہر ہے

گہرے = لاج

درویدی کا دربار میں جانے سے انکار

یہ باتیں سننے پنچالی یہ بولی خیر کچھ بھی ہو
جہاں ہو جو دہوں اک بھیشم جیسے مرد قولادی
اب انکے سامنے کیا لاج اک ابل کی جاسیگی
علاوہ اسکے ان سے یہ بھی کہنا سیر تاباں
جو تمھیں دھرم مست بولے تو کہنا یہ بھی ہے ممکن
مگر پنچال کی دختر نہ اس غفل میں جاسیگی
یہ باتیں سننے پنچالی یہ بولی خیر کچھ بھی ہو
جہاں ہو جو دہوں اک بھیشم جیسے مرد قولادی
اب انکے سامنے کیا لاج اک ابل کی جاسیگی
علاوہ اسکے ان سے یہ بھی کہنا سیر تاباں
جو تمھیں دھرم مست بولے تو کہنا یہ بھی ہے ممکن
مگر پنچال کی دختر نہ اس غفل میں جاسیگی

نہیے-تاواں = چمکتا
سورج
شرف = پورب
گرب = پشیم
میٹھیا = بڑ
پاتک = گناہ

دورودھن کا پتہ-تاو

یہ سنکر اس نے دورودھن سے کہدی ساری کیفیت
تو اچھا آج وہ بھی ہے شتر غمزے پہ آمادہ
مگر تو پھر سے جا، اس کا ضروری ہے یہاں آنا
لہ جھوٹ لہ گناہ

بڑے نیلوت = گرب کے
ساہ
شتر غمزے = بڑ کے
نکھرے
کنیجک = دانی
واہا = شراہ
کیر = گرب

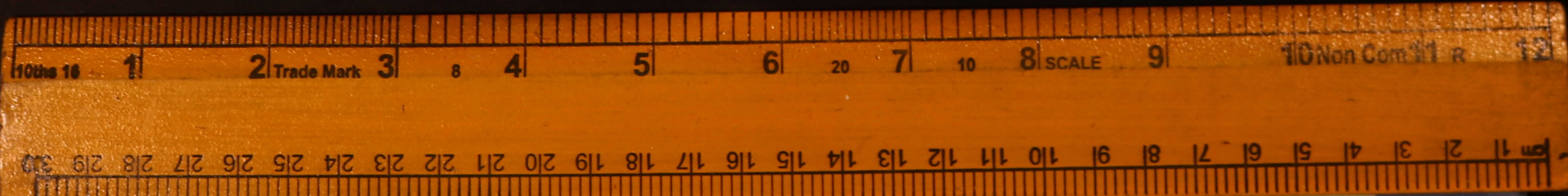
وہاں اب دھرم اور ایمان کا کیا کام ظاہر ہے
سولہ غیرتی کے ہو گا کیا انجام ظاہر ہے

درویدی کا دربار میں جانے سے انکار

یہ باتیں سننے پنچالی یہ بولی خیر کچھ بھی ہو
جہاں ہو جو دہوں اک بھیشم جیسے مرد قولادی
اب انکے سامنے کیا لاج اک ابل کی جاسیگی
علاوہ اسکے ان سے یہ بھی کہنا سیر تاباں
جو تمھیں دھرم مست بولے تو کہنا یہ بھی ہے ممکن
مگر پنچال کی دختر نہ اس غفل میں جاسیگی

دورودھن کا پتہ-تاو

یہ سنکر اس نے دورودھن سے کہدی ساری کیفیت
تو اچھا آج وہ بھی ہے شتر غمزے پہ آمادہ
مگر تو پھر سے جا، اس کا ضروری ہے یہاں آنا
لہ جھوٹ لہ گناہ



کہا اس نے یہ سن کر آپ جس عورت کے دیوہوں
 پیامہ ہوں خسراور پانچوں پاندوہ کے شوہر ہوں
 باؤ تو لے سے کھینچ کر کس دل سے لاؤں گا
 بھلا داغ ملامت کس طرح منہ پر لگاؤں گا
 مجھے اب باز رکھیے باز آیا ایسی خدمت سے
 نہ کھیلیں آپ میرے دھرم اور میری شرافت سے
 یہ باتیں سن کے دیوہوں ستم گر خوب جھنجھلایا
 بھری محفل سے اس کو دھکے دلا کر نکلوا یا

پھر اپنے بھائی و نشان سے بولنا غیر اتم جاؤ
 وہ جس صورت بھی آئے یہاں فوراً سے لاؤ

دشاشن کی چیر دستی

یہ سنتے ہی چلا ابلیس کا ہمساز دشاشن
 کہا اس نے اے دای منتظر ہے تیرا دیوہ من
 وہیں تو پوچھ لینا چل کے سب کا دھرم ادا سی
 سب ہمراہ چل مطلق نہ کر اب شرم ادا سی
 بس اتنا کہہ کے پھینکا ماہوش کی سمت دشاشن
 یقیناً چہرہ دستی پر تھا مال عقل کا دشمن
 یہ حالت دیکھتے ہی خوف سا اک چھا گیا اسپر
 بجائے خوف کھاتے بولی پنجالی یہ رک رک کر
 نہ چھوٹا مجھ کو میرے جسم پر ہے صرف اک کپڑا
 علاوہ حیف سے ہوں جسم ہے اگر ہوا میرا
 مگر مرد و دیوں نے کینے پن سے باز آتا
 رذالت اور سفلہ پن وہ اپنا کیوں نہ دکھلاتا

کہا اُس نے یہ سن کر، آپ جس اورت کے دہر ہوں
 پیتامہ ہوں خسراور پانچوں پاندوہ کے شوہر ہوں
 بتاؤ تو لے سے کھینچ کر کس دل سے لاؤں گا
 بھلا داغ ملامت، کس طرح منہ پر لگاؤں گا
 مجھے اب باز رکھیے باز آیا ایسی خدمت سے
 نہ کھیلیں آپ میرے دھرم اور میری شرافت سے
 یہ باتیں سن کے دیوہوں ستم گر خوب جھنجھلایا
 بھری محفل سے اس کو دھکے دلا کر نکلوا یا
 پھر اپنے بھائی و نشان سے بولنا غیر اتم جاؤ
 وہ جس صورت بھی آئے یہاں فوراً سے لاؤ

دشاشن کی چیرا دستی

یہ سناتے ہی چلا، ابلیس کا ہمساز دشاشن
 کہا اُس نے اے دای، منتظر ہے تیرا دیوہ من
 وہیں تو پوچھ لینا چل کے، سب کا دھرم ادا سی
 سب ہمراہ چل، مطلق نہ کر اب شرم ادا سی
 بس اتنا کہہ کے پھینکا ماہوش کی سمت دشاشن
 یقیناً چہرہ دستی پر تھا مال عقل کا دشمن
 یہ حالت دیکھتے ہی خوف سا اک چھا گیا اسپر
 بجائے خوف کھاتے، بولی پنجالی یہ رک رک کر
 نہ چھوٹا مجھ کو میرے جسم پر ہے صرف اک کپڑا
 علاوہ حیف سے ہوں جسم ہے اگر ہوا میرا
 مگر مرد و دیوں نے کینے پن سے باز آتا
 رذالت اور سفلہ پن وہ اپنا کیوں نہ دکھلاتا

داغ ملامت =
 شرمندگی کا داغ

چیرا دستی = آक्रमण

ابلیس = شैطان
 منتظر = انتظار

ہیڑ = ماہواری

رذالت = کمی ناپن

بیل آخیر وہ مہل کی سمت بھاگی خوف دہشت سے
 اچانک وہ بھی دوڑا اسکے پیچھے فرط عجلت سے
 فقط دو چار لمحے کی تگ و دو میں اسے پکڑا
 اور اپنے آہنی پنجوں میں اس معصوم کو جکڑا
 پکڑ کر بال اسکے، کھینچتا ظالم چلائے کر
 گزرتا تھا گماں اس کشمکش سے بس یہی کھیر
 کہ عریاں ماہوش نینال کی دفتر نہ ہو جائے
 غبار آلودہ عصمت کا گہر نہ ہو جائے

درونا اور پیتامہ کو پسینہ سا نکل آیا

مگر وہ بے زباں صد شکر ہے دربار میں پہنچی
 اس عالم میں اسے اہل طریقے جب وہاں پایا
 نہیں یہ خوف تھا دنیا نہ ہو جائے تہہ و بالا
 سبھی تھے لرزہ بر اندام سب پر خوف طاری تھا
 دگر اسکے یہاں ہو جو دمھا اک کرن ساناں
 یہ منظر بھیم نے دیکھا تو بوش آیا، اباں آیا
 مگر سمجھا بھاکر ویرا رجن نے فراست سے
 اسے ٹھنڈا کیا سنجیدگی سے اور متانت سے

فرتے-وجلتے = شیطانتا
 سے

کشمکش = کھیلا تانی

دہریا سیر = فٹے کپڑے
 آجیڑ = مچھوڑ
 مچھوڑ-اگرہار = شتر
 دل

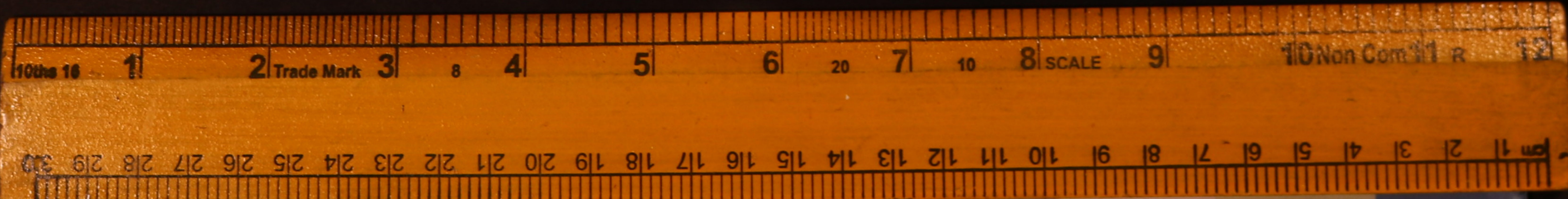
تہہ-بالا = اعلیٰ
 پلٹ
 تھریب = ڈھکڑ
 لڑجا ویر اندام =
 کاپتے ہوئے

آری = خالی

شاد اور فرہاں = خوش

مہانت = گہمیرتا سے

مگر وہ بے زباں صد شکر ہے دربار میں پہنچی
 اس عالم میں اسے اہل طریقے جب وہاں پایا
 نہیں یہ خوف تھا دنیا نہ ہو جائے تہہ و بالا
 سبھی تھے لرزہ بر اندام سب پر خوف طاری تھا
 دگر اسکے یہاں ہو جو دمھا اک کرن ساناں
 یہ منظر بھیم نے دیکھا تو بوش آیا، اباں آیا
 مگر سمجھا بھاکر ویرا رجن نے فراست سے
 اسے ٹھنڈا کیا سنجیدگی سے اور متانت سے



پنجالی کی بے بسی

فضائے جنِ عشرت سے گھٹن محسوس ہوتی تھی
رذیلوں کی طاقت پر شرافت خون روتی تھی
ہر اساتھ تھی چھڑائے کون اس مصیبت سے
نظر پانڈو پہ اپنی ڈال دیتی غم سے شہ پیا کر
یہ عشرت کی حیا سے جھک گئی پھر گردن عالی
اُدھر کیا دیکھتی ہے دیکھ اُدھر بٹھیا دریا دھن
اور اس دربار میں داسی سمجھ کر تجھ کو لایا ہے
تجھے ہم نے جوئے میں جیت کر لوٹدی بنایا ہے

بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر

یہ سنتے ہی پتائمہ سے کہا اس نے سر غفل
مگر تم ہو کہ چپ سادھے ہوئے بیٹھے ہو غفل میں
بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر
پتائمہ نے کہا اے کتیا لے غم زدہ دتر
ہانت سے تری خطرہ ہے دنیا کی تباہی کا
تہاے سامنے داسی یہ کہتا ہے مجھے جاہل
نہیں ہے عزت ناموس کا احساس کیا دلیلیں
بری بے عزتی کا انتقام اب کون لے آخر
تری بے عزتی سے خوف سا چھایا اک دل پر
اُلٹ جائے نہ تختہ کُل جہاں کی بادشاہی کا

پنچالی کی بے بسی

فجائے جہنہ-دشہرت سے، چوٹن مہسوس ہوتی تھی
رذیلوں کی ہیماکت پر، شرافت خون روتی تھی
سرا سیمما تھی پنچالی، کمیوں کی شرارت سے
ہیرا سا تھی لڑھاکہ، اسکو اس موسیبت سے
کبھی وہ بے بسی سے اور کبھی بیکشت گھبرا کر
نجر پانڈو پہ اپنی ڈال دیتی، غم سے شہ پا کر
موسا تھی جُ ہی پانڈو سے ہوئی ایکبار پنچالی
یوہیشتی کی ہوا سے جھک گئی پھر گردن عالی
یہ منظر دیکھتے ہی بولا دشاشن کہ اے اس
تجھے ہم نے جوئے میں جیت کر لوٹدی بنایا ہے
اور اس دربار میں داسی سمجھ کر تجھ کو لایا ہے

بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر

دھن میں کون دے آخر

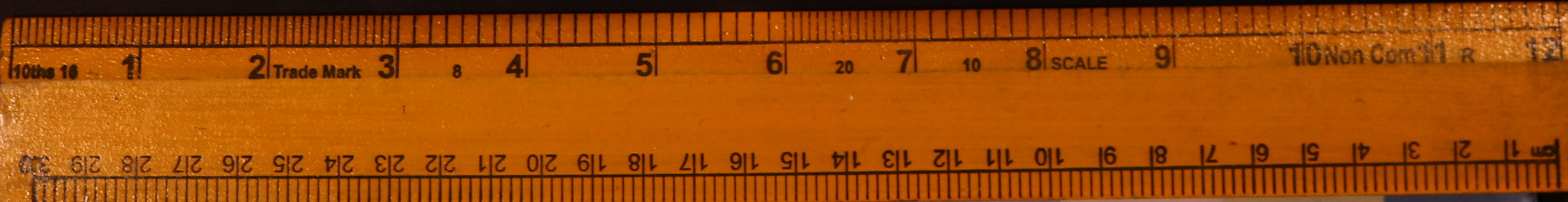
یہ سننے ہی پتائمہ سے کہا اس نے سر غفل
مگر تم ہو کہ چپ سادھے ہوئے بیٹھے ہو غفل میں
بتاؤ تو لگام اس کے دہن میں کون دے آخر
پتائمہ نے کہا اے کتیا لے غم زدہ دتر
ہانت سے تری خطرہ ہے دنیا کی تباہی کا
تہاے سامنے داسی یہ کہتا ہے مجھے جاہل
نہیں ہے عزت ناموس کا احساس کیا دلیلیں
بری بے عزتی کا انتقام اب کون لے آخر
تری بے عزتی سے خوف سا چھایا اک دل پر
اُلٹ جائے نہ تختہ کُل جہاں کی بادشاہی کا

فجائے جہنہ-دشہرت =
آنند اور خوشی کا
مالیہ
سرا سیمما = بڑی ہڈی

یک لخت = اچانک
شہ = بے

ہوا = غم
آلی = اُچی

دنتکام = بدلتا
بے دنتکام = اچانک



یہی ہے وجہ جو آنکھوں کو ہم نے بند رکھا ہے
نرہاں کو اپنی سی کر اس لیے ہر چند رکھا ہے

نگاہِ دور بینِ عدل دھوکا کھا نہیں سکتی

پھر اس کے بعد دیو دھن نے پوچھا سب مقام سے
کہ پچالی کو میں نے کیا نہیں جیتا یہ پیشتر سے
جو تھیں اہل طرب خاموش تھے اس بات کو سنکر
بوجہ خوف کوئی بھی نہ اس کو دے سکا اتر
مگر نام و کرن اک اس کا بھائی بھی وہیں پر تھا
کہا اس نے سبھا والوں کے لوگو یہ ڈر کیا
کہو تم دھرم اور انصاف کی جو بات ہو کھل کر
کسی کے خوف سے خاموش رہ جانا نہیں بہتر
یہ پیشتر نے سرد دربار پہلے خود کو ہار لے
جوئے پر اس نے اپنے بعد پچالی کو وار لے
یہ اک نکتہ ہے فتانوں کی جس پر آپ کو مائل
مجھے کرنا ہے سنئے صاحبانِ زینتِ محفل
حقیقت ہے جوئے میں جس پہلے خود کو ہار ہو
پھر اپنی بھاریہ کو گھاٹ پر جس نے اتار ہو
اسے کیا حق نہیں چاہیے، کہو قانون کی رُف سے
لگائے داؤں پر اوروں کو بوائینی پہلو سے

یقیناً اس طرح پچالی جیتی جا نہیں سکتی
نگاہِ دور بینِ عدل دھوکا کھا نہیں سکتی

یہی ہے وجہا جو آنکھوں کو ہم نے بند رکھا ہے
جواں کو اپنی سی کر، इसलिए، ہر چند رکھا ہے ۱۱

نیگاہے-دور بینے-ادل دھوکا کھا نہیں سکتی

فیر اسکے بعد دیو دھن نے پوچھا سب مقام سے
کی پچالی کو میں نے کیا نہیں جیتا یہ پیشتر سے ۱۱
جو تھے اہل طرب خاموش تھے اس بات کو سنکر ۱۱
کہو تم دھرم اور انصاف کی جو بات ہو کھل کر ۱۱
یہ پیشتر نے سرد دربار پہلے خود کو ہار لے ۱۱
جوئے پر اس نے اپنے بعد پچالی کو وار لے ۱۱
یہ اک نکتہ ہے فتانوں کی جس پر آپ کو مائل ۱۱
حقیقت ہے جوئے میں جس پہلے خود کو ہار ہو ۱۱
اسے کیا حق نہیں چاہیے، کہو قانون کی رُف سے ۱۱

وجہا = کارن
ہر چند = ہر وقت

مقامیر = جوا خولنے
والے

اہلے-ترب = سبھا کا
ہر بکیت
و وجہ-خوف = ہر کے
کارن

جینتے-مہفیل = سبھا
کے آدرشی لوت

رہے = انوسار
آئیہی = کانونی
نیگاہے-دور بینے-ادل =
دور تک دیکھنے والی
انصاف کی آخ

तअज्जुब है मुझे कानून की इस मूशगाफी पर

यह सुनकर इक खुशी की लहर दौड़ी बज्मे-इशरत में।
सदा तहसीन की गूजी, फजाण खौफ-ओ-दहशत में।
यह रंग-बज्म, दुर्योधन ने देखा तो कहा जल कर।
तअज्जुब है मुझे कानून की, इस मूशगाफी पर।
यह है दरबार मेरा इस जगह मेरी हुकूमत है।
मेरे अहकाम का पाबन्द हर फर्दे-रियासत है।
इसी के तहत सुन, ऐ विकर्ण अब हुकम देता हूँ।
और अपने आहनी दस्तूर से, यूँ काम लेता हूँ।
लेहाजा अब उतर वाता हूँ कपड़े उनके जिस्मों से।
गल्लर-ओ-खुदसरी से जिनके सीने आज हैं अकड़े।
द्रौपद कन्या भी इस से मुसतसना नहीं होगी।
उन्ही के साथ अब यह भी बरहना बिल यकीं होगी।

बज्मे-इशरत = खुशी की
सभा
सदा = आवाज़
तहसीन = प्रसन्नता
मूशगाफी = बाल की
खाल उधेड़ना
अहकाम = आदेश
हर फर्दे-रियासत =
राज्य का हर व्यक्ति
आहनी दस्तूर =
शक्तिशाली कानून

मुसतसना = अलग किया
गया, वंचित

पकड़ कर उस ने पोशाके-तने-गुलरू को फिर खींचा

यह हुक्मे-नारवा सुनते ही पान्डव ने बसद उजलत।
उतारीं अपनी पोशाकें बगैरे-हीला-ओ-हुज्जत।
फिर इसके बाद दुश्शासन परी तमसाल की जानिब।
हिदायत कर्ण की पाकर, हुआ मरदूद यूँ रागिब।
कि डाला हाथ उसके सित्र पर और इक सिरा पकड़ा।
पकड़ कर उस ने पोशाके-तने-गुलरू को फिर खींचा।

बसद उजलत =
शीघ्रताके साथ
पोशाक = कपड़े
हीला व हुज्जत = बगैर
किसी बहाने के
परी तमसाल = परी
समान
हिदायत = आदेश
पोशाके-तने-गुलरू =
फूल जैसी कन्या के शरीर
के कपड़े

तेजब है مجھے قانون کی اس موٹسگانی پر

یہ سنکر اک خوشی کی لہر دڑی نرم عشرت میں
یہ رنگ نرم درلودھن نے دیکھا تو کہا جل کر
یہ ہے دربار میرا اس جگہ میری حکومت ہے
اسی کے تحت سن اے ورن اب حکم دیتا ہوں
لہذا اب اترواتا ہوں کپڑے انکے جسموں سے
دروپد کنیا بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہوگی
انہیں کیسا تھاب یہ بھی برہنہ بالیقین ہوگی

پکڑ کر اس نے پوشاک تن گلرو کو پھر کھینچا

یہ حکم ناروا سننے ہی پانڈو نے بصد عجلت
پھر اس کے بعد دشاشن پری تمثال کی جانب
پکڑ کر اس نے پوشاک تن گلرو کو پھر کھینچا
کدالہا تھاس کے ستر پر اوراک سر اچکڑا



یہ حالت دیکھ کر اہل طرب نے شرم سے گردن
جھکا کر اپنی آنکھیں بند کر لیں لاج کے کارن
دردِ پد کُنیا کے خرمِ بوش و فراست پر
حیا اور ناامیدی کی گری اک برق لہر اگر
غرض ہر سمت سے مایوس ہو کر نازش گلشن
بہ چشمِ نم کیا اس نے شری گھنٹا م کمرن

ہوا لیکن نہ کپڑا ختم اس معصوم کے تن کا

اثر فریادِ پنپالی نے آہِ سراپنا دکھلایا
اسے گھنٹیا م جی نے غائبانہ ستر پہنچایا
وہ جوں جوں کھینچتا تھا ستر جسم ناز پر سے
نکلے جاکے تھے ستر، زیر ستر اندر سے
وہ اتنی دیر تک کھینچا کہ پش تن گل و
کہ جس کی وجہ سے شل پر گئے مردود کے بازو
یوں ہی جاری رہا یہ سلسلہ ابلیس پر فن کا
ہوا لیکن نہ کپڑا ختم اس معصوم کے تن کا
یہاں تک لگ گیا اک ڈھیر کپڑوں کا سرِ حُفصل
پچاسوں رنگ کے نیلے ہر اک اور قرمزی مائل

یہ سب لادیکھ کر اہل طرب حُسنِ اطاعت سے
شری گھنٹیا م جی کا نام لیتے تھے عقیدت سے

یہ حالتِ دیکھ کر اہل طرب نے، شرم سے گردن
بھکا کر اپنی آنکھیں، بند کر لیں لاج کے کارن

دردِ پد کُنیا کے خرمِ بوش و فراست پر
حیا اور ناامیدی کی گری، اک برق لہر اگر

غرض ہر سمت سے، مایوس ہو کر نازش گلشن
بہ چشمِ نم کیا اس نے، شری گھنٹا م کمرن

ہوا لیکن نہ کپڑا ختم اس معصوم کے تن کا

اثر فریادِ پنپالی نے آہِ سراپنا دکھلایا
اسے گھنٹیا م جی نے غائبانہ ستر پہنچایا
وہ جوں جوں کھینچتا تھا ستر جسم ناز پر سے
نکلے جاکے تھے ستر، زیر ستر اندر سے
وہ اتنی دیر تک کھینچا کہ پش تن گل و
کہ جس کی وجہ سے شل پر گئے مردود کے بازو
یوں ہی جاری رہا یہ سلسلہ ابلیس پر فن کا
ہوا لیکن نہ کپڑا ختم اس معصوم کے تن کا
یہاں تک لگ گیا اک ڈھیر کپڑوں کا سرِ حُفصل
پچاسوں رنگ کے نیلے ہر اک اور قرمزی مائل

یہ سب لادیکھ کر اہل طرب حُسنِ اطاعت سے
شری گھنٹیا م جی کا نام لیتے تھے عقیدت سے

اھلے-ترب = سبھا میں
وہا = لاج
نا اھمی دی = نیراگ
بک = بکلی
ناجیہ-گولشن = باغ
کے لیا، گن کا کارن
گایا نا = بک
جئے جئے = جیسے جیسے
جیسے-ناج پرور =
ناج کے ساہ پلا ہوا
شہر
سیر جئے-سیر = کپڑے
کے اندر سے کپڑا
پوشے-تہ-گولر = فیل
جیسی کُنیا کے شہر کے
کپڑے
شل = بک
کیرم جی ماڈل = لال
رنگ کی ترہا
ہوسنے-اتا اتر = ادر
کے ساہ
اکہ دت = بک

یہی جاری رہا یہ سلسلہ ابلیس پر فن کا
ہوا لیکن نہ کپڑا ختم، اس معصوم کے تن کا

یہاں تک لگ گیا اک ڈھیر کپڑوں کا سرِ حُفصل
پچاسوں رنگ کے نیلے ہرے، اور کیرم جی ماڈل

یہ لیتا دیکھ کر اھلے-ترب ہوسنے-اتا اتر سے
شری گھنٹیا م جی کا نام، لیتے تھے اکہ دت سے

بھیم کی پرتگب

بہر صورت نہ عیاں ہو کی نچال کی دختر
بہرے دربار میں غرت بچائی شیا م نے اگر
ہو کے گھونٹ پی پی کر ابھی تک بھیم بیٹھا تھا
نہ اب تک ایسا منظر اس کی چشم سر نے دیکھا تھا
اچانک اٹھ کے اسن پکارا اے سبھا والو
نہیں ہے ضبط کا اب مجھ کو یا راکے سبھا والو
سنو پرتگیا میری میں اب اعلان کرتا ہوں
تمہارے سامنے اس بات کا پیمان کرتا ہوں
پیوں گا میں نہ جب تک خون دشمن کے سینے کا
مٹے گا اس گھڑی تک داغ سینے سے نہ کیٹنے کا
پیا میں نے نہ اس کا تین چلو خون، اگر لوگو
لگے یہ پاپ کپڑا کھینچنے کا میرے سر، لوگو

تعجب ہے اندھیرا محزن انوار کہلائے

دروید کیا بولی پتی ورتا ہوں میں ساجن
مری توہین کا بدلہ فقط ہے مرگ دشمن
یہ سنکر کرن بولا، یہ بھی دعویٰ خوب ہے تیرا
بیان پارسائی کا نیا اسلوب ہے تیرا
ہوں جس کے پانچ شوہر وہ پتی ورتا کہی جائے
تعجب ہے اندھیرا محزن انوار کہلائے
پھر اس کے بعد درویدھن نے اپنی ران دکھلا کر
کہا بنت دروید سے ادھر آ بیٹھ جا اس پر

भीम की प्रतिज्ञा

बहर सूरत न उर्याँ हो सकी पंचाल की दुस्तर।
भरे दरबार में इज्जत बचाई श्याम ने आकर॥
लहू के घूँट पी पी कर, अभी तक भीम बैठा था।
न अब तक ऐसा मन्जर, उसकी चप्पे-सर ने देखा था॥
अचानक उठ के आसन से पुकारा, ऐ सभा वालो।
नहीं है जल का अब मुझ को यारा, ऐ सभा वालो॥
सुनो प्रतिज्ञा मेरी, मैं अब एलान करता हूँ।
तुम्हारे सामने इस बात का, पैमान करता हूँ॥
पिऊँगा मैं न जब तक खून, दुश्शापन के सीने का।
मिटेगा उस घड़ी तक दाग, सीने से न कीने का॥
पिया मैं ने, न उस का तीन चुल्लू खून, अगर लोगो।
लगे यह पाप, कपड़ा खींचने का, मेरे सर लोगो॥

तअज्जुब है अन्धेरा मखजने-अनवार कहलाए

द्रौपद कन्या बोली, पतिवरता हूँ मैं साजन।
मेरी तौहीन का बदला, फकत है मर्गे-दुश्शापन॥
यह सुनकर कर्ण बोला यह भी दावा खूब है तेरा।
बयाने-पारसाई का नया असलूब है तेरा॥
हों जिसके पाँच शौहर, वह पतिवरता कही जाए।
तअज्जुब है अन्धेरा, मखजने-अनवार कहलाए॥
फिर इसके बाद दुर्योधन ने अपनी रान दिखलाकर।
कहा बित्ते-द्रौपद से, इधर आ बैठ जा इस पर॥

बहर सूरत = किसी प्रकार

उर्याँ = नंगी

मन्जर = दृश्य

जल = धीरज

पैमान = प्रतिज्ञा

तौहीन = अपमान
मर्ग = मृत्यु

बयाने-पारसाई =
पारसाई का बयान
असलूब = ढंग
मखजने-अनवार =
प्रकाश का भंडार

یہ سنکر بھیم بولا تجھ کو ظالم میں نہ چھوڑونگا
تری اس ران ہی کو گرز فولادی توڑونگا

علاوہ اسکے میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں
نہ بخشوں گا گردہ کو رکھ کو پیمان کرتا ہوں

دھرتی راشٹر کا وردان

دور نے بھیم کو ڈوبائو واجب غیظ میں پایا
انہیں فوراً زمانے کی تباہی کا خیال آیا
کہا نابینا راجہ سے کہ رکشا آپ فرمائیں
تسلی دیں دروید کتیا کو اور سمجھائیں
کہا راجہ نے بیشک تو پتی ورتا ہے ایک ہی
کہ درویدھن نے کی ہے تیری اس مبارک مٹی
مگر تو نے تم کو نہ چھوڑا ہاتھ سے دامن
لہذا تجھ سے خوش ہوں مانگ لے وردان کھلائیں
یہ سنکر دھرتی پنپال نے خوش ہو کے ورمانگا
خلاصی شوہروں کی مانگ کر اذن سفر مانگا
علاوہ اسکے جو کچھ ضبط ہیں ہتیار اور پوشش
اسی کیساتھ بخشیں ایک رتھ صاحب دانش
سیلہ مند راجہ نے کیا وردان کو پورا
بزرگی کا بھرم رکھا، کیا پیمان کو پورا

بہ سرعت قبل پوشش فاتح اقلیم کو روکا

اچانک برسر محفل کسی نے طر کا نشتر
چلایا بے تکلف پانڈوں کے قلب مضطرب
۱۰ خاندان کا چراغ -

گیروہ-کیر = کورو کی
تولی

گج = کوہ

تھممل = دھرج
کولتارن = خاندان
کا چیراگ

پوشش = کپڑے
ساہبے-دانش =
بুদ্ধیمان لوگ

کبلے-یوریش = آक्रमण
سے پہلے
برسرے-مہافل = دھما
کے اندر
نشر = چاک
کلبے-موجتر = بے چین
ہر دھ

اتلاوا اسکے میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں
نہ بھڑوگا گیروہ-کیر کو، پیمان کرتا ہوں

دھرتی راشٹر کا وردان

دھرتی نے بھیم کو ڈوبا دیا، جب گج میں پایا
انہیں فوراً زمانے کی تباہی کا خیال آیا
کہا نابینا راجہ سے کہ رکشا آپ فرمائیں
تسلی دیں دروید کتیا کو اور سمجھائیں
کہا راجہ نے بیشک تو پتی ورتا ہے ایک ہی
کہ درویدھن نے کی ہے تیری اس مبارک مٹی
مگر تو نے تم کو نہ چھوڑا ہاتھ سے دامن
لہذا تجھ سے خوش ہوں مانگ لے وردان کھلائیں
یہ سنکر دھرتی پنپال نے خوش ہو کے ورمانگا
خلاصی شوہروں کی مانگ کر اذن سفر مانگا
علاوہ اسکے جو کچھ ضبط ہیں ہتیار اور پوشش
اسی کیساتھ بخشیں ایک رتھ صاحب دانش
سیلہ مند راجہ نے کیا وردان کو پورا
بزرگی کا بھرم رکھا، کیا پیمان کو پورا

بہ سرعت قبل پوشش فاتح اقلیم کو روکا

اچانک برسر محفل کسی نے طر کا نشتر
چلایا بے تکلف پانڈوں کے قلب مضطرب
۱۰ خاندان کا چراغ -

کی آخیر عمر میں کشتی امن و امان بنکر
وہی کم زور عورت کام آئی وقت پڑنے پر
سنی جب بھیم نے یہ بات تو بولا شیخ سے
کبھی ہم نے سہارا اور مدد چاہی نہ عورت سے
ہمارے بازو میں آج بھی قوت ہے طاقت ہے
فنا کے غاٹ تو ہم جیسوں کو پہنچا کی قدر ہے
یہ کہہ کر بھیم لپکا کر زلیہ کر سمت دیو دھن
لرز کر رہ گئے جس شے کوئی کرنِ شاش
مگر فوراً یہ ہشتر نے دلا اور بھیم کو روکا
بہ سرعت قبل رویش فاتحِ قلم کو روکا

پانڈوؤں کی واپسی

ہوا خوش کو راجہ آج اعدامِ ہشتر سے
کہ اک فتنہ ابھر کر دب گیا تھا جس مہر سے
فطاب ہو کے پانڈو سے کہا اس نے محبت سے
کہ تم کو دکھ بہت پہنچا ہے دیو دھن کی حرکت سے
بھرے دربار میں نادان نے کم ظرفی دکھائی ہے
معاف کی خطا کر دو تمہارا یہ بھی بھائی ہے
یہ لو کپڑے تمہارے ان کو پہنو اور گھر جاؤ
سنبھالو اپنا سہاس یہاں سے بے خطر جاؤ
یہ سنکر چل پڑے عجلت سے پانڈو اور پنچالی
مگر دل میں کدورت لیکے لوٹے اندر کے والی

بھرے گام = دُ:خ کا
تو فغان
کشتی-امنو-امو =
شاہی کی ناو
مشیخات = غمناک

سمتہ-دورِ یو دھن =
دورِ یو دھن کی اور

فاتحہ اقلیم = کسی
راہ کے کیجیوتا

پانڈوؤں کی واپسی

ہوا خوش کور راجہ آج اعدامِ ہشتر سے
کہ ایک فتنہ ابھر کر دب گیا تھا جس مہر سے
فطاب ہو کے پانڈو سے کہا اس نے محبت سے
کہ تم کو دکھ بہت پہنچا ہے دیو دھن کی حرکت سے
بھرے دربار میں نادان نے کم ظرفی دکھائی ہے
معاف کی خطا کر دو تمہارا یہ بھی بھائی ہے
یہ لو کپڑے تمہارے ان کو پہنو اور گھر جاؤ
سنبھالو اپنا سہاس یہاں سے بے خطر جاؤ
یہ سنکر چل پڑے عجلت سے پانڈو اور پنچالی
مگر دل میں کدورت لیکے لوٹے اندر کے والی

اقدام = نیرون
مردبیر = بونڈیمان

ہرکت = کار

ناداؤ = مورخ
کم زرفی = مورخیتا
خاتا = دوش

بے خاتر = نیرون

کومارबाजी के दोबारा मशविरे

हुए जिस वक्त पान्डव कौरवाँ के शहर से रुखसत ।
तो दुर्योधन के कल्वे-बदगुमाँ पर छा गयी दहशत ॥
कहा अपने पिता से पान्डवाँ से मुझको खटका है ।
मुझे उनकी रविश पर, कुल की बरबादी का खतरा है ॥
वह अपने इन्तकामी जोश से, बाज़ आ नहीं सकते ।
दिमागो-कल्व पर अपने, वह काबू पा नहीं सकते ॥
लेहाजा रास्ते में होंगे, उनको आप रुकवा दें ।
किसी को भेज कर फौरन, यहाँ पान्डव को बुलवा लें ॥
कि उनके साथ मैं खेलूँगा ऐसी आखरी बाजी ।
कि माजी उनकी हालत पर, करे हर लम्हा गम्माजी ॥
वह ऐसी शर्त होगी, जो भी इस बाजी को हारेगा ।
वह बारह साल जीवन अपना जंगल में गुज़ारेगा ॥
अलावा इसके वह इक साल तक खुफिया तरीके पर ।
गुज़ारेगा फिर अपनी ज़िन्दगी गोशा नशीं होकर ॥
न छिपकर रह सका इस दौर में वह बल्ल का मार ।
तो बारह साल फिर उसको, बिताना होगा दोबारा ॥

रुखसत = रवाना
कल्वे-बदगुमाँ = शत्रुता
भरा हुआ दिल
दहशत = भय
रविश = अन्दाज़
इन्तकामी जोश = बदले
की भावना
दिमागो-कल्व = हृदय
और दिमाग
काबू = नियंत्रण

माजी = भूतकाल
हर लम्हा = हर घड़ी
गम्माजी = किसी चीज़
का प्रकट होना

गोशा नशीं = छिप कर
बैठना
बल्ल = भाग्य

आखरी बाजी

यह बातें हो चुकीं तो, कर्ण को राजा ने भिजवाया ।
वह आधे रास्ते से, पान्डवों को जा के ले आया ॥
जुए का सिलसिला फिर छिड़ गया दरबार के अन्दर ।
शरायत आखरी बाजी की आई, सामने खुल कर ॥

कमारिबारी के दोबारा مشورے

होئے جس وقت پانڈو کورواں کے شہر بھٹکتے
کہا اپنے پیتا سے پانڈواں سے مجھکو کھٹکا
وہ اپنے انتقامی جوش سے باز نہیں آسکتے
لہذا راستے میں ہونگے ان کو آپ رکاوٹیں
کہ انکے ساتھ میں کھیلونگا ایسی آخری بازی
وہ اپنی شرط ہوگی جو بھی اس بازی کو ہارے گا
علاوہ اسکے وہ اک سال تک خفیہ طریقے پر
نچھپ کر رہ سکا اس دور میں وہ نجات کا مارا
تو دیر بڑھن کے قلب بدگماں پر چھائی دہشت
مجھے انکی روش پر نکل کی بربادی کا خطرہ
دماغ و قلب پر اپنے وہ قابو پا نہیں آسکتے
کسی کو بھیج کر فوراً یہاں پانڈو کو بلوالیں
کہ ماضی انکی حالت پر کسے ہر لمحہ غمازی
وہ بارہ سال میں اپنا جنگل میں گزارے گا
گزارے گا پھر اپنی زندگی کو شہ نشیں ہو کر
تو بارہ سال پھر اسکو بتانا ہو گا دوبارہ

آخری بازی

یہ باتیں ہو چکیں تو کर्ण کو راجہ نے بھجوا دیا
جوئے کا سلسلہ پھر چھڑ گیا دوبارہ کے اندر
وہ آدھے راستے سے پانڈو کو جا کے لے آیا
شرائط آخری بازی کی آئی سامنے کھل کر



یوڈیٹیر نے کہا میں جیت لوں بازی تو جیت
 دو بارہ میں اگر ہاروں تو پھر سنان زمین میں
 غرض منظور کر لیں ساری شرطیں سب خوش ہو کر
 خوشی سے کعب جوں جوں پھینکتے تھے جاہل پنا
 یہ بازی جان کی بازی لگا کر کھیلی دونوں
 مگر تقدیر پاندو پر نحوست سایہ افکن تھی
 یوڈیٹیر نے کہا میں جیت لوں بازی تو جیت
 دو بارہ میں اگر ہاروں تو پھر سنان زمین میں
 غرض منظور کر لیں ساری شرطیں سب خوش ہو کر
 خوشی سے کعب جوں جوں پھینکتے تھے جاہل پنا
 یہ بازی جان کی بازی لگا کر کھیلی دونوں
 مگر تقدیر پاندو پر نحوست سایہ افکن تھی

سرخوت = دھت

موہتاہ = بدلت سمات کر

کوب = پانسا

جانینی = دونوں اور کے بکتی

موجزین = آدھرنیہ ہاڑی =

وہتیت بکتی دیت بکتی =

دیت لگا کر

نہست ساہا افغان = دہریہ کا

ساہا

گوما = سندھ

گوما = جیسے

نہوہاڑی = پانسا اور جڑ کا خلت

تہریہ = لیتا ہوا

دششاہن کی پشاکش

ہوکومت کورواں کو سوپ کر پاندو بعد عہد
 بدلت کر بھس ہونا چاہتے تھے، جھن سے رخصت
 دہرید کیا بھی پاندو کے ساتھ جانے کو
 تو فوراً طرزیہ انداز سے مردود دشاشن
 تھہرے نازیں لے ماہوش لے ناز پرورد
 بہت مشکل ہے اب بھی سوچ لے امر و سر فردا
 بہت مشکل ہے اب بھی سوچ لے امر و سر فردا

تہریہ = ہسی کے انداز میں

مواہتیب = کسی کی طرف مٹھ

کر کے کہنا

ناج پرورد = لاد سے پتی ہوا

ہمروہ = آج

فردا = ہفتی

جھے واپس ملے میری حکومت تاج اور تروت
 گزارو نگا فقروں کی طرح بارہ برس بن میں
 بہت محتاط ہو کر پھر وہاں کھیلی گئی پوسر
 جگر کو تھام لیتے تھے معزز حاضرین اپنا
 بڑی لنگی کے ساتھ پوسر کھیلی دونوں
 گماں ہوتا تھا گویا نردو بازی نئی دشمن تھی
 جھے واپس ملے میری حکومت تاج اور تروت
 گزارو نگا فقروں کی طرح بارہ برس بن میں
 بہت محتاط ہو کر پھر وہاں کھیلی گئی پوسر
 جگر کو تھام لیتے تھے معزز حاضرین اپنا
 بڑی لنگی کے ساتھ پوسر کھیلی دونوں
 گماں ہوتا تھا گویا نردو بازی نئی دشمن تھی

وہی آخر ہوا تحریر یہت جو انکی قسمت میں
 یہ بازی بھی انہوں نے ہار دی تھن مسرت میں

دشاشن کی پیشکش

حکومت کورواں کو سوپ کر پاندو بعد عہد
 بدلت کر بھس ہونا چاہتے تھے جھن سے رخصت
 دہرید کیا بھی پاندو کے ساتھ جانے کو
 تو فوراً طرزیہ انداز سے مردود دشاشن
 تھہرے نازیں لے ماہوش لے ناز پرورد
 بہت مشکل ہے اب بھی سوچ لے امر و سر فردا
 بہت مشکل ہے اب بھی سوچ لے امر و سر فردا

آگوت کھیلنا

کہاں تُو اور کہاں یہ بادِ سپہ پائی جان من،
 ادھر ہے دیکھ فرس راہِ چشم کو رواں کب سے
 ادھر آ پاندوں کو چھوڑا ہم پر سکرانی کر
 تجھے سمجھو بھلائی گئے ہم دل میں جگہ دینگے
 ہے اب بھی وقت آجاتا ہے دامنِ دیوہن
 کھاؤ تُو اور کھاؤ یہ بادِ سپہ پائی جان من،
 ادھر ہے دیکھ فرس راہِ چشم کو رواں کب سے
 ادھر آ پاندوں کو چھوڑا ہم پر سکرانی کر
 تجھے سمجھو بھلائی گئے ہم دل میں جگہ دینگے
 ہے اب بھی وقت آجاتا ہے دامنِ دیوہن

بادیا-پہماڑ = جंगल
 जंगल फिरना
 दस्त = जंगल/मैदान
 फर्श-राह = जमीन पर
 बिछा हुआ
 बिल् अक्स = विरोध/उलट

चिरागे-रुख = तेरे मुख के
 दीप

सुदाज = दर्दे सर

बशक्ले-कौरवाँ मौजूद हैं इक सदखरे-दानिक

यह सुनकर भीम बोला, तुझ से दुश्शापन समझ लूँगा।
 जवाब इस का तुझे चौदाह बरस के बाद मैं दूँगा।
 जवाबे-भीम सुनकर, यूँ कहा उसने शकुनी से।
 ज़रा इस गाए को देखो, मिलो अहमक जुनूनी से।
 यही है भीम जिन को, सौ गधों का बाप कहते हैं।
 यह चन्डू बाज़ हैं, बस अपनी ही पीनक में रहते हैं।
 यह सुनते ही तमस्खुर का, उठा तूफान महफिल में।
 इकट्ठा हो गया तफरीह का, सामान महफिल में।
 दिलावर भीम, दुश्शापन के फिकरे को ज़हानत से।
 उन्ही पर चुस्त फौरन कर दिया, अपनी ज़राफ़त से।
 यकीनन सौ गधों के बाप और सौ नाखलफ़ नाहिक।
 बशक्ले-कौरवाँ मौजूद हैं इक सद खरे-दानिक।

तमस्खुर = हंसी/ठठोल

दिलावर = वीर
 फिकरे = जुम्ले बातें
 ज़राफ़त = व्यंग
 नाहिक = गधा/नादान
 आदमी

कहाں تُو اور کہاں یہ بادِ سپہ پائی جان من،
 ادھر ہے دیکھ فرس راہِ چشم کو رواں کب سے
 ادھر آ پاندوں کو چھوڑا ہم پر سکرانی کر
 تجھے سمجھو بھلائی گئے ہم دل میں جگہ دینگے
 ہے اب بھی وقت آجاتا ہے دامنِ دیوہن
 کھاؤ تُو اور کھاؤ یہ بادِ سپہ پائی جان من،
 ادھر ہے دیکھ فرس راہِ چشم کو رواں کب سے
 ادھر آ پاندوں کو چھوڑا ہم پر سکرانی کر
 تجھے سمجھو بھلائی گئے ہم دل میں جگہ دینگے
 ہے اب بھی وقت آجاتا ہے دامنِ دیوہن

بشکلِ کورواں موجود ہیں اک صد خردانق

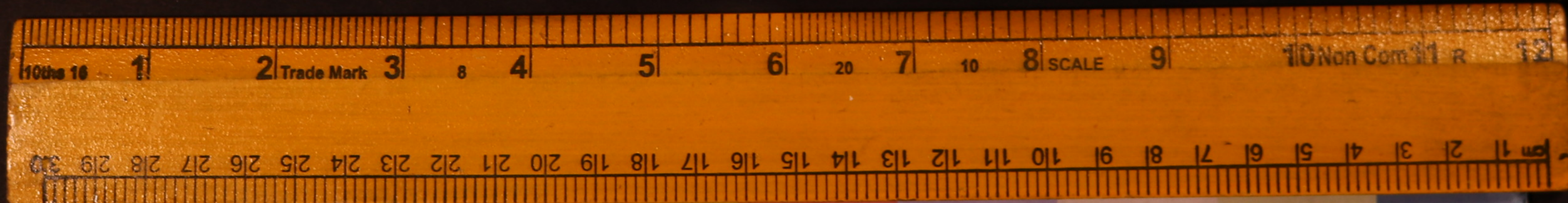
یہ سنکر بھیم بولا تجھ سے دشاشن سمجھ لوں گا
 جواب بھیم سنکر یوں کہا اس نے شکونی سے
 یہی ہیں بھیم جن کو سوگدھوں کا باپ کہتے ہیں
 یہ سنکر ہی تمسخر کا اٹھا طوفان محفل میں
 دلاور بھیم دشاشن کے فقرے کو دہانت سے
 انہی پر چرت فوراً کر دیا اپنی ظرافت سے

یقیناً سوگدھوں کے باپ اور سونا خلف نامی
 بشكلِ کورواں موجود ہیں اک صد خردانق

علا درویش
 علا گدھا - علا نادان آدمی۔

پانڈوں کا عزم صحراوردی
اور
فسائے نل دمنتی

पांडवों का अज़्म
सहरा-नवरदी
और
फ़साना हाए नल दमयंती



سلسلہ فسانے نل اور مہنتی

تخیلی پر تنگیا

یہ کہہ کر بھیجیم اور پانڈو ہوئے رخصت بہ کروفر
 کوئی کہنا چلا باہر نہیں ہے میرے قابو سے
 کسی نے خاک اڑائی راہ کی اک مشت کیہ کر
 کہا سہیو نے من میں شکونی کو میں ماروں گا
 دروید کنتی بھی بال کھولے اشک برساتی
 وہ من میں سوچتی تھی کاش اے پرچھو وہ دن آئیں
 کہ مجھ سے ٹھوکریں بھی بگسٹ کو روں کھائیں

سلسلہ فسانے نل اور مہنتی

ہاے نل اور دماہنتی

تارویلی پرتیجا

یہ کہہ کر بھیجیم اور پانڈو ہوئے رخصت بہ کروفر
 کوئی کہنا چلا باہر نہیں ہے میرے قابو سے

کسی نے خاک اڑائی راہ کی، اک مشت یہ کہہ کر
 اسی انداز سے میں تیر برساؤں گا کروں پر

کہا سہیو نے من میں شکونی کو میں ماروں گا
 دروید کنتی بھی بال کھولے اشک برساتی

وہ من میں سوچتی تھی کاش اے پرچھو وہ دن آئیں
 کہ مجھ سے ٹھوکریں بھی بگسٹ کو روں کھائیں

یہ کہہ کر بھیجیم اور پانڈو ہوئے رخصت بہ کروفر
 کوئی کہنا چلا باہر نہیں ہے میرے قابو سے

کسی نے خاک اڑائی راہ کی، اک مشت یہ کہہ کر
 اسی انداز سے میں تیر برساؤں گا کروں پر

کہا سہیو نے من میں شکونی کو میں ماروں گا
 دروید کنتی بھی بال کھولے اشک برساتی

وہ من میں سوچتی تھی کاش اے پرچھو وہ دن آئیں
 کہ مجھ سے ٹھوکریں بھی بگسٹ کو روں کھائیں

رخصت = رانا
 کروفر = شان کے
 ساہ
 ہاے نل اور مہنتی =
 جہل اور میدان کی
 یاہا کے لیے

خاک = میتی
 اک مشت = اک مٹی
 ہر

گہرو-سارکشی = ہٹ
 اور ہمنڈ

اشک = آنسو
 ہماراہ = ساہ-ساہ
 کدم = پاہ-پاہ

ہگماتے-کوارواں =
 کوارواں کی ستریاں

ऋषि वृहदश्व का दर्शन

चले उत्तर की जानिब, हस्तिना को छोड़ कर पांडव ।
न देखा शहर की जानिब, रुख अपना मोड़ कर पांडव ॥
परेशाँ हाल बन में, फिर रहे थे ठोकरें खाते ।
नई उफ़ताद मुहँ खोले, खड़ी रहती जिघर जाते ॥
अचानक आन पहुँचे, फिर विरह दश एक दिन बन में ।
युधिष्ठिर ने उन्हें देखा तो बेहद खुश हुआ मन में ॥
खड़े होकर किया आदाब, और आसन पे बिठलाया ।
सऊबत दश-गरदी की ज़बा पर इस तरह लाया ॥
ऋषि महाराज मुझ जैसा, दुखी राजा जमाने में ।
न होगा बिलयकी, बारेअलम मुझ सा उठाने में ॥
है इबरत के लिए काफी यह मेरी खाना वीरानी ।
मेरे हाले-परेशाँ पर है, सर गरदाँ परेशानी ॥
मुझे बरबाद कर डाला है दुर्योधन सितमगर ने ।
मताए ज़िन्दगानी लूट ली, मगरूर खुदसर ने ॥
जुए में मक्र से जीती है, उस जालिम ने सब बाजी ।
शकुनी को मिलाकर, खूब की है फ़ितना परदाजी ॥
हमारी भारिया को, सित्र से, बेगाना दुश्शाघन ।
भरी महफ़िल में करना चाहता था अक़ल का दुश्मन ॥
बहुत मज़लूम हूँ मुझ पर मुनि जी रहम फ़रमाएँ ।
ब अज़राहे-मुहब्बत मेरी हालत पर तरस खाएँ ॥

रुख = मुँह

उफ़ताद = संकट,

सऊबत = मुश्किल

इबरत = देखने के योग
खाना वीरानी = घर की
बरबादी
सर गरदाँ = परेशान
मताए-ज़िन्दगानी =
ज़िन्दगी की पूंजी
मक्र = धोका चालाकी

सित्र = कपड़े

ब अज़राहे-मुहब्बत =
मुहब्बत से

رشی وره دش کا درشن

چلے اترکی جانب ہستا کو پھوڑ کر پا ندو
پریشاں حال بن میں پھر رہے تھے ٹھوکریں کھلتے
اچانک آن پہنچے پھر وره دش ایک دن بن میں
کھڑے ہو کر کیا آداب اور آسن پر بٹھ لایا
رشی مہراج مجھ جیسا دکھی راج زمانے میں
ہے عبرت کیلئے کافی یہ میری خانہ ویرانی
مجھے برباد کر ڈالا ہے درپور دھن ستمگر نے
جوئے میں مکر سے جیتی ہے اس ظالم نے سب بازی
ہماری بھاریہ کو ستر سے بے گانہ و سناشن
بھری غفل میں کرنا چاہتا تھا عقل کا دشمن
بہت مظلوم ہوں مجھ پر مٹی جی رسم فرمائیں
بہ ازراہ محبت میری حالت پر ترس کھائیں

برہکی آگ میں جلنا رہا جوش پروانہ

سناد الیٰ یہ شہر نے جب اپنی داستاں ساری
کہ تیری بات کو راجہ یہ شہر مانتا ہوں میں
مگر اس پر تھوڑی پر ایک راجہ ایسا گزرا ہے
الم ھیلے ہیں تجھ سے بھی زیادہ اک سے اک بڑھ کر
ادھر آئیں سناؤں مختصر اب اس کا افسانہ
مگر اُلفت کے چکر نے اسے ایسا سنوارا ہے
کہ دنیا میں وہ نل کے نام سے اب آشکارا ہے

فسانہ ہائے نل اور دہشتی

دستی نام کی اک شہرہ آفاق شہزادی
کہ جسکے حسن کی بھٹی مدح خواں دنیا کی آبادی
نہایت نیک سیرت تھی وہ راجہ بھیم کی دختر
سلیقہ مند خوش اطوار تھی وہ لطف کی پیکر

۱۔ صحیح تلفظ دینی ہے لیکن یہ ضرورت شعوی دینی استعمال کیا گیا،
۲۔ یہ وہ ہم نہیں جو مہابھارت میں پانڈو کا برادر تھا۔

बिराह की आग में
जलता रहा
जो मिस्ले-परवाना

सुना डाती युधिष्ठिर ने, जब अपनी दास्ताँ सारी।
वृहदश्व की ज़बाँ से फिर हुए अलफाज़ यूँ जारी।।

कि तेरी बात को राजा युधिष्ठिर मानता हूँ मैं।
बहुत अच्छी तरह, बिपता को तेरी जानता हूँ मैं।।

मगर इस पृथ्वी पर, एक राजा ऐसा गुज़रा है।
खरा, आलाम के तन्नूर में जो तप के ऊतरा है।।

अलम झेले हैं तुझ से भी, ज़्यादा इक से इक बढ़कर।
जिला पाई है जिसने ज़िन्दगी की सान पर चढ़कर।।

इधर आ मैं सुनाऊँ मुख्तसर अब उस का अफ़साना।
बिराह की आग में जलता रहा जो मिस्ते-परवाना।।

मगर उलफ़त के चक्कर ने, उसे ऐसा संवारा है।
कि दुनिया में वह नल के नाम से, अब आशकारा है।।

फ़साना हाए नल और
दमयंती

भिमंती नाम की इक शोहरए-आफ़ाक़ शहजादी ।
 कि जिसके हुस्न की थी मदह ख़्वाँ, दुनिया की आबादी ।।

निहायत नेक सीरत थी, वह राजा भीम की दुस्तर ।
 सलीका मन्द खुश-अतवार थी, वह लुत्फ़ की पैकर ।।

दास्ताँ = कथा

आलाम = कष्ट/
मुसीबत
तन्नूर = भट्ठी
अलम = दुःख

शोहरए-आफाक =
 दुनिया में मशहूर
 मदह ख्यों = तारीफ़
 करने वाली
 नेक सीरत = अच्छे
 चाल-चलन
 सलिका मन्द = हर
 काम ठीक तरह करने
 वाली
 खुश अतवार = अच्छे
 तरीके वाली
 लुत्फ की पैकर =
 अच्छाई की मूर्ति

१) सही तलफूज दमयंती है लेकिन पण जरूरते-शेरी 'दिमंती' इस्तमाल किया गया।

२) यह वह भीम नहीं जो महाभारत में पांडव का बिरादर था।

ن تھا اس جوڑ کا موتی کسی کے بھی خزانے میں
 اگر فطرت کے اس شہکار کو بہرِ سزا اور مانی
 غرض اس مہوش و مجبورِ حسن و جوانی پر
 دِمنتی بھی شکارِ تیرِ چشمِ نازِ بھتی اس کی
 سو بھر میں جب اس نے نل کو پہنائی تھی ورمالا
 سو بھر ہو چکا تو نیک و فرخِ فال موقع پر
 جہیز اور دانِ تحفہ دیکھے بیٹی کو کیا رخصت
 کیا آباد راجہ نل نے اپنا حجلہ عشرت
 گزاری عیش سے دونوں نے اپنی زندگی برسوں
 مگر بھائی نہ ان کی سرخوشی کج و زمانے کو
 ادھر تھا چرخ بھی در پے انہیں یکسر مٹانے کو

کلی یوگ کی دشمنی

گر جِ شَیطان کا ساتھی کلی یوگ نام کا دشمن
 دِمنتی اور نل کی فاریغ-اتل-بالی کا ایک رہنما

شہکار = کسی کلا
 کار کی بہترین کلا
 بہرِ سزا مانی = پراچین
 ایران کے دو مشہور
 چترکار
 پشمانی = شرمندگی
 مزمزم-ا-ہوسو-جوانی
 = سندر اور جوانی کی
 سورت

نک و فرخِ فال =
 اعلیٰ اور شوم

ہوجل-ا-شہر = دھلا
 اور دھلن کے رہنے کا
 فلوں سے سجا ہوا کمرہ
 آسودہ شہر = اپنی
 پللی سے جوانی کا مزا
 لینا
 نیشات-ا-کف = خوشی
 اور نشا
 کج-رے = تہی چال
 چرخ = آکا

فاریغ-اتل-بالی =
 خوش حالی/ اچھی
 زندگی

ن تھا اس جوڑ کا موتی کسی کے بھی خزانے میں
 یقیناً دیکھ لیتے تو انہیں ہوتی پشمانی
 ہزاروں جان سے نل شیفہ تھا روپ رانی پر
 بہ فیضِ عشق خود بھی ہدم و دم ساز تھی اس کی
 بھرت تک رہا تھا، اسکو ہر اک چاہنے والا
 رچایا بیاہ راجہ بھیم نے بیٹی کا خوش ہو کر
 چلی سسرال میکے سے، دلہن بن کر عین صورت
 مثال اندر وہ برسوں رہا آسودہ شہر
 نشاط و کیف کی حاصل رہی اک سرخوشی برسوں
 مگر بھائی نہ ان کی سرخوشی کج و زمانے کو
 ادھر تھا چرخ بھی در پے انہیں یکسر مٹانے کو

کلی یوگ کی دشمنی

غرض شیطان کا ساتھی کلی یوگ نام کا دشمن
 دِمنتی اور نل کی فاریغ البالی کا اک رہنما

دیمنتی پر تھا وہ بھی شیفہ لیکن مقدر نے
رکیبے-نل بنا ڈالا اسے الفت کے چکر نے
ایک وجہ سے دشمن بنا گم کردہ مسئلہ
دیمنتی اور نل کے درمیانوں پھر ہو گیا حائل
جوئے میں جسنے نل کی زلیست کو برباد کر ڈالا
نیکالا کمر و عیاری سے جس نے اس کا دیوالہ
بیابانوں کی راجہ نل سے جس نے خاک چھینوا دی
جلال خسروی کو راہ بربادی کی دکھلا دی
جوئے میں اس کا سب کچھ لٹ چکا تو نل نے گھر چھوڑا
رخ اپنا شہر کجانب سے جنگل کی طرف موڑا
حکومت دولت و ثروت وہاں سے ہار کر نکلا
جوئے کے دیوتا پر آج سب کچھ وار کر نکلا
فقط اک ستر بوسیدہ بچا تھا اسکی قسمت سے
لیٹا تھا دیمنتی نے بدن پر جسکو غیرت سے

شوفتا = پرمی
رکیب = شتر

گوم کر دے-منجیل =
جسے اپنے مارگ کا پتا
نا ہو
درمیانوں = بیچ
جیست = جیون

جلالے-خوسروی =
بادشاہی باٹ

سرخوت = دہلت

سیر بوسیدا = پورانہ
لیباس

سوالے-من و تू बाकी रहा मेरा न और तेरा

थके हारे वह हफ्तों के, किसी शादाब खिलते में।
पहुँच कर दम लिया, धरती के इक पुरआब खिलते में॥
वहीं बोसीदा सा खाली मकाँ, उन को नज़र आया।
दिमंती और नल ने उस मकाँ में खुदको पहुँचाया॥
सफ़र की इस सऊबत और थकन से चूर थे दोनों।
कदम आगे बढ़ाने से, वह अब माज़ूर थे दोनों॥
अलम खुर्दा थे आखिर डाला फ़र्श-खाक पर डेरा।
सुवाले-मन-ओ-तू बाकी रहा, मेरा न और तेरा॥

शादाब = हरे भरे
खिलता = इलाक़ہ/क्षेत्र

माज़ूर = مجبور
अलम खुर्दा = दु:ख झेल
हुए
सुवाले-मन-ओ-तू = मैं
और तू का सवाल

دیمنتی پر تھا وہ بھی شیفہ لیکن مقدر نے
رکیبے-نل بنا ڈالا اسے الفت کے چکر نے
ایک وجہ سے دشمن بنا گم کردہ مسئلہ
دیمنتی اور نل کے درمیانوں پھر ہو گیا حائل
جوئے میں جسنے نل کی زلیست کو برباد کر ڈالا
نیکالا کمر و عیاری سے جس نے اس کا دیوالہ
بیابانوں کی راجہ نل سے جس نے خاک چھینوا دی
جلال خسروی کو راہ بربادی کی دکھلا دی
جوئے میں اس کا سب کچھ لٹ چکا تو نل نے گھر چھوڑا
رخ اپنا شہر کجانب سے جنگل کی طرف موڑا
حکومت دولت و ثروت وہاں سے ہار کر نکلا
جوئے کے دیوتا پر آج سب کچھ وار کر نکلا
فقط اک ستر بوسیدہ بچا تھا اسکی قسمت سے
لیٹا تھا دیمنتی نے بدن پر جسکو غیرت سے

سوال من و تو باقی رہا میرا نہ اور تیرا

تھکے ہارے وہ ہفتوں کے کسی شاداب خیلے میں
پہنچ کر دم لیا، دھرتی کے اک پُراب خیلے میں
وہیں بوسیدہ سا خالی مکاں ان کو نظر آیا
دیمنتی اور نل نے اس مکاں میں خود کو پہنچا یا
سفر کی اس صعوبت اور تھکن سے چور تھے دونوں
قدم آگے بڑھانے سے وہ اب محذور تھے دونوں
الم خوردہ تھے آخر ڈالا فرش خاک پر ڈیرا
سوال من و تو باقی رہا میرا نہ اور تیرا



جڑمی پر پڑ گئے دونوں کہاں کا تکیہ و بستر
یہ تھا احساس ہی کتب چھوڑے ہیں جسم میں پتھر
نہیں پر لیٹتے ہی نیند سے آنکھیں ہوئیں بوجھل
منہ سے سو گئے رانی دمنتی اور راجہ نل

مگر وائے مقدر عقل نل پر پڑ گیا پردہ

نل پر پڑ گیا پردہ

اچانک نیم شب میں خواب آنکھیں کھلیں نل کی
کیا تھا مضحک اسکو پر اگسندہ خیالوں نے
مزانہ کیفیت اس وقت کافی نل کی برہم تھی
اچانک ذہن میں اک بات آئی اور اٹھ بیٹھا
فقط اک ستر میں لیٹی پڑی تھی ناز پروردہ
خیال آیا کہ اسکے تیاگنے ہی میں بھلائی ہے
اسی صورت میں پائینگے دکھوں دونوں چھٹکارا
مگر اس تیاگ کے مانع رہی خود اسکی عسربانی
کہ آدھا ستر رانی کے حسیں و مرمریں تن سے
پھر اسنے نصف کپڑا قطع کر کے ناز پروردہ کا

اچانک نیم شب میں خواب آنکھیں کھلیں نل کی
کیا تھا مضحک اسکو پر اگسندہ خیالوں نے
مزانہ کیفیت اس وقت کافی نل کی برہم تھی
اچانک ذہن میں اک بات آئی اور اٹھ بیٹھا
فقط اک ستر میں لیٹی پڑی تھی ناز پروردہ
خیال آیا کہ اسکے تیاگنے ہی میں بھلائی ہے
اسی صورت میں پائینگے دکھوں دونوں چھٹکارا
مگر اس تیاگ کے مانع رہی خود اسکی عسربانی
کہ آدھا ستر رانی کے حسیں و مرمریں تن سے
پھر اسنے نصف کپڑا قطع کر کے ناز پروردہ کا

نیم شب = آدھی رات

موجھل = کمزور
پراگندا = بکھرے ہوئے
فہم - دانیش = اقل
اور बुद्धि
میزاجی کیفیت =
دماغ کی دشا
برہم = بیگڑی ہوئی
کولاہ - فہم بھی ختم تھی
= اقل بھی کام
کرنے سے اہنگ ہو چکی
تھی
کولاہ = سوئی ہوئی
ناز پروردہ = لڑکے میں
پلی ہوئی

مانا = رکاوٹ
سورتنے - سانی = کوئی
دوسرا راستہ
ہنسی مرمریتن = ہنسنے
سفیہ شریہ
کتا = کاٹنا
وریاں = ننگا
نیسک = آدھا



دیمتی کو مکر کے حوالے چھوڑ کر بن میں
چلا نل त्याग कर, रानी को इक वीरान निर्जन में ॥

बवक्ते-गुप्तगू जिसके दहन से फूल झड़ते थे

दहन खोले खड़ी थीं मिस्ते-गुलखन हिजर की घड़ियाँ।
लगी थी चश्मे-नल से, आँसुओं की खुफिशों झड़ियाँ ॥
मची थी दिल में इक हलचल, नुमायाँ थी परेशानी।
रुखे नल से गमे-दूरी की जाहिर थी फरावानी ॥
कभी रुकता, कभी बढ़ता, कभी पीछे पलट आता।
कभी ख्वाबिदा रानी की बलाएँ लेके हट जाता ॥
कभी लब कपकपा उठते, कभी वह सिसकियाँ भरता।
कभी हालात की नैरंगियों पर बैन यूँ करता ॥
सजाएँ मिल रही हैं मेरे मौला किन गुनाहों की।
यही होती है दुर्गत क्या जहाँ में बादशाहों की ॥
यही रानी जो कल तक, सेज पर फूलों के सोती थी।
नुमायाँ महवशों के जुमरे-रंगी में होती थी ॥
गुले-सद बर्ग पर जिस के हमेशा पांव पड़ते थे।
बवक्ते-गुप्तगू जिसके, दहन से फूल झड़ते थे ॥
वही है आज मैहवे-खाब, खाक आलुदह बिस्तर पर।
खमोशी मर्ग की छाई है जिस के रूप अनवर पर ॥
नहीं है जिस को कुछ अहसास मिट्टी की कसाफत का।
तने-नाजुक पे ना हमवार धरती की अजियत का ॥
खुदावंदा यह क्या नैरंगियाँ हैं बज्मे-आलम की।
जो थी कल ऐश की महफिल वही है आज मातम की ॥

गुलखन = भट्टी
हिजर = बिछड़ना
खुफिशों = खुन बरसाती
हुई
नुमायाँ = जाहिर

गुले सद बर्ग = वह फूल
जिस की सौ पंखड़ियाँ हो

मैहवे-खाब = नींद में
डूबी हुई
खाक आलुदह बिस्तर =
मिट्टी से अटा हुआ
बिस्तर
कसाफत = भारी पन
अजियत = तकलीफ/कष्ट
नैरंगियाँ = जमाने का
बदलना

دستی کو مکر کے حوالے چھوڑ کر بن میں
چلا نل त्याग कर, रानी को इक वीरान निर्जन में ॥

बوقت گفتگو جسके دهن से پھूल جھڑते تھے

دہن کھولے کھڑی تھیں مثل گلخن ہجر کی گھڑیاں
لگی تھی چشم نل سے آنسوؤں کی خوفناک گھڑیاں
مچی تھی دل میں اک ہلچل نمایاں تھی پریشانی
رخ نل سے غم دوری کی ظاہر تھی فراوانی
کبھی رکتا کبھی بڑھتا کبھی پیچھے پلٹ آتا
کبھی خوابیدہ رانی کی بلائیں لیس کے ہٹ جاتا
کبھی لب کپکپا اٹھتے کبھی وہ سسکیاں بھرتا
کبھی حالات کی نیرنگیوں پر بین یوں کرتا
سزائیں مل رہی ہیں میرے مولا کن گستاہوں کی
یہی رانی جو کل تک سیج پر پھولپوں کے سوتی تھی
یہی رانی جو کل تک سیج پر پھولپوں کے سوتی تھی
گل صد برگ پر جسکے ہمیشہ پاؤں پڑتے تھے
بوقت گفتگو جسکے دهن سے پھول جھڑتے تھے
وہی ہے آج محو خواب خاک آلودہ بستر پر
خوشی مرگ کی چھائی ہے جسکے روئے الوہر پر
نہیں ہے جسکو کچھ احساس مٹی کی کثافت کا
تن نازک پہ ناہموار دھرتی کی اذیت کا

خداوند ایہ کیا نیرنگیاں ہیں بزم عالم کی
جو تھی کل عیش کی محفل وہی ہے آج ماتم کی



دِمنتی کو نل کا تیاگنا

پیشانی کے ہر اس سے آرزو دل ہو کر چلا راجہ وہاں سے کوہ غم رکھ کر کیلچے پر
پلٹ کر پھر نہ دیکھا راجہ نل نے اپنی رانی کو فلک تکتا رہا ہیرت سے جس کی سخت جانی کو
جدا ہو کر پری چہرہ دمنتی سے رہا گریاں پھر صحرا بہ صحرا ٹھو کریں کھاتا ہونا داں
بالا خرمات کھائی نخت کی مکڑہ گھاتوں سے مصیبت کو خروں نل نے کیا خود اپنے ہاتھوں سے
یہ سچ ہے بحر غم میں کم نہ تھی پہلے سے طیانی دمنتی کو جدا کر کے بڑھالی اور پریشانی

وہ برسوں جنگلوں میں ٹھو کریں کھاتا رہا ناواں
دمنتی بھی عذابِ محسوس کی گنتی رہی گھڑیاں

یہ صحیح تلفظ دمنتی ہے۔ لیکن ضرورتِ شعری کے لیے 'دمنتی' استعمال کیا گیا ہے

دمیانتی کو نل کا त्यागना

پریشانی کے ہر اہساس سے، آجودا دل ہو کر
چلا راجا وہاں سے، کوہے-گم، رکھ کر کلتے پر ۱۱

پلٹ کر پھر نہ دیکھا راجہ نل نے اپنی رانی کو
فلک تکتا رہا ہیرت سے، جس کی سخت جانی کو ۱۱

جدا ہو کر پری چہرہ 'دمنتی' سے رہا گریاں
فیرا سہرا ب سہرا، ٹوکرے खाता हुआ नादों ۱۱

بیل آخیر مات खाई बख्त की मकरूह घातों से
موسیبت کو فوج نل نے کیا، خود اپنے हाथों سے ۱۱

یہ سچ ہے بھرے-گم میں، کم نہ تھی، پہلے سے तुगयानी
دمنتی کو जुदा करके، बढ़ाली और परेशानी ۱۱

وہ برسوں جنگلوں میں ٹوکرے खाता रहा नादों
دمنتی بھی अजाबे-हिज्र की، गिनती रही घड़ियाँ ۱۱

آجودا دل = دُ:خِی
हृदय
کوہے-گم = دُ:خ کا
पहाड़
फलक = आकाश

गिरयाँ = रोता हुआ
बख्त = भाग्य
फुज = अधिक

बहरे-गम = दु:ख का
समुद्र
तुगयानी = तूफान

अजाबे-हिज्र = जुदाई का
कष्ट

۱) سہی تال فوج دمیانتی ہے لیکن جڑتے-شہری کے لیے 'دمنتی' استعمال کیا گیا ہے۔

دیمنتی کی آہ وزاری

پری چہرہ دیمنتی کی کھلی آنکھیں تو گھسبائی
نہ شوہر کو وہاں پایا تو غم سے آنکھ بھر آئی
تڑپ کر اٹھ گئی فوراً ہی خاک آلودہ بستر سے
بڑی تیزی سے باہر آگئی بوسیدہ چھپر سے
نظر دوڑائی چاروں سمت سوائی کو نہ جب پایا
اک ہلکا سا دھندلا ہوش کے ذہن پر چھپایا
یکایک پاؤں اکھڑے گر پڑی معصوم غمش کھا کر
رہی کچھ دیر تک بے ہوش ناہموار دھرتی پر
جب آیا ہوش تو کمرے لگی وہ گریہ وزاری
لب معصوم پر یوں بین کے الفاظ تھے جاری
خطا کیا ہے مری سوائی، جو تم نے یوں مجھے چھوڑا
بتاؤ بے رخی سے شیشہ دل کیوں مرا توڑا
ترستی میں نگاہیں اپنا چہرہ مجھ کو دکھاؤ
مری بے چارگی پر رحم کھاؤ سا منے آؤ
ہنسی آپس میں دم بھر کی سزاوار معافی ہے
چلو منظور یہ بھی، دلگی اتنی ہی کافی ہے
میں باز آئی اب ایسی دلگی سے سا منے آؤ
ہنسی کی آڑ لے کر ناگہاں مجھ کو نہ ترساؤ
غرض روتی رہی رانی دیمنتی بن کر کر کے
امید و بیم میں جیتی رہی گویا وہ مرم کے
نل اور دیمنتی کی صحراوردی
نل اور دیمنتی کی صحراوردی
غرض دونوں کچھ ٹھوکریں کھاتے رہے بن میں
کبھی پربت کبھی صحرا کبھی ویران نرجن میں

دمیانتی کی آہ-آو-جاری

پری چہرا دیمنتی کی खुली आँखें तो घबराई।
न शौहर को वहाँ पाया, तो गम से आँख भर आई।
तड़प कर उठ गई फौरन ही, खाक आलूदा बिस्तर से।
बड़ी तेज़ी से बाहर आ गई, बोसीदा छप्पर से।
नज़र दौड़ाई चारों سمت, स्वामी को न जब पाया।
इक हलका सा धुंदलका, माहवश के जहन पर छाया।
यकायक पाँव उखड़े, गिर पड़ी मासूम ग़श खाकर।
रही कुछ देर तक बेहوش, ना हमवार धरती पर।
जब आया होश तो करने लगी, वह गिरया-ओ-जारी।
लबे-मासूम पर यूँ, बैन के अलफाज़ थे जारी।
खता क्या है मेरी स्वामी, जो तुम ने यूँ मुझे छोड़ा।
बताओ बेरुखी से, शीशाएँ दिल क्यों मेरा तोड़ा।
तरसती हैं निगाहें, अपना चेहरा, मुझ को दिखलाओ।
मेरी बेचारगी पर, रहम खाओ, सामने आओ।
हँसी आपस में दमभर की, सज़ावारे-मुआफी है।
चलो मन्ज़ूर यह भी, दिल्लगी इतनी ही काफी है।
मैं बाज़ आई, अब ऐसी, दिल्लगी से, सामने आओ।
हँसी की आड़ लेकर नाथ, अब मुझ को न तरसाओ।
गरज़ रوتی रही रानी दیمन्ती बैन करकर के।
उम्मीद-ओ-बीम में जीती रही, गोया वह मर-मर के।

नल और दमयंती की सहरा-नवरदी

गरज़ दोनों बिछड़ कर, ठोकरें खाते रहे बन में।
कभी पर्वत, कभी सहरा, कभी वीरान निर्जन में।

बैन = किसी मुसीबत के
समय औरत का बयान कर
कर के रोना
गिरया-ओ-जारी = रोना,
चिल्लाना
शीशाएँ-दिल = दिल का
दर्पण

उम्मीद-ओ-बीम = आशा
और निराशा

निर्जन = एकांत

کبھی جنگل میں پکڑا اژدھے نے پاؤں رانی کا
 ہوا اک تلخ جسکو تجربہ اپنی جوانی کا
 کبھی وہ ماہوش پہنچی رشی منیوں کے منڈلیں
 کبھی بد قسمتی سے آپھنسی فیلوں کے جنگل میں
 پھر اسکے بعد چیدی راج کی نگری میں وہ آئی
 جہاں تقدیر اسکو نیم عریاں کھینچ کر لائی
 محل سے راج ماننے آئے ہوئے دیکھا
 بیاگل رنتر سے جب نیر برساتے ہوئے دیکھا
 تو فوراً اسکو اپنے پاس ماما جی نے بلوایا
 محل میں اپنی بیٹی کی طرح پھر اسکو ٹھہرایا
 رہی کچھ دن سو باہودیش میں مہمان وہ بن کر
 پھر اسکے بعد پہنچی اپنے میکے بھیم کی دستر

تلس = کڈوا

فیلوں = ہاتھیوں

مارے-گورجا کی مدد سے راجا روتو کے محل تک

یڈھر نل کا گمو-آلام سے مامور تھا سینی
 لگاتا کون آخیر، اس کے درد-آ-گم کا تلمینا
 کسی دن نل نے اک شعلہ اگتی آگ کو دیکھا
 اور اُس میں ایک "کنڈلاکار" کالے ناگ کو دیکھا
 مدد کی نل نے انہی کی نکالا اسکو آتش سے
 خلاصی ملگئی جب ناگ کونل کی نوازش سے
 تو پہلے اپنے ہی محسن کو سچے سچے دس لیا اس نے
 اک اچھائی کا بدلہ یوں برائی سے دیا اس نے
 بظاہر سانپ کے ڈسنے سے اسکی شکل اور صورت
 بدل کر رہ گئی، اور جلد کی کالی ہوئی رنگت

گمو-آلام = دُ:خ اور
 کٹھ
 مامور = بھرا ہوا
 تلمینا = اُنداز

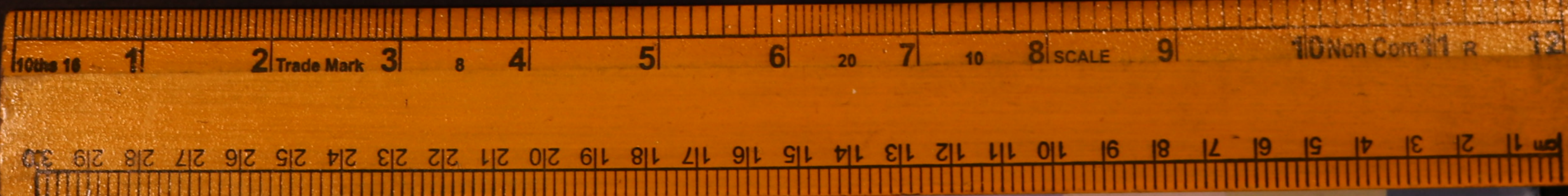
خولا سی = مکتی

موہسین = اُھسان کرنے
 والا

کبھی جنگل میں پکڑا اژدھے نے پاؤں رانی کا
 ہوا اک تلخ جسکو تجربہ اپنی جوانی کا
 کبھی وہ ماہوش پہنچی رشی منیوں کے منڈلیں
 کبھی بد قسمتی سے آپھنسی فیلوں کے جنگل میں
 پھر اسکے بعد چیدی راج کی نگری میں وہ آئی
 جہاں تقدیر اسکو نیم عریاں کھینچ کر لائی
 محل سے راج ماننے آئے ہوئے دیکھا
 بیاگل رنتر سے جب نیر برساتے ہوئے دیکھا
 تو فوراً اسکو اپنے پاس ماما جی نے بلوایا
 محل میں اپنی بیٹی کی طرح پھر اسکو ٹھہرایا
 رہی کچھ دن سو باہودیش میں مہمان وہ بن کر
 پھر اسکے بعد پہنچی اپنے میکے بھیم کی دستر

مارگرزہ کی مدد سے راجہ روتو کے محل تک

ادھنل کا غم و آلام سے معمور تھا سینی
 لگاتا کون آخیر اس کے درد و غم کا تخمینہ
 کسی دن نل نے اک شعلہ اگتی آگ کو دیکھا
 اور اُس میں ایک "کنڈلاکار" کالے ناگ کو دیکھا
 مدد کی نل نے انہی کی نکالا اسکو آتش سے
 خلاصی ملگئی جب ناگ کونل کی نوازش سے
 تو پہلے اپنے ہی محسن کو سچے سچے دس لیا اس نے
 اک اچھائی کا بدلہ یوں برائی سے دیا اس نے
 بظاہر سانپ کے ڈسنے سے اسکی شکل اور صورت
 بدل کر رہ گئی، اور جلد کی کالی ہوئی رنگت



کھا فیر ناگ نے نل سے، اویو دھیا دیش میں جا کر۔
 وہاں کے راجہ روتو سے ترالنا ہے اب بہتر
 وہاں سے درحقیقت نل تراکلیان اب ہو گا
 دمنتی سے بھی ملنے کا وہیں سامان اب ہو گا
 یہ سن کر وہ خوشی سے راجہ روتو کے نگر پہنچا
 شب ریچور میں اک لیکے امید بحر پہنچا
 رہا کافی دنوں تک خوشنا نگر میں راجہ نل
 ہمہ عالم مگر رہتا فراق یار میں بیکل

نئی راہیں ملیں اور حسرتِ دیرینہ برآئی ہسرارے-دیرینا برآئی

دیمنتی بھی فراق یار کی گنتی رہی گھڑیاں
 لگی تھیں دکھ بھری آنکھوں ساون کس طرح بھڑپا
 برہ اور کامنا کی آگ میں جلتی رہی رانی
 منور تھ کے مہا ساگر میں روز اٹھتی تھی تلغیانی
 ہزاروں یوں تو آسائش کے سامان بھی میسر تھے
 کینز اور داس کتنے اسکی خدمت پر مقرر تھے
 وصال یار کی تدبیریں کتنی ذہن میں آئیں
 مگر قسمت نے مایوسی کی راہیں اسکو دکھلائیں
 یونہی ہوتی رہی کاوش وصال جانِ جاناں کی
 سبیل آخر نکل آئی علاجِ دردِ پنہاں کی
 ہوا اعلان دوبارہ دمنتی کے سوئےبر کا
 ملن ہو گا اسی ترکیب سے دور شکِ نیر کا
 دمنتی کی ذہانت اور تدبیر نے لی انگڑائی
 نئی راہیں ملیں اور حسرتِ دیرینہ بر آئی

شبه-دیجور = کالی رات
 دمنتی-سہر = سوبھ کی
 آشا
 ہما آلام = ہر সময়
 بیکل = بے چین

آساہش = آناںد،
 آرام

کاویش = پریاتن
 سبیل = راستا

رکے-نہر = اتنے سندر
 کے انکے سامنے سورج بچ
 جا
 تدبیر = تدبیر
 ہسرارے-دیرینا بر آئی =
 پورانی کامنا پوری ہونا

کھا پھر ناگ نے نل سے اویو دھیا دیش میں جا کر
 وہاں کے راجہ روتو سے ترالنا ہے اب بہتر
 وہاں سے درحقیقت نل تراکلیان اب ہو گا
 دمنتی سے بھی ملنے کا وہیں سامان اب ہو گا
 یہ سن کر وہ خوشی سے راجہ روتو کے نگر پہنچا
 شب ریچور میں اک لیکے امید بحر پہنچا
 رہا کافی دنوں تک خوشنا نگر میں راجہ نل
 ہمہ عالم مگر رہتا فراق یار میں بیکل

نئی راہیں ملیں اور حسرتِ دیرینہ برآئی

دمنتی بھی فراق یار کی گنتی رہی گھڑیاں
 لگی تھیں دکھ بھری آنکھوں ساون کس طرح بھڑپا
 برہ اور کامنا کی آگ میں جلتی رہی رانی
 منور تھ کے مہا ساگر میں روز اٹھتی تھی تلغیانی
 ہزاروں یوں تو آسائش کے سامان بھی میسر تھے
 کینز اور داس کتنے اسکی خدمت پر مقرر تھے
 وصال یار کی تدبیریں کتنی ذہن میں آئیں
 مگر قسمت نے مایوسی کی راہیں اسکو دکھلائیں
 یونہی ہوتی رہی کاوش وصال جانِ جاناں کی
 سبیل آخر نکل آئی علاجِ دردِ پنہاں کی
 ہوا اعلان دوبارہ دمنتی کے سوئےبر کا
 ملن ہو گا اسی ترکیب سے دور شکِ نیر کا
 دمنتی کی ذہانت اور تدبیر نے لی انگڑائی
 نئی راہیں ملیں اور حسرتِ دیرینہ بر آئی

بدل ڈالا بالآخر اس نے بھر پار کا نقش
تصور میں کھینچ آیا وصالِ دلدار کا نقش

سیاہی پھیرنا کیوں چاہتی ہے پارسائی پر

سو بھر کی خبر اڑتی ہوئی جسم میں نل کو
یقین و شبہ کی اک شکست بیہم رہی جاری
کبھی وہ سوچتا کیا ہے وفا ہے، واقعی رانی
اُسے آخر ضرورت کیوں ہے دوبارہ سو بھر کی
نئی آغوش کی آخر تلاش اور جستجو کیوں ہے
سہاگن یا پتی ورتا کو در کی آرزو کیوں ہے

نہ جانے آج آمادہ ہے کیوں وہ بے وفائی پر

سیاہی پھیرنا کیوں چاہتی ہے پارسائی پر

وفا کی دہن کے پردے پہ تصویریں ابھریں

مگر اک دوسرا رخ دہن پر نل کے ابھر آیا
خیال بے وفائی تھا جو اب تک دہن پر چھایا

بدل ڈالا بیل آخر اس نے ہجڑے-یار کا نقش
تسکین میں کھینچ آیا، بوسلے-دیلدار کا نقش

سیاہی فیرنا کیوں چاہتی ہے پارسائی پر

سویں ویر کی خبر اڑتی ڈھل جس دم میلی نل کو
بہی بے چینیاں دِل کی، سوکھ پاوا نل کو
یقین-او-شوبہ کی اک کشمکش، پہم رہی جاری
ہوا سے-نل پہ تھی، اک بھڑکے-شہر کی تار
کبھی وہ سوچتا کیا ہے بے وفا ہے، واقعی رانی
جو یوں سوچا ہے اس نے، بھڑکے-شہر کی تار
اسے آخر ضرورت کیوں ہے دوبارہ سو بھر کی
نئی آغوش کی آخر تلاش اور جستجو کیوں ہے
سہاگن یا پتی ورتا کو در کی آرزو کیوں ہے

وفا کی جہن کے پردے پہ تہریں اُبھر آئی

مگر اک دوسرا رخ، جہن پر نل کے اُبھر آیا
بھڑکے-بے وفا تھا جو اب تک جہن پر چھایا

ہجڑے-یار = میٹر سے
جودا
تسکین = بھان، بھال
بوسلے-دیلدار کا نقش
= پری سے ملنے کا
بھال

یقین و شوبہ = بھان
اور بھال
کشمکش = بھان
ہوا سے = سوچنے
بھان کی بھان

شہر-رانی = دوسرا
پتی

جہن = دھان

وہاں مجبوریاں رانیِ دُستی کی نظر آئیں
وفا کی دہن کے پردے پر تصویریں ابھر آئیں
یقیناً نقشِ ثانی نقشِ اول سے حسین نکلا
گماں کے بحر سے نل لیکے اک دُرِ یقین نکلا
اسے اس ضمن میں اپنی ہی کوتاہی نظر آئی
مناست سے کیا جب غور تو اپنی خطا پائی
کہ میں نے خود ستم توڑا ہے اس معصوم رانی پر
ترس مطلق نہ کھایا اسکی پاکیزہ جوانی پر
اے جنگل میں خوابیدہ اکیلا چھوڑ کر آیا
مقدر کے حوالے کر دیا، منہ موڑ کر آیا
کھلی ہوگی جب اسکی آنکھ تو وہ رو پڑی ہوگی
سمجھ کر ٹھکڑو زبونی ہر اسان ہوگی ہوگی

حیات و موت کی اس کشمکش سے پار اترنا ہے

یہ سچ ہے واقعی اس ضمن میں سب سے خطا میری
پریشانی کا باعث ہے حقیقت میں جفا میری
سو مبر بھی مگر اک آنکھ اب بھاتا نہیں مجھ کو
یہی اعلان ہے ہودہ تو اس آتا نہیں مجھ کو
مری لغزش کے ساتھ اس بے وفا محبوب کی بایتیں
کھٹک جاتی ہیں مثلِ خار آنکھوں میں یہی گھاتیں
دگر کے ہو شاید ماہوش کی اس میں کچھ حکمت
وگر نہ میں سمجھ لوں اسکو اپنی شومئی قسمت
لہذا اب وہیں جا کر مجھے معلوم کرنا ہے
حیات و موت کی اس کشمکش سے پار اترنا ہے

نکشہ-سانی = دوسرا
چित्र
نکشہ-اچل = پہلا
چित्र
گوماں کے بھر سے = شک
کے سمندر سے
دور-یکی = विश्वास का
मोती
जिमन = विषय
ख्वाबीदा = सोई हुई

हयात-ओ-मौत की इस कश्मकश से पार उतरना है

यह सच है वाकई इस जिमन में सब है खता मेरी।
परेशानी का बाइस है, हकीकत में जफा मेरी।।
स्वयंवर भी मगर इक आँख, अब भाता नहीं मुझ को।
यही एलान बेहूदा, तो रास आता नहीं मुझ को।।
मेरी लगज़िश के साथ, उस बेवफा महबूब की बातें।
खटक जाती हैं मिस्ते-खार आँखों में यही घातें।।
दिगर इसके, हो शायद, माहवश की, इस में कुछ हिकमत।
वगरना मैं समझ लूँ इस को अपनी, शूमिए-किस्मत।।
लिहाजा अब वहीं जाकर, मुझे मालूम करना है।
हयात-ओ-मौत की इस कश्मकश से पार उतरना है।।

बाइस = वजह कारण

लगज़िश = गलती
मिस्ते खार = काटे की
तरह
हिकमत = अच्छाई का
कोई पहलू

گولے-سَد بَرگ کے جیسے چمن میں کھل گئے دونوں

فیر اسکے بعد، راجا بھیم کی نگرانی میں پہنچا نل۔
سویمن کی خبر سے، اک مچی قلب میں پھیل
دستی کی فراست کا یہ ادنیٰ سا کشر تھا
جوں کو بھیم کی نگرانی میں کھینچ لایا تھا
وہاں پہنچا تو پہلے جا پرخ کی اُسے سویمن کی
وہ اک اڑتی ہوئی افواہ تھی لاریب بے پر کی
تھا کافی ہاتھ اس افواہ میں رانی دستی کا
اسی کی حکمت و دانش نے باندھا تھا یہ منصوبہ
یقیناً کمران تھی آج وہ اپنی سیاست میں
تصور میں تھی اسکے، منزل و صلت حقیقت میں
خدا کی حکمت ناز آفریں بیٹھانے پر
جس میں کے بل، کھینچ آیا نل، خود اسکے آستانے پر

سویمن کے بہانے قلب مضطرب گئے دونوں
گل صد برگ کی مانند گویا کھل گئے دونوں

مہامنی ویاس کا درشن

پھر اسکے بعد اکن ویاس جی نے درشن دکھلایا
یہ ہنسنے بڑی تکریم سے پھر ان کو بٹھلایا
مہرشی نے پھر ازراہ تطفہ غیریت پوچھی
سفر کا حال پوچھا اور مزاجی کیفیت پوچھی

فیراسات = बुद्धि
अदना = छोटासा

लारैब = निस्सदेह

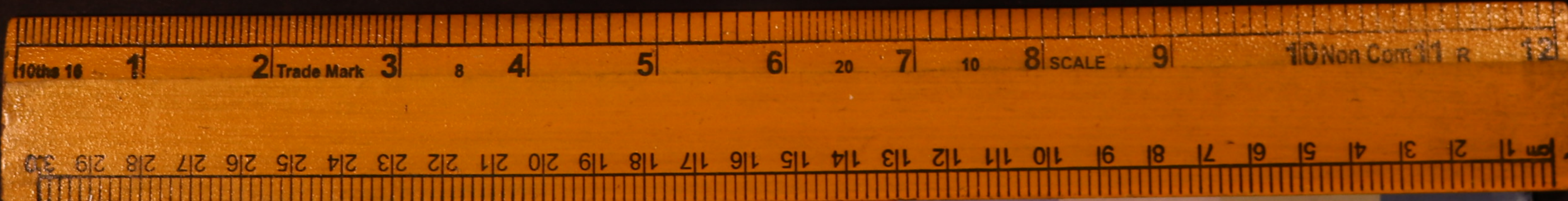
हिकमतो-दानिश = बुद्धि
और अकल
कामराँ = सफल
तस्ववुर = ध्यान
मन्जिले-वुसलत = मिलाप
की मन्जिल
खुदगे-हिकमते नाज आफरी
= बुद्धि और नाज के साथ
चलाया गया तीर
जबी = माया

गुले-सदबर्ग = गुलाब का
फूल

तकरीम = इज्जत अजराहे
तलत्तुफ = महबत की राह
से या मोहबत से, मिजाजी
कैफियत = तबियत का हाल

महामुनि व्यास का दर्शन

फिर इसके बाद, एक दिन व्यासजी ने, दर्श दिखलाया।
युधिष्ठिर ने, बड़ी तकरीम से, फिर उन को बिठलाया।
महर्षि ने ब अजराहे, तलत्तुफ, खैरियत पूछी।
सफर का हाल पूछा, और मिजाजी कैफियत पूछी।



یہ ہشتر نے کہا کیا پوچھتے ہیں خیریت میری !
 نہ ہو گا کوئی بھی مجھ سا دکھی راجہ زمانے میں !!
 رشی جی نے یہ ہشتر کی سنی باتیں متانت سے
 نہ ہو یا یوں راجہ اس قدر اپنی تباہی پر
 علاوہ اسکے تجھ سے بھی زیادہ درد کے مارے
 ہے ان میں اک ہری چند نام کے راجہ کا افسانہ
 رشی جی دیاس نے پھر داستان اسکی سنا ڈالی
 مسرت عیش و فرسندی سے تھی جو مطلقاً خالی

یہ ہشتر بھول بیٹھا اپنا غم اپنی مصیبت کو
 دل اسکا درد سے بھر آیا سکر اس حکایت کو

مارکنڈے جی کا दर्शन

کئی دن بعد اس بن میں یہ ہشتر کو بایں فرحت
 یہ ہشتر نے انہیں دیکھا تو فوراً بادب ہو کر
 بڑے عجز و ارادت سے کہا اے رہبر کامل
 دیا दर्शन مہی جی مارکنڈے نے بایں خلّت
 کیا آداب اور انکو بٹھایا ایک آسن پر
 بجاہے! آپ پر روشن ہے ماضی اور مستقبل

یوधिष्ठिर ने कहा क्या पूछते हैं खैरियत मेरी।
 मुकुन्दर में सऊबत है, न पूछें आफियत मेरी।।
 न होगा कोई भी मुझ सा, दुःखी राजा जमाने में।
 न पाएंगे, कोई बाब ऐसा, माजी के फसाने में।।
 ऋषिजी ने युधिष्ठिर की सुनी बातें मतानत से।
 तसल्ली और दिलासा देके, समझाया मुहब्बत से।।
 न हो मायूस राजा, इस कदर अपनी तबाही पर।
 रहा है तमकनत से कौन, दाइम तख्ते-शाही पर।।
 अलावा इस के, तुझ से भी ज्यादा दर्द के मारे।
 इसी धरती पे जेरे-आसमाँ, गुजरे हैं बेचारे।।
 है उन में इक हरी चंद नाम के राजा का अफसाना।
 है जिसकी जिन्दगी का, दर्द से लबरेज पैमाना ।।
 ऋषिजी व्यास ने फिर दास्तों उस की सुना डाली।
 मुसरत ऐशो-खुरसंदी से थी, जो मुतलकून खाली।।
 युधिष्ठिर भूल बैठा अपना गम, अपनी मुसीबत को।
 दिल उस का दर्द से भर आया, सुन कर इस हिकायत को।।

मारकण्डे जी का दर्शन

कई दिन बाद इस बन में, युधिष्ठिर को बई फरहत ।
 दिया दर्शन मुनिजी, मारकण्डे ने, बई खुल्लत ।।
 युधिष्ठिर ने उन्हें देखा, तो फौरन बा अदब होकर।
 किया आदाब, और उनको, बिठाया एक आसन पर ।।
 बड़े इज्जो-इरादत से कहा, ऐ रहबरे-कामिल ।
 बजा है ! आप पर रौशन है, माजी और मुस्तकबिल ।।

माजी के फसाने =
 प्राचीन कथाएं
 मतानत = गंभीरता

मायूस = निराश
 तमकनत = गौरव
 दाइम = हमेशा

लबरेज पैमाना = भरा
 हुवा बर्तन

मुसरत ऐशो खुरसंदी =
 प्रसन्नता और आनंद
 मुतलकून = बिल्कुल
 हिकायत = कहानी

बई फरहत = खुशी के
 साथ
 बई खुल्लत = दोस्ती के
 साथ

इज्जो-इरादत = आदरता
 माजी और मुस्तकबिल =
 भूतकाल और भविष्यकाल

مگر بتلائیں "پرے" مجھ کو کس پرکار اب ہوگی
 علاوہ اسکے میرے دکھ کے لمحے کم نہیں ہوتے
 تلتی دیکھے "پرے" کا نظارہ اس کو دکھلایا
 بننا جیہار کے کیوں ہو منش جیہان جیون میں
 یہی سدھانت ہے سنار میں جیون بتانے کا
 دگر اسکے منی جی مارکنڈے نے بعد رقت
 جسے سنکر یہ ہشتر بھول بیٹھا اپنا غم سارا
 بلا احساس غم سے اسکے دل کو آج چھڑکارا

پرتی = کھامت
 برپا = उत्पन्न

لمہ = क्षण

نزارا = दृश्य

جیمار = नपस मारना
 جیमान = फातेह

بسد ریکت = बहुत
 روتے हुए
 کیسا-کولفت = दर्द
 ناک کہانی

سہرا-نور دی کے بارہ سال

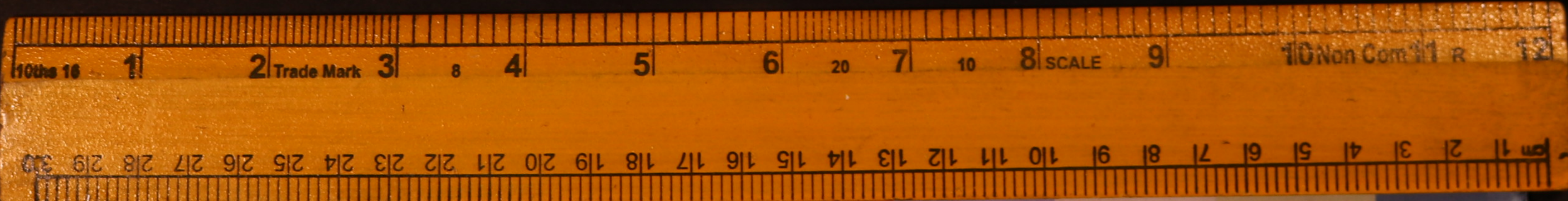
اسی انداز سے بارہ برس تک درد کے مارے
 کبھی ڈالا کسی بربت پہ دیر غم کے ماروں نے
 کبھی پنچے کسی کے آشرم میں شان و شوکت سے
 لے پرے، قیامت لے جیہار، نفس کشی لے جیہان فاتح نامر

اکیدت = श्रद्धा

قیامت کس طرح برپا مرے سرکار اب ہوگی
 گزر جائے گی میری زندگی کیا روتے ہی روتے
 تسلی دیکھے "پرے" کا نظارہ اس کو دکھلایا
 بننا جیہار کے کیوں ہو منش جیہان جیون میں
 یہی سدھانت ہے سنار میں جیون بتانے کا
 دگر اسکے منی جی مارکنڈے نے بعد رقت
 جسے سنکر یہ ہشتر بھول بیٹھا اپنا غم سارا
 بلا احساس غم سے اسکے دل کو آج چھڑکارا

صحرا نور دی کے بارہ سال

پریشان حال پھرتے ہی رہے محرابیں بیچارے
 کبھی جہنما کے تپ کو جا بسایا بے سہاروں نے
 رشتی مینوں کے دشمن کو کبھی نکلے عقیدت سے
 لے پرے، قیامت لے جیہار، نفس کشی لے جیہان فاتح نامر



کبھی پربت کی چوٹی پر بھجھوتی مل کے جا بیٹھے
 کبھی پربت کی چوٹی پر بھجھوتی مل کے جا بیٹھے
 کبھی دیتا تھا کوئی دیوتا وردان خوش ہو کر
 کبھی دیتا تھا کوئی دیوتا وردان خوش ہو کر
 کبھی لڑنے کو کوئی راکشش میدان میں آتا
 کبھی لڑنے کو کوئی راکشش میدان میں آتا
 کبھی سیکھی یہ ہشتر نے جوئے کی ودیا ساری
 کبھی سیکھی یہ ہشتر نے جوئے کی ودیا ساری
 کبھی بس دیدیا بجزنگ جی نے بھیم کو درشن
 کبھی بس دیدیا بجزنگ جی نے بھیم کو درشن
 کبھی دے دیا بजरंग जी ने, भीम को दर्शन।
 कभी दूआ-ए-खैर देकर, भर दिया उम्मीद का दामन।
 दिगर इसके उन्होंने भीम से हृद-दर्जे खुश होकर।
 हम-आहंगी का बख्शा 'नारा-हाए' भीम को इक वर।
 गरज बारह बरस तक, ठोकरें खाते रहे यूँही।
 परेशाँ-कुन जमाने, सामने आते रहे यूँही।

हम आहंगी = आवाज
 मिलाकर और आपस में
 मेल जोल
 परेशाँ-कुन = परेशान
 करने वाले

रूपोशी का आखरी साल

बिता कर ज़िन्दगी के तलख बारह साल पांडव ने।
 दिखादी शाने-पा-मर्दी-ओ-इसतकलाल पांडव ने।
 बचा था इक बरस जिस को, उन्हे छिप कर बिताना था।
 शराएत के मुताबिक़ खुद को कौरों से छिपाना था।
 इसी मक़सद को लेकर, वह कहाँ थे और कहाँ पहुँचे।
 जहाँ वीराट जैसा हुक्मरों था, वह वहाँ पहुँचे।
 मुलाज़िम रख लिया राजा ने आखिर ग़म के मारों को।
 सहारा दे दिया वक्ते-सऊबत, वे सहारों को।

पा-मर्दी-ओ-इसतकलाल
 = मुसीबत के मुकाबिल
 डटे रहना

वक्ते-सऊबत = कष्ट
 के समय

کبھی پربت کی چوٹی پر بھجھوتی مل کے جا بیٹھے
 کبھی پربت کی چوٹی پر بھجھوتی مل کے جا بیٹھے
 کبھی دیتا تھا کوئی دیوتا وردان خوش ہو کر
 کبھی دیتا تھا کوئی دیوتا وردان خوش ہو کر
 کبھی لڑنے کو کوئی راکشش میدان میں آتا
 کبھی لڑنے کو کوئی راکشش میدان میں آتا
 کبھی سیکھی یہ ہشتر نے جوئے کی ودیا ساری
 کبھی سیکھی یہ ہشتر نے جوئے کی ودیا ساری
 کبھی بس دیدیا بجزنگ جی نے بھیم کو درشن
 کبھی بس دیدیا بجزنگ جی نے بھیم کو درشن
 کبھی دے دیا بजरंग जी ने, भीम को दर्शन।
 कभी दूआ-ए-खैर देकर, भर दिया उम्मीद का दामन।
 दिगर इसके उन्होंने भीम से हृद-दर्जे खुश होकर।
 हम-आहंगी का बख्शा 'नारा-हाए' भीम को इक वर।
 गरज बारह बरस तक, ठोकरें खाते रहे यूँही।
 परेशाँ-कुन जमाने, सामने आते रहे यूँही।

روپوشی کا آخری سال

بتا کر زندگی کے تلخ بارہ سال پانڈو نے
 دکھادی شان پامردی واستقلال پانڈو نے
 بچا تھا اک برس جس کو انہیں چھپ کر بتانا تھا
 شرائط کے مطابق خود کو کوروں سے چھپانا تھا
 اسی مقصد کو لیکر وہ کہاں تھے اور کہاں پہنچے
 جہاں دیراٹ جیسا حکمران تھا وہ وہاں پہنچے
 ملازم رکھ لیا راجہ نے آخر غم کے ماروں کو
 سہارا دیدیا وقتِ مصوبت بے سہاروں کو

یوڈیٹیر ہو گیا مامور، چوہٹ کے سیکھانے پر۔
دلاور بھیم کو رکھا گیا کھانا پکانے پر۔

مؤاقلیم، موسیقی-آو-رکسو-نغمہ کا بنا ارجون۔
سیکھا جس نے اس کی، کھانا کو ناچنے کے گون۔

نکول سہدےو نے بھی لے لیا کچھ بار اپنے سر۔
انہیں ایک سال تھپنے کا یہاں موقع ملا بہتر۔

دروید کتیا داسی بنی ویراٹ رانی کی۔
پرکشا جس جگہ دینی پڑی اس کو جوانی کی۔

دیلے-ماسوم میں ایک

دلتے کامی بک لہرای

وہی بستی میں کچک نام کا، راجا کا سالہا تھا۔
سیپہ سالارے-آلا تھا، جفاکش تھا، جیالا تھا۔

نجر آئی اچانک ایک دن، کچک کو پنچالی۔
ہوا جالیم کا مگرے-پور-تافمفون، اکل سے خالی۔

بیلآخیر لے ڈ بٹا دھرتے-پنچال کو جالیم۔
بنانا چاہا، سہدے-نفس نیک افاال کو جالیم۔

یہ عالم اس پہ کیا بیتا کعزت جوش میں آئی۔
دیلے-ماسوم میں ایک، دلتے کامی بک لہرای۔

شکایت بھیم سے کی اور دلایا جوش غنیر کو۔
اُبھارہ واسطہ ناموس کا دے کر حمیت کو۔

بھیم کا جوش اور حکمت عملی

شکایت بھیم نے جوہنی سی فوراً بھڑک اٹھا۔
کمانے کھینچ گئیں ابرو کی اور بازو پھڑک اٹھا۔

مامور = کام پر
رکنا

مؤاقلیم = گور
رکسو = نرت
نغمہ = گیت
بار = بول/کام

سیپہ سالارے آلا =
سیناپتی
جفاکش = مہنہ
جیالا = تاکت و
مگرے پور-تافمفون =
بند بوندار دیا
سہدے-نفس = اپنی
دھرتی کا شکار
نیک افاال = اچھے
کام
دلتے کامی بک = بدلتے
کی آگ

ابھارہ = بھڑک

یوڈیٹیر ہو گیا مامور چوہٹ کے سکھانے پر۔
دلاور بھیم کو رکھا گیا کھانا پکانے پر۔

مؤاقلیم، موسیقی و رقص و نغمہ کا بنا رجن۔
سکھائے جس نے اس کی کتیا کو ناچنے کے گون۔

نکول سہدےو نے بھی لے لیا کچھ بار اپنے سر۔
انہیں ایک سال تھپنے کا یہاں موقع ملا بہتر۔

دروید کتیا داسی بنی ویراٹ رانی کی۔

پرکشا جس جگہ دینی پڑی اس کو جوانی کی۔

دل معصوم میں ایک انتقامی برق لہرائ

وہی بستی میں کچک نام کا راجہ کا سالہا تھا۔
سیپہ سالار اعلیٰ تھا جفاکش تھا جیالا تھا۔

نظر آئی اچانک ایک دن کچک کو پنچالی۔
ہوا ظالم کا مغز پر تعفن عقل سے خالی۔

بالآخر چھپرے بیٹھا دھرتی پنچال کو ظالم۔
بنانا چاہا صید نفس نیک افعال کو ظالم۔

یہ عالم اس پہ کیا بیتا کعزت جوش میں آئی۔
دل معصوم میں ایک انتقامی برق لہرائ۔

شکایت بھیم سے کی اور دلایا جوش غنیر کو۔
اُبھارہ واسطہ ناموس کا دے کر حمیت کو۔

بھیم کا جوش اور حکمت عملی

شکایت بھیم نے جوہنی سی فوراً بھڑک اٹھا۔
کمانیں کھینچ گئیں ابرو کی اور بازو پھڑک اٹھا۔

مگر اس انتقامی جوش پر غالب فرست تھی کسی اور دوسرے موقع کی طالب جاہلیت تھی
 بنا کر ایک منصوبہ اچھوتا سا ستانت سے ہوا جس پر عمل پیرا خموشی اور حکمت سے
 عروسِ ناز کی مانند اس نے روپ اک دھارا نہ تھا اسکے سوا اب بھیم ہیکل کے لئے چارا
 کیا سازش میں پہلے دختر پنچال کو شامل وساطت سے اسی کی حل ہوئی پھر بھیم کی مشکل
 معین وقت پر ایسا سے سچائی کے، پھر کیچک
 وصال یار کا ارماں لئے پہنچا کسی حد تک

معاً انگریزانی لیکر جاگ اٹھا نفسِ آمارہ

پہنچ کر جائے معہودہ پہ کیچک خوب فرحاں تھا جہاں شانِ عروسی سے کوئی نزہت بدماں تھا
 ہوا دامنِ تحمل کا نظر پڑتے ہی صد پارہ معاً انگریزانی لیکر جاگ اٹھا نفسِ آمارہ
 بڑھاپے تاب ہو کر وہ عروسِ ناز کی جانب بظاہر جانبِ شہناز صورت باز کی جانب
 رزتے ہاتھ کو کیچک نے رکھا اس کے گھٹ پر کہ شہوت کے نشے میں چور اور بدست تھا خود
 بد لکڑ پینتر افولاد سے ٹکرا گیا کیچک
 اک ایسی ہی گھڑی کا منظر تھا بھیم شیر انگن بد لکڑ بھیس بیٹھا تھا دلہن بن کر اسی کارن

مگر اس انتقامی جوش پر غالب فرست تھی کسی اور دوسرے موقع کی طالب جاہلیت تھی
 بنا کر ایک منصوبہ اچھوتا سا ستانت سے ہوا جس پر عمل پیرا خموشی اور حکمت سے
 عروسِ ناز کی مانند اس نے روپ اک دھارا نہ تھا اسکے سوا اب بھیم ہیکل کے لئے چارا
 کیا سازش میں پہلے دختر پنچال کو شامل وساطت سے اسی کی حل ہوئی پھر بھیم کی مشکل
 معین وقت پر ایسا سے سچائی کے، پھر کیچک
 وصال یار کا ارماں لئے پہنچا کسی حد تک

مآن اُنگڑاई लेकर

جاگ اٹھا نفسے-اممّارا

پہنچ کر جاگ اٹھا نفسے-اممّارا
 جہاں شانِ عروسی سے کوئی نزہت بدماں تھا
 ہوا دامنِ تحمل کا نظر پڑتے ہی صد پارہ
 بڑھاپے تاب ہو کر وہ عروسِ ناز کی جانب
 رزتے ہاتھ کو کیچک نے رکھا اس کے گھٹ پر
 بد لکڑ پینتر افولاد سے ٹکرا گیا کیچک

بَدَل کر پَئْتِرا فِولاد سے

ٹکرا گیا کےچک

اک ایسی ہی گھڑی کا منظر تھا بھیم شیر انگن بد لکڑ بھیس بیٹھا تھا دلہن بن کر اسی کارن

تالیب = ڈھک
 جارہی تھی = آکرم

اور سے-ناج = دھن

وِسات = جریا

موجِ دینِ وقت =
 निर्धारित समय

जाए माहूदा = निर्धारित
 जगह
 शाने-उरूसी = दुल्हन की
 यज वज
 नुजहत बदामों = पवित्र
 लिवास पहने
 तहम्मूल = धीरज
 सद पारा = सौ टुकड़े
 शहनाज = दुल्हन
 सूरत बाज = बहुरूपिया

शेर अफगन = शेर को
 पछाड़ने वाला

جیوہی کےچک نے پھوٹھٹ کو اٹھایا جان من کہکر
 پڑا भर पूर घूँसा भीम का, केचक के जबड़े पर ॥
 अचानक वार पर शशदर हुआ और बौखला उठठा।
 भभूका बन गया गुस्से से, चेहरा तमतमा उठठा ॥
 मुक़बिल भीम के, खम ठोंक कर, फिर आगया केचक।
 बदल कर पैतरा फौलाद से टकरा गया केचक ॥
 मिला कर हाथ फौरन थाप दी गर्दन पे खुश-फन ने।
 तिरप कर मारा इक टंगा वहीं से शेर अफगान ने ॥
 जवाबन दावं केचक ने फिर ऐसा तोल कर मारा।
 रहा अपनी हिफाज़त का न मुतलक भीम को यारा ॥
 कला बाज़ी वह खाकर जा पड़ा शैहतीर की मानिंद।
 रहा कुछ देर तक साकित, वह इक तस्वीर की मानिंद ॥

शशदर = आश्चर्य

हिफाज़त = रक्षा
 मुतलक = बिल्कुल
 यारा = होश
 शैहतीर की मानिंद =
 लकड़ी के खंबे जैसा
 साकित = ठहरा हुआ

केचक

कैफरे-किरदार तक

हुई फिर चंद लम्हा बाद उसके जिस्म में हरकत।
 उठा वह लड़ खड़ाता इक, नहीफ-ओ-ज़ार की सूरत ॥
 बतदरीज आगई फिर भीम के तन में तवानाई।
 बढ़ा मोहतात हो कर वह बराए जंग आराई ॥
 ख्याले-गैरते-नामूस दिल में आगया यकलख्त।
 वह नक्शे-अहदे-माजी भीम को तड़पा गया यकलख्त ॥
 अचानक भीम ने केचक पे गाजुर दार यूँ मारा।
 गिरा इक लाट की मानिंद फिर सफ़फ़ाक नाकारा ॥

चंदलम्हा = कुछ क्षण
 नहीफ-ज़ार = दुबला
 और कमज़ोर
 बतदरीज = धीरे धीरे
 मोहतात = चात्प्रक
 ख्याले गैरते नामूस =
 इच्छत और गैरत का
 ख्याल
 यकलख्त = अचानक
 नक्शे अहदे माजी =
 पुराने ज़माने की

१) धोबी पछाड़ (कुशती का एक दाँव)

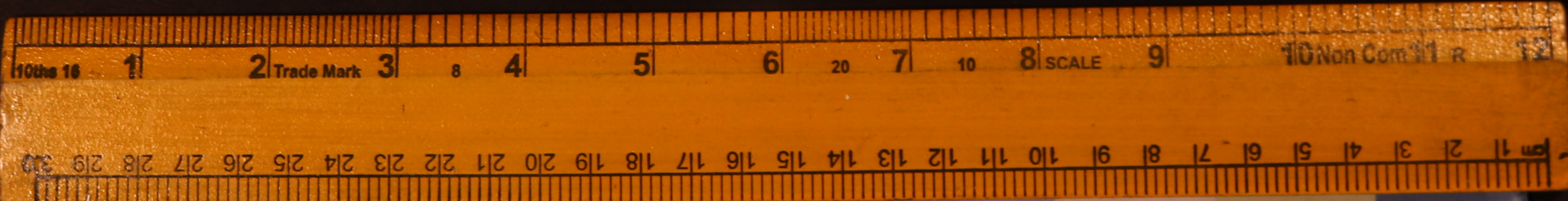
جیوہی کیچک نے گھونگھٹ کو اٹھایا جان من کہکر
 پڑا بھر پور غھونسا بھیم کا کیچک کے جبرے پر
 اچانک وار پر ششدر ہوا اور بوکھلا اٹھا
 بھیجھو کا بن گیا غصے سے چہرہ اتما اٹھا
 مقابل بھیم کے غم ٹھونک کر پھیر آ گیا کیچک
 بد لکر بیترا فولاد سے ٹکرا گیا کیچک
 بلا کر ہاتھ فوراً تھاپ دی گردن پر خوش فون
 تڑپ کر مارا اک ٹنگا وہیں سے شیر انگن نے
 جواباً داؤں کیچک نے پھیر ایسا تول کر مارا
 رہا اپنی حفاظت کا نہ مطلق بھیم کو یارا

قلابازی وہ کھا کر جا پڑا شہتیر کی مانند

رہا کچھ دیر تک ساکت وہ اک تھوڑی سی مانند

کیچک کیفر کردار تک

ہوئی پھر چند لمبے جسم میں حرکت
 اٹھا وہ لڑکھڑاتا اک نحیف و زار کی صورت
 بتدریج آگئی پھر بھیم کے تن میں توانائی
 بڑھا محتاط ہو کر وہ برائے جنگ آرائی
 خیال غیرت ناموس دل میں آ گیا یک لخت
 وہ نقش عہد ماضی بھیم کو تڑپا گیا یک لخت
 اچانک بھیم نے کیچک پر گاڑو دار یوں مارا
 گر اک لاٹ کی مانند پھر سفاک نا کارا
 اے دھو بی پچھاڑ (کشتی کا ایک داؤ)



ابھی پلکیں نہ جھپکی تھیں کہ اک بجلی سی لہرائی
زمین پر لاش کیچک کی تڑپتی سی نظر آئی
نہ جانے بھیم نے کیا کیا تھا داؤں کیچک پر
گیا اک وار ہی میں اپنی جاں سے آہنی پیکر
غرض کیچک کا اس نے آج قصہ پاک کر ڈالا
مرا بے موت دست بھیم سے ویراٹ کا سالا

دستے-بھیم = بھیم کے
ہاتھوں سے

دुरیودھن کا فیتنا

خبر کے مرنے کی ہوئی جب شہر ہر سو
تو دुरیودھن، نہ موت لکھ سکا قابو
معاونت کی نگر میں پہنچا ویر درلیدھن
معیت میں تھے جسکے کرن، کرپہ اور دشاشن
اسے پورا یقین تھا آج اس سنسار کے اندر
نقطہ اک بھیم سامر دجری ہے ایسا زور آور
جو کیچک جیسے رستم کی کلائی موڑ سکتا ہے
گدا کی ضرب سے ہاتھی کی گردن توڑ سکتا ہے
اسی کارن یہاں آکر ہوا تھا شرپہ آادہ
وہ چونکہ پی کے آیا تھا فساد نسق کا بادہ
لہذا اس کے دل میں یوں اٹھا طوفان شرارت کا
شرارت سے زیادہ جس میں غم تھا حماقت کا
تھی جتنی عقل درلیدھن میں بس اس کے مطابق ہی
ہنکا کر لے چلا بقرات آخر تھا تو ناہق ہی
چلا وہ ہانکتا اس وجہ سے ویراٹ کی گائیں
کہ بھگورو کئے جو سورما ہوں سامنے آئیں
لے گئے بل لے گدھا

موشاتھیر = مہاشور
موتلک = بیلکول

مہیلت = نہتیت میں

مہر-جری = بھادور مہر
جور آاور =
شکستگالی

شر = بھڑا
آامادا = تیار
فسادو-فسق = دंगा
اور پاپ
بادا = شراب

ونسور = مول، تل
موتابک = انوسار
بکرات = گای بیل
ناہک = گدھا

ابھی پلکیں نہ جھپکی تھیں کہ اک بجلی سی لہرائی
زمین پر لاش کیچک کی تڑپتی سی نظر آئی
نہ جانے بھیم نے کیا کیا تھا داؤں کیچک پر
گیا اک وار ہی میں اپنی جاں سے آہنی پیکر
غرض کیچک کا اس نے آج قصہ پاک کر ڈالا
مرا بے موت دست بھیم سے ویراٹ کا سالا

درلیدھن کا فتنہ

خبر کے مرنے کی ہوئی جب شہر ہر سو
تو درلیدھن نہ مطلق دل پہ اپنے رکھ سکا قابو
معاونت کی نگر میں پہنچا ویر درلیدھن
معیت میں تھے جسکے کرن، کرپہ اور دشاشن
اسے پورا یقین تھا آج اس سنسار کے اندر
نقطہ اک بھیم سامر دجری ہے ایسا زور آور
جو کیچک جیسے رستم کی کلائی موڑ سکتا ہے
گدا کی ضرب سے ہاتھی کی گردن توڑ سکتا ہے
اسی کارن یہاں آکر ہوا تھا شرپہ آادہ
وہ چونکہ پی کے آیا تھا فساد نسق کا بادہ
لہذا اس کے دل میں یوں اٹھا طوفان شرارت کا
شرارت سے زیادہ جس میں غم تھا حماقت کا
تھی جتنی عقل درلیدھن میں بس اس کے مطابق ہی
ہنکا کر لے چلا بقرات آخر تھا تو ناہق ہی
چلا وہ ہانکتا اس وجہ سے ویراٹ کی گائیں
کہ بھگورو کئے جو سورما ہوں سامنے آئیں
لے گئے بل لے گدھا

अर्जुन के मुकाबले पर कौरों की शिकस्त

पिसर वीराट का आखिर फिर उसको रोकने आया।
मगर उन देवजादों को वहाँ देखा तो घबराया।।
वहाँ अर्जुन जो नर्तक बन के था राजा की नगरी में।
अभी तक जिन्दगी गुजरी थी, जिसकी अफरा-तफरी में।।
उसे सहमा हुआ देखा, तो खुद तीरो-कमों लेकर।
तने-तनहा गिरा इक बर्क की मानिंद कौरों पर।।
पड़ा घमसान का रण, तीर दोनों سمت से छूटे।
अकेली जाँ पे धावा बोल कर, सब सूरमा टूटे।।
मगर अर्जुन अकेला, आज सब कौरों पे भारी था।
वही गालिब, वही हावी, उसी का रोब तारी था।।
नबर्द-आरा वह इस अन्दाज़ से था, शोरा-पुशतों से।
जमीं को पाटना हो, जैसे लाशों और कुशतों से।।
यकीनन कौरवाँ मगलूब और अर्जुन ही गालिब था।
मगर तहसीने-जाँबाजी का, वह मुतलक न तालिब था।।
जिधर भी टूटता था, लोग काई जैसे फटते थे।
खदंगे-आहनी से ज़रूम खाकर पीछे हटते थे।।
कदम आखिर, उखड़ कर रह गए, कौरों के मैदों से।
दिखा कर पुशत भागे, सूरमा रफतारे-तूफाँ से।।

विराट की दुख्तर से

अभिमन्यु का ब्याह

फ़रारे कौरवाँ के बाद ही, राजा विराट आया।
उसे हैरत हुई अर्जुन को जब उसने वहाँ पाया।।

पिसर = बेटा

अफरातफरी = भाग
दौड़
सहमा = डरा

समत = ओर / तरफ

हावी = छाया हुआ
रोब = भय
नबर्द आरा = लड़ने
वाला

मगलूब = पराजित
जाँबाजी = बहादुरी

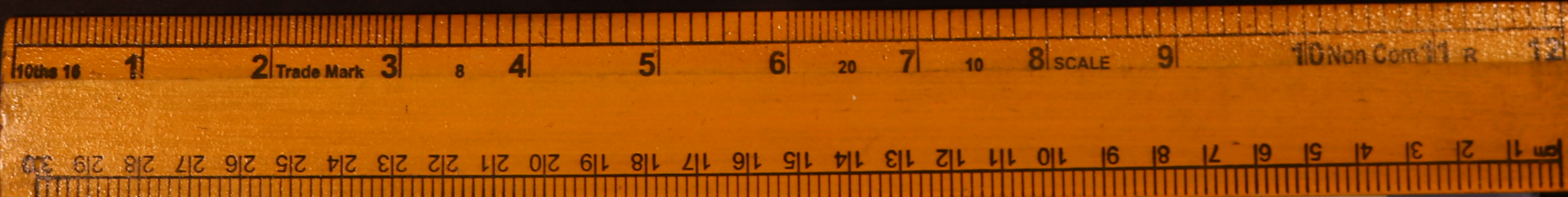
खदंगे-आहनी = तोहे के
तीर

अर्जुन के مقابلے پر کوروی کی شکست

پسریٹ کا آخر مہپراس کو روکنے آیا
وہاں ارجن جو نرتک بن کے تھا راجہ کی ٹکری میں
اسے سہا ہوا دیکھا تو خود تیردو کماں لے کر
پڑا گھمسان کارن تیردو نوں سمت سے چھوٹے
مگر ارجن اکیلا آج سب کوروں پہ بھاری تھا
نبرد آرا وہ اس انداز سے تھا شورہ پشتوں سے
یقیناً کوروں مغلوب اور ارجن ہی غالب تھا
جدھر بھی ٹوٹا تھا لوگ کائی جیسے پھٹتے تھے
قدم آخر کھڑکھڑا کر رہ گئے کوروں کے میدان سے
مگر ان دیو زادوں کو وہاں دیکھا تو گھبرا یا
ابھی تک زندگی گذری تھی جسکی افراتفری میں
تن تنہا گرا اک برق کی مانند کوروں پر
اکیل جاں پہ دھاوا بول کر سب سوراٹوٹے
وہی غالب وہی حاوی ای کارعب طاری تھا
زمین کو پاٹنا ہو جیسے لاشوں اور کشتوں سے
مگر تحسین جان بازی کا وہ مطلق نہ طالب تھا
خندگ آہنی سے زخم کھا کر پیچھے ہٹتے تھے
دکھا کر پشت بھاگے سورا مارفتار طوفان سے

وراٹ کی دختر سے ابھیمینو کا بیاہ

فرار کوروں کے بعد ہی راجہ وراٹ آیا
اسے حیرت ہوئی ارجن کو جب اسنے وہاں پایا



پیسر سے اپنے پوچھا کون ہے یہ لوجواں آخر
 کہا اسنے یہی وہ لوجواں ہے جسنے نرتک کا
 یہی ہے وہ جواں ارجن جو پانڈو کا برادر ہے
 خوشی سے جھوم اٹھا راجہ وراٹ اس بات کو سن کر
 ہوئی پھیشکیش ارجن کو فرزند کی لینے کی
 مگر ارجن نے اسکی پیشکش پر معذرت چاہی
 ہوا پھر متفق راجہ وراٹ اس بات کو سنکر
 حیات افروزانے کے سامنے تھا انکا مستقبل

ہیاٹ افریوژن ان کے سامنے تھا ان کا مستقبل

بیتا دی پانڈوؤں نے مدت معہودہ جب اپنی
 تصرف میں کبھی ان کے بھی اقلیمی خزانہ تھا
 یہی تھے تخت شاہی اور دہلی شہر کے والی
 مگر تقدیر کے ہاتھوں اجر کر رہ گیا گلشن
 بالآخر عزم و پامردی سے پانڈو نے بصد عزت
 عرض غم کا سفینہ آن پہنچا اب لب ساحل
 حیات افروزان کے سامنے تھا انکا مستقبل

۱) پورانا نام اندر پرست

ماجہرے = مافی

مستفیک = سہمت

مستفیک-ماہودا = مکرر
 ہڈی مستفیک

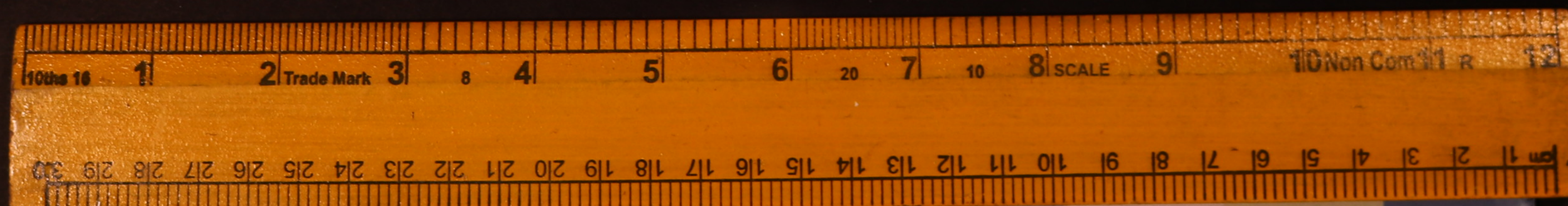
پیسر سے اپنے پوچھا کون ہے یہ لوجواں آخر
 کہا اسنے یہی وہ لوجواں ہے جسنے نرتک کا
 یہی ہے وہ جواں ارجن جو پانڈو کا برادر ہے
 خوشی سے جھوم اٹھا راجہ وراٹ اس بات کو سن کر
 ہوئی پھیشکیش ارجن کو فرزند کی لینے کی
 مگر ارجن نے اسکی پیشکش پر معذرت چاہی
 ہوا پھر متفق راجہ وراٹ اس بات کو سنکر
 حیات افروزانے کے سامنے تھا انکا مستقبل

بیتا دی پانڈوؤں نے مدت معہودہ جب اپنی
 تصرف میں کبھی ان کے بھی اقلیمی خزانہ تھا
 یہی تھے تخت شاہی اور دہلی شہر کے والی
 مگر تقدیر کے ہاتھوں اجر کر رہ گیا گلشن
 بالآخر عزم و پامردی سے پانڈو نے بصد عزت
 عرض غم کا سفینہ آن پہنچا اب لب ساحل
 حیات افروزان کے سامنے تھا انکا مستقبل

مستفیک-ماہودا = مکرر
 ہڈی مستفیک

جنگ مہابھارت
کا
طویل سلسلہ

جنگ-ए
महाभारत का
तवील
सिलसिला



تخت و تاج کی واپسی سے درلودھن کا انکار

پھر اسکے بعد درلودھن کی نگری میں پھٹنے
شری کیشو کو یہ کہہ کر معاً بھیجا مفکر نے
کہو ان سے کہ واپس دیں وہ سب جیتی ہوئی دولت
مطابق شرط کے ایفا کریں وعدہ بصد عجلت
شری گھنٹام فوراً چل پڑے پیغام کو لیکر
سنایا متن، درلودھن کو اس پیغام کا فر فر
یہ سنتے ہی سبک سر کے دہن سے کف ہوا جاری
کر دیت ہو کے بولا شیا م سے لے شیا م بنواری
یہ مہشٹر سے کہو اب بھول جائے تاج و سلطانی
سرا بے ریگ ہے اسکی تمنائے جہان نانی
اگر بھکشا میں وہ مانگے حکومت سر جھکا کر بھی
تو میں ہرگز نہ دوں سو فائر سوزن کے برابر بھی
جواب جاہلانہ سنکے، فوراً شیا م مرلی دھڑ
ہوئے واپس وہاں سے اور یہ مہشٹر سے کہا اگر
نہ رکھ امید تو ان سے وہ سب دولت اٹھا لینگے
تو میں سوئی کے ناکے کے برابر بھی نہ اب دینگے

درلودھن کی وعدہ خلافی پر جنگ و جدل کی تیاریاں

سنی گھنٹام سے کوروں کی جیب عدہ شکن باتیں
تو پانڈو نے سنائی غائبانہ خوب صلواتیں
سوتلی کے ناکے برابر

فیر اس کے بعد درلودھن کی نگری میں یوधिष्ठिर نے
श्री केशव को यह कह कर, मजन भेजा मुफक्किर ने।।
कहो उन से कि वापस दें, वह सब जीती हुई दौलत।
मुताबिक शर्त के ईफा करें, वादा बसद उजलत।।
श्री घनश्याम फौरन चल पड़े पैगाम को लेकर।
सुनाया मल, दुर्योधन को, इस पैगाम का फर-फर।।
यह सुनते ही सुबुक सर के दहन से कफ हुआ जारी।
क्रोधित होके बोला श्याम से, ऐ श्याम बनवारी।।
युधिष्ठिर से कहो, अब भूल जाए तज-ओ-सुलतानी।
सराबे-रेग है उसकी, तमन्नाए जहाँ-बानी।।
अगर भिक्षा में वह माँगे हुकूमत सर झुकाकर भी।
तो मैं हरगिज़ न दूँ सूफारे-सूजन के बराबर भी।।
जवाबे-जाहिलाना सुन के, फौरन श्याम मुरलीधर।
हुए वापस वहाँ से और युधिष्ठिर से कहा आकर।।
न रख उम्मीद तू उन से, वह सब जिल्लत उठा लेंगे।
जमी, सुई के नाके के, बराबर भी न अब देंगे।।

दुर्योधन की वादा खिलाफी पर जंगो-जदल की तैयारियाँ

सुनी घनश्याम से कौरों की जब वादा शिकन बातें।
तो पांडव ने सुनाई गाएबाना खूब सलवातें।।

ईफा = वादा पूरा करना

सुबुकसर = निकम्मा

सराबे-रेग =
खाम - ख्याली
जहाँबानी = हुकूमत

सूफारे-सूजन = सुई के
सुराख के बराबर

वादा शिकन = वादा
तोड़ने वाली

नतीजा फ़ितरतन जो बेवफ़ाई का निकलना था।
वही निकला, यकीनन हूबहू, जैसा निकलना था।।

गुरेज़-ए-अहद ने उकसाया सूए-चपकलश उन को।
कभी बनना था मुस्तज़िबल में गेती का क़रश उनको।।

और इसके बाद दोनों स्मत्, रज़्मो-जंग की बाते।
थी मौजू-ए-सुखन के साथ ही, पैकार की घातें।।

लगे फिर वह हुसूले-हरबा-हाए फ़ौज़ो-लष्कर में।
समाया था नबर्दो-जंग का, सौदा सा इक सर में।।

पड़ोसी मुल्क से भी लष्करे-जर्गर आ आ कर।
निहायत कर्रो-फ़र से ख़ेमा-ज़न थे रण की घरती पर।।

वह “थानेसर” जहाँ था क़ौर-क्षेत्र इक नाम का मैदाँ।
जहाँ थीं दूबदू पैंतीस³⁴⁰⁰⁰⁰⁰ लख, अफ़वाज बे-पायाँ।।

महाजे-जंग पर आरास्ता होने लगीं फ़ौजेँ।
सरे-साहिल से टकराने को सर, तैयार थीं मौजेँ।

مسیح فوجیں اسادہ تھیں لشکر گاہ میں دلوں
 محاذ جنگ پر ارجن مسیح ہو کے جب پہنچا
 یکایک اک جگہ ارجن کی نظیریں رک گئیں لشکر
 مقابل فوج میں بھائی بھتیجے اور بچا دیکھے
 یہ منظر دیکھ کر ارجن بصد رنج و الم بولا
 مگر سرشار تھیں وہ جذبہ دوتاہ میں دلوں
 اچٹا سا وہاں افونج در یو دھن کو بھی دکھا
 عجب منظر نظر آیا گرمی بجلی سی اک دل پر
 گرد دیکھے پتا دیکھے عزیز و اقربا دیکھے
 لڑوں کس سے یہاں تو کوئی بھی دشمن نہیں مرا

गुरेज़-ए-अहद = वादे से
हटना
सूए-चपकलश = खींचा
तानी की तरफ़
गेती करश = एक दरयाई
जानवर
मौजूए-मुखन = बातचीत
का विषय
पैकार = लड़ाई
नबर्दे-जंग का सौदा =
लड़ाई का जुनून
लष्करे-जर्रर = बहुत
बड़ी फौज
खेमा-जन = पड़ाव

अर्जुन मैदाने-जंग में

मुसल्लह फ़ौजें इसतादा थीं लफ़्कर गाह में दोनों ।
मगर सरशार थीं, वह, जज़्बाए-दोताह में दोनों ।।

महाजे-जंग पर अर्जुन, मुसल्लह हो के जब पहुँचा ।
उचटता सा वहां अफ़वाजे-दुर्योधन को भी देखा ।।

यकायक इक जगह अर्जुन की नज़रें रुकगई आकर ।
अजब मन्ज़र नज़र आया, गिरी बिजली सी इक दिल पर ।।

मुक़ाबिल फ़ौज में, भाई, भतीजे और चाचा देखे ।
गुरू देखे, पिता देखे, अजीजो-अक़रबा देखे ।।

यह मन्ज़र देखकर अर्जुन, बसद रंजो-अलम बोला ।
लड़ूँ किस से, यहाँ तो कोई भी, दुश्मन नहीं मेरा ।।

सरशार = डूबी हुई
जज्बाए-दोताह = डबल
जज्बे में

१. जरूरते-शेरी के पेशे-नज़र 'कुरुक्षेत्र' के बजाय कौर-क्षेत्र इस्तेमाल किया गया है।

سبھی تو اس جگہ اپنے ہیں، اے قسمت کہاں لائی
یہ کبھی کراسنے گرز و تنہا و خنجر اور کھٹکا
یہ کھکر اس نے ارجن کا جب دیکھا ہے یہ منظر
پریشاں تھے کشتن ارجن کو اب کس طرح سمجھائیں
سپہ سالار جب ہتھیار اپنا ڈال دے خود ہی
تو پھر رن ویر سینا کس طرح جو ہر دکھائیگی

گورجی-تہگو-خنجر = گورج
تہلوار اور کٹار
خنجر = میٹھی

خنجر = فیلے ہوا

شری کرشن جی کا اپدیش

نئے انداز سے ارجن کو پھر ہر بات سمجھائی
بتائیں سیکڑوں گھنٹام نے عرفان کی باتیں
ستھاپت سٹوگن پر پھر دیا گھنٹام نے بھاشن
وہ بولے یہ تو بچائی پھرتی لاشیں ہیں ترے آگے
کہاں ہے تجھ میں یہ قوت کہ درلودن کھنڈا
منش کا اتنا ہی کر تو ہے کہ دل و جاں سے
نہ رکھے پھل کی وہ امید اپنے من میں ذرہ بھر
وہ صافا کو ترے ہاتھوں سے اٹنا کام لینا ہے

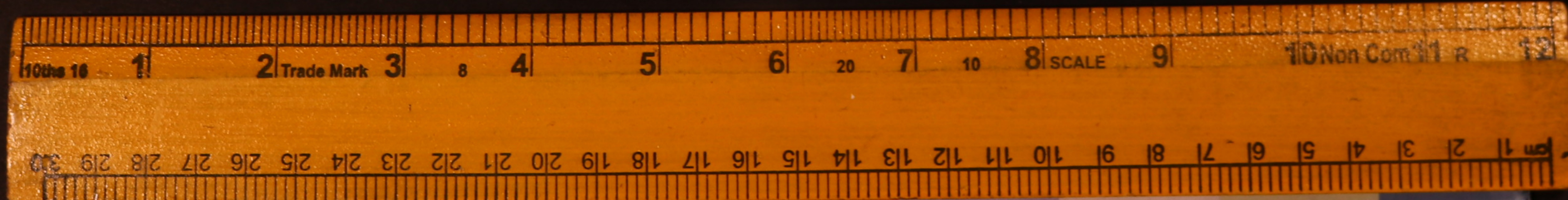
نئے انداز سے ارجن کو پھر ہر بات سمجھائی
بتائیں سیکڑوں گھنٹام نے عرفان کی باتیں
ستھاپت سٹوگن پر پھر دیا گھنٹام نے بھاشن
وہ بولے یہ تو بچائی پھرتی لاشیں ہیں ترے آگے
کہاں ہے تجھ میں یہ قوت کہ درلودن کھنڈا
منش کا اتنا ہی کر تو ہے کہ دل و جاں سے
نہ رکھے پھل کی وہ امید اپنے من میں ذرہ بھر
وہ صافا کو ترے ہاتھوں سے اٹنا کام لینا ہے

ہک - باتیل = سچ و
خود
عرفان = ج्ञान

یہ نوبت جس کے کارن پہنچی ہے وہ بھی لوہے بھائی
یہ کہے کر اس نے گرز و تنہا و خنجر اور کھٹکا
یہ کھکر اس نے ارجن کا جب دیکھا ہے یہ منظر
پریشاں تھے کشتن ارجن کو اب کس طرح سمجھائیں
سپہ سالار جب ہتھیار اپنا ڈال دے خود ہی
تو پھر رن ویر سینا کس طرح جو ہر دکھائیگی

شری کرشن جی کا اپدیش

نئے انداز سے ارجن کو پھر ہر بات سمجھائی
بتائیں سیکڑوں گھنٹام نے عرفان کی باتیں
ستھاپت سٹوگن پر پھر دیا گھنٹام نے بھاشن
وہ بولے یہ تو بچائی پھرتی لاشیں ہیں ترے آگے
کہاں ہے تجھ میں یہ قوت کہ درلودن کھنڈا
منش کا اتنا ہی کر تو ہے کہ دل و جاں سے
نہ رکھے پھل کی وہ امید اپنے من میں ذرہ بھر
وہ صافا کو ترے ہاتھوں سے اٹنا کام لینا ہے



یہ اتنا کام تو ہو کر رہیگا ہر طرح پورا
تو چاہے جنگ کر یا جنگ سے دامن بچا اپنا
دگر اسکے تری عزت پہ جس نے ہاتھ ڈالا تھا
ترے ناموس کو دربار میں جس نے اٹھالا تھا
اسی پاپی سے ہے انکار تجھ کو آج لڑنے سے
نہوگا فائدہ کچھ بھی ترا اس وقت اڑنے سے
ادھر آدیکھ یہ لاشیں پڑی ہیں آج میدان میں
ہزاروں رنگتے ہیں کیرے جنگلے جسم بے جاں میں
پڑے ہیں دیکھو وہ مکر دروہہ بھیشم دشاشن
کہیں ہے جیدرت اور کرن کر پہ اور درلودھن
علاوہ اسکے لاکھوں لوگ اس میدان کے اندر
پڑے ہیں نیم عریاں دیکھ ارجن آج جو مکر
یہ سب کسب مرے ہی ہاتھ سے پر لوگ پہنچے ہیں
انہیں بھیجا ہے میں نے اسلئے لوگ پہنچے ہیں

ناموس = تاج، प्रतिष्ठा

نیم ۱۹۲ = اذیت

ش्री कृष्ण जी का अलख रूप

फिर इस के बाद असली रूप बनवारी ने दिखलाया।
हकीकत में वह क्या हैं, कौन हैं अर्जुन को समझाया।
जिसे देखा निगाहे-वीर अर्जुन, ने बसद हैरत।
बुते-खामोश की मानिन्द उस की होगई हालत।
फटी आंखों से अर्जुन, चेहरा-केशव को तकता था।
हर इक लम्हा, गुजरता था, तहय्युर और हैरत का।
दहन खोले खड़े थे, सामने ही श्याम बन वारी।
कि जिन के मुहँ में, तीनों लोक के थे सारे संसारी।

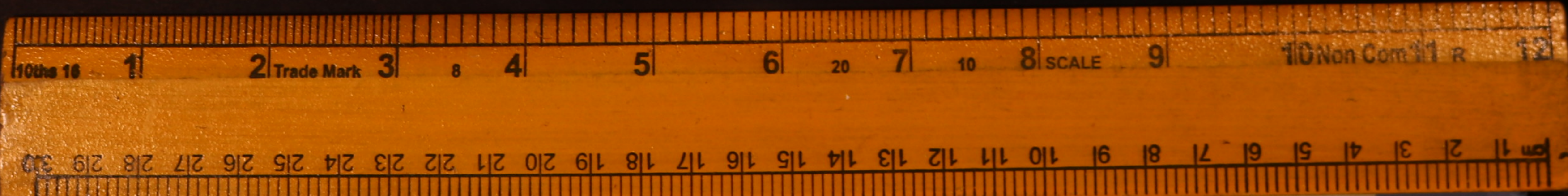
बुते-खामोश = पत्थर
की मूरत की तरह चुप

یہ اتنا کام تو ہو کر رہیگا ہر طرح پورا
تو چاہے جنگ کر یا جنگ سے دامن بچا اپنا
دگر اسکے تری عزت پہ جس نے ہاتھ ڈالا تھا
ترے ناموس کو دربار میں جس نے اٹھالا تھا
اسی پاپی سے ہے انکار تجھ کو آج لڑنے سے
نہوگا فائدہ کچھ بھی ترا اس وقت اڑنے سے
ادھر آدیکھ یہ لاشیں پڑی ہیں آج میدان میں
ہزاروں رنگتے ہیں کیرے جنگلے جسم بے جاں میں
پڑے ہیں دیکھو وہ مکر دروہہ بھیشم دشاشن
کہیں ہے جیدرت اور کرن کر پہ اور درلودھن
علاوہ اسکے لاکھوں لوگ اس میدان کے اندر
پڑے ہیں نیم عریاں دیکھ ارجن آج جو مکر

یہ سب کسب مرے ہی ہاتھ سے پر لوگ پہنچے ہیں
انہیں بھیجا ہے میں نے اسلئے لوگ پہنچے ہیں

شری کرشن جی کا الکھ روپ

پھر اسکے بعد اصلی روپ بنواری نے دکھلایا
حقیقت میں وہ کیا ہیں کون ہیں ارجن کو سمجھایا
جسے دیکھا نگاہ ویر ارجن نے بصد حیرت
بوت خاموش کی مانند اسکی ہو گئی حالت
پھٹی آنکھوں سے ارجن چہرہ کیشو کو ٹکٹا تھا
ہر اک لمحہ گذرتا تھا تخیل اور حیرت کا
دہن کھولے کھڑے تھے سامنے ہی شیاام بنواری
کہ جنکے منہ میں تینوں لوک کے تھے سارے سنساری



نجر آتا تھا منظر تیرہوں کا انکے سینے میں
نرک، بےکونٹ اور پرلوق تھے، دل کے نگیں میں
اسی میں لکشمی آست پڑا شری اور وشنو
گنیش و سوریا اور اندر کے ہمراہ تھے رُو تو
غرض ہر ایک شے کو نین اور پائال کی من میں
سمائی تھی شری گھنٹام جی کے پر ضیائے میں
یہ عالم دیکھ کر گھنٹام کا رجن عقیدے سے
گرا بھگوان کے چرنوں پہ اک حسنِ اطاعت سے
اٹھایا سیس چرنوں سے تو دل پر خوف طاری تھا
نمشکارم، نمشکارم کالب پرورد جاری تھا

کونین = دھلوق اور
پرلوق
پور-جیوا = سورج کا
پرکاش
دیتا ایت = آنا-پالان

وید = جاپ

ارجن

آمادا-ا-جنگ

کھنجا جی نے جب ماحول کو بدلا دیا
مخا تیب ہو کے ارجن سے، متانت سے یہ فرمایا
بلا خربول کس منزل میں اب انکار ہے تیرا
کدھر ہے دھیان، کس عالم میں حالِ زار ہے تیرا
تری فکر و نظر کی آن بھی ہے کیا وہی حالت
وہی انکار کی باقی ہے کیا پہلی سی کیفیت
ہوئی ہوگی یقیناً کچھ تو تبدیلی خیالوں میں
تمیز اب ہو گئی ہوگی اندھروں اور جالوں میں
دھنی قسمت کا ہے اس ضمن میں تو بخت آور ہے
زمانے بھر میں تیرا کوئی ثانی ہے نہ ہر ہے

جیم = بارے میں ویب
بخت آور = مایہ واپ

نظر آتا تھا منظر تیرہوں کا انکے سینے میں
نرک، بےکونٹ اور پرلوق تھے، دل کے نگیں میں
اسی میں لکشمی آست پڑا شری اور وشنو
گنیش و سوریا اور اندر کے ہمراہ تھے رُو تو
غرض ہر ایک شے کو نین اور پائال کی من میں
سمائی تھی شری گھنٹام جی کے پر ضیائے میں
یہ عالم دیکھ کر گھنٹام کا رجن عقیدے سے
گرا بھگوان کے چرنوں پہ اک حسنِ اطاعت سے
اٹھایا سیس چرنوں سے تو دل پر خوف طاری تھا
نمشکارم، نمشکارم کالب پرورد جاری تھا

تمہاری لیلیا کو پر نام لاکھوں بار اے پر بھو

تمہاری ہر ادا پر میری جاں بھرا اے پر بھو

ارجن آمادہ جنگ

کھنجا جی نے جب ماحول کو بدلا دیا
مخا تیب ہو کے ارجن سے، متانت سے یہ فرمایا
بلا خربول کس منزل میں اب انکار ہے تیرا
کدھر ہے دھیان، کس عالم میں حالِ زار ہے تیرا
تری فکر و نظر کی آن بھی ہے کیا وہی حالت
وہی انکار کی باقی ہے کیا پہلی سی کیفیت
ہوئی ہوگی یقیناً کچھ تو تبدیلی خیالوں میں
تمیز اب ہو گئی ہوگی اندھروں اور جالوں میں
دھنی قسمت کا ہے اس ضمن میں تو بخت آور ہے
زمانے بھر میں تیرا کوئی ثانی ہے نہ ہر ہے

سیوا تیرے کسی نے بھی نہ دیکھا روپ یہ میرا
 ایسی ایک وجہ سے اعلیٰ ہے سب سے مرتبہ تیرا
 کھڑا کیا ہے ندل میں دے جگہ خدشات کو ارجن
 نہ کھو باتوں میں تو ان قیمتی لمحات کو ارجن
 اٹھاتیر وکماں تیغ و سپر کو زیب تن کر لے
 نہیں آئے گا موقع ایسا ارجن لوٹ کر پھر سے
 اور اسکے بعد ارجن نے اٹھایا تیر اور کھڑا
 کیا پھر زیب تن اسنے زرہ شمشیر اور تیغا
 کرشنا جی نے جب دیکھا کہ اب ارجن ہے ماہ
 تو فوراً شک کو مہنہ سے لگا کر زور سے پھونکا
 صدائے بوق سنتے ہی معاہدہ چنچ اٹھنے لگا
 اور اسکے ساتھ ہی لگنے لگے ہر سمت بے کاہے

آلاتا = اُچھا بڑھا

سدا-اے-بوک =
 شلخ واپانی

भीष्म पितामह सेनापति के रूप में

مہاجے-جنگ پر دونوں طرف فوجیں تھیں استادہ
 مہارکب بے سارے پیکار ہونے پر تھے آمادہ
 وہاں موجود تھے اک رتھ یہ استادہ پتہ بھی
 معمر تھے جہاندیدہ تھے دنیا خوب دیکھی تھی
 کیا تھا بخت نے کوروں سے انکو آن جو البستہ
 مگر فرین کا ہر فرد بیشک بٹھکا ان کا
 وہ کتنے تابع فرماں تھے ہے اسبات سے ظاہر
 نہ کی تازنگی شادی انہوں نے باپ کی خاطر
 اب آخر عمر میں گھنگھور بادل جنگ کے چھائے
 بہ مجبوری وہ لڑنے کیلئے میدان میں آئے
 اے سنگھ اے پلوئے اور نواسے

مہارکب = لڑنے والے

مہاممر = اُمر رسیدا
 جہاندیدہ = دنیا دیکھ
 ہوا
 سبھ = پوتا

تابز-فرما = فرما
 بے دربار

سوا تیرے کسی نے بھی نہ دیکھا روپ یہ میرا
 ایسی اک وجہ سے اعلیٰ ہے سب سے مرتبہ تیرا
 کھڑا کیا ہے ندل میں دے جگہ خدشات کو ارجن
 نہ کھو باتوں میں تو ان قیمتی لمحات کو ارجن
 اٹھاتیر وکماں تیغ و سپر کو زیب تن کر لے
 نہیں آئے گا موقع ایسا ارجن لوٹ کر پھر سے
 اور اسکے بعد ارجن نے اٹھایا تیر اور کھڑا
 کیا پھر زیب تن اسنے زرہ شمشیر اور تیغا
 کرشنا جی نے جب دیکھا کہ اب ارجن ہے ماہ
 تو فوراً شک کو مہنہ سے لگا کر زور سے پھونکا
 صدائے بوق سنتے ہی معاہدہ چنچ اٹھنے لگا
 اور اسکے ساتھ ہی لگنے لگے ہر سمت بے کاہے

भीष्म पितामह सेनापति के रूप में

مہاجے-جنگ پر دونوں طرف فوجیں تھیں استادہ
 مہارکب بے سارے پیکار ہونے پر تھے آمادہ
 وہاں موجود تھے اک رتھ یہ استادہ پتہ بھی
 معمر تھے جہاندیدہ تھے دنیا خوب دیکھی تھی
 کیا تھا بخت نے کوروں سے انکو آن جو البستہ
 مگر فرین کا ہر فرد بیشک بٹھکا ان کا
 وہ کتنے تابع فرماں تھے ہے اسبات سے ظاہر
 نہ کی تازنگی شادی انہوں نے باپ کی خاطر
 اب آخر عمر میں گھنگھور بادل جنگ کے چھائے
 بہ مجبوری وہ لڑنے کیلئے میدان میں آئے
 اے سنگھ اے پلوئے اور نواسے



یہی پہلے سپہ سالار درلودھن بنے آکر
ضعیف العمر تھے لیکن جوانوں پہ وہ سربر تھے
بزرگی نے انھیں سیناپتی کے پد پہ پہنچا یا
دہ جب رنجیت میں پہنچے وہاں طرفین کی فوجیں
سپاہی سارے بکتر پوش تھے فولاد پسیر تھے
جھلم لوہے کی خود آہن کے اور بکتر تھے لوہے کے
یہی پہلے، سپہ سالارے دُریو دھن بنے آکر۔
انہی کے ماتحت، فیر لڑنے والوں کے کھیلے جوہر۔
جڑی فٹل-ومر تھے لیکن جوانوں پہ وہ سربر تھے۔
فونو-جنگ کے ماہر تھے اور مرد دلدار تھے۔
بوجورگی نے انھیں سیناپتی کے پد پہ پہنچا یا۔
تلاطم میں بہم تھیں محو، جیسے بحر کی موجیں۔
نڈر تھے ویر تھے پر جوش تھے مرد دلدار تھے۔
جھلم لوہے کی خود آہن کے اور بکتر تھے لوہے کے۔
جھلم لوہے کی خود آہن کے اور بکتر تھے لوہے کے۔

جڑی فٹل-ومر = بڑا

میسٹلے-فیل = ہاکی جیسے

سورماؤں کی نوک-झोंक

جیوہی آواز گونجی شکھ کی سنگرام کے اندر۔
جیالوں کی نہ تہیں رہ سکیں پھر نیام کے اندر۔
دیا پھر حکم بڑھنے کا پیتامہ نے رسالوں کو۔
بڑھے تھامے ہوئے سب و تیرغوں اور بجالوں کو۔
لیکایک میر لشکر نے پھر اپنی فوج کو روکا۔
تلاطم خیز بحر بیکراں کی موج کو روکا۔
رکی طرفین کی افواج ڈو فرلانگ پر آ کر۔
بہادر سورما سینا سے نکلے اپنی بل کھا کر۔

میرے-لشکر = سپاہ
تلاطم خیز = اٹھتی
ہوئی موجیں
بہرے-بکراؤ = بڑا سمندر

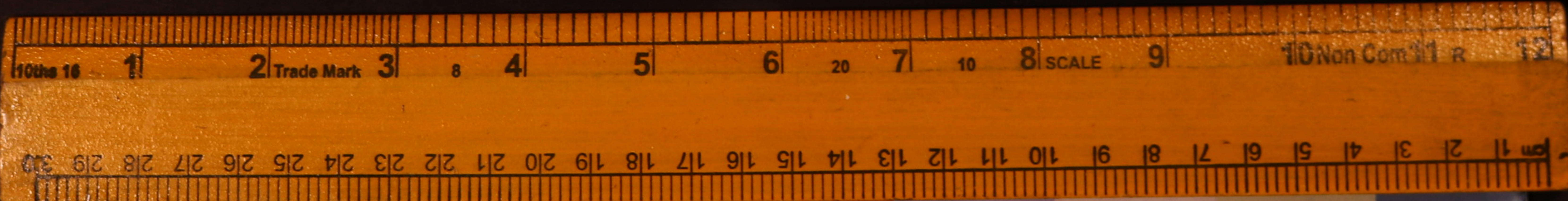
یہی پہلے سپہ سالار درلودھن بنے آکر
ضعیف العمر تھے لیکن جوانوں پہ وہ سربر تھے
بزرگی نے انھیں سیناپتی کے پد پہ پہنچا یا
دہ جب رنجیت میں پہنچے وہاں طرفین کی فوجیں
سپاہی سارے بکتر پوش تھے فولاد پسیر تھے
جھلم لوہے کی خود آہن کے اور بکتر تھے لوہے کے
یہی پہلے، سپہ سالارے دُریو دھن بنے آکر۔
انہی کے ماتحت، فیر لڑنے والوں کے کھیلے جوہر۔
جڑی فٹل-ومر تھے لیکن جوانوں پہ وہ سربر تھے۔
فونو-جنگ کے ماہر تھے اور مرد دلدار تھے۔
بوجورگی نے انھیں سیناپتی کے پد پہ پہنچا یا۔
تلاطم میں بہم تھیں محو، جیسے بحر کی موجیں۔
نڈر تھے ویر تھے پر جوش تھے مرد دلدار تھے۔
جھلم لوہے کی خود آہن کے اور بکتر تھے لوہے کے۔
جھلم لوہے کی خود آہن کے اور بکتر تھے لوہے کے۔

گلے اور سینے کے آہنی جھیر میں جکڑے تھے

تھیں مثل فیل موٹی گردنیں اور جسم اکڑے تھے

سورماؤں کی نوک جھونک

جیوہی آواز گونجی شکھ کی سنگرام کے اندر۔
جیالوں کی نہ تہیں رہ سکیں پھر نیام کے اندر۔
دیا پھر حکم بڑھنے کا پیتامہ نے رسالوں کو۔
بڑھے تھامے ہوئے سب و تیرغوں اور بجالوں کو۔
لیکایک میر لشکر نے پھر اپنی فوج کو روکا۔
تلاطم خیز بحر بیکراں کی موج کو روکا۔
رکی طرفین کی افواج ڈو فرلانگ پر آ کر۔
بہادر سورما سینا سے نکلے اپنی بل کھا کر۔



लगा कर एड घोड़े को, कोई ललकारता पहुँचा।
कोई ताने हुए नेजे को, नारा मारता पहुँचा।।
मुकाबिल होगया, एक-एक वीर, अपने मुकाबिल से।
था जब तक दम में दम, लड़ता रहा मजरूह कातिल से।।
नबर्द-आरा हतोटी से बराबर वार करते थे।
मुकाबिल को वह हर-हर वार पर हुशियार करते थे।।
कोई पीछे हटा तो ताना देदे कर उसे टोका।
कोई भागा तो कावा काट कर ललकार कर रोका।।
नबर्द आरईयाँ आखिर बहादुर पहलवानो की।
रुकीं, लेकिन न जाने, भेंट लेकर कितनी जानों की।।

मजरूह = जखमी

हंगामा-ए-जंग का एक आम मन्ज़र

बिलआखिर जब हुए वापस बहादुर पहलवाँ सारे।
लगाए बहरे इस्तक़बाल फिर फौजों ने जय कारे ।।
दिया सेनापति ने हुक्म, फिर सेना को बढ़ने का।
दिगर मानों में युद्ध के, देवता पर भेंट चढ़ने का।।
चढ़ाई कौस की तांतें, सफ़े अब्बल के वीरों ने।
कमानों को किया सीधा मअन जांबाज़ शेरों ने।।
फिर इस के बाद पहली बाढ़ मारी जोश में भर कर।
मराकिब से गिरे रेक्काब, चक्कर खा के धरती पर।।
विरोधी दल ने भी फिर ऐसी मारी बाढ़ तीरों की।
हुई ज़ेरो-ज़बर सफ़, पहले ही हल्ले में वीरों की।।
बढ़े हाथी सवार इक दूसरी जानिब से फिर रण में।
कमां थी हाथ में, जिन के, जो थे मलबूस आहन में ।।

बहरे-इस्तक़बाल =
स्वागत के लिये

मराकिब = घोड़े
रेक्काब = सवार

मलबूस

लगाकराई गहोरू को कोनी ललकारता येनचा
कोनी ताने हुये नेजे को नुकरा मारता येनचा
मقابل होगी एक-एक वीर अपने مقابل से
तथा जब तक दम में दम लड़ता रहा मजरूह कातिल से
नबर्द आरहमोटी से बराबर वार करते थे
मقابل को वह हर-हर वार पर हुशियार करते थे
कोनी पीछे हटा तो ताना देदे कर उसे टोका
कोनी भागा तो कावा काट कर ललकार कर रोका

नबर्द आरहमोटी आखिर बहादुर पहलवानों की
रुकीं, लेकिन न जाने, भेंट लेकर कितनी जानों की

हंगामे-जंग का एक आम मन्ज़र

बलाख़र जब हुये वापस बहादुर पहलवान सारे
लगाए बहरे इस्तक़बाल फिर फौजों ने जय कारे
दिया सेनापति ने हुक्म, फिर सेना को बढ़ने का
दिगर मानों में युद्ध के, देवता पर भेंट चढ़ने का
चढ़ाई कौस की तांतें, सफ़े अब्बल के वीरों ने
कमानों को किया सीधा मअन जांबाज़ शेरों ने
फिर इस के बाद पहली बाढ़ मारी जोश में भर कर
मराकिब से गिरे रेक्काब, चक्कर खा के धरती पर
विरोधी दल ने भी फिर ऐसी मारी बाढ़ तीरों की
हुई ज़ेरो-ज़बर सफ़, पहले ही हल्ले में वीरों की
बढ़े हाथी सवार इक दूसरी जानिब से फिर रण में
कमां थी हाथ में, जिन के, जो थे मलबूस आहन में



رہوں کو بھی بڑھایا اپنے رتھ بالوں نے جرات سے
 بڑی ڈھالوں میں چھپ چھپ کر بڑھا پھر جنگجو شکر
 ملی اک بارگی خون پیتا مسیوں مقابل سے
 لگے لگے کٹے سر گرنے دھڑا دھڑا دھڑا لگے گرنے
 کسی کا نیزہ بکتر اور سیٹہ توڑ کر نکلا
 کسی نے ایسا مارا ہاتھ اک شمشیر آہن کا
 کسی نے ڈھال میں سر کو چھپا کر وار کو روکا
 کسی نے گرز کا بھرپور مارا ہاتھ دشمن پر
 غرض میدان میں اک اک ویر تھا بشک نبرد آرا
 بنی تھی سرخ دھرتی اڑ رہا تھا خون کا فوارا

فرتے-उजलत = बहुत
 जल्दी से

दूबदू = आमने सामने

मौजे-कुलजुम = समुद्र
 की मौज

तरफ़ैन = दोनों तरफ़ क

सबाते-कृष्ण में तजलजुल

यूँही नौ रोज तक लड़ता रहा, तरफ़ैन का लष्कर।
 पितामह, भीम और अर्जुन, भी उतरे रण की धरती पर॥

रहों को भी बढाया अपने, रथ बानों ने जुरजत से।
 सफे-दुश्मन की जानिव, चाक घूमे फर्ते-उजलत से॥
 बड़ी ढालों में छुप छुप कर, बड़ा फिर जंगजू लष्कर।
 यूँही होता गया फिर रफता रफता दूबदू लष्कर॥
 मिली इक बारगी फौजे-पितामह, यूँ मुकाबिल से।
 कि जैसे मौजे-कुलजुम, आके सर टकराए साहिल से॥
 लगे कट कट के सर गिरने, घड़ा-घड़ा, घड़ा लगे गिरने।
 पड़ा घमसान का रण, कायरों के मुँह लगे फिरने॥
 किसी का नेजा, बक्तर और सीना तोड़ कर निकला।
 किसी का नेजा, अपने साथ ही, लेकर जिगर निकला॥
 किसी ने ऐसा मारा हाथ, इक शमशीरे-आहन का।
 कि कड़ियाँ कट के शाने की, गिरी, और बन्द-जोशन का॥
 किसी ने ढाल में सर को, छिपा कर वार को रोका।
 किसी ने आहनी तलवार पर, तलवार को रोका॥
 किसी ने गुर्जे का भरपूर मारा हाथ दुश्मन पर।
 सिपर टुकड़े हुई और दरमियाँ से फट गया मिगफर॥
 गरज मैदों में इक इक वीर था, बेशक नबर्द आरा।
 बनी थी सुर्ख धरती, उड़ रहा था खूँ का फव्वारा॥
 इसी अन्दाज़ से फिर शाम तक तरफ़ैन का लष्कर।
 क़तालो-जंग में मशगूल था, संग्राम के अन्दर॥

اسی انداز سے پھر شام تک طرفین کا شکر

قتال و جنگ میں مشغول تھا سنگرام کے اندر

ثبات کربشن میں تنزلزل

یونہی نو روز تک لڑتا رہا طرفین کا شکر
 پیتامہ بھیم اور ارجن بھی اترے ریلوں آہن میں

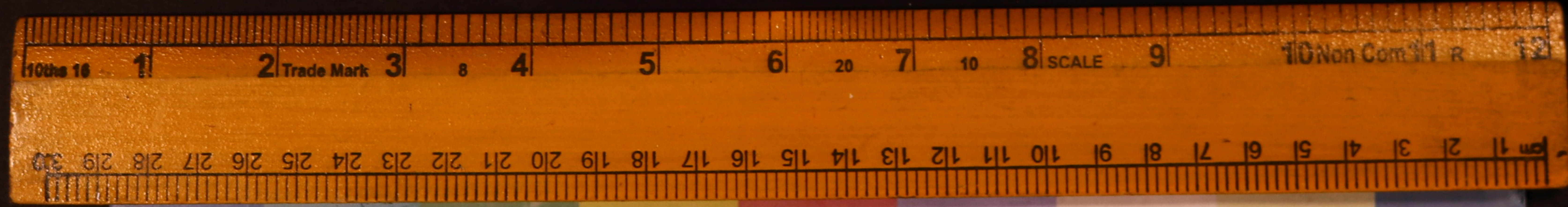
کسی کو بھی خبر اسکی نہ تھی انجمن کیا ہوگا
نبرد آرائی میں طرفین کی کس کا بھلا ہوگا
ادھر ہنگامہ جنگ و جدل بڑھتا ہی جاتا تھا
رکھوں کی گرد گردا گرد سے کلیجہ مہنہ کو آتا تھا
گداؤں کے دھماکے سے لرزتی تھی زمیں رن کی
فضائیں گونج تھیں تیروں کے چلنے سے سنا سن کی
پیتامہ اور ارجن تھے رکھوں پر اپنے استادہ
نظر آتے تھے دونوں سو مارنے پہ آمادہ
کشن یہ جانتے تھے یوں تو ارجن بھی دلاور ہے
مگر ان کے مقابل وہ ابھی کمسن ہے کتر ہے
انہیں حالات پر ابھی طرح وہ غور فرما کر
پیتامہ کے مقابل آپ خود ہی ڈٹ گئے جا کر
بڑے ہی جوش میں تھے آج کیشو مورتی ن میں
جو کیلئے زمانہ تھے نبرد آرائی کے فن میں
سودرشن چکر لے کر آپ استادہ نظر آئے
پیتامہ جی سے ٹکرانے پہ آمادہ نظر آئے
پیتامہ نے یہ دیکھا تو کہا اے شیا م بھاری
تمنا ہے تمہارے ہاتھ سے مر جاؤں گردھاری

لرزتی = کانپتی
اساتادا = بڑے ہوئے
کمسن = کم عمر

یوधिष्ठिर और श्री कृष्ण भीष्म पितामह के हुजूर में

مگر جب फैسلا होता नज़र आया न कुछ रण में ।
युधिष्ठिर के, अछूता सा ख्याल, इक आगया मन में ॥

مگر ارجن نے کیشو مورتی کو آکے سمجھایا
دلایا یاد دہندہ اور انکھوں پر لے آیا
یہ مشہر اور شری کرشن بھیشم پیتامہ کے حضور میں
مگر جب فیصلہ ہوتا نظر آیا نہ کچھ رن میں
یہ مشہر کے اچھوٹا سا خیال اک اکیاس میں



یوڈھٹھ اور کشن پھر بھیشم کے استھان پر پہنچے۔
یہ دونوں، شان والے کے یہاں، باکر فر پہنچے۔

پیتامہ نے انھیں خاطر سے اپنے پاس بٹھلایا۔
سبب آنے کا اتنی رات میں دریافت فرمایا۔

یوڈھٹھ اصراراً چپ رہا اور کچھ نہیں بولا۔
مگر مابعد خم ہو کر ادب سے یوں دہن کھولا۔

کہ دادا جان سچ ہے آپ جیسا دیر اس جگہ میں۔
سبب آنے کا اتنی رات میں دریافت فرمایا۔

ذرا اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے سوچتے دادا۔
مگر اب آپ ہی خود ہیں ہماری جان دشمن۔

نہیں تو آپ کہتے ہم بیابان میں نکل جائیں۔
اگر یہ بھی نہیں منظور تو، وہ گھر ہی بتلائیں۔

پیتامہ نے کہا سچ ہے، کہ تم سب ہو مرے پوتے۔
حقیقت ہے کہ میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے جنگ۔

اگر اس جنگ میں اب کامرانی چاہتے ہو تم۔
تو کل رن میں شکست دی کو بنا کر فوج کا افسر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

اھتیرامن = امداد سے
خام ہو کر = شکست

یوگ = زمانہ، دور

مساجلا = समस्या

یوگ = سوا

جھد = کوشش

وگا = لڑائی جنگ

یہ دونوں، شان والے کے یہاں، باکر فر پہنچے۔
سبب آنے کا اتنی رات میں دریافت فرمایا۔

پیتامہ نے انھیں خاطر سے اپنے پاس بٹھلایا۔
سبب آنے کا اتنی رات میں دریافت فرمایا۔

یوڈھٹھ اصراراً چپ رہا اور کچھ نہیں بولا۔
مگر مابعد خم ہو کر ادب سے یوں دہن کھولا۔

کہ دادا جان سچ ہے آپ جیسا دیر اس جگہ میں۔
سبب آنے کا اتنی رات میں دریافت فرمایا۔

ذرا اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے سوچتے دادا۔
مگر اب آپ ہی خود ہیں ہماری جان دشمن۔

نہیں تو آپ کہتے ہم بیابان میں نکل جائیں۔
اگر یہ بھی نہیں منظور تو، وہ گھر ہی بتلائیں۔

پیتامہ نے کہا سچ ہے، کہ تم سب ہو مرے پوتے۔
حقیقت ہے کہ میرے ہاتھ میں ہتھیار ہے جنگ۔

اگر اس جنگ میں اب کامرانی چاہتے ہو تم۔
تو کل رن میں شکست دی کو بنا کر فوج کا افسر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔
وگا کا بوجھ سارا ڈال دینا اسکے کا ندھوں پر۔

شکھنڈی میدان جنگ میں

لڑائی کا جو دسواں روز نکلا قہر سماں بھٹا
تباہی اور بربادی کا چاروں سمت طوفان تھا
ہزاروں گر رہے تھے نوجوان مرنے کے کٹ کٹے
مسلسل وار کرتے تھے کبھی بڑھ بڑھکے ہٹ ہٹے
کہیں تیروں کی بارش ہو رہی تھی لڑنے والوں پر
کہیں تھا مرقعہ دیروں کا اپنے صرف بھالوں پر
کوئی تلوار لے کر پل پڑا تھا اپنے دشمن پر
کوئی دم توڑنا تھا زخم کھا کر سینہ و تن پر
اچانک پھر پیتامہ سے شکھنڈی بھر گیا آکر
تضع سے جوان مردوں کے جیسی شان دکھلا کر
شکھنڈی کچھ بھی تھا لیکن وہ ارجن کا فدائی تھا
دروید کا یہی فرزند بد سنجالی کا بھائی تھا
پیتامہ نے جب اک نامرد کو پایا مقابل میں
ہوئی رخصت دیری پر گئے بیچارے مشکل میں
وہ کیسے وار کرتے ایک زخمی اور نئے پیر
جہاں تک اٹھ چکا تھا ہاتھ انکارہ گیا اٹھ کر

ارجن کا تیر بھیشم پیتامہ کی پشت میں

اسی اک لمحہ کے تو منتظر تھے شام بنواری
پیتامہ پر چلا دے تیر ارجن، بولے گردھاری
۲ پھر اس کے بعد پیتامہ شکھنڈی کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو جاتے ہیں

شیرخنڈی میدان-جنگ میں

لڑائی کا جو دسواں روز نکلا، کھڑے سامنے تھا
تباہی اور بربادی کا چاروں سمت طوفان تھا
ہزاروں گر رہے تھے نوجوان مرنے کے کٹ کٹے
مسلسل وار کرتے تھے کبھی بڑھ بڑھکے ہٹ ہٹ کے
کہیں تیروں کی بارش ہو رہی تھی لڑنے والوں پر
کہیں تھا مرقعہ دیروں کا اپنے صرف بھالوں پر
کوئی تلوار لے کر پل پڑا تھا اپنے دشمن پر
کوئی دم توڑنا تھا زخم کھا کر سینہ و تن پر
اچانک پھر پیتامہ سے شکھنڈی بھر گیا آکر
تضع سے جوان مردوں کے جیسی شان دکھلا کر
شکھنڈی کچھ بھی تھا لیکن وہ ارجن کا فدائی تھا
دروید کا یہی فرزند بد سنجالی کا بھائی تھا
پیتامہ نے جب اک نامرد کو پایا مقابل میں
ہوئی رخصت دیری پر گئے بیچارے مشکل میں
وہ کیسے وار کرتے ایک زخمی اور نئے پیر
جہاں تک اٹھ چکا تھا ہاتھ انکارہ گیا اٹھ کر

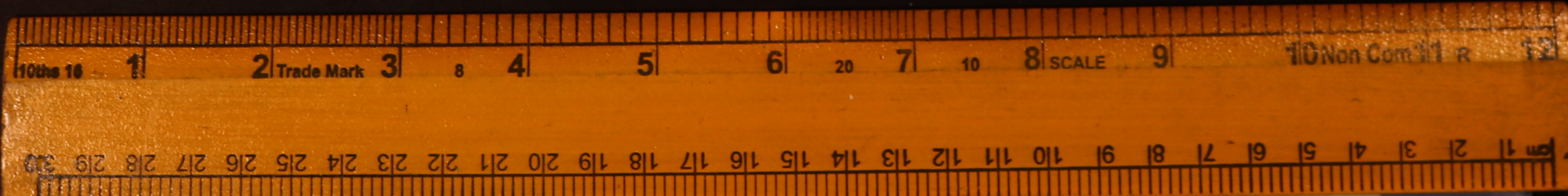
میرفکا = مہروسا

تسنانو = بناوٹ

فیداई = प्राण अर्पण
करने वाला

अर्जुन का तीर भीष्म पितामह की पुश्त में

इसी इक लम्हा के तो, मुन्तज़िर थे श्याम बनवारी।
पितामह पर चलादे तीर अर्जुन, बोले गिरधारी॥



مگر ارجن شجاعت کا دھنی تھا اور دلاور تھا شجاع وقت تھان ویر تھا فولاد پیکر تھا
 بھلا پشت شکھنڈی سے وہ چھپکروا کیوں کرتا وہ اپنے نام کا ارجن تھا یہ دیو ہار کیوں کرتا
 بالآخر کر دیا انکار اس نے وار کرنے سے ہوئی چیتا کشن کو اسکے اس انکار کرنے سے
 کشن آخر کشن تھے جانتے تھے خوب ارجن کو بہت پہنچاتے تھے اسکے وہ ذہنی تلون کو
 کشن جیسے سیاست داں سے جب اسکو پڑا پالا تو بھولا چوڑی پھر ہاتھ اپنا بان پر ڈالا
 شکھنڈی کے ہوا وہ عقب میں تیر و کمان لے کر وہیں سے شست باندھی اسے لکودریا لیکر
 کماں کو کھینچ کر ارجن نے چھوڑا پوری قوت سے چلا سمت پیتامہ سننا تا تیر شست سے
 نشانہ تھا وہ ارجن کا بھلا کیسے خطا ہوتا اگر ہوتا خطا تو جو سے گندم بھی اگا ہوتا

عرض ارجن کا تیر اپنی کماں کو چھوڑ کر نکلا

تو انکی بیٹھ میں گھسکر کوئی کو توڑ کر نکلا

بیشم پیتامہ تیروں کی سیج پر

پھر اسکے بعد چاروں سمت سے تیروں کی بارش آئی پیتامہ کے بدن کی ناپ لی تیروں نے گہرائی
 ہزاروں تیرانے جسم خالی میں ہوئے پیوست ہوئے وہ شکھنڈی سے پیتامہ نے یوں دست

مگر، ارجن شجاعت کا، دھنی تھا، اور دلاور تھا۔
 شجاع وقت تھا، ویر تھا، فولاد پیکر تھا۔
 بھلا پشت شکھنڈی سے وہ چھپکروا کیوں کرتا۔
 بالآخر کر دیا انکار اس نے وار کرنے سے۔
 کشن آخر کشن تھے جانتے تھے خوب ارجن کو۔
 کشن جیسے سیاست داں سے جب اسکو پڑا پالا۔
 شکھنڈی کے ہوا وہ عقب میں تیر و کمان لے کر۔
 کماں کو کھینچ کر ارجن نے چھوڑا پوری قوت سے۔
 نشانہ تھا وہ ارجن کا بھلا کیسے خطا ہوتا۔
 عرض ارجن کا تیر اپنی کماں کو چھوڑ کر نکلا۔
 تو انکی بیٹھ میں گھسکر کوئی کو توڑ کر نکلا۔

भीष्म पितामह तीरों की सेज पर

फिर उस के बाद, चारों سمت से तीरों की बाढ़ आई।
 पितामह के बदन की नाप ली, तीरों ने गहराई ॥
 हजारों तीर उन के, जिस्मे-खाकी में हुए पैवस्त।
 हुए वजहे-शिखण्डि से, पितामह आज यूँ बेदस्त ॥

शुजात = बहादुरी
 शुजाए-वक्त = अपने
 वक्त का बहादुर

अकब = पीछे

सुरजत = तेज़ी

गनदुम = गेहूँ

بیل آخیر رفتہ رفتہ ضعیف ماری ہو گیا ان پر
گشی کی کیفیت چھاتے ہی فوراً آگیا چکر

جوف = کمزور
گشی = بے ہوشی

اور اسکے بعد گرنا چاہتے تھے وہ بایں عجلت
پتلمہ کیلئے اب بن گئی تھی سب تیروں کی

بڑے-عجلت = بہت
جلدی

پتلمہ کی یہ حالت دیکھ کر پھر لڑنے والوں نے
لڑائی بند کر دی سوراؤں اور جیالوں نے

پیتامہ کے لیے اب بن گئی تھی سب تیروں کی
جڑمانے، تونے، دھڑکی، کبھی شان، ایسے ویروں کی

پیتامہ کی یہ حال دیکھ کر، پھر لڑنے والوں نے
لڑائی بند کر دی، سوراؤں اور جیالوں نے

تکیے کی ضرورت

یوہیشتیر، بھیم، ارجن، پیتامہ کے قریب آئے
نکول، اور کرب-اؤ-دورچن بھی، دادا کے قریب آئے

پتلمہ کا سر جنگاہ اب تیروں کا بستر تھا
بدن تیروں پہ تھا انکا مگر لٹکا ہوا سر تھا

سے-جنگاہ = رنہ بھم

پتلمہ نے کہا اب پچھلے مجھ کو ذرا تکیہ
تو درلودھن نے لایا، ریشم و مخواب کا تکیہ

پیتامہ نے کہا، اب چاہیے، مجھ کو جڑا تکیا
تو دورچن نے لایا، ریشم-کمرباوا کا تکیا

یہ تکیہ دیکھ کر بولے پتلمہ اس طرح ہنس کر
اسی کی شان کا تکیہ ہو جیسا ہے مرا بستر

نہیں ہے ایسے تکیے کی ضرورت جاؤ لے جاؤ

مرے بستر کے جیسا کوئی تکیہ ہو تو لے آؤ

نہیں ہے ایسے تکیے کی ضرورت، جاؤ لے جاؤ
میرے بستر کے جیسا، کوئی تکیہ ہو تو لے آؤ



تیروں کا تکیا

پیتامہ کے اس اندازِ سخن پر لوگ حیراں تھے
فقط اک دیرِ ارجن کے علاوہ سب پریشان تھے
لہذا اگیا تھا دہن میں مطلب پیتامہ کا
کہ تکیہ کیا ہونا چاہئے تھا اب پیتامہ کا
نکالا تیر فوراً اور کہاں میں تیر کو جوڑا
پیتامہ کے سر ہانے پھر کہاں کو کھینچ کر چھوڑا
اچانک تھوس سے دو تیر اک طوفان سے نکلے
زمین پر گر کر تکیہ بن گئے اس شان سے نکلا

اہل اٹھار میں سے گنگا جل کا ایک فوارہ

پیتامہ تشنگی سے ہو گئے پھر اس قدر بیسکل
نظامِ زندگی میں پیر گئی تھی ان کے اک بلبل
زبان کو خشک لب پر پھیر کر ارشاد فرمایا
تقدس بخش اپنی گنگا ماں کو یاد فرمایا
یہ سن کر تیر ادھرتی پہ تیر ارجن نے پھر مارا
اہل اٹھار میں سے گنگا جل کا ایک فوارہ
زمین سے نکلا پھر اس شان سے فوارہ مضطر
پیتامہ کے دہن تک دھار پہنچی اسکی بل لکھال

تیروں کا تکیا

پیتامہ کے، اس اندازِ سخن پر، لوگ حیراں تھے۔
فقط ایک دیرِ ارجن کے، علاوہ سب پریشان تھے۔
لیہا جی آ گیا تھا دہن میں مطلب، پیتامہ کا۔
کی تکیا، کیسا ہونا چاہیے تھا، اب پیتامہ کا۔
نیکالا تیر فوراً اور کہاں میں تیر کو جوڑا۔
پیتامہ کے سر ہانے پھر، کہاں کو کھینچ کر چھوڑا۔
اچانک کھوس سے دو تیر، ایک طوفان سے نکلے۔
زمین پر گر کر تکیہ بن گئے اس شان سے نکلا۔

اُبلا اُٹھا جِرمی سے گنگا جَل کا ایک فُوارا

پیتامہ تیشنگی سے ہو گئے پھر اس قدر بیسکل
نظامِ زندگی میں پیر گئی تھی ان کے اک بلبل
زبان کو خشک لب پر پھیر کر ارشاد فرمایا
تقدس بخش اپنی گنگا ماں کو یاد فرمایا
یہ سن کر تیر ادھرتی پہ تیر ارجن نے پھر مارا
اہل اٹھار میں سے گنگا جل کا ایک فوارہ
زمین سے نکلا پھر اس شان سے فوارہ مضطر
پیتامہ کے دہن تک دھار پہنچی اسکی بل لکھال

اندازِ سخن = بات
کرنے کا ڈھنگ

کھوس = کمان

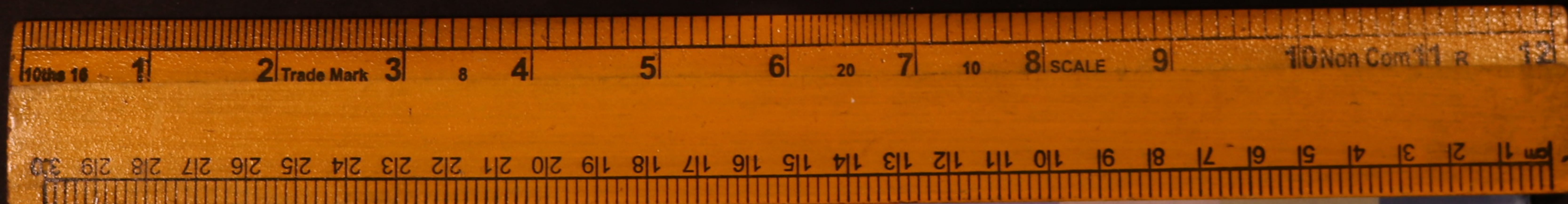
تیشنگی = پھاس

تکدوس بکھا =
پھیلتا دینے والی



مہا بھارت
کا
دوسرا کمانڈر انچیف
دروہ چاریہ
میدانِ عمل میں

महाभारत
का दूसरा
कमान्डर-इनचीफ़
द्रोणाचार्य
मैदाने-अमल में



دروہ چاریہ میدان جنگ میں

ادھر رن میں پتہ سوئے تھے سر پہ بستر پر
ادھر رن میں پتہ سوئے تھے سر پہ بستر پر

دروہ چاریہ کے زیر سایہ فوج در یو دھن
دروہ چاریہ کے زیر سایہ فوج در یو دھن

سر میدان یہ سالاری کا ان کا رد اول تھا
سر میدان یہ سالاری کا ان کا رد اول تھا

یہی وہ صاحب سیف و سلم اساف دوراں تھے
یہی وہ صاحب سیف و سلم اساف دوراں تھے

حقیقت میں در پردے کو کدورت تھی
حقیقت میں در پردے کو کدورت تھی

یہی تھی وجہ جو پتال کے رن ویر شیروں کو
یہی تھی وجہ جو پتال کے رن ویر شیروں کو

ہزاروں سورما مارے گئے پتال راجہ کے
ہزاروں سورما مارے گئے پتال راجہ کے

اسی دن بھیم وارجن نے دلیری خوب دکھلائی
اسی دن بھیم وارجن نے دلیری خوب دکھلائی

ادھر بھی کرن کے بانوں کو ویرا رن سب کاٹا
ادھر بھی کرن کے بانوں کو ویرا رن سب کاٹا

غرض لڑتا رہا رن چیت میں ہر ویر ہر افسر
غرض لڑتا رہا رن چیت میں ہر ویر ہر افسر

غروب مہر پر واپس ہوا طر فین کا لشکر
غروب مہر پر واپس ہوا طر فین کا لشکر

۱) بانوں کو کاٹنا اس زمانے کا محاورہ ہے علاوہ اسکے بانوں سے صرف جسم ہی نہیں چھدے تھے بلکہ گردنیں
بھی کٹ کے گر پڑتی تھیں چونکہ ان کے پھل دھیرسا اور ریشہ کے مانند ہوتے تھے۔

جہرے-ساہا = ماتہت

روجے-اچھل = پہلا
دین

مکھول = بھروسا
ساہیو-سہف و کلیم =
تالوار اور کلیم کا
دھنی

کوہنا = پورانی

بد-افحال = وادا
توڑنے والا

گورہ-مہر = سورج کے
دھبے پر
ترفین = دونوں طرف

۱) بانوں کو کاٹنا اس زمانے کا محاورہ ہے علاوہ اسکے بانوں سے صرف جسم ہی نہیں چھدے تھے بلکہ گردنیں
بھی کٹ کے گر پڑتی تھیں چونکہ ان کے پھل دھیرسا اور ریشہ کے مانند ہوتے تھے۔

دروہ چاریہ میدان جنگ میں

ادھر رن میں پتہ سوئے تھے سر پہ بستر پر
ادھر رن میں پتہ سوئے تھے سر پہ بستر پر

دروہ چاریہ کے زیر سایہ فوج در یو دھن
دروہ چاریہ کے زیر سایہ فوج در یو دھن

سر میدان یہ سالاری کا ان کا رد اول تھا
سر میدان یہ سالاری کا ان کا رد اول تھا

یہی وہ صاحب سیف و سلم اساف دوراں تھے
یہی وہ صاحب سیف و سلم اساف دوراں تھے

حقیقت میں در پردے کو کدورت تھی
حقیقت میں در پردے کو کدورت تھی

یہی تھی وجہ جو پتال کے رن ویر شیروں کو
یہی تھی وجہ جو پتال کے رن ویر شیروں کو

ہزاروں سورما مارے گئے پتال راجہ کے
ہزاروں سورما مارے گئے پتال راجہ کے

اسی دن بھیم وارجن نے دلیری خوب دکھلائی
اسی دن بھیم وارجن نے دلیری خوب دکھلائی

ادھر بھی کرن کے بانوں کو ویرا رن سب کاٹا
ادھر بھی کرن کے بانوں کو ویرا رن سب کاٹا

غرض لڑتا رہا رن چیت میں ہر ویر ہر افسر
غرض لڑتا رہا رن چیت میں ہر ویر ہر افسر

غروب مہر پر واپس ہوا طر فین کا لشکر
غروب مہر پر واپس ہوا طر فین کا لشکر

۱) بانوں کو کاٹنا اس زمانے کا محاورہ ہے علاوہ اسکے بانوں سے صرف جسم ہی نہیں چھدے تھے بلکہ گردنیں
بھی کٹ کے گر پڑتی تھیں چونکہ ان کے پھل دھیرسا اور ریشہ کے مانند ہوتے تھے۔

یوधिष्ठیر کی گیرفتاری کا منسوبا

اسی شب میں درونہ اور دیودھن نے ایک ایسا
شریک مشورہ تمہیں ان میں کچھ ابلدس کے چیلے
علاوہ اسکے آرجن کے لئے سوچی گئیں گھاتیں
اسی میں چکریو کا مسئلہ بھی سامنے آیا
یہ ایک منصوبہ سازش تھا مقصد و حاصل
یہ ہتھکڑ چوکنہ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے
اسی اک وجہ سے ہے پانڈوؤں میں خوش ہمت
یہ ہتھکڑ کی گرفتاری سے جرات آزمائی کا
یہ ایسی ضرب ہوگی تاب جکی لائیں سکتے

اسی شب میں درونہ اور دیودھن نے ایک ایسا
شریک مشورہ تمہیں ان میں کچھ ابلدس کے چیلے
علاوہ اسکے آرجن کے لئے سوچی گئیں گھاتیں
اسی میں چکریو کا مسئلہ بھی سامنے آیا
یہ ایک منصوبہ سازش تھا مقصد و حاصل
یہ ہتھکڑ چوکنہ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے
اسی اک وجہ سے ہے پانڈوؤں میں خوش ہمت
یہ ہتھکڑ کی گرفتاری سے جرات آزمائی کا
یہ ایسی ضرب ہوگی تاب جکی لائیں سکتے

ابلیس = شیطان
فساد و فیسک = لٹاؤ،
مگھڑا

مہاجے-جنگ = جنگ کا
موچا

اچمو پامردی و
استیکلال = درادے کی
مڑبوتی
خودسیتا = اپنی بڑائی

جرب = مار/چوٹ

یہ ہتھکڑ کی گرفتاری کا منصوبہ

بنایا اہل کے منصوبہ یہ ہتھکڑ کو پکڑنے کا
فساد و فیسک کے پیکر شکونی جیت جیسے
خاؤ جنگ سے اسکو ہٹانے کی ہوتی باتیں
درونہ نے بڑی تفصیل سے اس فن کو سمجھایا
فقط یہ تھا نہ پانڈوؤں میں اب جنگ کے قابل
ممانت اور ذہانت میں بھی اصل اور برتر ہے
یہ ان کا غم و پامردی یہ استیکلال یہ جرات
اگر جایگان شہ پانڈوؤں کی خود ستائی کا
یہ جے پانڈو ہمارے سامنے پھر پائیں سکتے

بالآخر مشورہ کے بعد کوروں سو گئے جا کر
عمل پیرا نہیں ہونا تھا کل میاں میں سازش پر



میدان کارزار کا ایک عام منظر

طلوع مہر نے اک آگ بھردی سینہ و تن میں
 ہو آغا ز شورش سے پھر جنگ کا رن میں
 کہیں تو شک پھونکے جا رہے تھے رن کی مہر کی
 کہیں سے شور و غل اٹھتا تھا افکار و کار رہ کر
 رتھوں کی گھر گھر ہٹتوس کی تانتوں کی نکالیں
 سبھی تھے ترش سن سکے تھیں روکی تھیں کالیں
 بڑھیں سیلاب کی مانند فوجیں دونوں جانب سے
 گلے مل جائے جیسے دوڑ کر مطلوب طالب سے
 سپاہی گھس گئے اک دوسرے کی صف میں بے کھٹکے
 پڑا گھمسان کارن بھڑکے تیرن دل ڈٹ کے
 فنون جنگ سے واقف تھے سب ہی نمود تھے
 ہنر میں اپنے بختا تجربہ کاری میں نچتے تھے
 کسی نے کا سر کو چھپایا ڈھال کے پیچھے
 کسی نے کا سر پھرتی سے بچا یا نو دوشمن سے
 سبک کر کسی نے ہاتھ کھینچا اپنا الجھن سے
 جھکاؤ دیکھے پھرتی سے بچا یا نو دوشمن سے
 کوئی تیچھے ہٹا ہمیں روک پھر بڑھا آگے
 کبھی کاواویا اور پشت پر جا پہنچا دشمن کے
 لگا کر حبست فور لے لیا نیز پے دشمن کو
 کبھی چر کا لگا کر لوٹ آئی تیغ گردن کو
 مخالف سمت سے بھی تیغ جوہر دار لہرائی
 گری سر پر تو کٹنی اور منفر کاٹ کر آئی
 کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر
 تو فوراً ہی مقابل نے جواب اس کا دیا بڑھ کر

تولوع-مہر = ایک آگ بھردی، سینا-آ-تن میں۔
 ہوا آغا ز شورش سے، فیر جنگ کا رن میں۔

کہیں تو، شخ فونکے جارہے تھے، رن کی مہر کی۔
 کہیں سے شورو-غل اٹھتا تھا، نکالوں کا رن رن کر۔

رتھوں کی گڑ گڑا ہٹ، کوس کے تانتوں کی ٹکاروں۔
 سبھی تھے مورتی شون سون کے ہتھیاروں کی سکاروں۔

بڑھیں سہلاب کی مانند فوجیں، فوجوں کے دونوں جانیب سے۔
 گلے مل جاے جیسے دوڑ کر متلوب تالیب سے۔

سپاہی غس غس گئے اک دوسرے کی صف میں بے کھٹکے۔
 پڑا غمسان کا رن، بھڑکے شورانے-دیل ڈٹکے۔

فنون-جنگ سے واکیف تھے سب ہی آجڑمودا تھے۔
 ہنر میں اپنے یکتا، تاجڑبا کاری میں پورے تھے۔

کسی نے تہا میگفر پر، چلاتے ہی ہٹا پیچھے۔
 کسی نے کاسا-ا-سر کو چھپایا ڈال کے نیچے۔

سبک کر کسی نے ہاتھ کھینچا اپنا الجھن سے۔
 سبک کر کسی نے ہاتھ کھینچا اپنا الجھن سے۔

کبھی چر کا لگا کر لوٹ آئی تیغ گردن کو۔
 کبھی چر کا لگا کر لوٹ آئی تیغ گردن کو۔

کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔
 کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔

کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔
 کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔

کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔
 کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔

کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔
 کبھی تلوار نے کالی سپر اور خوش و منفر۔

تولوع-مہر = سورج کا
 نکلنا

مورتی شون = کانپتے ہوئے

آجڑمودا = تاجڑبا کاری

کاسا-ا-سر = انسانی
 سر ایک کٹوری کے
 سامان ہوتا ہے، متلوب
 سر

کیلگی = لوہے کی ٹوپی
 پر لگے پرنیوں کے پر،
 چوٹی۔

بل کر پتیرے اکدوسر پر وار کرتے تھے
تھسا سر پر پٹری تھی موت لیکن نہ ڈرتے تھے
پھر لکھتی تھی چھلی بازوئے شہزور کی اکثر
ابھرتی تھیں ماتھے کی گیس ایک ایک حملے پر
دلاور اور نامی پہلوں مرتے تھے کٹتے تھے
ہزاروں زخم کھاتے تھے مگر پھر بھی نہ ہٹتے تھے

یہ ہشتہر کو پکڑنے کی ناکام کوشش

یہ ہشتہر کو پکڑنے میں در نہ کرن دشمن
نہ اب تک ہو سکے تھے کامراں پانڈو کے دشمن
تقاضاے اسیری دم بدم بڑھتا ہی جاتا تھا
مگر راجہ یہ ہشتہر ان کے قبضے میں نہ آتا تھا
یہ ہشتہر کو پکڑنے کی تھی کوشش چار سو جاری
نہ برائی مگر ان کی تمناے گرفتاری
ہو انا کام باب کو روں کا یہ منصوبہ سازش
تو انکے طائفے میں سر پاتک لگ گئی تاش

دیو دھن محاذ جنگ سے ارجن کو ہٹا دینے میں کامیاب

علاوہ اسکے ارجن کے لے بھی جال پھیلے تھے
کدورت سے قلوب کو رواں حذر جھیلے تھے
ہو تھے مامور اس سازش پہ انکے غم حکم سے
نیتمہ کو روں کے حق میں نکلا سخی پیہم سے
غرض ارجن کو میدان سے ہٹا دینے میں دیو دھن
ہوا تھا کامیاب کامراں پوری طرح پرفن

بادل کر پتیرے، ایک دوسرے پر وار کرتے تھے۔
کچا سر پر خدی تھی، موت سے لےکین نہ ڈرتے تھے۔

فدک اٹھتی تھی مڈھلی، باجی-شہزور کی اکسار۔
اُٹھ آتی تھی، ماٹھے کی رگوں، ایک-ایک حملے پر۔

دیتاوار اور نامی پہلواں، مرتے تھے کٹتے تھے۔
ہزاروں زخم کھاتے تھے، مگر پھر بھی نہ ہٹتے تھے۔

یوधिष्ठिर کو پکڑنے کی ناکام کوشش

یوधिष्ठिर کو پکڑنے میں دروणा، कर्ण, दुश्शासन۔
نہ اب تک ہو سکے تھے کامراں، پانڈو کے یہ دشمن۔

تکاچا-ا-اسیری دم بدم بڑھتا ہی جاتا تھا۔
مگر راجا یوधिष्ठिर انکے، کبجے میں نہ آتا تھا۔

یوधिष्ठिर کو پکڑنے کی، تھی کوشش چار سو جاری۔
نہ بھر آئی، مگر ان کی، تمننا-ا-گیریفتاری۔

ہوا ناکام جب کوروں کا یہ منسوبا-ا-سازش۔
تو ان کے تافے میں، سر سے پا تک، لگ گئی تاش۔

दुर्योधन महाज्ञे-जंग से अर्जुन को हटा देने में कामयाब

الواوا اس کے ارجن کے لیے بھی جال फैले تھے۔
کودورت سے कुलूबे-कौरवाँ हद-दर्जा मैले تھے۔

جو تھے मामूर इस साजिश में उन के अज्मो-मोहकम سے۔
नतीजा कौरवों के हक में निकला सइ-ए-पैहम سے۔

गुरज अर्जुन को मैदान से हटा देने में दुर्योधन।
हुआ था कामयाबो-कामराँ पूरी तरह पुर-फन।

बाजुए-शहजोर =
ताकतवर हाथ

तकाचा-ए-असिरी = कैद
करने की आरजू

आतिश = आग

कुलूबे-कौरवाँ = कौरवों
के दिल

सइ-ए-पैहम = बार बार
कोशिश

نہ ہٹتا دیر آجین چھوڑ کر یہ مورچہ اپنا
تو ہوتا چکریو لو کایوں نہ منصوبہ کبھی پورا
پھر اس نے چکریو کے واسطے دیروں کو بلایا
اور ان کو چکر کے اس کام پر مامور فرمایا

مامور = نیوکت

ایک جنگی منصوبہ ایک جنگی منسوبا یانے چکر ویو کا مورچہ

بھڑا آجین اک ایسے مورچے پر تھا بندہ آرا
 درونہ جیدرت اور کرن نے کوروں کے منڈل میں
 کہاں اس مورچے کی جیدرت نے خود نبھائی تھی
 یہ اک منصوبہ جنگی درونہ چاریہ کا تھا
 کہ اس سے موڑ نارنج زردی کی اک علامت تھی
 شکست چکریو لو اس فین میں اک مستقل فن تھا
 مگر شہ زور آجین کو نہ بھی مطلق خبر اس کی
 اسی کارن درونہ جی نے یہ منصوبہ باندھا تھا
 جہاں سے واپسی کا شام سے پہلے نہ تھا یا را
 بنایا چکریو لو کا ایک جنگی مورچہ دل میں
 اسی کے مشورے چکر کی بنیاد ڈالی تھی
 بہادر سوراؤں کے لئے چیلنج ایسا تھا
 مگر اس چکریو لو کا توڑ دینا ہی شجاعت تھی
 فقط اک دیر آجین تھا جو اس فن سب سے تھیں
 جہاں وہ تھا اسی اک مورچہ پر تھی نظر اسکی
 کہ آجین دوسری جانب سے الجھا آئے سکتا تھا
 اگر اب چکریو لو کا دائرہ پائندہ نہیں توڑے
 تو ہوگی اک شکست فاش منہ اس اگر موڑے

مانسوبا-جنگی = جنگ
 کی योजना

شیکستہ-فاش = खुली
 हार

ن ہٹتا دیر آجین چھوڑ کر یہ مورچہ اپنا
 تو ہوتا چکریو لو کایوں نہ منصوبہ کبھی پورا
 پھر اس نے چکریو کے واسطے دیروں کو بلایا
 اور ان کو چکر کے اس کام پر مامور فرمایا

ایک جنگی منصوبہ ایک جنگی منسوبا یانے چکر ویو کا مورچہ

بھڑا آجین اک ایسے مورچے پر تھا بندہ آرا
 درونہ جیدرت اور کرن نے کوروں کے منڈل میں
 کہاں اس مورچے کی جیدرت نے خود نبھائی تھی
 یہ اک منصوبہ جنگی درونہ چاریہ کا تھا
 کہ اس سے موڑ نارنج زردی کی اک علامت تھی
 شکست چکریو لو اس فین میں اک مستقل فن تھا
 مگر شہ زور آجین کو نہ بھی مطلق خبر اس کی
 اسی کارن درونہ جی نے یہ منصوبہ باندھا تھا
 جہاں سے واپسی کا شام سے پہلے نہ تھا یا را
 بنایا چکریو لو کا ایک جنگی مورچہ دل میں
 اسی کے مشورے چکر کی بنیاد ڈالی تھی
 بہادر سوراؤں کے لئے چیلنج ایسا تھا
 مگر اس چکریو لو کا توڑ دینا ہی شجاعت تھی
 فقط اک دیر آجین تھا جو اس فن سب سے تھیں
 جہاں وہ تھا اسی اک مورچہ پر تھی نظر اسکی
 کہ آجین دوسری جانب سے الجھا آئے سکتا تھا
 اگر اب چکریو لو کا دائرہ پائندہ نہیں توڑے
 تو ہوگی اک شکست فاش منہ اس اگر موڑے



چکر ویو کے اعلان سے پانڈوؤں کی پریشانی

خبر اس چکر ویو کی آئی جب پانڈو کے منڈل میں
 یوڈیشٹر دم-بکود سا رہ گیا، میدان-مکوتل میں ۱۱
 سرے-میدان جو لاہک تھی، یوڈیشٹر کو پریشانی
 وہ تھی ایک بے محل سی چکر ویو کی فتنہ سامانی ۱۱
 نہ تھا موجود آج اس سسے نچھکر کے لہڑ
 اسی اک وہ سے پانڈو سر میں پریشانی ۱۱
 اگر آج یہاں ہوتا تو پھر موتی نہ دشواری
 سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ اب انجام کیا ہوگا ۱۱
 ابھیمون نے جب دیکھی یہ پشیمانی پریشانی
 نہ گہرائی کہ میں اس چکر ویو کو توڑ سکتا ہوں ۱۱
 اجازت دیجئے یا جان مجھ پر لطف فرمائیں ۱۱
 ابھیمون نے جب دیکھی یہ پشیمانی پریشانی
 نہ گہرائی کہ میں اس چکر ویو کو توڑ سکتا ہوں ۱۱
 اجازت دیجئے یا جان مجھ پر لطف فرمائیں ۱۱

دم-بکود = بھوکھا

کروفر = شان سے

تا یا جان = باپ کا
 بڑا भाई

تأججوب آپ کو ہوگا یہ میری داستاؤں سن کر
 یہ میری داستاؤں سن کر

یہ سن کر پانڈواں بولے ابھیمون یہ بتلانا
 کہاں سے چکر ویو کو توڑنا سیکھا ہے سمجھانا

چکر ویو کے اعلان سے پانڈوؤں کی پریشانی

خبر اس چکر ویو کی آئی جب پانڈو کے منڈل میں
 یوڈیشٹر دم-بکود سا رہ گیا، میدان-مکوتل میں ۱۱
 سرے-میدان جو لاہک تھی، یوڈیشٹر کو پریشانی
 وہ تھی ایک بے محل سی چکر ویو کی فتنہ سامانی ۱۱
 نہ تھا موجود آج اس سسے نچھکر کے لہڑ
 اسی اک وہ سے پانڈو سر میں پریشانی ۱۱
 اگر آج یہاں ہوتا تو پھر موتی نہ دشواری
 سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ اب انجام کیا ہوگا ۱۱
 ابھیمون نے جب دیکھی یہ پشیمانی پریشانی
 نہ گہرائی کہ میں اس چکر ویو کو توڑ سکتا ہوں ۱۱
 اجازت دیجئے یا جان مجھ پر لطف فرمائیں ۱۱
 ابھیمون نے جب دیکھی یہ پشیمانی پریشانی
 نہ گہرائی کہ میں اس چکر ویو کو توڑ سکتا ہوں ۱۱
 اجازت دیجئے یا جان مجھ پر لطف فرمائیں ۱۱

تأججوب آپ کو ہوگا یہ میری داستاؤں سن کر

یہ سن کر پانڈواں بولے ابھیمون یہ بتلانا
 کہاں سے چکر ویو کو توڑنا سیکھا ہے سمجھانا



अभिमन्यु यह बोला कीजिए विश्वास अब मुझ पर।
तआज्जुब आप को होगा, यह मेरी दास्तों सुनकर॥

मगर जो बात है उसको, बर्षों करता हूँ मैं तुम से।
यकीनन जिस को सुनकर तुम भी, रह जाओगे गुमसुम से॥

कि जब मैं गर्भ में था बेकस-ओ-मजबूर बेचारा।
मेरे माता पिता लेटे थे, और सोया था जग सारा॥

इसी आलम में दौराने-तकल्लुम में बसद अहसन।
अचानक दरमियों में छिड़ गया था चक्रव्यूह का फन॥

पिता ने चक्रव्यूह के फन पे काफी रौशनी डाली।
कोई मोहरा दिफा-ओ-जारेहय्यत से न था खाली॥

बताई सारी चालें और मोहरे उस लड़ाई के।
तरीके भी बताते जाते थे, जोर आजमाई के॥

निहायत गौर से माता जी सब सुनती रहीं बातें।
वगा में सरफरोशी और रिया-ओ-मक्र की घातें॥

यह सारी बातें मैं भी सुन रहा था पेट के अन्दर।
अचानक मेरी माताजी को घेरा नींद ने आकर॥

पिताजी सिर्फ आधा जिक्र कर पाए थे इस फनका।
कि माँ को नींद आने से, अधूरी रह गयी विद्या॥

युधिष्ठिरने दिया

इजने-वगा अपने भतीजे को

इसीकी वजह से मुझको अधूरा याद है यह फन।
अधूरा फन बना है आरजूओं का मेरी दुश्मन॥

फकत इस दायरे में मुझ को, दर-आना तो आता है।
व लेकिन वापसी की फिक्र, से दिल काँप जाता है॥

मुझे मालूम है अंजाम अब अपनी जसारत का।
नतीजा मौत की सूरत में निकलेगा अजीमत का॥

दौराने तकल्लुम = बातों
के बीच
दरमियों =

रिया-ओ-मक्र = छलकपट

दर-आना = अन्दर जाना

जसारत = दिलेरी
अजीमत = बहादुरी

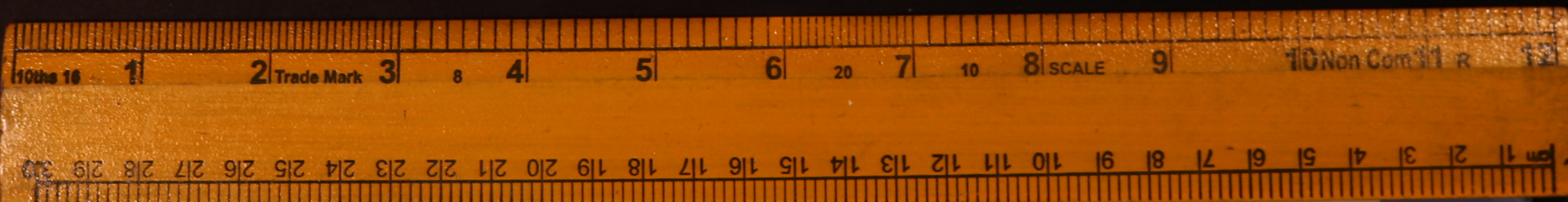
अभिमान्यो बولا کیجئے وثواس اب مجھ پر
مگر جو بات ہے اسکو بیان کرتا ہوں میں تم سے
کہ جب میں گریہ میں تھا سیکس مجبور بے یارا
اسی عالم میں دوران تکلم میں بصد حسن
پتنے چکریو کے فن یہ کافی روشنی ڈالی
بتائیں ساری چالیں اور مہر اس لڑائی کے
نہایت غور سے ماما جی سب سنتی رہیں باتیں
یہ ساری باتیں میں بھی سن رہا تھا پیٹ کے اندر
پتائی صرف آدھا ذکر کر پائے تھے اس فن کا

تجرب آپ کو ہو گا یہ میری داستان سنکر
یقیناً جس کو سنکر تم بھی رہ جاؤ گے گم سم سے
مرے ماما پتیا لیتے تھے اور سو یا تھا جگ سارا
اچانک دریاں میں پھر گیا تھا چکریو کا فن
کوئی تہرہ دفاع و جارحیت سے نہ تھا خالی
طریقے بھی بتاتے جاتے تھے زور آزمائی کے
وغایں سرفروشی اور ریا و مکر کی گھاتیں
اچانک میری ماما جی کو گھیر نیند نے آکر
کہ ماں کو نیند آنے سے ادھوری رہ گئی و دیا

یہ ششتر نے دیا اذن و عن اپنے بھتیجے کو

اسی کی وجہ سے مجھ کو ادھور یا یاد ہے یہ فن
فقط اس دائرے میں مجھ کو در آتا تو آتا ہے
مجھے معلوم ہے انجرام اب اپنی جسارت کا

ادھور افن بس ہے آرزوں کا مری دشمن
ویسین واپسی کی فکر سے دل کانپ جاتا ہے
نیتجہ موت کی صورت میں نکلے گا غریمیت کا



بلا سے کچھ بھی ہو لیکن اجازت چاہتا ہوں میں
یہ شہر نے سنا جس دم ابھینو کا یہ بھاشن
مرد کرنے تمہاری پشت پر ہم ہونگے بیدل میں
لو اس شان سے کہ بھول جائیں لوگ لڑجن کو
ابھینو یہ شہر سے اجازت پا چکا جس دم
پھر اپنے نین کی بیوتی سے بار آور کیا اسکو
پھر اس کے بعد وہ لوٹا محاذ جنگ کی جانب

بھینو نے شہادت چاہتا ہوں میں
اجازت دیکھ بولے جاؤ تو روبرو دیکھو دھن

لگاؤ جیت بخوف و خطر تیروں کے طوفان میں
نرمانہ یاد رکھے حشر تک کار تیشیں کو

گیا گھڑ اپنی بیوی سے بلا ہو کر خوش و خرم
دفا و مہر کا انمول گوہر دے دیا اسکو

جہاں تھا پکڑ دلو کا دیو اسکی بھینٹ کا طالب

تالیب = ڈھک

کڑا = موت

اٹھائی کورواں نے چکر دیو کی پہلی پسیانی

ابھینو مسلح ہو کے سینہ تان کر نکلا
بڑھا عزم و یقیں کے ساتھ میدان شجاعت
کماں تھی ہاتھ میں ترش کا بندل پشت پر ڈالے
کھجا جاتا تھا دل میں ہر روش پر بائچن اس کا
درق نہ بھیت اور کرن پہلے سامنے لے
ع شانداز ہونا

گلے ملنے قضا سے جی میں اپنے ٹھکان کر نکلا
نہ تھا کم ہمتی کا کوئی عنصر اس کی فطرت میں
زیر تہی زیب تن لگے ہوئے تھے تیغ اور بھالے
قدم کو چومنے خود بڑھ رہا ہو جیسے رن اس کا
ابھینو پہ بارش آتیش تیروں کی برسائے

ابھیمنیو موسلا ہوا کے سینا تان کر نکلا
گلے ملنے کڑا سے، جی میں اپنے ٹان کر نکلا
بڑا اچھو-یہاں کے ساتھ، میدان-شجاعت میں
ن تھا کم ہمتی کا کوئی عنصر، اسکی فطرت میں
کماں تھی ہاتھ میں، ترش کا بندل پشت پر ڈالے
جیرہ تھی جہے-تن، لٹکے ہوئے تھے تیغ اور بھالے
خوبیا جاتا تھا دل میں، ہر ریشہ پر بائچن اس کا
درق نہ بھیت اور کرن پہلے سامنے آئے
ابھیمنیو پہ بارش، آتشی تیروں کی برسائے



یہ سب وہ سورتھے بنکائے تھا جنگ میں کوئی ثانی
 ابھی تک نہ آئی تھی محسوس نہ تھی میں!
 ڈٹا تھا چکر دیو کی راہ کے حیدرت اب تک!
 مگر کوشش ابھینوں کی آخر اس سے آئی!
 کہ کتر کر کل جاتی تھی جن سے موج طوفانی
 لڑائی ہو رہی تھی چکر دیو کے خاص حصے میں
 نہ حاصل کر سکا تھا کوئی جنگی منفعت اب تک
 اٹھائی کورواں نے چکر دیو کی پہلی پسپائی
 دیران و غا جو رہے تھے تروں کے طوفان سے
 درونہ حیدر اور کرن اسوت بھلے میدان سے

دریودھن کا بیٹا لکشمی ابھینوں کے مقابلے میں

ابھینوں کو موقع مل گیا کورواں کے ہٹنے سے
 لڑائی چھڑ گئی تھی چکر دیو کی چکر کے اندر
 کبھی بڑھ کر صفوف کورواں کو وہ پلٹ دیتا
 بدھ بھی ٹوٹتا تھا کالی جیسے لوگ پھٹتے تھے
 گھسا وہ چکر دیو میں جمع اغیار پھٹنے سے
 ابھینوں یہاں بھی سارے لڑوؤں پہ تھا سربر
 کبھی تیغ دودم کی بار پھر دشمن کو رکھ لیتا
 دیران و غا منہ پھرتے تھے پیچھے ہٹتے تھے
 کھڑا تھا اپنا سینہ تان کر نصیر کا بیٹا
 بڑے چھتے ہوئے انداز میں پھر اس کو سمجھایا
 تیرے مانباپ نے پالا ہے کتنے ناز و نعمت سے
 تیری پرورش تیری ہوئی ہے کس محنت سے

یہ سب، وہ سورتھے بنکائے تھا جنگ میں کوئی ثانی
 ابھی تک نہ آئی تھی محسوس نہ تھی میں!
 ڈٹا تھا چکر دیو کی راہ کے حیدرت اب تک!
 مگر کوشش ابھینوں کی آخر اس سے آئی!
 کہ کتر کر کل جاتی تھی جن سے موج طوفانی
 لڑائی ہو رہی تھی چکر دیو کے خاص حصے میں
 نہ حاصل کر سکا تھا کوئی جنگی منفعت اب تک
 اٹھائی کورواں نے چکر دیو کی پہلی پسپائی
 دیران و غا جو رہے تھے تروں کے طوفان سے
 درونہ حیدر اور کرن اسوت بھلے میدان سے

دुरیودھن کا بیٹا لکشمی अभिमन्यु के मुकाबले में

अभिमन्यु को मौका मिल गया, कौरवों के हटने से।
 घुसा वह चक्रव्यूह में मजमाए-अग्यार छटने से।।
 लड़ाई छिड़ गयी थी, चक्रव्यूह की चक्र के अंदर।
 अभिमन्यु यहाँ भी, सारे लड़वइयों पे था सरवर।।
 कभी बढ़ कर सुफूँफे-कौरवाँ को, वह पलट देता।
 कभी तेग़े-दो दम की बाढ़ पर, दुश्मन को रख लेता।।
 जिघर भी टूटता था, काई जैसे लोग फटते थे।
 दिलेराने-वगा मुँह फेरते थे, पीछे हटते थे।।
 अचानक सामने देखा, तो दुर्योधन का इक बेटा।
 खड़ा था अपना सीना तान कर तक्दीर का हेटा।।
 अभिमन्यु ने जब उस नवजवाँ को सामने पाया।
 बड़े चुभते हुए अंदाज़ में फिर उसको समझाया।।
 मुहिब्बी ! परवरिश तेरी हुई है किस मोहब्बत से।
 तेरे माँ बाप ने पाला है, कितने नाज़ो-नेमत से।।

मअरका-आराई = लड़ाई

मुनफअत = फायदामन्द

पस्याई = पिछे हटना,
 हार

मजमाए-अग्यार =
 दुश्मनों की भीड़

मुहिब्बी = प्रिये

تو آجڑو ہے مجھے اس کمسنی میں تیری ہمت پر
تیرے شوق و غا اور تیری اس جسارت پر

خواب بن کے تو آیا ہے اس سن میں سر میلاں
لڑکپن میں یہ کھیل اچھا کہاں ہوتا ہے ناداں

ہے اب بھی وقت بس تو لو جالوان شاہی میں
نہ ڈال اپنے کو ناہک اس ہلاکت اور تباہی میں

ابھی ہے عمر کیا تیری ترس کھا اپنی حالت پر
اس اپنے جسم نشیہ تاب اور معصوم صورت پر

یہ تیرا پھول سا نازک بدن یہ عمر یہ اراں
قدم رکھا ہے تو نے سبزہ آغاز میں ناداں

علاوہ اسکے کیا دیکھا تو نے زندگانی میں
نہ دھوک تو اپنی موت کو اٹھتی جوانی میں

لکشمی موت کی آغوش میں

سُنی جب لکشمی نے اسکی تیس جوش میں آیا
بدن میں خون کھولا سانپ کی مانند بل کھایا

کہا اُس نے ابھیمنو، نہ جلا فوقیت اپنی
نہ میری فکر کر تو سوچ پہلے عافیت اپنی

میں چھتری ہوں مجھے آتا ہے کھانا پٹاؤں سے
خراب راشقی آتا ہے لینا پہلو انوں سے

نہ دے طعنہ مجھے تو کمسنی کا تو بھی کمسن ہے
فقط دو چار دن کا عمر میں ہو فرق ممکن ہے

وہ کوئی اور ہوگا تو تری دھمکی میں آئیگا
دکھا کر پشت میدانِ دغا سے بھاگ جائیگا

مجھے کا تر سمجھ کر ٹاننا تیری طاقت ہے
حقیقت میں یہی تو بے وقوفی کی علامت ہے

تو آجڑو ہے مجھے اس کمسنی میں، تیری हिम्मत پر।
تیرے شوق-و-غیا پر، اور تیری اس جسارت پر۔

مُہارِیخ بن کے تو آیا ہے، اس سن میں سر-میلان
لڑکپن میں یہ کھیل اچھا، کہاں ہوتا ہے نا داں۔

ہے اب بھی وقت، بس تو لو جالوان شاہی میں
نہ ڈال اپنے کو ناہک، اس ہلاکت اور تباہی میں۔

ابھی ہے عمر کیا تیری ترس کھا اپنی حالت پر
اس اپنے جسم نشیہ تاب اور معصوم صورت پر۔

یہ تیرا پھول سا نازک بدن یہ عمر یہ اراں
قدم رکھا ہے تو نے سبزہ آغاز میں نا داں۔

علاوہ اسکے کیا دیکھا تو نے زندگانی میں
نہ دھوک تو اپنی موت کو اٹھتی جوانی میں۔

لکشمی موت کی آغوش میں

سُنی جب لکشمی نے اسکی تیس جوش میں آیا
بدن میں خون کھولا، سانپ کی مانند بل کھایا۔

کہا اُس نے ابھیمنو، نہ جلا فوقیت اپنی
نہ میری فکر کر، تو سوچ پہلے، عافیت اپنی۔

میں چھتری ہوں مجھے آتا ہے کھانا پٹاؤں سے
خراب راشقی آتا ہے لینا پہلو انوں سے۔

نہ دے طعنہ مجھے تو کمسنی کا تو بھی کمسن ہے
فقط دو چار دن کا عمر میں ہو فرق ممکن ہے۔

وہ کوئی اور ہوگا تو تری دھمکی میں آئیگا
دکھا کر پشت میدانِ دغا سے بھاگ جائیگا۔

مجھے کا تر سمجھ کر ٹاننا تیری طاقت ہے
حقیقت میں یہی تو بے وقوفی کی علامت ہے۔

مُہارِیخ = لڑنے والا

غیا = شاہی = راج محل

فوقیت = بڑائی

کمسن = کم عمر

یہ سنہ ہی ابھیمنوں کے فوراً چڑھ گئے تیز
اور اس کے بعد ترکش سے نکالا تیر بے کھٹکے
کماں کو اپنی کھینچا زور دیکر پوری قوت سے
قضا کا تیر تھا فوراً کماں کو چھوڑ کر نکلا

ترکاش = تیر رکھنے کا
بھلا

جوپن = کھنچ

ابھیمنوں کے طرز جنگ — پر کوروں کو پریشانی

ابھیمنوں کے طرز جنگ سے سب دیرینہ تھے
مثال جن کے تھے اس نوجوان کی رزم آرائی
جو اس کے سامنے آتا وہ اپنی جان بچاتا
انہیں ضرب ابھیمنوں سے لائق تھا یہ اندیشہ
وہاں فوراً انھوں نے سارے سرداروں کو بلا کر
کہ اس حالت میں لڑنا تو یقیناً اک ماتھے
میرا تو مشورہ یہ ہے کہ ہم سب متحد ہو کر
تو ممکن ہے اسے پر لوک کی ہم راہ کھلائیں

تہجہ-جنگ = جنگ کرنے کا
ڈنگ

موتلہد = ملکر

اچل = موت

چڑھایا قوس کا چلہ پھر اس نے غنیمتیں کر
وہیں سے شہت باندھی اس نے فوراً دو قدم ہٹکے
ملے دونوں سرے قوس اہل کے فرط عجلت سے
گھسا جوشن میں پشت لکشمین کو توڑ کر نکلا

ابھیمنوں کے طرز جنگ — پر کوروں کو پریشانی

دروہ چار یہ بھی اس گھڑی بید پریشاں تھے
وہی چھب ڈھب ہی تو روہی لڑنے میں پترائی
قضا کا دوت پیغام اہل پر لوک سے لاتا
نہ کرتے ختم اک اک ویر کو اب یہ تم پیشہ
کیا اک مشورہ سمجھ گئی سے غور فرما کر
اکیلہ ہر بشر کے جنگ کر نہیں ہلاکتے
کریں بھر پور یوش پادوں جانب اگر اس پر
اہل کی گود میں سب دیر ملکر اس کو پہنچا دیں



ہوئے اس مشوک پر متفق جنگ آزماسارے کے اس ضمن میں مامور فراسات ہتیکے

درخشاں ہو گئے جن کی ضیا پاشی سے نطاے

یہ ساتوں نامور رن ویر پختائے زمانہ تھے نہ تھا انکا کوئی ثانی وہ ہر فن میں یگانہ تھے
 بڑھے ہر سمت سے چرخ و غلے کے سیار درخشاں ہو گئے جنکی ضیا پاشی سے نطاے
 اکیلے جاں پردھاوا سب سے شیران و غا تھے خدنگ قوس کی کوشش کا وہ منظر بلا کا تھا
 کسی جانب سے کرپہ اور کسی جانب دیو دھن بڑھے سمت ابھینو، درونہ کرن و دشاشن
 لڑائی چھڑ گئی پھر عکس و یوں پوری شدت سے خدنگ آتش چلنے لگے ہر سمت سرعت سے
 ابھینو کے رتھ کو کاٹ ڈالا سورماؤں نے سر میں اکیلے جاں کو گھیرا تھا بلاؤں نے
 غرض کوردوں کے نرغے میں گھمبھو تھا اسادہ کہ جیسے سر پر ہوں بیٹھے کوشش پہ آمادہ
 نہ جانے تن پر پنے کھا چکا تھا زخم وہ کتنے بہ ہر لمحہ قریب آتے ہے شیطان کے فتنے
 اچانک اس کے سینہ پر لگی دوبارہ ضرب ایسی کہ غش کھا کر ابھینو گرا، اور کانپ اٹھی دھرتی

مبارک باد ایسی موت پر اور ایسے جینے پر

جو مر جائے و غایں زخم کھا کر اپنے سینے پر

لے رتھ کو کاٹنا اس زمانے کا عادی ہے۔ علاوہ اس کے اس زمانے میں تیروں کے پھل تیشہ و پھرسا کے مانند بھی ہوتے تھے جن سے تلوار کی طرح سرکٹ کر گر جاتے تھے۔

ہوئے اس مشوک پر متفق جنگ آزماسارے کے اس ضمن میں مامور فراسات ہتیکے
 کئے اس جیمن میں مامور فائر، سات ہتیارے ۱۱

درخشاں ہو گئے جن کی ضیا پاشی سے نطاے

یہ ساتوں نامور رن ویر پختائے زمانہ تھے نہ تھا انکا کوئی ثانی وہ ہر فن میں یگانہ تھے
 بڑھے ہر سمت سے چرخ و غلے کے سیار درخشاں ہو گئے جنکی ضیا پاشی سے نطاے
 اکیلے جاں پردھاوا سب سے شیران و غا تھے خدنگ قوس کی کوشش کا وہ منظر بلا کا تھا
 کسی جانب سے کرپہ اور کسی جانب دیو دھن بڑھے سمت ابھینو، درونہ کرن و دشاشن
 لڑائی چھڑ گئی پھر عکس و یوں پوری شدت سے خدنگ آتش چلنے لگے ہر سمت سرعت سے
 ابھینو کے رتھ کو کاٹ ڈالا سورماؤں نے سر میں اکیلے جاں کو گھیرا تھا بلاؤں نے
 غرض کوردوں کے نرغے میں گھمبھو تھا اسادہ کہ جیسے سر پر ہوں بیٹھے کوشش پہ آمادہ
 نہ جانے تن پر پنے کھا چکا تھا زخم وہ کتنے بہ ہر لمحہ قریب آتے ہے شیطان کے فتنے
 اچانک اس کے سینہ پر لگی دوبارہ ضرب ایسی کہ غش کھا کر ابھینو گرا، اور کانپ اٹھی دھرتی

موت فیک = سہمت

چلے-وگا = یو دھ میں
 لڑنے والے
 سب سہمت = سات
 سیتارے
 درخشاں = روشن
 جیا پاشی = چمک
 خدنگ-کوس = تیر
 اور کمان

خدنگ-آتش = آگ
 کے واہ

نرغا = دھرا

۱) رٹھ کو کاٹنا اس زمانے کا عادی ہے، اسی لیے اس کے اس زمانے میں تیروں کے پھل تیشہ و پھرسا کے
 مانند بھی ہوتے تھے جن سے تلوار کی طرح سرکٹ کر گر جاتے تھے۔

اچانک آ گیا ارجن، کس سے اپنے منڈل میں

ایمنو کے مرجانے سے چھپا سوگ کا عالم
سبھا اشک نری کر رہی تھی سسکیاں بھر کے
یہ کیا معلوم تھا بیٹا تو رن میں مارا جائے گا
ایک لہم تجھے جلنے نہیں دیتے سرسیدیاں
کھیں گے اس آخر کیا جو ارجن ہم سے پوچھیں
یونہی تھے جو گریہ پاندواں میدانِ مقتل میں
وہاں چاروں طرف اک سوگ کا عالم نظر آیا
یہ شہر سے مخاطب ہو کے پوچھا باجر کیا ہے
یہاں سب ہیں ایمنو نظر آتا نہیں مجھ کو
یہ شہر نے سنا چکر دیو کی اس کو سب باتیں
اچانک بچھ گئی پاندو کے منڈل میں صفِ ماتم
یہ شہر اور پاندو روہے تھے بن کر کر کے
مخاد جنگ پر کوڑوں کے ہاتھوں کا ٹھکانا
نہ مطلق چھوڑتے تھے تھے یوں بے سراماں
یہی ہے فکر اب کیسے مٹے گا اضطراب اس کا
اچانک آ گیا ارجن کھیں سے اپنے منڈل میں
اُسے اس مٹی ماحول نے صدمہ سا پہنچایا
سبھی آرزو میں آخر بتاؤ تو کیا ہے
کہاں ہے وہ بتاؤ لے چلو اسکے قریں مجھ کو
بتائیں ویر ارجن کو، نبرد و جنگ کی گھاتیں

دگر اسکے بتائی جیہد رت کی فتنہ سامانی

بیاں کی ہر قدم پر اس کی تحریکاتِ شیطانی

اچانک آ گیا ارجن، کس سے اپنے منڈل میں

ابھیمن्यو کے مرجانے سے، छाया सोग का आलम।
अचानक बिछ गई पान्डव के मंडल में सफे-मातम॥
सुभद्रा अक रेज़ी कर रही थी सिसकियाँ भर के।
युधिष्ठिर और पान्डव रो रहे थे वैन कर करके॥
यह क्या मालूम था बेटा, तू रण में मारा जाएगा।
महाज-जंग पर कौरों के हाथों ज़क उठाएगा॥
अकेला हम तुझे जाने नहीं देते सरे-मैदाँ।
न मुतलक छोड़ते तन्हा, तुझे यूँ वे-सरो-सामों॥
कहेगे उस से आखिर क्या, जो अर्जुन हम से पूछेगा।
यही है फ़िक्र, अब कैसे, मिटेगा इज़तेराब उसका॥
यूँही थे महवे-गिरयाँ, पान्डवाँ मैदाने-मक़तल में।
अचानक आगया अर्जुन कहीं से अपने मंडल में॥
वहाँ चारों तरफ़ इक सोग का आलम नज़र आया।
उसे इस मातमी माहौल ने, सदमा सा पहुँचाया॥
युधिष्ठिर से मुख़ातिब हो के पूछा माजरा क्या है।
सभी आजुर्दा हैं, आखिर बताओ तो हुआ क्या है॥
यहाँ सब हैं अभिमन्यु नज़र आता नहीं मुझको।
कहाँ है वह बताओ, ले चलो, उसके करीं मुझको॥
युधिष्ठिर ने सुनाई चक्रव्यूह की उसको सब बातें।
बताई वीर अर्जुन को नबदों-जंग की घातें॥
दिगर इसके बताई जयद्रथ की फ़ितना सामानी।
बयाँ की हर क़दम पर उसकी, तहरीकाते-शैतानी॥

अचानक-रेज़ी = औसू
वहाना

इज़तेराब = बेचेनी

महवे-गिरयाँ = रोने में
मशगूल

आजुर्दा = दुखी

करीं = पास



آرجن کی پڑگیا

سُنی آرجن نے یوں تو ضبط یہ داستاں ساری
مگر پیشِ نظر جب حیدرت کی کئی ہزاری
ہوا یکلخت برہم حیدرت کی اس کاو پر
کہ پائند کو نہ ہو گھٹنے دیا تھا چکر کے اندر
فقط اس بتر پر آرجن نے کافی مشتعل ہو کر
یہ کی پڑگیا ہل ہی اُسے سنگرام کے اندر
غروبِ مہر سے پہلے اس ظالم کو مارو نکا
و غایس حیدر کو کل فنا کے گھاٹ اُتارو نکا
غروبِ مہر سے پہلے اگر اس بائی شر کو
معاذِ جنگ پر میں نے نہ کل مارا سنگم کو
تو میں لاریب اس کے بعد اپنی جان دیدوں گا
چتا میں بیٹھ کر خود اپنے تن کو بھسم کر لوں گا
ہوئی پڑگیا آرجن کی فوراً مستہر سو!
فضا میں پر فشاں ہو جائے شک کی خوشبو

اُسے حیرت ہوئی سورج کے فوراً ڈوب جانے

وہی تھا دوسرے دن بھی معاذِ جنگ کا عالم
وہی تھا ولولہ دل میں وہی تھا عزمِ مستحکم
تلاشِ حیدر میں صبح سے آرجن پریشاں تھا
مگر آرجن کا اُس کو دھونڈنا کب کا راساں تھا
دہ چونکہ آج تھا رن میں درونہ کی حفا میں
ہزاروں ویرِ غلطِ ماقدم تھے معیت میں

اُرجن کی प्रतिज्ञا

سُنی اُرجن نے یوں تو، جنت سے یہ داستاں ساری
مگر پشہ-نجر جب جیوڑی کی آئی دُشکاری
ہوا یکلخت برہم جیوڑی کی اس رکاوت پر
کی پانڈو کو نہ جو پوسنے دیا یا چکر کے اندر
فقط اس جبر پر اُرجن نے کافی مشتعل ہو کر
یہ کی प्रतिज्ञا، کل ہی اسے سنگرام کے اندر
غروبِ مہر سے پہلے میں اس ظالم کو مارو نکا
و غایس حیدر کو کل فنا کے گھاٹ اُتارو نکا
غروبِ مہر سے پہلے اگر اس بائی شر کو
معاذِ جنگ پر میں نے نہ کل مارا سنگم کو
تو میں لاریب اس کے بعد اپنی جان دیدوں گا
چتا میں بیٹھ کر خود اپنے تن کو بھسم کر لوں گا
ہوئی پڑگیا آرجن کی فوراً مستہر سو!
فضا میں پر فشاں ہو جائے شک کی خوشبو

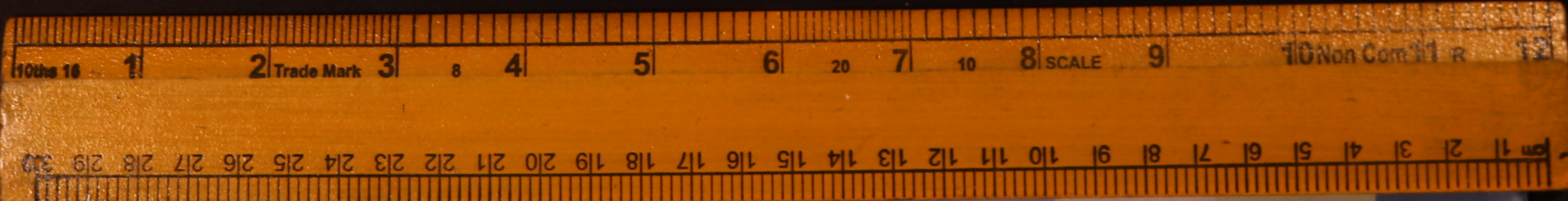
اسے حیرت ہوئی سورج کے فوراً ڈوب جانے

وہی تھا دوسرے دن بھی معاذِ جنگ کا عالم
وہی تھا ولولہ دل میں وہی تھا عزمِ مستحکم
تلاشِ حیدر میں صبح سے اُرجن پریشاں تھا
مگر اُرجن کا اس کو دھونڈنا کب کا راساں تھا
دہ چونکہ آج تھا رن میں درونہ کی حفا میں
ہزاروں ویرِ غلطِ ماقدم تھے معیت میں

جنت = جہنم

غروبِ مہر = سورج
ڈوبنا

لاریب = بے شک

کارے-آساں = آسان
کامہیفجے-ما-تک-دُدم =
پہلے سے اُہتیا کرنا
مہی-ت = ساتھ

ن پایا صبح از تاشام آرجن نے سراغ اُسکا
 نہایت بے جگر ہو کر بھپٹتا تھا وہ دشمن پر
 کبھی اگنی کی بارش اپنے بانوں سے وہ برساتا
 اسی انداز سے لڑتا رہا دن بھر وہ دشمن سے
 اسی امید میں آخر قریب وقت شام آیا
 یکایک دیکھتا کیا ہے اندھیرا ہو گیا ہر سو
 اسے حیرت ہوئی سوچ کے فوراً ڈوب جا پرنے
 ن پایا صبح از تاشام آرجن نے سراغ اُسکا
 نہایت بے جگر ہو کر بھپٹتا تھا وہ دشمن پر
 کبھی اگنی کی بارش اپنے بانوں سے وہ برساتا
 اسی انداز سے لڑتا رہا دن بھر وہ دشمن سے
 اسی امید میں آخر قریب وقت شام آیا
 یکایک دیکھتا کیا ہے اندھیرا ہو گیا ہر سو
 اسے حیرت ہوئی سوچ کے فوراً ڈوب جا پرنے

مُشتِ ایل = بھفرا ہوا

تَن کید = آلوچنا

अर्जुन चिता की सप्त

गुरुबे-महर पर प्रतिज्ञा के पूरा करने का।
 तकाजा सब का अर्जुन से हुआ, फिर जल के मरने का।।
 मुताबिक शर्त के अर्जुन नजर आता था आमादा।
 ब मजबूरी चिता में, भस्म होने पर था इस्तादा।।
 यह मंजर देखने को जमा थे, सब दोस्त और दुश्मन।
 द्रोणा, जयद्रथ, कृपा, श्री घनश्याम, दुश्शासन।।
 अलावा उन के हाजिर थे वहाँ काफी तमाशाई।
 चिता को देखने हर सप्त से खिलकत उमड़ आई।।
 फिर उसके बाद अर्जुन ने श्री घनश्याम को देखा।
 नजर भर कर ब हसरत, पैकरे-कराम को देखा।।

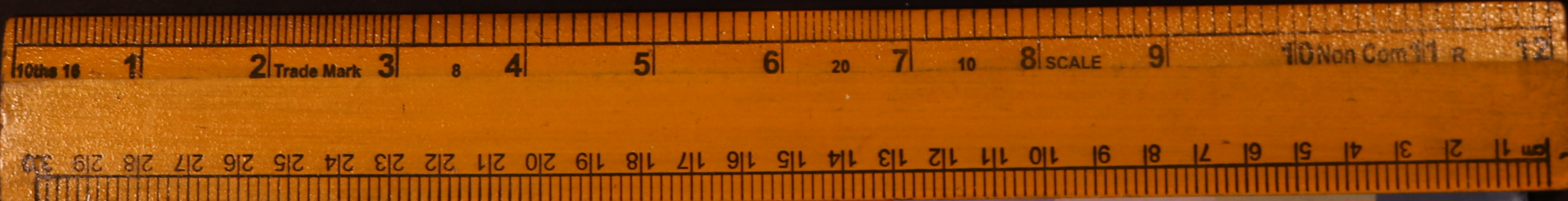
खिलकत = जनता

पैकर-कराम = बड़ा
दयालू

اُسی اک نہج سے تھا مشتعل دل اور دماغ اُسکا
 جوتا سامنے باقی نہ رہتا اُسکا سر تن پر
 کبھی آندھی کبھی طوفان کا نطارہ دکھلاتا
 مگر حسرت بختی لپٹی رہی آرجن کے دامن سے
 نہ اب تک جید رست کو وہ بھگانے سے لگایا
 غروب مہر پر آرجن نہ دل پر رکھ سکا قابو
 کرتے تنقید کیا کوئی خدا کے کارخانے پر
 اُسی اک نہج سے تھا مشتعل دل اور دماغ اُسکا
 جوتا سامنے باقی نہ رہتا اُسکا سر تن پر
 کبھی آندھی کبھی طوفان کا نطارہ دکھلاتا
 مگر حسرت بختی لپٹی رہی آرجن کے دامن سے
 نہ اب تک جید رست کو وہ بھگانے سے لگایا
 غروب مہر پر آرجن نہ دل پر رکھ سکا قابو
 کرتے تنقید کیا کوئی خدا کے کارخانے پر

अर्जुन चिता की सप्त

غروب مہر پر پرتگیا کے پورا کرنے کا
 مطابق شرط کے آرجن نظر آتا تھا آمادہ
 یہ منظر دیکھنے کو جمع تھے سب دوست اور دشمن
 علاوہ ان کے حاضر تھے وہاں کافی تماشاخانے
 پھر اُس کے بعد آرجن نے شری گھنشیام کو دیکھا
 تقاضہ سب کا آرجن سے ہوا پھر جل کے مرنے کا
 بہ مجبوری چیتا میں بھسم ہونے پر تھا استادہ
 درد نہ جید رہا کہ یہ شری گھنشیام و شاشن
 چتا کو دیکھنے ہر سبت سے خلقت اند آئی
 نظر بھر کر نہ حسرت پیکر کر آم کو دیکھا



اور اپنا تیر کھٹا رکھ دیا حسرت سے دھرتی پر
کی پالان کر سکے پر تیر کا وہ چٹالے کر،

مگر آج کو فوراً بڑھ کے مری شیم نے روکا
کمان اور باण کو यूँ छोड़ देने पर उसे टोका ॥

कि जो रणवीर होता है, सलाह-ओ-हरबा और सब 'अस्त्र'
व वक्ते-मर्ग रखता है, वह अपने साथ अपना 'शस्त्र' ॥

बता अब किस लिए, तीरो-कमाँ को छोड़ता है तू।
कुँजा के रूबरू, हथियार से मुँह मोड़ता है तू ॥

उठा ले तीर और कम्हा चिता में जल के तू मरजा।
अदाए-शर्त की खातिर, यह इतना काम भी कर जा ॥

श्री कृष्ण का करिश्मा

और जयद्रथ का हथ्र

सुना इरशाद अर्जुन ने, श्री घनश्याम का जिस दम ।
उठाया तीर कम्हा दौड़ कर और हो गया खुर्रम ॥

नज़र आई उसे, इस में भी हिकमत, अपने मोहसिन की।
कि खाली मसलेहत से थी, न मुतलक गुप्तगू जिन की ॥

इसी अंदाज़ की खुश-फ़हमियों में मुबतेला होकर।
चिता की सप्त फिर आगे बढ़ा अर्जुन व करोफ़र ॥

जूँही पहुँचा चिता के सामने, वह जल के मरने को।
श्री घनश्याम ने फौरन कहा, उसको ठहरने को ॥

न कर उजलत, ठहर अर्जुन कहाँ दूबा भला सूरज।
सुदर्शन चक्र के साए के पीछे है छिपा सूरज ॥

यह सुनते ही फ़जा में छा गया आलम तहय्युर का।
समझ पाया न मंशा कोई भी उसके तदब्बुर का ॥

श्री घनश्याम ने काया से अपनी चक्र सरकाकर।
कहा यह वीर अर्जुन से करिश्मा अपना दिखलाकर ॥

१) अस्त्र वह हथियार, जो दुश्मन पर दूर से चलाया जाता है, जैसे तीर वगैरा।

२) शस्त्र वह हथियार, जिस से करीब से वार किया जाए, जैसे तलवार खंजर वगैरा।

वक्ते मृग = मृत्यु का
समय

इरशाद = कोई बात
कहना
खुर्रम = खुश

तहय्युर = हैरत
तदब्बुर = अकलमंदी

अध्यापक कम्हा रक्ख द्या حسرت से दधृती पर
क पालन कर सके प्रतिया का, वह चिता लेकर ॥

मगर अर्जुन को फौरन, बढ़ के मुरली श्याम ने रोका।
कमान और बाण को यूँ छोड़ देने पर उसे टोका ॥

कि जो रणवीर होता है, सलाह-ओ-हरबा और सब 'अस्त्र'।
व वक्ते-मर्ग रखता है, वह अपने साथ अपना 'शस्त्र' ॥

बता अब किस लिए, तीरो-कमाँ को छोड़ता है तू।
कुँजा के रूबरू, हथियार से मुँह मोड़ता है तू ॥

उठा ले तीर और कम्हा चिता में जल के तू मरजा।
अदाए-शर्त की खातिर, यह इतना काम भी कर जा ॥

श्री कृष्ण का करिश्मा
और जयद्रथ का हथ्र

सुना इरशाद अर्जुन ने, श्री घनश्याम का जिस दम ।
उठाया तीर कम्हा दौड़ कर और हो गया खुर्रम ॥

नज़र आई उसे, इस में भी हिकमत, अपने मोहसिन की।
कि खाली मसलेहत से थी, न मुतलक गुप्तगू जिन की ॥

इसी अंदाज़ की खुश-फ़हमियों में मुबतेला होकर।
चिता की सप्त फिर आगे बढ़ा अर्जुन व करोफ़र ॥

जूँही पहुँचा चिता के सामने, वह जल के मरने को।
श्री घनश्याम ने फौरन कहा, उसको ठहरने को ॥

न कर उजलत, ठहर अर्जुन कहाँ दूबा भला सूरज।
सुदर्शन चक्र के साए के पीछे है छिपा सूरज ॥

यह सुनते ही फ़जा में छा गया आलम तहय्युर का।
समझ पाया न मंशा कोई भी उसके तदब्बुर का ॥

श्री घनश्याम ने काया से अपनी चक्र सरकाकर।
कहा यह वीर अर्जुन से करिश्मा अपना दिखलाकर ॥

१) अस्त्र वह हथियार, जो दुश्मन पर दूर से चलाया जाता है, जैसे तीर वगैरा।
२) शस्त्र वह हथियार, जिस से करीब से वार किया जाए, जैसे तलवार खंजर वगैरा।

वक्ते मृग = मृत्यु का
समय

इरशाद = कोई बात
कहना
खुर्रम = खुश

तहय्युर = हैरत
तदब्बुर = अकलमंदी

کی ارجن دیکھ سورج ہے ادھر آکاش پر روشن
 ڈھیر یہ جید رہے سامنے جو ہے تیرا دشمن
 اٹھاتیر و کماں کیا دیکھتا ہے سر قلم کرتے
 تن ناپاک سے مغرور سر کا بار کم کر دے
 یسٹے ہی اپنا تک کھینچ گیا سہلہ کمانی کا
 ہوا پھر جوش زن رگ میں خوں اسکی جوانی کا
 خدنگ آہنی فوراً کماں سے جوڑ کر اُس نے
 نشانہ لیکے دیکھا شام کو رن موڑ کر اُس نے
 اشارہ پاتے ہی کھینچا کماں کو پوری قوت سے
 قضا کا تیر چھپا جید رت کی سمت سر عورت سے
 خدنگ آہنی نے اس کے تن سے یوں اڑا یا سر
 گراسر اس کا اپنے باپ کی آغوش میں جا کر

وار = جوش

خدنگ-آہنی = فولاوی
 تیر

دروہ چاریہ پر بے لاگ تبصرہ

دروہ چاریہ اُس دور میں اک مردِ عاقل تھے
 معلم تھے، مدبر تھے، بڑے زیرک تھے قابل تھے
 فن جنگ کے ماہر تھے اور استاد تھے سب کے
 فن جنگ بدل سیکھا تھا جن کو روں پائندو
 علاوہ اس کے اُن سے دوسرے بھی فیض پاتے تھے
 پے تو ظیم خدمت میں ادب سے سر جھکاتے تھے
 گریہ بھی عجب ہے، خاصہ انساں کی فطرت کا
 کہ انساں کتنا ہی مالک ہو عزت اور بصیرت کا
 عمل کا اس کے کوئی سست پہلو ایسا ہوتا ہے
 کہ جس سے آدمیت کا وقار افسردہ ہوتا ہے
 دروہ چاریہ بھی ایک انساں تھے بہر صورت
 نظر انداز کی جاسکتی ہے اس شکل میں ہمت
 اُس زمانے میں تیروں کے پھل تیشہ کے مانند بھی ہوتے تھے۔

دروہ چاریہ اُس دور میں، ایک مدبر-آکیل تھے
 مواعظ تھے، مدبّر تھے، بڑے جیرک تھے، کابیل تھے
 فن-جنگ کے ماہر تھے، اور استاد تھے سب کے
 فن-جنگ-آ-ج-د-ل، سیکھا تھا جن سے، کورے پاڈو نے
 اٹلاوا اس کے ان سے دوسرے بھی فہم پاتے تھے
 پے-تاجیہ ریدمت میں، ادب سے سر جھکاتے تھے
 مگر یہ بھی عجب ہے، خاصہ انساں کی فطرت کا
 کہ انساں کتنا ہی مالک ہو، عزت اور بصیرت کا
 عمل کا اس کے کوئی سست پہلو ایسا ہوتا ہے
 کہ جس سے آدمیت کا وقار افسردہ ہوتا ہے
 دروہ چاریہ بھی ایک انساں تھے بہر صورت
 نظر انداز کی جاسکتی ہے اس شکل میں ہمت
 اُس زمانے میں تیروں کے پھل تیشہ کے مانند بھی ہوتے تھے۔

آکیل = बुद्धिमान
 مواعظ = गुह
 مدبّر = तदवीर-करने
 वाला

فہم = लाभ

विकार = विभूति, स्थिरता

۱) اُس زمانے میں تیروں کے پھل تیشہ کے مانند بھی ہوتے تھے۔

ہکیکت پوچھے تو ان کو حق کا ساتھ دینا تھا
یہی انسا ف تھا، واتیل سے رکھ کو موڈ لینا تھا ۱۱

مگر ان پر اس کا کافی بھٹا کوروں کی حکومت کا
اسی ایک وجہ سے بھرتے تھے دم، انکی ہمایوت کا ۱۱

اگر پانڈو کی قسمت میں لکھی تھی غوری ذلت
درونا کی نظر میں اسلئے انکی نہ تھی وقعت ۱۱

اگر پانڈو جوئے میں سلطنت اپنی نہیں کھوتے
درونا بھی انہی کے، ہاشیا-داروں میں फिर ہوتے ۱۱

یہی छोटी سی लगجیش، یوں ن گیارڈ کے کاویل ہے
مگر تاریک ساجوں کے لیے، یہ سمنے-کاتیل ہے ۱۱

اتلاوا اسکے ہے دستور قدرت حکم و اظہر
ہمیشہ ہک رہا کرتا ہے گالیل، اہلے-واتیل پر ۱۱

اسی قانون قدرت کے مطابق فیصلہ ان میں
درونا کا ہر ایک ہر با، جیگر کے پار ہوتا تھا

درونا کا ہر ایک ہر با

جیگر کے پار ہوتا تھا

مہاجے-جنگ میں تھا فیصلہ جس دن درونا کا
بہت ہی شد و مد سے جنگ کا طوفان برپا تھا ۱۱

درونا چارہ تھے اک عظیم المرتبت انسان
نہر تھی انکو، دشمن میں ہے کتا عزم اور ایقان ۱۱

یہ سب شگرد تھے جو رزم آرائی پہ مائل تھے
سکھایا تھا انھیں لڑنا وہ آج انکے مقابل تھے ۱۱

مگر استاد پھر استاد ہی ہوتا ہے کیا کہئے
گرو کے آگے کیا چیلوں کی وقعت ہے بھلا کہئے ۱۱

عجب تیور عجب انداز سے ہر وار ہوتا تھا
درونا کا ہر ایک ہر با، جیگر کے پار ہوتا تھا

درونا کی جیت =
اپمان

لگجیش = گلتی
سمن = جہر

مہاجے-جنگ =
شکستگاہ اور خلیا
ہوا

ایکوں = یقین
اچھم-ول-مرتب =
بڑے رتبے والا

حقیقت پوچھے تو ان کو حق کا ساتھ دینا تھا
یہی انسا ف تھا، واتیل سے رکھ کو موڈ لینا تھا ۱۱

مگر ان پر اس کا کافی بھٹا کوروں کی حکومت کا
اسی ایک وجہ سے بھرتے تھے دم، انکی ہمایوت کا ۱۱

اگر پانڈو کی قسمت میں لکھی تھی غوری ذلت
درونا کی نظر میں اسلئے انکی نہ تھی وقعت ۱۱

اگر پانڈو جوئے میں سلطنت اپنی نہیں کھوتے
درونا بھی انھیں کے حاشیہ داروں میں फिर ہوتے ۱۱

یہی چھوٹی سی لغجیش، یوں ن گیارڈ کے کاویل ہے
مگر تاریک ساجوں کے لیے، یہ سمنے-کاتیل ہے ۱۱

اتلاوا اسکے ہے دستور قدرت حکم و اظہر
ہمیشہ حق رہا کرتا ہے غالب اہل باطل پر ۱۱

اسی قانون قدرت کے مطابق فیصلہ ان میں
درونا چارہ کا ہو گیا تھا روز روشن میں

درونا کا ہر ایک ہر با

مہاجے-جنگ میں تھا فیصلہ جس دن درونا کا
بہت ہی شد و مد سے جنگ کا طوفان برپا تھا ۱۱

درونا چارہ تھے اک عظیم المرتبت انسان
نہر تھی انکو، دشمن میں ہے کتا عزم اور ایقان ۱۱

یہ سب شگرد تھے جو رزم آرائی پہ مائل تھے
سکھایا تھا انھیں لڑنا وہ آج انکے مقابل تھے ۱۱

مگر استاد پھر استاد ہی ہوتا ہے کیا کہئے
گرو کے آگے کیا چیلوں کی وقعت ہے بھلا کہئے ۱۱

عجب تیور عجب انداز سے ہر وار ہوتا تھا
درونا کا ہر ایک ہر با، جیگر کے پار ہوتا تھا

علا زہر

بڑی خود اعتمادی سے نبرد آرا تھے میدان میں
صنوں پر صف اُٹتے جا پے تھے آپ بڑھ بڑھ کر
کماں بس سمت بھی اُٹھتی ادھر کھرام بچ جاتا
غرض داد شجاعت دے رہے تھے آج بڑھ بڑھ کر

گمے-فرزند سے دل پر ن اپنے رکھ سکے کا بُو

کृष्णा جی نے جب دیکھے درونہ کی یہ نظر
وہاں موجود تھا اُس نام کا اکیلے لنگی بھی
کہ پہلے گھیر کر ہاتھی کو تنہائی میں لے آئیں
مریکا فیل، لیکن شورِ اُشوت کا چائیں گے
یہ منصوبہ پھر اس کے بعد عیسیٰ شکل میں آیا
لگائی مرگ اُشوت کی خبر نے ضرب اک کاری

۱) اُشوتیاما ابن درونہ چاریہ

کشتوں = لاشوں

فیلے-جنگی = کالا
ہاتھی

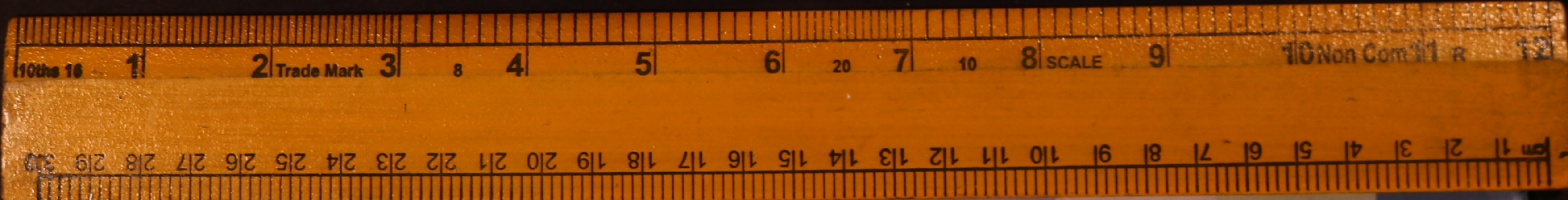
مृگ = موات

نمایاں شخصیت تھی ان کی آتش خیز طواں میں
لگا تھا ہر طرف کشتوں کا اک انبار دھرتی پر
محاذ جنگ اک محشر کی صورت میں نظر آتا
بلا کا خوف طاری ہو چکا تھا فوج پانڈو پر

غمِ نرند سے دل پر نہ اپنے رکھ سکے قابو

انہیں بھی روزِ روشن میں نظر آئے لگے تارے
ادھر فوجِ پشیمانی تھی اُنکا خوف اک طاری!
تو فوراً پھل کپٹ کا اک نرالا جال پھیلا دیا
مرتب کی بُرعت پھر وہیں تجویز اک ایسی
پھر اسکے بعد گزرتی ہر جانب سے برساتیں
کہ اُشوت کی خبر سنکر درونہ دھوکا کھائیں گے
درونہ نے فریبِ آخر اُسی اک جہ سے کھایا
یکایک ایک سکتہ سادرونہ پر ہوا طاری

۱) اُشوت تھا امہ ابن درونہ چاریہ



جُڑھی سکتا ہوا تار، اچانک رک گیا واڑ۔
 گمہ-فرزند سے دل پر، نہ اپنے رک سکے قابو۔
 مگر ان کو یقین آتا تھا بیٹے کے مرنے کا
 مگر ان کو یقین آتا تھا بیٹے کے مرنے کا

یوڈیٹھیر کی دروغ گوئی

جیسی کارن دروغ نے یوڈیٹھیر کو طلب کر کے
 یوڈیٹھیر سچ بتا مٹھیا سے تو تو دور رہتا ہے
 بتا مجھ کو مرانا نہ کیا مارا گیا رن میں
 یوڈیٹھیر گوگو میں پڑ گیا اس بات کو سنکر
 ضمیر اس بات پر راضی نہ تھا کہ جھوٹ بولے
 مگر حالات گردنیش سے مجبور سا ہو کر
 کہ معنی جسکے اس وقت ہی کے مرنے کے نکلے تھے

نیہایت سنگدل بیگانہ درد محبت ہیں

درد نہ کو بول بیٹے کے مرنے کا یقین جس دم
 مزا کی کیفیت غمناک و غصہ سے ہو گئی برہم

دروغ گوئی = بھڑکنا

ریکٹ = سدم

میٹھا = بھڑکنا

گومگو = کھڑا یا نا
 کھڑا

جَمیر = آتما
 جہرہ-کینج = بھڑکنا
 جہرہ
 جَمہ-جست = جیون کا
 پالا
 موبہم = ساف بات نہ
 کہنا
 دارفانی = ختم ہو
 جانے والی دنیا

دروغ کو ہوا بے کے مرنے کا یقین جس دم
 میجا جی کفایت، گجی-گجی سے، ہو گئی برہم

نیہایت جوش میں وہ پل پڑے تیر و کماں لیکر
کھامت بن کے ٹوٹے ناگہاں پانڈو کے لشکر پر

جدھر بڑھتے دھڑلا شوق اک انبار لگ جاتا
و غاکی سہریں چرستہ کا نقشہ نظر آتا

در و نہ چاریہ کا بھیم نے دیکھا جو یہ عالم
پکارا اے گرواے کارزار جنگ کے ضمیمہ

جہاں میں مرگ نورالین کے غم سے کہیں بڑھ کر
بتاؤ اور ہے غم، عالمِ ناسوت کے اندر؟

مگر اک آپ میں عجیبے نیاز مرگ اسوت میں
نہایت سنگ دل بیکانہ دردِ محبت میں

برہمن ہیں مگر انداز ہیں پیکار کے ایسے
کہ بن میں راکشش اک برسر پیکار ہو جیسے

مثالِ ضمیمہ غورِ خواہ ہے بس آپ کی حالت
اسی اک مہر سے ہم بھیجتے ہیں آپ پر لغت

درو نہ چاریہ کا یوگ آسن اور سفرِ آخرت

درو نہ چاریہ نے بھیم کی باتیں سنیں جسم
بدل کر رہ گیا غیظ و غضب اور جوش کا عالم

بالآخر صاحبِ سیف و قلم نے ہاتھ کو روکا
نبرد و جنگ کی تحریک کی ہر بات کو روکا

اتار اپھر سلاحِ جنگ اپنے آہستی تن سے
ہوا خالی بدن اُن کا مہلیم سے اور جوش سے

پڑے تھے تیر و کرش اور کماں سب کی دھڑکی
کہیں تیغ و سپر بھلے کہیں جوش کہیں منہ خفر

وہ خود کو تیاگ دینے کے لئے فوراً سر میداں
لگا بیٹھے سدا دھی پر تھوہی پر صاحبِ فرزاں

نا-گاہوں = اچانک

کارزار-جنگ کے جہاں =
रणक्षेत्र के सबसे बड़े शेर
नूरुल-ऐन = آنखों की
روشنی यानी पुत्र
आलमे-नासूत = दुनिया
के اندر

साहब-सैफो-कलम =
कलम और तलवार का
धनी

मिगफर = लोहे की टोपी
जोषन = जिरह, लोहे का
लिवास

نیہایت جوش میں وہ پل پڑے تیر و کماں لیکر
کھامت بن کے ٹوٹے ناگہاں پانڈو کے لشکر پر

جدھر بڑھتے دھڑلا شوق اک انبار لگ جاتا
و غاکی سہریں چرستہ کا نقشہ نظر آتا

در و نہ چاریہ کا بھیم نے دیکھا جو یہ عالم
پکارا اے گرواے کارزار جنگ کے ضمیمہ

جہاں میں مرگ نورالین کے غم سے کہیں بڑھ کر
بتاؤ اور ہے غم، عالمِ ناسوت کے اندر؟

مگر اک آپ میں عجیبے نیاز مرگ اسوت میں
نہایت سنگ دل بیکانہ دردِ محبت میں

برہمن ہیں مگر انداز ہیں پیکار کے ایسے
کہ بن میں راکشش اک برسر پیکار ہو جیسے

مثالِ ضمیمہ غورِ خواہ ہے بس آپ کی حالت
اسی اک مہر سے ہم بھیجتے ہیں آپ پر لغت

درو نہ چاریہ کا یوگ آسن اور سفرِ آخرت

درو نہ چاریہ نے بھیم کی باتیں سنیں جسم
بدل کر رہ گیا غیظ و غضب اور جوش کا عالم

بالآخر صاحبِ سیف و قلم نے ہاتھ کو روکا
نبرد و جنگ کی تحریک کی ہر بات کو روکا

اتار اپھر سلاحِ جنگ اپنے آہستی تن سے
ہوا خالی بدن اُن کا مہلیم سے اور جوش سے

پڑے تھے تیر و کرش اور کماں سب کی دھڑکی
کہیں تیغ و سپر بھلے کہیں جوش کہیں منہ خفر

وہ خود کو تیاگ دینے کے لئے فوراً سر میداں
لگا بیٹھے سدا دھی پر تھوہی پر صاحبِ فرزاں

झुका कर शीश , आँखें बंद करलीं , हाथ को जोड़ा ।
 लगा कर योग आसन , मुँह को फानी लोक से मोड़ा ॥
 द्रोणा का यह आलम देख कर , पंचाल का बेटा ।
 बढ़ा तलवार लेकर हाथ में , तकदीर का हेटा ॥
 गुरु से दो कदम के फासले पर , रुक गया जा कर ।
 किया सेफे-कजा को तोल कर , इक वार फिर उनपर ॥
 फकत इक वार में सर उड़ गया , उस्तादे-दौरों का ।
 मुहैया हो गया सामाँ , इलाजे-दर्दे-पिन्हां का ॥

सेफे-कजा = मौत की
 तलवार
 दर्दे-पिन्हां = छेपा हुआ
 दर्द

द्रोणाचार्य के फरजन्द अश्वत्थामा की सरख्त कलामी

खबर मृगे-द्रोणा की सुनी , जिस वक्त अश्वत ने ।
 लिया इक मोड़ सीने में , बतर्जे-नौ शुजाअत ने ।
 कहा उसने यह पांडव से , कि तुम सब हो बड़े कमतर ।
 द्रोणा को है मारा , मेरे मरने की खबर देकर ॥
 अब उनके बाद जीना मेरा , मरने के बराबर है ।
 यह हत्या इक कयामत के गुजरने के बराबर है ॥
 मगर इक बात तू मुझ को बता , ऐ धर्म के रक्षक ।
 यही सत्य है , तो बोले किस को मिथ्या और किसे पातक ॥
 दिखाया खूब सच्चाई का मंजर , कम नजर तूने ।
 दिया अच्छा सिला , अपने गुरु को मर कर तूने ॥
 बता ऐ लालची , है कितने दिन का राज और शासन ? ।
 बता ऐ धर्म के बेटे , यही है धर्म का पालन ? ॥
 हया का नाम लेकर बे हयाई तूने दिखालाई ।
 गुरु से छल , अरे जालिम , तुझे गैरत नहीं आई ॥
 तेरे इस पाप से ऐ 'धर्म सत्य' ऐ बे हया खुद सर ।
 लगी है देख कालक क्षत्रियों के आज चेहरो पर ॥

बतर्जे-नौ = नाए अन्दाज़
 से

सत्य = सच्चाई
 मिथ्या = झुट
 पातक = गुनाह

धर्म सत्य = धर्म के बेटे

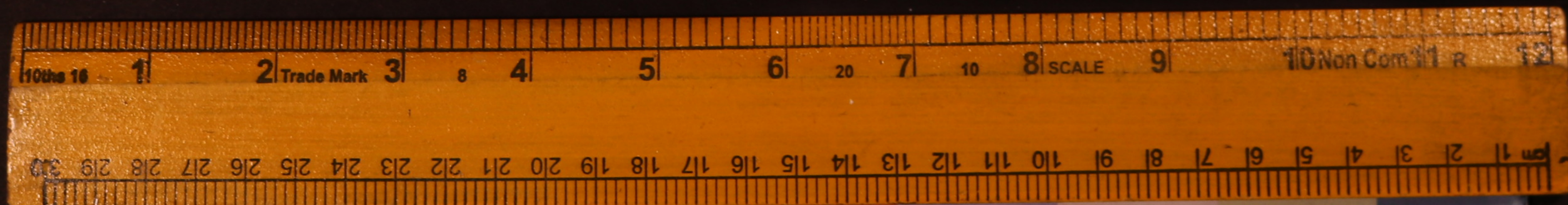
جھکا کر سیں کھیس بند کر لیں ہاتھ کو جوڑا ،
 درونہ کا یہ عالم دیکھ کر نچال کا بیٹا
 گرو سے دو قدم کے فاصلے پر رک گیا جا کر
 فقط اک وار میں سر اڑ گیا استاد دوراں کا
 لگا کر یوگ آسن منہ کو فانی لوک سے موڑا
 بڑھاتلوار لیکر ہاتھ میں تقدیر کا ہیٹا
 کیا سیف قضا کو تول کر اک وار پھر اُن پر
 مہیا ہو گیا ساں علاج دردِ پینہاں کا

درونہ چاریہ کے فرزند اشوت تھا ماما کی سخت کلامی

نہر مرگِ درونہ کی سنی جس وقت اشوت نے
 کہا اُس نے یہ پاندو سے کہ تم سب بڑے کتر
 اب اُنکے بعد جینا میرا مرنے کے برابر ہے
 مگر اک بات تو مجھ کو بتاے دھرم کے رشک
 دیکھا یا خوب سچائی کا منظر کم نظر تو نے
 بتاے لالچی ہے کتنے دن کا راج اور شاہن
 حیا کا نام لے کر بے حیائی تو نے دکھلائی
 ترے اس پاپ سے یہ 'دھرم سत्य' ہے وہ ہوا خود سر
 لگی ہے دیکھ کالک جھڑیوں کے آج چہروں پر
 لیا اک موڑ سینے میں بطرزِ نوشہا عینے
 درونہ کو ہے مارا میرے مرنے کی خبر دیکر
 یہ بتیا اک قیامت کے گزرنے کے برابر ہے
 یہی سچ ہے تو بولیں کسکو تمھیا اور کیسے پانک
 دیا اچھا صلہ اپنے گرد کو مار کر تو نے
 بتاے دھرم کے بیٹے یہی ہے دھرم کا پالنہ
 گرو سے چھل اے ظالم تجھے غیرت نہیں آئی
 لگی ہے دیکھ کالک جھڑیوں کے آج چہروں پر
 لے سچائی لے جھوٹ لے گناہ ، عصیان - یہی دھرم کے بیٹے

مہا بھارت
کا
تیسرا کمانڈر انچیف
دلاور کرن

महाभारत
का तीसरा
कमान्डर-इनचीफ
दिलावर कर्ण
मैदाने-अमल में



کرن سیناپتی روپی میں

دروہ چار یہ جب دارفانی سے ہوئے نصرت جنود کورواں کی پست ہو کر رہ گئی ہمت
کرن ویر درلودھن کی بیٹھی ان کے کرنے سے بیاطن کورواں سبزار تھے اب جنگ کرنے سے
نئی فکر میں تھیں دامن گیر اب کیا ہو گمبیاں میں بے گاکون کل سیناپتی میدان برکٹاں میں
پھر اس کے بعد درلودھن نے کافی غور فرما کر کیا ایک فیصلہ جو واقعی تھ ہر طرح بہتر
بنایا کرن کو سیناپتی کل کیلئے اُس نے اسی میں اپنی سمجھی منفعت اور بہتری اُس نے
جلیل القدر منصب فوج کا جب کرن نے پایا شجاعت کا سرغورور میں نشہ سالہرا یا
کہا اس نے کہ میں ارجن سے ہوں ہر بات میں آگے فن جنگ و جدل کی ساری تحریکات میں آگے
مگر ارجن ہے مجھ سے اب فقط اک بات میں بھاری کہ اس کے سار تھی میں نہ دلالہ ہشیام بنواری
اگر تو شل راجہ کو سر جنگاہ درلودھن بنا دے سار تھی میرا تو بن سند یہاں راجن

تو پھر دعوے سے کہتا ہوں کہ میں ارجن کو مارونگا

سر میدان اُسے میں کل فنا کے گھاٹ اتارونگا

۱۔ بمعنی آتش فشاں، جوالا مکھی

کرن سیناپتی کے रूप میں

دروہاچار یہ جب دارفانی سے ہوئے نصرت جنود کورواں کی پست ہو کر رہ گئی ہمت
کرن ویر درلودھن کی بیٹھی ان کے کرنے سے بیاطن کورواں سبزار تھے اب جنگ کرنے سے

نئی فکر میں تھیں دامن گیر اب کیا ہو گمبیاں میں بے گاکون کل سیناپتی میدان برکٹاں میں
پھر اس کے بعد درلودھن نے کافی غور فرما کر کیا ایک فیصلہ جو واقعی تھ ہر طرح بہتر

بنایا کرن کو سیناپتی کل کیلئے اُس نے اسی میں اپنی سمجھی منفعت اور بہتری اُس نے
جلیل القدر منصب فوج کا جب کرن نے پایا شجاعت کا سرغورور میں نشہ سالہرا یا

کہا اس نے کہ میں ارجن سے ہوں ہر بات میں آگے فن جنگ و جدل کی ساری تحریکات میں آگے
مگر ارجن ہے مجھ سے اب فقط اک بات میں بھاری کہ اس کے سار تھی میں نہ دلالہ ہشیام بنواری

اگر تو شل راجہ کو سر جنگاہ درلودھن بنا دے سار تھی میرا تو بن سند یہاں راجن

تو پھر دعوے سے کہتا ہوں کہ میں ارجن کو مارونگا

سر میدان اُسے میں کل فنا کے گھاٹ اتارونگا

۱۔ بمعنی آتش فشاں، جوالا مکھی

دروہاچار یہ جب دارفانی سے ہوئے نصرت جنود کورواں کی پست ہو کر رہ گئی ہمت
کرن ویر درلودھن کی بیٹھی ان کے کرنے سے بیاطن کورواں سبزار تھے اب جنگ کرنے سے

نئی فکر میں تھیں دامن گیر اب کیا ہو گمبیاں میں بے گاکون کل سیناپتی میدان برکٹاں میں
پھر اس کے بعد درلودھن نے کافی غور فرما کر کیا ایک فیصلہ جو واقعی تھ ہر طرح بہتر

بنایا کرن کو سیناپتی کل کیلئے اُس نے اسی میں اپنی سمجھی منفعت اور بہتری اُس نے
جلیل القدر منصب فوج کا جب کرن نے پایا شجاعت کا سرغورور میں نشہ سالہرا یا

کہا اس نے کہ میں ارجن سے ہوں ہر بات میں آگے فن جنگ و جدل کی ساری تحریکات میں آگے
مگر ارجن ہے مجھ سے اب فقط اک بات میں بھاری کہ اس کے سار تھی میں نہ دلالہ ہشیام بنواری

اگر تو شل راجہ کو سر جنگاہ درلودھن بنا دے سار تھی میرا تو بن سند یہاں راجن

تو پھر دعوے سے کہتا ہوں کہ میں ارجن کو مارونگا

سر میدان اُسے میں کل فنا کے گھاٹ اتارونگا

۱۔ بمعنی آتش فشاں، جوالا مکھی

جنود کورواں = کورواں
کا لڑکر

مونا فزات = लाभदायक

جلیلول کدر منسب =
مہان स्थान बहुत बड़ा
ओहदा

تہریکات = कोशिशें

۱) بمانی آتیش فشاں، جوالا مکھی

उसी को जेब देता है फकत यह मनसबे-अकबर

यह सुनकर शल्ल की नगरी में पहुँचा राजा दुर्योधन।
मतानत से बताया अपने आने का उसे कारण॥

कि मैं आया हूँ तेरे पास, इक दरखास्त यह लेकर।
कि तू कल सारथी बन कर्ण का, संग्राम के अंदर॥

यह बातें सुन के दुर्योधन की राजा शल्ल यूँ बोला।
निहायत तुर्ग-रुई से दहन कमबलत ने खोला॥

मुझे वल्लुज्जिना का सारथी बनने को कहते हो।
जरा यह तो कहो, तुम कौन सी दुनिया में रहते हो॥

तुम्हें इस बात को कहते हुए गैरत नहीं आयी।
मेरे मनसब की तुम ने खूब की है कद्र अफजायी॥

खबर तुम को नहीं क्या? त्रिभवन का मैं मुसखिर हूँ।
मेरे अहकाम चलते हैं हर इक जा में मुअम्मिर हूँ॥

हटो जाओ यहाँ से ज़हन अपना साफ़ कर आओ।
यह बेहूदा सी बातें और किसी के पास ले जाओ॥

सुनीं यह सारी बातें शल्ल की, उस ने मतानत से।
तकल्लुम का नया असलूब बदला जल्द हिकमत से॥

कि पहले मुसकुराहट लब पे ले आयी मुदब्विर सी।
बनाकर शकल उस के बाद, अपनी इक मुफक्किर सी॥

हुआ गोया, कि ऐ नादों वही मनशा तो मेरा है।
मगर शम्मे-जका पर तेरी हलका सा अंधेरा है॥

कि जो सब से बड़ा बलवान हो संसार के अन्दर।
उसी को जेब देता है फकत यह मनसबे-अकबर॥

ब्रह्मा जैसे हैं 'रूधीर' के, और अग्न के वायू।
श्री घनश्याम कुन्ती पुत्र के हैं कुव्वते-बाजू॥

१) जका शोरा, उल्मा, ऐसे जितने भी अलफाज़ हैं अंजुमन तरक्की उर्द की सिफारिशगत के तहत उनकी
'हमजा' को गैर जरूरी करार दिया गया है।

मतानत = गंभीरता

तुर्ग-रुई = रुखा पन
दहन = मुह

वल्लुज्जिना = हरामी

गैरत = गर्म
मनसब = ओहदा

मुसखिर = विजयता
मुअम्मिर = हुक्म देने
वाला

तकल्लुम = बात
असलूब = तरीका

शमे-जका = अकल की
रौशनी

اسی کو زیب دیتا ہے فقط یہ منصب اکبر

یہ سکرشل کی نگری میں پہنچا راجہ درلودھن
متانت سے بتایا اپنے آنے کا اسے کارن

کہ میں آیا ہوں تیکر پاس اک درخواست یہ لیکر
کہ تو کل سارثی بن کرن کا سنگرام کے اندر

یہ باتیں سن کے درلودھن کی راجہ شل یوں بولا
نہایت ترش وئی سے دہن کم نخت نے کھولا

مجھے ولد الزنا کا سارثی بننے کو کہتے ہو کد
ذرا یہ تو کہو تم کون سی دنیا میں رہتے ہو

تمہیں اس بات کو کہتے ہوئے غیبت نہیں آئی
مرے منصب کی تم نے خوب کی ہے قدر افزائی

خبر تم کو نہیں کیا؟ تر بھون کائیں مسخر ہوں
مرے احکام چلتے ہیں ہر اک جائیں موثر ہوں

ہٹو جاؤ یہاں سے ذہن اپنا صاف کر آؤ
یہ بیہودہ سی باتیں اور کسی کے پاس لے جاؤ

سُنیں یہ ساری باتیں شل کی اس نے متانت سے
تکلم کانیا اسلوب بدلا جلد حکمت سے

کہ پہلے مسکراہٹ لب پہ لے آئی مدبر سی
بن کر شکل اس کے بعد اپنی اک مفکر سی

ہوا گویا، کہ اے ناداں وہی منشا تو میرا ہے
مگر شمع دکا پر تیسری ہلکا سا اندھیرا ہے

کہ جو سب سے بڑا بلوان ہو سنسار کے اندر
اسی کو زیب دیتا ہے فقط یہ منصب اکبر

برکھا جیسے ہیں "رودھیر" کے اور اگن کے وایو
شری گھنیشام، کنتی پُتر کے ہیں قوت بازو

عمرای ع حکم دینے والا ع عقل کی روشنی

یہ سب بلوان سرچشمہ میں شکتی اور طاقت کے
یہ سارے لوگ جن کو فخر ہے رکھیاں بننے پر
یہ بابت سن کے درلودھن کی رہی ہو گیا آخر
مگر جو بیسرقہا دل میں نہ اس کو کر سکا ظاہر

ابھی سے لاف کرنے میں کیا حاصل رہے خوش

بنا جب شل اس کا سارھتی تو کرن خوش ہو کر
اسے رکھ پر چڑھا دیکھا تو کوروگن کے تیار
یہ عالم کرنے دیکھا تو بولا کس بدخوت سے
کہ جس جاشیام ہوتے میں وہیں تھی بے بس نفرت
مخاذ جنگ پر تم دیکھنا ارچن کو ماروں گا
جسے دیورج راجہ اندر دیکھیں تو ترپ جائیں
یہ ضرب اشل کہنے ہو چکی ہے میں بدل دوں گا
سیا ہوا چہرہ پاندو پہ ناکامی کی مل دوں گا

سے بازو لے نوڑ 'م' ام، بر = حکم دینے والا ملے ذکا، ہشعراء، علما = ایسے جتنے بھی الفاظ ہیں جن ترقی اردو کی سفارشات
کے تحت ان کی ہمزہ کو غیری ضروری قرار دیا گیا ہے

سر چہما = چرنا
پکر = پوتے
مکرجن = کرجانا

بہرے-ہستکوال =
سوامت کے لیے
کیتو-نیکوت = چمنڈ
جرب-ول-مسل =
کھاوت
نوسرت = ویکو، جیت

یہ سب بولوان سر چہما ہے شکتی اور طاقت کے
یہی پکر ہے کوجت کے، یہی مکرجن شوجات کے
یہ سارے لوگ جن کو فخر ہے رکھیاں بننے پر
مگر دک ت، جو بوجدیل بن گیا ہے شہر-نر ہو کر
یہ باتے سون کے دوجوہن کی راجی ہو گیا آخیر
مگر جو بے ر تھا دل میں، نہ اس کو کر سکا ظاہر

ابھی سے لاف کرنے میں ہے کیا حاصل بولے-خودسر

بنا جب شل اس کا سارھتی تو کرن خوش ہو کر
اسے رکھ پر چڑھا دیکھا تو کوروگن کے تیار
یہ عالم کرنے دیکھا تو بولا کس بدخوت سے
کہ جس جاشیام ہوتے میں وہیں تھی بے بس نفرت
مخاذ جنگ پر تم دیکھنا ارچن کو ماروں گا
جسے دیورج راجہ اندر دیکھیں تو ترپ جائیں
یہ ضرب اشل کہنے ہو چکی ہے میں بدل دوں گا
سیا ہوا چہرہ پاندو پہ ناکامی کی مل دوں گا

سُنی جب کُرن کی باتیں کہیں شل نے نہس کر
ابھی سے لاف کرنے میں ہے کیا حاصل بت خود سر

یہ شخی جنگ کے میدان میں سیری تم بھی دیکھیں گے
تری فنی صلاحیت کا وہ عالم بھی دیکھیں گے

نہ کر بکواس جب ارجن سے تیرا سامنا ہوگا

کلیجہ دونوں ہاتھوں سے تجھے پھر تھامنا ہوگا

بھیم کی شجاعت

بڑی شدت سے میدانِ و غایس جنگ جانی تھی
جنودِ کوروں پوری طسرج پاندوپ بھاری تھی

یدھشٹر کو پسینہ آ رہا تھا خوف و دہشت سے
اتر آیا تھا رتھ سے آج وہ بالوں کی شدت سے

یہ منظر بھیم نے دیکھا تعجب سے یدھشٹر کا
کہ چہرہ خوف سے اتر ہوا ہے اب ہنسنے کا

یہ عالم دیکھتے ہی انتہائی جوش میں آ کر
گرا سیکر وہ جھپٹا باز کی مانند کوروں پر

جہر بڑھتا اور ہنگامہ محشر نظر آتا
جہاں پڑتے قدم اس کے وہاں بھونپال آتا

بہادر کور اس کے سامنے آنے سے گھبراتے
بچ کر آنکھ اپنی دوسری جانب نکل جاتے

مگر وہ دندناتا کھپسر رہا تھا فیل کی مانند
دغا کے بحر میں بے خوف موجِ نیل کی مانند

جو آتا راہ میں اس کی فنا کے گھاٹ اتر جاتا
عدم کی راہ لیتا، دارِ فانی سے گزر جاتا

بھیم کی شجاعت

بڑی شدت سے میدانِ و غایس جنگ جانی تھی
جنودِ کوروں پوری طسرج پاندوپ بھاری تھی

یدھشٹر کو پسینہ آ رہا تھا خوف و دہشت سے
اتر آیا تھا رتھ سے آج وہ بالوں کی شدت سے

یہ منظر بھیم نے دیکھا تعجب سے یدھشٹر کا
کہ چہرہ خوف سے اتر ہوا ہے اب ہنسنے کا

یہ عالم دیکھتے ہی انتہائی جوش میں آ کر
گرا سیکر وہ جھپٹا باز کی مانند کوروں پر

جہر بڑھتا اور ہنگامہ محشر نظر آتا
جہاں پڑتے قدم اس کے وہاں بھونپال آتا

بہادر کور اس کے سامنے آنے سے گھبراتے
بچ کر آنکھ اپنی دوسری جانب نکل جاتے

مگر وہ دندناتا کھپسر رہا تھا فیل کی مانند
دغا کے بحر میں بے خوف موجِ نیل کی مانند

جو آتا راہ میں اس کی فنا کے گھاٹ اتر جاتا
عدم کی راہ لیتا، دارِ فانی سے گزر جاتا

جنودِ کوروں = کوروں
کی فوج

فنا = موت

تڑپتے تھے کہیں زخموں سے رن میں راکب مرکب
کہیں لٹھڑے ہوئے تھے خاک و خون میں صاحب منصب
کہیں تھے نند اور آپ نند، پاسی اور سن سنگی
پڑی تھیں لاشیں میدان میں سوپر و اوکرنچی کی
ہزاروں آج شیران و غلامے گئے رن میں
جو حفظ مالمقدم غرق تھے مولادو آہن میں
علاقہ اس کے بارہ بھائی درلودن بد اختر کے
پڑے تھے نیم عریاں بد عمل سنگرام میں کے

دُششاہن

کے فیرے-کیردار تک

نیہایت آج ہیبت ناک منظر تھا لڑائی کا
نیرالا دنگ تھا افواہ کی، جوڑ آج ماری کا
اچانک بھیم کے مددے-مکابیل آیا دُششاہن
مورسا رتھ پہ استادا تھا، اکل-آو-ہوش کا دشمن
خڑا تھا سامنے ہی، آج جالیم تان کر سنا
کیا دھاوا لگا کر بھیم نے، فیر ایک تھمنا
مگر فوراً ہی دُششاہن پھیل کر آگیا نیچے
بچائی جان اپنی، کاٹ کر کاوا ہوا پیچھے
مگر گزر گراں کی ضرب سے رتھ اس طرح ٹوٹا
کہ رتھ کے ساتھ رتھ والا غم آفاق سے چھوٹا
یہ دہشت ناک منظر دیکھتے ہی بھاگ دُششاہن
لیک کر اس کو پکڑا بھیم نے یہ کہہ کے اڑا دیا
کہاں جائے گا میرے ہاتھ سے بد بخت تو بچ کر
نہ چھوڑوں گا کسی بھی حال میں زندہ تھے مجھ سے

۱) استیلاہن، جُلم اور شکیں لکھ کر ہتھیار کیا گیا ہے

راکب-مرکب = چوڑا
اور سوار
خاک = مٹی

ہیفڑے-ما-تکدوم =
پہلے سے پڑھتیا
بد اختر = بد قسمت

مورسا = جڑا

نہایت آج ہیبت ناک منظر تھا لڑائی کا
نیرالا دنگ تھا افواہ کی، جوڑ آج ماری کا
اچانک بھیم کے مددے-مکابیل آیا دُششاہن
مورسا رتھ پہ استادا تھا، اکل-آو-ہوش کا دشمن
خڑا تھا سامنے ہی، آج جالیم تان کر سنا
کیا دھاوا لگا کر بھیم نے، فیر ایک تھمنا
مگر فوراً ہی دُششاہن پھیل کر آگیا نیچے
بچائی جان اپنی، کاٹ کر کاوا ہوا پیچھے
مگر گزر گراں کی ضرب سے رتھ اس طرح ٹوٹا
کہ رتھ کے ساتھ رتھ والا غم آفاق سے چھوٹا
یہ دہشت ناک منظر دیکھتے ہی بھاگ دُششاہن
لیک کر اس کو پکڑا بھیم نے یہ کہہ کے اڑا دیا
کہاں جائے گا میرے ہاتھ سے بد بخت تو بچ کر
نہ چھوڑوں گا کسی بھی حال میں زندہ تھے مجھ سے

دُششاہن کے فیرے-کیردار تک

نہایت آج ہیبت ناک منظر تھا لڑائی کا
نیرالا دنگ تھا افواہ کی، جوڑ آج ماری کا
اچانک بھیم کے مددے-مکابیل آیا دُششاہن
مورسا رتھ پہ استادا تھا، اکل-آو-ہوش کا دشمن
خڑا تھا سامنے ہی، آج جالیم تان کر سنا
کیا دھاوا لگا کر بھیم نے، فیر ایک تھمنا
مگر فوراً ہی دُششاہن پھیل کر آگیا نیچے
بچائی جان اپنی، کاٹ کر کاوا ہوا پیچھے
مگر گزر گراں کی ضرب سے رتھ اس طرح ٹوٹا
کہ رتھ کے ساتھ رتھ والا غم آفاق سے چھوٹا
یہ دہشت ناک منظر دیکھتے ہی بھاگ دُششاہن
لیک کر اس کو پکڑا بھیم نے یہ کہہ کے اڑا دیا
کہاں جائے گا میرے ہاتھ سے بد بخت تو بچ کر
نہ چھوڑوں گا کسی بھی حال میں زندہ تھے مجھ سے

۱) استیلاہن، جُلم اور شکیں لکھ کر ہتھیار کیا گیا ہے

یہ کہہ کر اس کو اس نے پتھری پر اس طرح پیٹھا کہ بیٹھا ٹیڑھ کی ہڈی میں اس کی زور کا جھٹکا
پھر اس کے بعد ہیکل بھیم فوراً چھا گیا اس پر اور اپنی انگلیاں پیوست کر دیں پیٹ کے اندر
لگا کر پوری قوت چیر ڈالا سینہ دشمن ترب لینے کی مہلت پاسکا مطلق نہ دشا شن
اور اس کے بعد رکھا ایک گھٹنا ناف دشمن پر کیا سینے میں اپنا ہاتھ داخل ہے جبکہ ہو کر
ٹٹولا چاروں جانب ہاتھ سے اور نر خرا پکڑا کیا مضبوط اپنا پنجہ اور اچھی طرح جکڑا
جکڑ کر دوسرا اک ہاتھ رکھ کر اس کی گردن پر بڑی قوت سے کھینچ اپنی جانب سنگدل بن کر
تو فوراً پھینچا دل اور جگر باہر نکل آیا دیا پھر اس کو جھٹکا قطع کر کے لطف سا پایا
بُریہ عضو منجملہ جو تھے اک ہاتھ میں اب تک
انہیں پھینک کاٹھلا رکھتا وہ اپنے ہاتھ میں کب تک

بھیم کا خون و شاشن پینے کی تربگی کی تکمیل

کیا اس نے مخاطب اپنی جانب لڑنے والوں کو پکارا پھرتیوں کو سورماؤں اور جیالوں کو
کہا تم کو تو باتیں یاد ہوں گی آج بھی ساری کہ تیرا سال پہلے اسے جو کی تھی دل آزاری
اسی نے چیر نیچالی کی کھینچی تھی سرِ محفل برہنہ اس کو کر دینے کی تھی سعی لا حاصل

پے و ست کر دی = چوسا دی

ناف = پेट

بوریہ اچھ = کٹے ہوئے
شیر کے ٹکڑے

دیل آجاری = دیل
دوکانا

بھیم کا، خوں-دو شاشن پینے کی प्रतिज्ञا کی تکمیل

کیا اس نے مخاطب، اپنی جانب لڑنے والوں کو پکارا
کھتریوں کو، سूरमाओं और जियालों को ॥
کہا تو تم کو تو باتیں یاد ہوں گی آج بھی ساری
کہ تیرا سال پہلے اسے جو کی تھی دل آزاری
کی تیرا سال پہلے، اس نے جو کی تھی دیل آجاری ॥
اسی نے چیر نیچالی کی، کھینچی تھی سرِ محفل
برہنہ اس کو کر دینے کی، تھی سعی لا حاصل



سُنو اب اپنی مےں پرتیجا کو پُری کرتا ہوں
 دُورے-مکسُود سے دامن، تَمَنناؤں کا بھرتا ہوں ۱۱
 یہ کہہ کر تین اَنجُل خوں نکالا اس کے سینے کا
 یہ کہہ کر تین اَنجُل خوں نکالا اس کے سینے کا ۱۱
 کدورت کی تپش کم ہو گئی کچھ خون پینے سے
 لگا کر تہقہ پھر سیم اتر اس کے سینے سے
 لبوں پر خون ایسا جم گیا تھا جیسے انگارا
 اور اس پر پھیرتا تھا وہ زباں لے لیکے چٹخارا
 پھر اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے ہی لوگ ڈرتے تھے
 کئی غش کھا کے گرتے تھے کئی دہشت سے مرنے تھے

کدورت = دُشمنی
 تپش = آناچ

ابس ہے سامنے اک شیر رو باہ کا اٹنا شہر کے رُباہ کا اڈنا

اُدھر مَر کر پڑا تھا، خاکی پر مگر دُشمن
 اُدھر تھا، کُرن کے فِر جُند کا، چکر مےں اب اڈنا ۱۱
 خدنگِ مرگ سے ارجن نے اس کے دست پکالے
 یہ عالم کُرن نے ارجن کا جب دیکھا تو جھنجھلایا
 کہا پھر شل سے ارجن کی جانب موڑ دے تھ کو
 یہ باتیں کُرن کی سُن کر کہا یوں شل نے ہنس کر
 اُدھر بجرنگ جی ہیں اور شری گھنشا ابزاری
 اُدھر بجرنگ جی ہیں اور شری گھنشا ابزاری ۱۱

اڈنا = سیتارا

خدنگ-مُگ = مَوت کے
 تیر
 دست-پا = ہاتھ پیر

پیر-نا-بالیگ = بڑا
 مگر کم اکل

ہیتکاری = دوست

سُنو اب اپنی مےں پرتیجا کو پُری کرتا ہوں
 دُورے-مکسُود سے دامن، تَمَنناؤں کا بھرتا ہوں ۱۱
 یہ کہہ کر تین اَنجُل خوں نکالا اس کے سینے کا
 یہ کہہ کر تین اَنجُل خوں نکالا اس کے سینے کا ۱۱
 کدورت کی تپش کم ہو گئی کچھ خون پینے سے
 لگا کر تہقہ پھر سیم اتر اس کے سینے سے
 لبوں پر خون ایسا جم گیا تھا جیسے انگارا
 اور اس پر پھیرتا تھا وہ زباں لے لیکے چٹخارا
 پھر اس کی سرخ آنکھیں دیکھتے ہی لوگ ڈرتے تھے
 کئی غش کھا کے گرتے تھے کئی دہشت سے مرنے تھے

عبث ہے سامنے اک شیر رو باہ کا اٹنا شہر کے رُباہ کا اڈنا

اُدھر مَر کر پڑا تھا، خاکی پر مگر دُشمن
 اُدھر تھا، کُرن کے فِر جُند کا، چکر مےں اب اڈنا ۱۱
 خدنگِ مرگ سے ارجن نے اس کے دست پکالے
 یہ عالم کُرن نے ارجن کا جب دیکھا تو جھنجھلایا
 کہا پھر شل سے ارجن کی جانب موڑ دے تھ کو
 یہ باتیں کُرن کی سُن کر کہا یوں شل نے ہنس کر
 اُدھر بجرنگ جی ہیں اور شری گھنشا ابزاری
 اُدھر بجرنگ جی ہیں اور شری گھنشا ابزاری ۱۱

۱ ستارا

پلٹ جا، وقت ہے، بیکار ہے ارجن اب لڑنا
 ابس ہے، سامنے دک شہر کے، روباہ کا اڑنا ॥

کبھی حالت میں ارجن پر وجے تو پانہیں سکتا
 یہ لوہے کا چنا، توجہ سے چبایا جا نہیں سکتا ॥

مگر زعم شجاعت میں خرد سے تھا وہ بیگانہ
 وہ بیٹا سورہ کا تھا، عبت تھا اس کو سمجھانا ॥

دھنوش اور بان لیکے آگیا وہ سامنے تن کر
 غرض آمادہ پیکار تھا با حسن کرد و منہ ॥

अर्जुन का रथ तीन कदम पीछे

उधर अर्जुन भी इस्तादा ही था गाण्डीव धनुष लेकर।
 और उसके रथ पे थे, बजरंग जी और श्याम मुरलीधर ॥

किया टनकार चिल्ला खींच कर, फिर दोनों शेरों ने।
 निकाले अपने अपने बाण, तरकश से दिलेरों ने ॥

खदंगे-आहनी जोड़े गए, कौसे-हिलाली से।
 नजर आते थे दोनों, वे जिगर और ला उवाली से ॥

उन्हें परवाह नहीं थी, अपने मरने और जीने की।
 न थी बहरे-वगा में फिर, जीवन के सफ़ीने की ॥

अचानक खिंच गई दोनों कमानें दूबदू होकर।
 निशाना लेके बान्धी शिस्त, दोनों ने ब कररोफ़र ॥

पड़ी ढीली यकायक, चुटकियों की उन की गिराई।
 फ़ज़ा में दोनों जानिब, एक बरकी रौ सी लहराई ॥

खदंगे-आहनी छूटा, तो जा बैठा निशाने पर।
 क़वाए जौहरी नावक, लिए पहुँचा ठिकाने पर ॥

अबस = बेकार
 रुबाह = भेड़िया

जोमे-शुजाअत = बहादुरी
 का गर्व

इस्तादा = खड़ा

कौसे-हिलाली = चंद्रमा
 जैसी मुड़ी हुई कमान

बहरे-वगा = जंग का
 समुद्र
 दूबदू = आमने सामने

गिराई = खिंचावट

बरकी रौ = बिजली की
 लहर

پلٹ جا، وقت ہے، بیکار ہے ارجن اب لڑنا
 عبت ہے سامنے اک شیر کے، روباہ کا اڑنا ॥

کبھی حالت میں ارجن پر وجے تو پانہیں سکتا
 یہ لوہے کا چنا، توجہ سے چبایا جا نہیں سکتا ॥

مگر زعم شجاعت میں خرد سے تھا وہ بیگانہ
 وہ بیٹا سورہ کا تھا، عبت تھا اس کو سمجھانا ॥

دھنوش اور بان لیکے آگیا وہ سامنے تن کر

غرض آمادہ پیکار تھا با حسن کرد و منہ

अर्जुन का रथ तीन कदम पीछे

ادھر ارجن بھی استادہ ہی تھا گادیو دھنوش لیکر
 اور اس کے رتھے پہ تھے بھرنگ جی اور شیا کرلی دھر

کیا شکا چلے کھینچ کر پھیر دونوں شیروں نے
 نکالے اپنے اپنے بان ترکش سے دلسیروں نے

خدنگ آہنی جوڑے گئے قوس ہلالی سے
 نظر آتے تھے دونوں بے جگر اور لالابالی سے

انہیں پروا نہیں تھی اپنے مرنے اور جینے کی
 نہ تھی بجز وفائیں منکر جیون کے سفینے کی

اچانک کھینچ گئیں دونوں کمانیں دودو سہو کر
 نشانہ لیکے باندھی شست دونوں بہ کرد و فر

پڑی دھیلی یکایک چٹکیوں کی ان کی گیسرائی
 فضا میں دونوں جانب ایک برقی روسی لہرائی

خدنگ آہنی چھوٹا تو جبا بیٹھا نشانے پر
 قوائے جوہری ناوک لے پہنچا ٹھکانے پر

ملہ نڈر، بے باک، دلسیر

پہی جِوے-خندگو-کرن، جس دم رथ पे अर्जुन के।
था यूँ तो, मालिके-सहगाने-आलम, रथ पे अर्जुन के॥
मगर पीछे हटाय़ा सह कदम रथ, शेर अफग़न ने।
दिखाया ज़बे-नावक का नज़ारा, मदे-खुश फन ने॥

कर्ण पर फूलों की बारिश

तहय्युर का सा आलम जहने-अर्जुन पर हुआ तारी।
कि जिस रथ पर बिराजे हों, श्री घनश्याम गिरधारी॥

वही रथ आज रण में, तीन पग हो जाएगा पीछे।
फ़क़त इक ज़बे-नावक ही से वह, हट जाएगा पीछे॥

यह बातें सोचकर दिल में, खलिश मैहसूस होती थी।
तबीयत उसकी इन बातों से कुछ मायूस होती थी॥

बिलआखिर, उसने पूछा श्याम से, ऐ कृष्ण बनवारी।
बताओ क्या है कारण, रथ के हट जाने का गिरधारी॥

अलावा इसके रथ के हटते ही धर्मात्माओं ने।
गुलों की, कर्ण पर बरसात की है, देवताओं ने॥

यह बातें सुन के अर्जुन से कहा घनश्याम ने हंस कर।
यही तो बात है, जो कह रहा है, हो के तू मुज़तर॥

कि मैं जिस रथ पे बैहूँ उसकी जब हो जाए यह दुर्गत।
समझ ले, कर्ण सा दुश्मन है कितना, बा सलाहियत॥

यही तो वजह है फूलों की बारिश उस पे होती है।
सईद और पाक रूहों की, नवाज़िश उस पे होती है॥

तेरा इस ज़िम्न में सन्देह अब बेकार है अर्जुन।
लगा दे जस्त, तन्नूरे-वगा तैयार है अर्जुन॥

ज़बे-खंदगे-कर्ण = कर्ण
के तीर की मार
मालिके-सहगाने-आलम
= तीनों लोक का
मालिक
ज़बे-नावक = तीर के
वार

ज़िम्न = विषय
तन्नूरे-वगा = जंग की
भट्टी

प्री ضرب خدنگ کرن، جس دم رثه په ارجن کے
مگر پیچھے ہٹایا سہ قدم رثه، شیر افکن نے
دکھایا ضرب ناوک کا نظارہ مرد خوش من نے

کرن پر پھولوں کی بارش

تحتیر، کا سا عالم ذہن ارجن پر ہوا طاری
کہ جس رثه پر برجے ہوں شری گھنشا اگر دھاری

دی رثه آج رن میں تین پگ ہو جائے گایچھے
فقط اک ضرب ناوک ہی سے وہ ہٹ آئی گایچھے

یہ باتیں سوچ کر دل میں خلش محسوس ہوتی تھی
طبیعت، اس کی ان باتوں سے کچھ مایوس مئی تھی

بالآخر اس نے پوچھا شیام سے اے کرن بوزاری
بتاؤ کیا ہے کارن رثه کے ہٹ جانے کا گردھاری

علاوہ اس کے رثه کے ہٹتے ہی دھرم ماتاؤں نے
گلوں کی، کرن پر برسات کی ہے دیوتاؤں نے

یہ باتیں سن کے ارجن کی، کہا گھنشا نے ہنس کر
یہی تو بات ہے جو کہہ رہا ہے ہو کے تو مضطر

کہ میں جس رثه پہ بیٹھوں اس کی جوب جائے ڈرگت
سمجھ لے کرن ساد شمن ہے کتنا باصلاحیت

یہی توجہ ہے پھولوں کی بارش اس پر ہوتی ہے
سعید اور پاک روتوں کی نوازش اس پر ہوتی ہے

ترا اس ضمن میں سندیہ اب بیکار ہے ارجن
لگاتے جست تنور و غاتیار ہے ارجن

دلاور کرن کے پانچ بان اُرجن کے سینے میں

مہاجے-جنگ پر ایک سمست نجرے رک گئی آکر۔
جہاں ایک مورچے پر لڑ رہی تھیں فوجیں بابکتر۔
سیپاہی جوش میں ایک دوسرے پر وار کرتے تھے۔
کبھی دوچار مل کر ایک پر یلف کرتے تھے۔
ہر ایک ان میں تناور تھا بہادر تھا دلاور تھا۔
جو تھنا پنج میں دوچار لڑائیوں پر سر برحق۔
غرض ہنگامہ بسیار چاروں سمت تھا جاری۔
اسی کے ساتھ خوفِ رگ بھی ہر دل پہ تھا طاری۔
کہیں شمشیر و خنجر لیکے تھا کوئی نبرد آرا۔
کوئی برہمی کا چرکا کھا کے مرجاتا تھا بیچارا۔
دھتوں کی گھڑ گڑاہٹ سے فضا تھی رقصِ رن کی۔
نکل جاتی تھی ضربِ گرز سنکر روح دشمن کی۔
لگاتے تھے دلیران و غارہ رہ کے جے کا۔
کہیں فیلوں کی چنگھاڑیں کہیں بجتے تھے نقارے۔
کبھی بالوں سے برکھا کا سماں آنکھوں میں پھر جاتا۔
خندگِ آتشیں سے آگ کا طوفان نظر آتا۔
کہیں تیغ و سپر تیشہ کے ٹکرانے کی جھنکاریں۔
کہیں قرنا کی آوازیں کہیں تانتوں کی ٹنکاریں۔
برابر جو کسی سے ہو رہے تھے وار میں۔
شناور غوطہ زن تھے جنگ کے پُر ہول طوفان میں۔
اچانک پانچ ناوک کرن کی چھوٹے کمانی سے۔
بڑے ارجن کی جانب پوری تیزی اور روانی سے۔

لا ششکھ

دلاور کرن کے پانچ بان

ارجن کے سینے میں

مہاجے-جنگ پر ایک سمست نجرے رک گئی آکر۔
جہاں ایک مورچے پر لڑ رہی تھیں فوجیں بابکتر۔
سیپاہی جوش میں ایک دوسرے پر وار کرتے تھے۔
کبھی دوچار مل کر ایک پر یلف کرتے تھے۔
ہر ایک ان میں تناور تھا بہادر تھا دلاور تھا۔
جو تھنا پنج میں دوچار لڑائیوں پر سر برحق۔
غرض ہنگامہ بسیار چاروں سمت تھا جاری۔
اسی کے ساتھ خوفِ رگ بھی ہر دل پہ تھا طاری۔
کہیں شمشیر و خنجر لیکے تھا کوئی نبرد آرا۔
کوئی برہمی کا چرکا کھا کے مرجاتا تھا بیچارا۔
دھتوں کی گھڑ گڑاہٹ سے فضا تھی رقصِ رن کی۔
نکل جاتی تھی ضربِ گرز سنکر روح دشمن کی۔
لگاتے تھے دلیران و غارہ رہ کے جے کا۔
کہیں فیلوں کی چنگھاڑیں کہیں بجتے تھے نقارے۔
کبھی بالوں سے برکھا کا سماں آنکھوں میں پھر جاتا۔
خندگِ آتشیں سے آگ کا طوفان نظر آتا۔
کہیں تیغ و سپر تیشہ کے ٹکرانے کی جھنکاریں۔
کہیں قرنا کی آوازیں کہیں تانتوں کی ٹنکاریں۔
برابر جو کسی سے ہو رہے تھے وار میں۔
شناور غوطہ زن تھے جنگ کے پُر ہول طوفان میں۔
اچانک پانچ ناوک کرن کی چھوٹے کمانی سے۔
بڑے ارجن کی جانب پوری تیزی اور روانی سے۔

یلتگار = ہمتا

مورتدش = بھاری ہوئی

کرنا = گھنٹا

شناور = تیراک

پڑا جس وقت ناوک شیر دل ارجن کے سینے پر
پسینا آ گیا اور رہ گیا دلچسپ چکر اکر

کرن کے رتھ کا چاک پृथوی کے سینے میں

اسے جب ہوش آیا تو نہایت غیظ میں آکر
انہی تیسروں نے کافی کرن کو نقصان پہنچایا
علاوہ دوسرا اک بان مارا جوش میں آکر
گرجا بان دھرتی پر تو وہ پاتاں تک پہنچا
بڑھا پھر کرن کا زرین رتھ سنگرام کے اندر
کہ گھوڑوں نے لگایا زور رتھ کو کھینچ ہی لیں گے
یہ صورت کرن نے دیکھی تو کو دارتھ سے دھرتی پر
ذرا سادہ لیا اور پھر یکایک جوش میں اٹھا
کہ جیسے رتھ کے چکے کو زمیں سے کھینچ ہی لے گا

مگر "پھر غور سے دوبارہ اس نے چاک کو دیکھا
جہاں دھرتی نے اس کے رتھ کو مضبوطی سے جکڑا تھا

لے عاجز ہونا

نیہایت گہرا = بہت
گہرے میں

نہیے-ڈکبال = ہمارے
کا سورا
جڑیں = سونہرا

جھ ہو کر = بے بس
ہو کر



پھنسا ہے پر تھوی میں میرا تھ سو مادم لے

پھر اس کے بعد اپنی پیٹھ چکے کی طرف کر کے گھمایا اپنے دونوں ہاتھوں کو اور کر لیا پیچھے
 اسی عالم میں پھر اس نے لگایا زور بازو کا پہلے کو پھر اپنے آہنی پنجوں میں لے آیا
 پھر مل کر کھا گئی بل بازوئے شہزاد کی پھلی ابھر آئیں رگیں شدت سے سینہ اور گردن کی
 عرق آلودہ پیشانی ہوئی لیکن نہ رکھ نکلا لگایا اس نے زور اتنا پسینے میں نہا بیٹھا
 کر شناسی نے دیکھا کرن کو جب ایسے عالم میں کہا! ڈوبا ہے ارجن فکر کے کس بحرِ قلزمیں
 پھنسنے ہیں پر تھوی میں رکھ کے دونوں چاک ارجن نہتا ہو چکا ہے کرن سا چالاک اے ارجن
 اٹھاتیر وکماں اور چھید دے اب کرن کا سینہ بھرا ہے پانڈوؤں کے واسطے جس میں بہت کینہ
 سنی جس وقت کیشو مورتی کی کرن نے باتیں سمجھ میں آگئی تھیں پھل کپٹ اور مکر کی گھاتیں
 پکارا کرن نے، ارجن شما کر اور ذرا دم لے پھنسا ہے پر تھوی میں میرا تھ سو مادم لے
 کرے یورش نہتوں پر، یہ شیوا کب ہے مردوں کا طریقہ یہ ہے سفاکوں کا اور آوارہ گردوں کا
 تجھ میں جانتا ہوں، تو نہ کا رہے، نہ بزدل ہے نہشتے پر کرے گا دار، یہ تو اور مشکل ہے
 علاوہ اس کے میں اے شیوا! ہرنے سے نہیں ڈرتا ادا لے فرض حق کو، پورا کرنے سے نہیں ڈرتا

فنسا ہے پृثوی میں मेरा रथ ऐ सूरमा दम ले

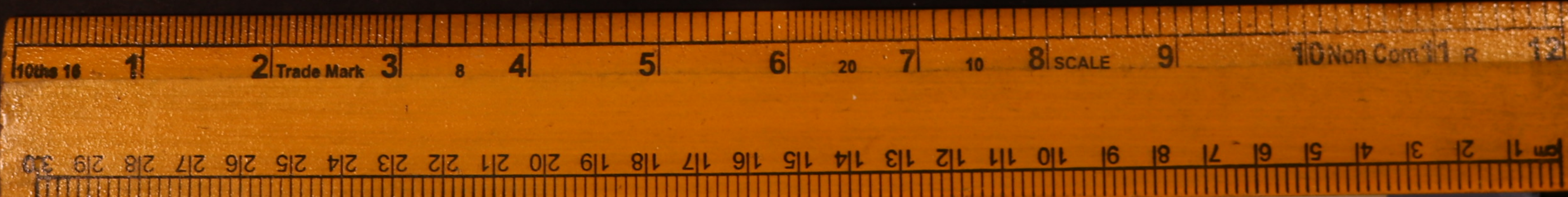
فیر उसके बाद अपनी पीठ, चक्के की तरफ करके। घुमाया अपने दोनों हाथों को, और कर लिया पीछे॥
 पहिये को फिर अपने, आहनी پنجों में ले आया। इसी आलम में फिर उस ने लगाया जोर बाजू का॥
 फड़क कर खा गयी बल, बाजूए-शह जोर की मछली। उभर आयी रों शिदत से, सीना और गर्दन की॥
 अरक आलूदा पेशानी हुई, लेकिन न रथ निकला। लगाया उस ने जोर इतना, पसीने में नहा बैठा॥
 कृष्णा जी ने देखा, कर्ण को जब ऐसे आलम में। कहा! डूबा है अर्जुन, फिर के किस बहरे-कुलजम में॥
 फंसे हैं पृथ्वी में, रथ के दोनों चाक, ऐ अर्जुन। निहत्ता हो चुका है, कर्ण सा चालाक, ऐ अर्जुन॥
 उठा तीरो-कमाँ, और छेद दे, अब कर्ण का सीना। भरा है पांडवों के वास्ते, जिस में बहुत कीना॥
 सुनी जिस वक्त, केशवमूर्ति की कर्ण ने बातें। समझ में आ गई थीं, छल कपट और मक्र की घातें॥
 पुकारा कर्ण ने अर्जुन क्षमाकर, और जरा दम ले। फंसा है पृथ्वी में मेरा रथ, ऐ सूरमा दम ले॥
 करे यूरिश निहत्तों पर, यह शेवा कब है मर्दों का। तरीका यह है सफ़ाकों का, और आवारा गर्दों का॥
 तुझे मैं जानता हूँ, तू न कायर है, न बुजदिल है। निहत्ते पर करेगा वार, यह तो और मुश्किल है॥
 अलावा इस के मैं ऐ श्याम, मरने से नहीं डरता। अदाएँ फर्जे-हक को, पूरा करने से नहीं डरता॥

बाजूए-शह जोर =
बहादुर کے ہاتھ

अरक आलूदा = पसینے
में भिगा हुआ

बहरे-कुलजम = समुद्र

शेवा = डंग
सफ़ाक = हत्यारा



مجھے معلوم ہے جو دیر مڑتا ہے سرسید اس سسورگی ہوتا ہے مسیر اعتقیدہ اور ہے ایمان

علاوہ اس کے مجھ کو دھرم سے ہٹ کر نہ تم مارو

یہ بازی جیت کر سچائی کی بازی نہ تم ہارو

بہت دن بعد ڈالا دھرم نے دل میں تیرے ڈیرا

شری گھنشا جی نے کرن کی باتیں سنیں جس دم
کہ جب پانڈو کو لاکھی گھر میں تم سب نے جلایا تھا
بتاؤ تو جو جیتا تھا کیا سچائی سے تم نے
علاوہ حیرت لوگوں نے پچالی کی کھینچی تھی
تجھے اس وقت اپنے دھرم کا مطلق نہ ہوش آیا
نہ سچائی کی غیبت اور جیت ہی کو جوش آیا

بتا اے کرن آخر کل کہاں تھا دھرم یہ تیرا

بہت دن بعد ڈالا دھرم نے دل میں تیرے ڈیرا

مجھے مالوم ہے، جو ویر مارتا ہے سرے-میدان
سورگی ہو تا ہے، مہرا اکیلا اور ہے ایمان

الٹاوا اس کے مڈھ کو، دھرم سے ہٹ کر نہ تم مارو
یہ باجی جیت کر، سچائی کی باجی نہ تم ہارو

بہت دن بعد ڈالا دھرم نے دل میں تیرے ڈیرا

شری گھنشا جی نے، کرم کی باتیں سنی جس دم
کہ جب پانڈو کو لاکھی گھر میں تم سب نے جلایا تھا

بتاؤ تو جو جیتا تھا کیا سچائی سے تم نے
علاوہ حیرت لوگوں نے پچالی کی کھینچی تھی

تجھے اس وقت اپنے دھرم کا مطلق نہ ہوش آیا
نہ سچائی کی غیبت اور جیت ہی کو جوش آیا

بتا اے کرن آخر کل کہاں تھا دھرم یہ تیرا
بہت دن بعد ڈالا دھرم نے دل میں تیرے ڈیرا

تجھے اس وقت اپنے دھرم کا مطلق نہ ہوش آیا
نہ سچائی کی غیبت اور جیت ہی کو جوش آیا

بتا اے کرن آخر کل کہاں تھا دھرم یہ تیرا
بہت دن بعد ڈالا دھرم نے دل میں تیرے ڈیرا

گہرے اور ہمیات =
شرم اور لاج



مौजूے یوریش پر شری غنشیام اور ارجن میں بحث

فیر اسکے باد ہی، رنکھتر میں مویجے یوریش پر۔
شری غنشیام اور ارجن میں، ٹھہری بھس یھ آکر۔

کیشن کہتے تھے، ارجن وار کر موقع غنیمت ہے۔
مگر ارجن یہ بولا، بوجدیلی کی یہ الامت ہے۔

کیشن بولے کہ ارجن، کرن اب بالکل نہتا ہے۔
کھا ارجن نے یہ تو، سرفی نا مڈوں کا شوا ہے۔

کیشن بولے اے ارجن دیکھ ساری عسروئیگا۔
کھا ارجن نے، داگے-بوجدیلی کو کون دھوے گا۔

کیشن بولے یہ موقع ہاتھ دوبارہ نہ آئے گا۔
کھا ارجن نے، اب ہتھیار بزدل ہی اٹھائے گا۔

کیشن بولے لڑائی میں ہے جائز مکرو عیاری۔
کھا ارجن نے، جیہ کب دیتی ہے مککاری۔

کیشن بولے کہ سورج دیوتا کا کرن بیٹا ہے۔
کھا ارجن نے ہوگا، مجھ سے اس کا کیا علاقہ ہے۔

کیشن بولے کہ ناداں اس طرح تو مارا جائے گا۔
کھا ارجن نے موقع آئے گا تو دیکھا جائے گا۔

کیشن بولے نہ ہو معسرورتو اپنی شجاعت پر۔
کھا ارجن نے مجھ کو ناز ہے ایشور کی رحمت پر۔

کیشن بولے کہ میں خود ہی تو ہوں اوتار ایشور کا۔
کھا ارجن نے بیشک آپ پر دتھواس ہے میرا۔

کیشن بولے اگر مجھ پر ترا دتھواس پختہ ہے۔
تو میرے حکم سے پھر کس لیے اسکار کرتا ہے۔

اٹھاتیر وگاں تو، ورنہ پچھتائے گا جیون بھر۔
جلادے دیکھتا کیا ہے چڑھا کر توں چھاتی پر۔

مویجے یوریش = ہملے کے
ویسے میں

مکرو-اویاری = کل
کپٹ

شوجاات = بھادوری

پولتا = منجھوت

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیشن بولے اگر، اس پر تیرا ویسواس پولتا ہے۔
تو میرے حکم سے فیر، کس لیے انکار کرتا ہے۔

کیا دھرم کا پالنا ایسا دھرم کا پالنا

اس اثنائ میں نکل آیا تھا تھکا چاک دھرتی سے
چلایا اس کے فوراً بعد اس نے تیرا ک ایسا
بڑھا جب تیرا رجن کی طرف کیلکنت سرعت سے
ضرناؤک نامانی نے ارجن کو نہ پہنچا یا!
بہت نزدیک ارجن کے گرجا جب بان رن میں
چلایا دوسرا پھر بان اس نے مشتعل ہو کر
اسی انداز سے کرتے رہے جنگ و جدل دونوں
اچانک پرتھوی نے پھر سے پکڑا کرن کے رتھ کو
نظر آئی اس عالم میں، اسے تو نہ فتنہ جنگی
معاً اس نے اٹھایا فائدہ کمزور پہلو سے
تقاضہ تھا تدبیر کا، نہ ہوتا خیر یورش میں
بس اتنا سوچ کر ارجن نے رخ سمت کشن موڑا

اسنا = مودت

زیر ناوک نوما افری
= ساپ کے سامان تیر سے
ہانی

اسپات = لوتا

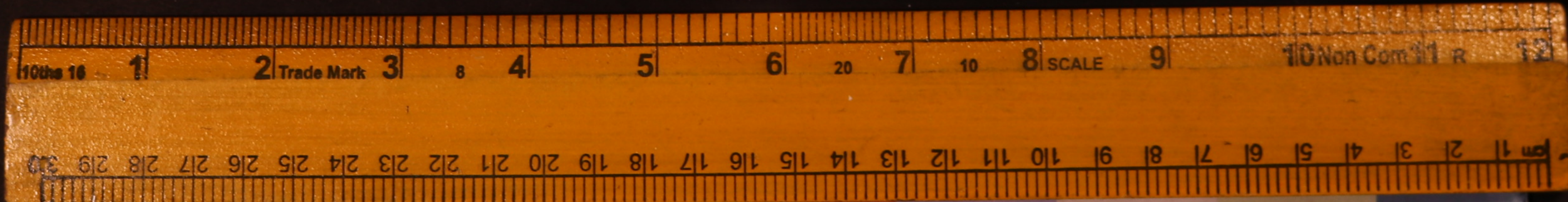
مونا فزات = فایدا

تاککوف = رکنا،
ٹھہرنا
تاخیر = دیر

کیا دھرم کا پالنا ایسا دھرم کا پالنا

اچک کر پنے رتھ پر چڑھ گیا پھر کرن خوش ہو کر
حقیقت میں وہ انہی تھا مگر تھا تیر کے جیسا
تو رتھ کو شیا نے نیچے دبایا فرط غلبت سے
مگر وہ خود ہی ظالم موت کے منہ میں چلا آیا
تو اس کو ٹکرے ٹکرے کر دیا ارجن نے اچھن میں
کہ جس سے کٹ گیا اسپات کا اسکا ملک یکسر
فنون جنگ میں اک دوسرے کے تھے بدل دھن
شکجہ بن گئی اور خوب جبر کر کرن کے رتھ کو
بلا سے ہو گئی ہو، جارحیت، بعد میں ننگی
توقف ایسے عالم میں، تھا باہر اسکے قابو سے
نہاں تھی اک مکمل فتح کی تعبیر یورش میں
اشارہ ان کا ملے ہی ماں میں تیر کو جوڑا

ل لوبا



کماؤں خییچی نشانہ لے کے اس نے، اتنی شدت سے۔
 کی جب ڈیلی پڑی چوٹکی، تو نیکلا تیر سورج سے۔
 ترانہ بن گیا، ناوک فغان کا، تیر سینی میں۔
 لگی ایک ضرب ایسی سخت دل کے آگینے میں۔
 کی فوراً گر پڑا غش کھا کے رن میں کرن سا خوش فن۔
 کیا دھرماتاؤں نے کچھ ایسا دھرم کا پالن۔

شدت، سورج = تیر

ناوک فغان = تیر
 چلنے والا
 گش خا کے = چکرا کر،
 بے ہوش ہو کر

مرا ہے کর্ণ سا مردہ-جری उसके ہیں، छे कारण

ہوئے مسرور پانڈو کرن کے غش کھا کے گرتے۔
 کی محسوس کی ارجن نے اپنے دل کے کینے میں۔
 کہا پھر اس نے کیشو مورتی سے فخر یہ نہیں کر۔
 شری گھنشا م بولے موکھوں جیسی نہ کر باتیں۔
 مرا ہے کرن سامر جری اس کے ہیں چھ کارن۔
 بتاتا ہوں تجھے، تو غور سے سن عقل کے دشمن۔
 سبب پہلا ہے اس کا، پرتھوی کار تھپکڑ لینا۔
 کوچ کا اس کے تھپن جانا ہے اس کا تیسرا کارن۔
 ہے چوتھی وجہ پرشورام کی نفرین اے راجن۔
 سبب ہے پانچواں میرا فریب اور پھل کپٹ کرنا۔
 چھٹا کارن ہے تیری دشمنی بس کرن کا مرنا۔

مسرور = خوش

کماؤں خییچی نشانہ لے کے اس نے، اتنی شدت سے۔
 کی جب ڈیلی پڑی چوٹکی، تو نیکلا تیر سورج سے۔
 ترانہ بن گیا، ناوک فغان کا، تیر سینی میں۔
 لگی ایک ضرب ایسی سخت دل کے آگینے میں۔
 کی فوراً گر پڑا غش کھا کے رن میں کرن سا خوش فن۔
 کیا دھرماتاؤں نے کچھ ایسا دھرم کا پالن۔

مرا ہے کرن سامر جری اس کے ہیں چھ کارن

ہوئے مسرور پانڈو کرن کے غش کھا کے گرتے۔
 کی محسوس کی ارجن نے اپنے دل کے کینے میں۔
 کہا پھر اس نے کیشو مورتی سے فخر یہ نہیں کر۔
 شری گھنشا م بولے موکھوں جیسی نہ کر باتیں۔
 مرا ہے کرن سامر جری اس کے ہیں چھ کارن۔
 بتاتا ہوں تجھے، تو غور سے سن عقل کے دشمن۔
 سبب پہلا ہے اس کا، پرتھوی کار تھپکڑ لینا۔
 کوچ کا اس کے تھپن جانا ہے اس کا تیسرا کارن۔
 ہے چوتھی وجہ پرشورام کی نفرین اے راجن۔
 سبب ہے پانچواں میرا فریب اور پھل کپٹ کرنا۔
 چھٹا کارن ہے تیری دشمنی بس کرن کا مرنا۔



علاوہ اس کے ارجن کرن ہے ماہر خوش فن جو اگلے جنم میں بالی تھا، اور تھا، اک بڑا دشمن
اسی بالی کو اگلے جنم میں بھی میں نے مارا تھا ادھرمی روپ سے اس کو فن کے گھاٹ اتارا تھا
یہاں بھی یہ ادھرمی روپ مارا گیا رن میں
لکھا تھا اس کا مرنا، اس طرح ہی دونوں جنم میں

کرن اور کنتی

حکایت کرن سے مشہور ہے وہ ایک دانی تھا سخاوت میں کوئی ہمسرتھا اس کا اور نہ ثانی تھا
چلا تھا سلسلہ جب دونوں منزل میں لڑائی کا دلوں میں پل رہا تھا حوصلہ زور آزمائی کا
بروئے کرن اس اثناء میں کنتی ایک دن آئی زبان پر حرف مطلب انتہائی پیار سے لائی
کیرے لال تو، جو سوریہ کا چپ کرتا ہے اور ان کے لطف سے جو دامن مقصود بھرتا ہے
انہیں کا پتر ہے تو، اور میں ہوں والدہ تیسری میں سچ کہتی ہوں تو پید ا ہوا ہے کوکھ سے میری
گواہی سوریہ دیں گے تو ان سے پوچھ لے بیٹا میں جو کہتی ہوں میری بات پر تو بھیاں دے بیٹا
یہ بھسٹر اور پانچوں پانڈواں سب میرے بھائی ہیں ترے دمساز ہیں، ہمد میں اور تیرے فدائی ہیں
یہ سنکر کرن بولا آج جو میکھر بھر دسہ پر لڑائی کیلئے نکلا ہے میداں میں، مگر کس کر

اٹاوا اسکے ارجن، کرن ہے وہ ماہر خوش فن۔
جو اگلے جنم میں بالی تھا، اور تھا، اک بڑا دشمن۔
اسی بالی کو اگلے جنم میں بھی، میں نے مارا تھا۔
ادھرمی روپ سے اس کو، فنا کے گھاٹ اتارا تھا۔
یہاں بھی یہ ادھرمی روپ سے، مارا گیا رن میں۔
لکھا تھا اس کا مرنا، اس طرح ہی دونوں جنم میں۔

کرن اور کنتی

ہیکایت کرن سے مشہور ہے وہ ایک دانی تھا۔
سخاوت میں کوئی ہمسرتھا اس کا اور نہ ثانی تھا۔
چلا تھا سلسلہ جب دونوں منزل میں لڑائی کا۔
دلوں میں پل رہا تھا حوصلہ زور آزمائی کا۔
بروئے کرن اس اثناء میں کنتی ایک دن آئی۔
زبان پر حرف مطلب انتہائی پیار سے لائی۔
کیرے لال تو، جو سوریہ کا چپ کرتا ہے۔
اور ان کے لطف سے جو دامن مقصود بھرتا ہے۔
انہیں کا پتر ہے تو، اور میں ہوں والدہ تیسری۔
میں سچ کہتی ہوں تو پید ا ہوا ہے کوکھ سے میری۔
گواہی سوریہ دیں گے تو ان سے پوچھ لے بیٹا۔
میں جو کہتی ہوں میری بات پر تو بھیاں دے بیٹا۔
یہ بھسٹر اور پانچوں پانڈواں سب میرے بھائی ہیں۔
ترے دمساز ہیں، ہمد میں اور تیرے فدائی ہیں۔
یہ سنکر کرن بولا آج جو میکھر بھر دسہ پر۔
لڑائی کیلئے نکلا ہے میداں میں، مگر کس کر۔

ہیکایت = کیسٹا

دامنے-مکسود = अभिप्रेत

دمساز = घनिष्ट, मित्र
ہمد = घनिष्ट, मित्र

۱۔ اُسے میں چھوڑ کر سنسار کو کیا منہ دکھاؤں گا
 یہ کالک منہ پہ کیسے بے وفائی کی لگاؤں گا
 مجھے دنیا کے گی پاندؤں کے خوف دہشت سے
 بچایا کرن نے دامن و غنا گاہ ہلاکت سے
 دگر اس کے، کیا ہے کورواں سے میں نے تپتیاں
 وجہ پاندؤں پہ دلوؤں کا تمکو، جیت کر مہیاں
 اگر میں مان بھی جاؤں تو کرپا، بھیشم اور اسنوت
 لڑیں گے یہ، انھیں روکے گی آخر کو نسی طاقت
 مرا منشا ہے مجھ کو لیکے جو چھ پتر ہیں تیرے
 سمجھ کوروں کو تو ویسے ہی یہ سونپتر ہیں میرے
 علاوہ اس کے دونوں میں وہاں کافی ہوئیں باتیں
 نتیجے میں سنائی کرن نے ماتا کو صرسلواتیں

غرض کنتی بہت مایوس ہو کر اپنے گھر آئی
 مگر ممتا نے دل میں اک خلش پیمان کی پائی

دکھائی شان ایسی دھرم کی دھرماتماؤں نے

حقیقت میں بہت ہیں کرن کے اسباب کے
 ادھرمی روپ میں، شیرازہ، ہستی بکھرنے کے
 کوچ کنڈل جو تھا پیدائشی وردان سورج کا
 نمایاں جس سے تھا ایک ایک گوشہ اسکی سج و سج کا
 کوچ کیا تھا؟ دفاعی شے تھی اک روشن کی صورت میں
 ذریعہ تھا پچاؤ کا و غنا گاہ شجاعت میں
 اُسے ارجن کے والد اندرجی نے چھل کپٹ کر کے
 کوچ کنڈل کو حاصل کر لیا بہرہ روپ اک بھر کے

دیرवाई شان ایسی دھرم کی دھرماتماؤں نے

ہکیکت میں بہت ہیں، کرن کے اسباب کے
 ادھرمی روپ میں، شیرازہ، ہستی بکھرنے کے
 کونچ کنڈل جو تھا پیدائشی وردان سورج کا
 نمایاں جس سے تھا ایک ایک گوشہ اسکی سج و سج کا
 کونچ کیا تھا؟ دفاعی شے تھی اک روشن کی صورت میں
 ذریعہ تھا پچاؤ کا و غنا گاہ شجاعت میں
 اُسے ارجن کے والد اندرجی نے چھل کپٹ کر کے
 کوچ کنڈل کو حاصل کر لیا بہرہ روپ اک بھر کے

پہماں = وادا

مہشا = ڈراوا

سولواتے = ساری ساری

نومایاں = جاہیر

وگا گاہے-شوجا ات =
 میدانے جنگ

بنا کر برہمن کا روپ پہنچے کرن کے در پر وہاں سے اندر لے آئے کوچ کنڈل کو ہتیا کر
دکھائی شان ایسی دھرم کی دھرم تاروں نے ادھرم پن سے مارا کرن کو ان ناخداؤں نے
اگر یہ قیمتی شے اس طرح پھینکی نہیں جاتی
تو میدان و غامیں اس کو ہرگز یوں موت آتی

مگر اک قوت برداشت کا نظارہ دکھایا

دروہ چاریہ سے کرن نے اک دن کہا اگر برہمن شتر سکھلا کر کریں احسان اک عجیب
دروہ نے کیا انکار اس فن کو سکھانے سے اٹھا مایوس ہو کر کرن ، ان کے آستانے سے
وہاں سے کرن پر شورام کے استھان پر پہنچا بتا کر برہمن خود کو تلمذ کا شرف چاہا
برہمن شتر پر شورام نے سکھلا دیا اس کو برہمن جان کر ہر ایک گربہ تلمذ دیا اس کو
اسی اثناء میں اک دن پیش آیا ایسا منظر گرد و جی سو رہے تھے کرن کے زانوؤں پہ سر رکھ کر
کہیں سے ایک کیرازیر زانو کرن کے آیا کیا سورخ زانو میں بہت دکھ اس نے پہنچایا
مگر جنبش نہ کی یہ سوچ کر مرد دلادرنے گرد کی آنکھ کھل جائے نہ میرے ہلنے جلنے سے
یہاں تک دوسری جانب سے وہ کیرا نکل آیا مگر اک قوت برداشت کا نظارہ دکھلایا

بنا کر براہمن کا روپ پہنچے کرن کے در پر وہاں سے اندر لے آئے کوچ کنڈل کو ہتیا کر
دکھائی شان ایسی دھرم کی دھرم تاروں نے ادھرم پن سے مارا کرن کو ان ناخداؤں نے
اگر یہ قیمتی شے اس طرح پھینکی نہیں جاتی
تو میدان و غامیں اس کو ہرگز یوں موت آتی

مگر اک قوت برداشت کا نظارہ دکھایا

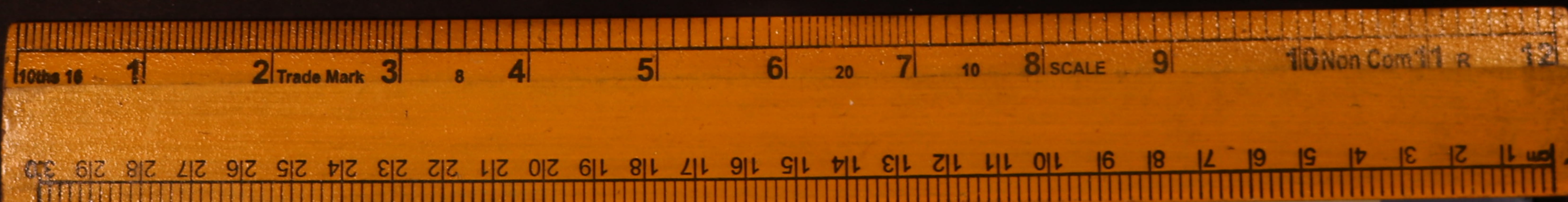
دروہ چاریہ سے کرن نے اک دن کہا اگر برہمن شتر سکھلا کر کریں احسان اک عجیب
دروہ نے کیا انکار اس فن کو سکھانے سے اٹھا مایوس ہو کر کرن ، ان کے آستانے سے
وہاں سے کرن پر شورام کے استھان پر پہنچا بتا کر برہمن خود کو تلمذ کا شرف چاہا
برہمن شتر پر شورام نے سکھلا دیا اس کو برہمن جان کر ہر ایک گربہ تلمذ دیا اس کو
اسی اثناء میں اک دن پیش آیا ایسا منظر گرد و جی سو رہے تھے کرن کے زانوؤں پہ سر رکھ کر
کہیں سے ایک کیرازیر زانو کرن کے آیا کیا سورخ زانو میں بہت دکھ اس نے پہنچایا
مگر جنبش نہ کی یہ سوچ کر مرد دلادرنے گرد کی آنکھ کھل جائے نہ میرے ہلنے جلنے سے
یہاں تک دوسری جانب سے وہ کیرا نکل آیا مگر اک قوت برداشت کا نظارہ دکھلایا

کیمٹی جی = مہنگی بستی

مایوس = نیراش
آستانے = دروازہ

تلمذ کا شرف =
چلنا بڑھنے کی عجزت

جیرے جانو = مانڈی کے نیچے



خوتی جب آئیں پرشورام جی کی خواب غفلت سے
تو دیکھا کর্ণ کے جانو سے خوں بہتا ہے شیدت سے ۱۱

گھرنے کর্ণ سے پوچھا کہ آخر یہ ہوا کیا ہے
تیرا جانو ہے خوں سے تر-بتر یہ ماجرا کیا ہے ۱۱

بتایا کর্ণ نے جب واقعہ تو لو لے پرشورام
کہ تیری قوت برداشت پر اب شک ہے مجھ کو بھی ۱۱

تو چھتری ہو تو سکتا ہے برہمن ہو نہیں سکتا
برہمن سے محل سن اے پرفن ہو نہیں سکتا ۱۱

غرض جو کچھ سکھائی تھی گرو نے دیا اس کو
وہ سب کچھ چھین گئی، آخر نہ کچھ بھی مل سکا ۱۱

کبھی प्रतिज्ञا کو بھنگ اپنی وہ نہیں کرتا

یہاں تھے گفنگو میں محرابن اور گردھاری
اُدھر پہنچا جہاں تھا کرن، درلودھن بھدراری ۱۱

کہارو، رو کے درلودھن نے مارے شیر و غار میں
پڑا ہے بے حس و حرکت نہیں کیا تن میں ۱۱

کھڑا ہو، جنگ کر، چھتری تو مگر بھی نہیں مرتا
کبھی پر تل گیا کو بھنگ اپنی وہ نہیں کرتا ۱۱

ترے بن، کرن میری فوج کی ہے آج یہ حالت
کہ ہو جاتی ہے جیسے بن پتی کے بیاہتا عورت ۱۱

علاوہ اس کے شوبھارات کی ہوتی سیماروں سے
بنا سورج کے دن بے لطف ہوتا ہے نظاروں ۱۱

اسی پر کار بھج بن میری سینا کا ہے اب عالم
ترے دھرتی پہ گرنے سے پیار ہے فوج میں ماتم ۱۱

شیدت = تیزی

تر-بتر = بھیجا ہوا
جانو = ران

کھوتے-برداشت = سہن
کرنے کی شکتی

کھلی جب آنکھ پر شورام جی کی خواب غفلت سے
تو دیکھا کرن کے زانو سے خوں بہتا شیدت سے ۱۱

گرو نے کرن سے پوچھا کہ آخر یہ ہوا کیا ہے
ترا زانو ہے خوں سے تر بتر یہ ماجرا کیا ہے ۱۱

بتایا کرن نے جب واقعہ تو لو لے پرشورام
کہ تیری قوت برداشت پر اب شک ہے مجھ کو بھی ۱۱

تو چھتری ہو تو سکتا ہے برہمن ہو نہیں سکتا
برہمن سے محل سن اے پرفن ہو نہیں سکتا ۱۱

غرض جو کچھ سکھائی تھی گرو نے دیا اس کو

وہ سب کچھ چھین گئی، آخر نہ کچھ بھی مل سکا

کبھی پر تل گیا کو بھنگ اپنی وہ نہیں کرتا

یہاں تھے گفنگو میں محرابن اور گردھاری
اُدھر پہنچا جہاں تھا کرن، درلودھن بھدراری ۱۱

کہارو، رو کے درلودھن نے مارے شیر و غار میں
پڑا ہے بے حس و حرکت نہیں کیا تن میں ۱۱

کھڑا ہو، جنگ کر، چھتری تو مگر بھی نہیں مرتا
کبھی پر تل گیا کو بھنگ اپنی وہ نہیں کرتا ۱۱

ترے بن، کرن میری فوج کی ہے آج یہ حالت
کہ ہو جاتی ہے جیسے بن پتی کے بیاہتا عورت ۱۱

علاوہ اس کے شوبھارات کی ہوتی سیماروں سے
بنا سورج کے دن بے لطف ہوتا ہے نظاروں ۱۱

اسی پر کار بھج بن میری سینا کا ہے اب عالم
ترے دھرتی پہ گرنے سے پیار ہے فوج میں ماتم ۱۱

یہ کہہ کر خوب دھڑکیں مار کر روتا تھا دیو دھن
مُنہ اپنا آنسوؤں سے دم بدم دھوتا تھا دیو دھن
یونہی کرتا ہوا وہ بین پھر واپس چلا آیا
لیا فوجوں کا پھر سے جائزہ اور دل سمجھتا

کرن کا آخری ہمتہان

پڑا تھا کرن حالِ نزع میں دھڑکی کی چھاتی پر
مُخا تیب ہو کے ارجن سے کہا یوں شیا کے نہ سکر
کیس اب آخری ہے کرن کا اک تمنا باقی
چلے پھر بھیس میں دونوں برہمن اور بالک کے
کہا پھر کرن سے گھنٹا جی نے اے سخی دانی
بھدا میں اے کرن تیرے پاس آیا ہوں
جو اس بیٹی کی مجھ کو فکر تیرے در پہ لانی ہے
گرہ میں کچھ نہیں، کیسے رچاؤں بیاہ بیٹی کا
گرہ میں ہوا گرداں اور دم تو سینکڑوں برہمن
فردت ہے مجھے زر کی مری پوری ضرورت کر

ہالے-نجا = دم توڑنے کی
بھی

ہمتہاں = پرکھا
سان = دھار لگانے کا
پتھر
سناں = ہالہ

دانی = سخی
سانی = دوسرا

جر = دھن

جوفے-پیری = بڑاپے کی
کمزوری

یہ کہہ کر خوب دھڑکیں مار کر روتا تھا دیو دھن
مُنہ اپنا آنسوؤں سے دم بدم دھوتا تھا دیو دھن
یونہی کرتا ہوا وہ بین پھر واپس چلا آیا
لیا فوجوں کا پھر سے جائزہ اور دل سمجھتا

کرن کا آخری ہمتہان

پڑا تھا کرن حالِ نزع میں دھڑکی کی چھاتی پر
مُخا تیب ہو کے ارجن سے کہا یوں شیا کے نہ سکر
کیس اب آخری ہے کرن کا اک تمنا باقی
چلے پھر بھیس میں دونوں برہمن اور بالک کے
کہا پھر کرن سے گھنٹا جی نے اے سخی دانی
بھدا میں اے کرن تیرے پاس آیا ہوں
جو اس بیٹی کی مجھ کو فکر تیرے در پہ لانی ہے
گرہ میں کچھ نہیں، کیسے رچاؤں بیاہ بیٹی کا
گرہ میں ہوا گرداں اور دم تو سینکڑوں برہمن
فردت ہے مجھے زر کی مری پوری ضرورت کر

یہ سن کر کرن بولا چور ہے زخموں سے تن میرا
سکت باقی نہیں اٹھنے کی بھینکتا ہے بدن میرا
ابھی تو کچھ نہیں ہے میسرے چربی خالی ہے
مجھے افسوس ہے تو ایسے عالم میں سوالی ہے
نہ ہو مایوس، جا میرے مکان کے صدائیں
مری بیوی کرے گی تیسرا پورا مدعا سائل

کرن کی سخاوت اپنے عروج پر

سینیں سائل نے باتیں کرن کی تو طعنے سے بولا
بڑے چھتے ہوئے انداز میں اپنا دہن کھولا
میں سمجھا تھا تجھے، تو اک شجر ہے ایسا بار آور
بھرا کھتا ہے جو اپنا، ہر اک موسم میں پھل دیکر
مگر یہ حسن ظن میرا تھا اس پر تبصرہ کیسا
توقع کے طمانچوں کا گلا کیسا، تذکرہ کیسا؟
گراں گزری مزاج کرن پر باتیں یہ سائل کی!
ترپ محسوس کی جہرے سے سائل نے بھی سائل کی
کہا پھر کرن نے دندان جڑے ہیں میرے گوہر سے
وہ ہے پتھر اٹھالا، توڑے تو دانت تھیں
کہا سائل نے پیری کے سبب میں نہیں طاقت
کہ دانتوں کو ترے توڑوں، یہ ہے مجھ میں کہاں قوت
یہ سن کر کرن خود ہی سنگ لینے کیلے لکھکا
بشکل وہ کھسکتا رینگتا اس سنگ تک پہنچا
پھر اس نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے دانت کو توڑا
زمانے کے لئے نقش سخاوت دہر میں چھوڑا

یہ سن کر کرن بولا چور ہے زخموں سے تن میرا
سکت باقی نہیں اٹھنے کی، فکرتا ہے بدن میرا
ابھی تو کچھ نہیں ہے میرے پلے جیب خالی ہے
مجھے افسوس ہے تو، ایسے عالم میں سوالی ہے
ن ہو مایوس، جا میرے مکان پر دے سدا سائل
میری بیوی کرے گی، تیرا پورا مدعا سائل

کرن کی سخاوت اپنے زخموں پر

سورنی سائل نے باتیں کرن کی تو تاج سے بولا
بڑے چھتے ہوئے انداز میں اپنا دہن کھولا
میں سمجھا تھا تجھے، تو اک شجر ہے ایسا بار آور
بھرا کھتا ہے جو اپنا، ہر اک موسم میں پھل دیکر
مگر یہ حسن ظن میرا تھا اس پر تبصرہ کیسا
توقع کے طمانچوں کا گلا کیسا، تذکرہ کیسا؟
گراں گزری مزاج کرن پر باتیں یہ سائل کی!
ترپ محسوس کی جہرے سے سائل نے بھی سائل کی
کہا پھر کرن نے دندان جڑے ہیں میرے گوہر سے
وہ ہے پتھر اٹھالا، توڑے تو دانت تھیں
کہا سائل نے پیری کے سبب میں نہیں طاقت
کہ دانتوں کو ترے توڑوں، یہ ہے مجھ میں کہاں قوت
یہ سن کر کرن خود ہی سنگ لینے کیلے لکھکا
بشکل وہ کھسکتا رینگتا اس سنگ تک پہنچا
پھر اس نے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے دانت کو توڑا
زمانے کے لئے نقش سخاوت دہر میں چھوڑا

سکت = شکت

معدا = دھڑکا

تاج = تاج

بار آور = بار آور

دھڑکا-جنگ = اچھے خیال
توڑنے کو = آگاہ، اُسمیہ

سائل = ششک

دندان = دانت

سنگ = پتھر
نکشہ سخاوت =
دانشیلتا کے نشان
دھر = جنگ

دئے سائل کو ہیرے اور جواہر توڑ کر جس دم
تو سائل آیا اسی روپ میں ہو کر فروش و خست

شری گھنشا م جی تھے برہمن کے روپ میں
جسے سمجھا تھا بھکشک اس سے ٹک کر بن گیا

कर्ण का

सफ़र-ए-आखेरत

नज़ारा देखकर जूदो-सखा का बोले बनवारी।
रहा फँजे-सखावत तेरा, हर इक दौर में जारी॥

मैं तुझ से आज खुश हूँ, कर्ण मुझ से माँग कोई वर।
मैं राजी हूँ तेरे जूदो-सखा का देख कर मंज़र॥

कई वरदान उस ने, साहेब-एजाज से मांगे।
बकद्रे-जर्फ़ इक इक वर कई अन्दाज़ से मांगे॥

अलावा इस के इक वर और मांगा फिर मुरारी से।
लजाजत से, खुशामद से, निहायत इन्केसारी से॥

कि ऐ भगवान मुझ को, 'दाह' कीजे ऐसी धरती पर।
जहाँ अब तक हुआ हो, कोई भी जल कर न खाकिस्तर॥

कृष्णा जी ने यह वरदान भी मंज़ूर فرमाया।
नज़ारा खुल्को-शफ़क्त का, जहाँ वालों को दिखलाया॥

फिर इसके बाद ही, राहे-अदम का चल पड़ा राही।
हुई इस राह पर चलने में मुतलक, फिर न कोताही॥

जूदो-सखा = खैर
खैरात, ईनाम

खाकिस्तर = जलकर राख
होना

دئے سائل کو ہیرے اور جواہر توڑ کر جس دم
تو سائل آیا اسی روپ میں ہو کر فروش و خست

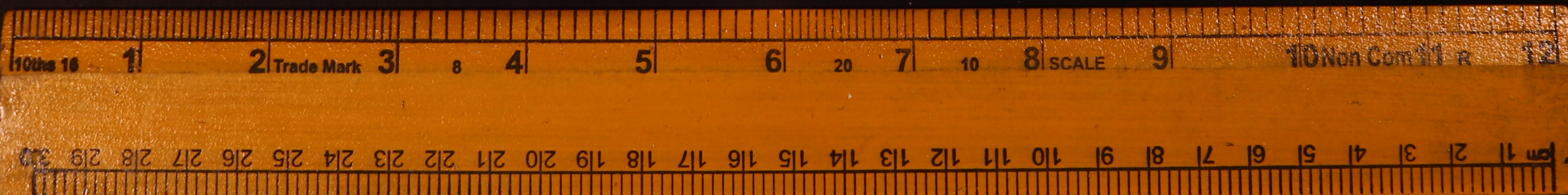
شری گھنشا م جی تھے برہمن کے روپ میں
جسے سمجھا تھا بھکشک اس سے ٹک کر بن گیا

کرن کا سفر آخرت

نظارہ دیکھ کر جو دوسرا کا بولے سنواری
میں تجھ سے آج خوش ہوں کرن مجھ سے مانگ کوئی
کئی وردان اس نے صاحب اعجاز سے مانگے
علاوہ اس کے اک وراور مانگا پھر مزاری سے
کہ اے بھگوان مجھ کو داہ کیجئے لمبی دھرتی پر
جہاں اب تک ہوا ہو کوئی بھی جل نہ خاکستر
کرشنا جی نے یہ وردان بھی منظور فرمایا
نظارہ خلق و شفقت کا جہاں والوں کو دکھلایا

پھر اس کے بعد ہی راہِ عمل کا چل پڑا ہی

ہوئی اس راہ پر چلنے میں مطلق پھر نہ کوتاہی



چتا اس کی جلائی نغش اپنے ہاتھ پر رکھ کر

جہان خیر و شر سے کرن آخر کر گیا رحلت
حیات چند روزہ کی کشاکش سے ملی فرصت
ادھر تھے نند لالہ ایسی دھرتی کے تجسس میں
کہ ہر ہر ہونہ اُس جیسی زمین کوئی نقش میں
جہاں کرنا تھا ان کو، اک جری ہمت کو کھتر
جو تھا چرخ و غا کا سب سے روشن نیل اکبر
مگر ایسی زمیں جگ میں نہ رادھے شیا کے پائی
چتا دے کر جہاں پوری کریں وعدہ کی سچائی
بہت فکر و نظر کے بعد پہنچے اس نتیجے پر
چتا اس کی جلائیں نغش اپنے ہاتھ پر رکھ کر
خیال شیا اعلیٰ شکل میں پھریں ہونا ظاہر
جلایا اپنے دائیں ہاتھ پر پھر کرن کو احسنر

گلن سے پھول برسایا چتا پر دیوتاؤں نے

مقدس پاک روتوں اور سب دھرماتماؤں نے

چیتا اس کی جلائی ناش اپنے ہاتھ پر رکھ کر

جہانے-خیر و-شر سے کرم آخیر کر گیا رھلت
ہیا تے-چند روجا کی، کشاکش سے میلی فوسلت

ادھر تھے نند لالہ، ایسی دھرتی کے تجسس میں
کہ ہر ہر ہونہ اُس جیسی زمین کوئی نقش میں

جہاں کرنا تھا ان کو، اک جری ہمت کو کھتر
جو تھا چرخ و غا کا سب سے روشن نیل اکبر

مگر ایسی زمیں جگ میں نہ رادھے شیا کے پائی
چتا دے کر جہاں پوری کریں وعدہ کی سچائی

بہت فکر و نظر کے بعد پہنچے اس نتیجے پر
چتا اس کی جلائیں نغش اپنے ہاتھ پر رکھ کر

خیال شیا اعلیٰ شکل میں پھریں ہونا ظاہر
جلایا اپنے دائیں ہاتھ پر پھر کرن کو احسنر

گلن سے پھول برسایا چتا پر دیوتاؤں نے
مقدس پاک روتوں اور سب دھرماتماؤں نے

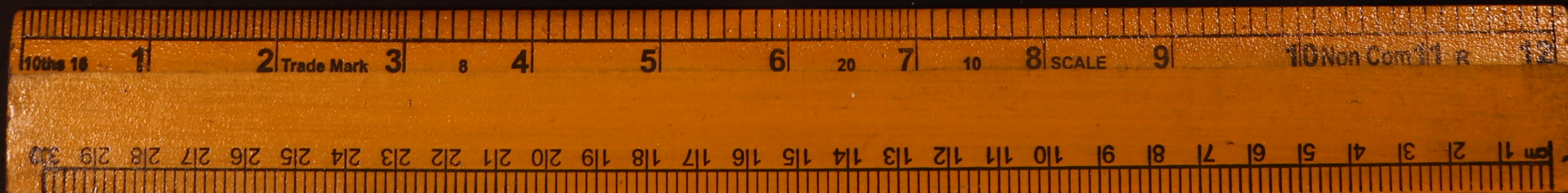
خیر و-شر = نیکی اور
بدی
کشاکش = خلیا تانی
تجسس = تلاش، جستجو
تقدوس = پوینت

نہرے-اکبر = بڑا
سیتارا

فیکو-نجر = سوچ
سمجھ
ناش = لاش

مہا بھارت کا چوتھا
کمانڈر انچیف راجہ شل
میدانِ عمل میں

महाभारत
का चौथा
कमान्डर-इनचीफ
राजा शल्ल
मैदाने-अमल में



راجہ شل

سیناپتی کے منصب پر

مہایمہ نے دو ہفتہ سے زیادہ لڑائی تو کھینچا مگر اب تک وہی تھا جنگ کے میدان کا نقشہ
وہی سرگرمی جنگ و جدل تھی روزِ اول سے وہی خونریزیاں جاری تھیں اب تک قتل و غارت کی
مگر اتنے دنوں کی جنگ میں رنجش کے اندر یہی بس کام آئے فوجِ درلودھن کے تین افسر
یہ افسر بے گماں تینوں سپہ سالار اعلیٰ تھے فنونِ جنگ کے ماہر تھے اور سردار اعلیٰ تھے
سپہ سالارِ اول بھی شمشیر سے پہلے کام آئے سرِ میدانِ خدنگی سب پر آرام فرمائے
پھر اسکے بعد کام آئے درودن چاریرن میں حقیقت میں جو استادوں کے تھے استادِ فن میں
سپہ سالارِ آخر تیسرا بھی رن میں کام آیا اجل کا تیسرا پھر کرن کے حصے میں جام آیا
بہت افسوس درلودھن کو تھانوں کے مرنے کا یہی اک راستہ تھا بحرِ غم سے پار اترنے کا

کہ راجہ شل کو سیناپتی کا منصبِ اکبر

عطا کر کے اُتارا جائے کل میدان کے اندر

راجا شلل

سیناپتی کے منصب پر

مہایمہ نے دو ہفتہ سے زیادہ لڑائی تو کھینچا مگر اب تک وہی تھا جنگ کے میدان کا نقشہ
وہی سرگرمی جنگ و جدل تھی روزِ اول سے وہی خونریزیاں جاری تھیں اب تک قتل و غارت کی

مگر اتنے دنوں کی جنگ میں رنجش کے اندر یہی بس کام آئے فوجِ درلودھن کے تین افسر
یہ افسر بے گماں تینوں سپہ سالار اعلیٰ تھے فنونِ جنگ کے ماہر تھے اور سردار اعلیٰ تھے

سپہ سالارِ اول بھی شمشیر سے پہلے کام آئے سرِ میدانِ خدنگی سب پر آرام فرمائے
پھر اسکے بعد کام آئے درودن چاریرن میں حقیقت میں جو استادوں کے تھے استادِ فن میں

سپہ سالارِ آخر تیسرا بھی رن میں کام آیا اجل کا تیسرا پھر کرن کے حصے میں جام آیا
بہت افسوس درلودھن کو تھانوں کے مرنے کا یہی اک راستہ تھا بحرِ غم سے پار اترنے کا

کہ راجہ شل کو سیناپتی کا منصبِ اکبر
عطا کر کے اُتارا جائے کل میدان کے اندر

مہایمہ نے دو ہفتہ سے زیادہ لڑائی تو کھینچا مگر اب تک وہی تھا جنگ کے میدان کا نقشہ
وہی سرگرمی جنگ و جدل تھی روزِ اول سے وہی خونریزیاں جاری تھیں اب تک قتل و غارت کی

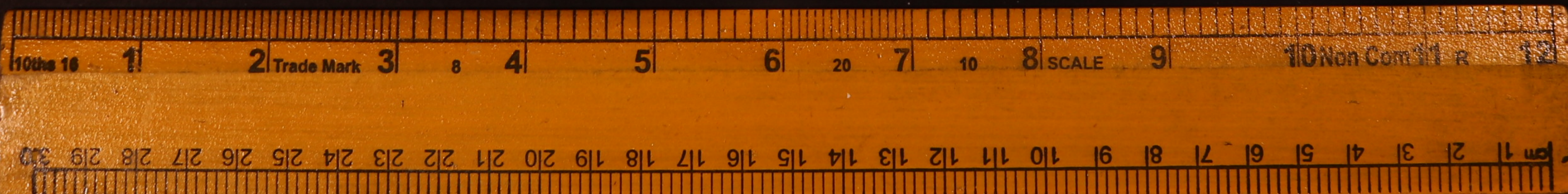
مگر اتنے دنوں کی جنگ میں رنجش کے اندر یہی بس کام آئے فوجِ درلودھن کے تین افسر
یہ افسر بے گماں تینوں سپہ سالار اعلیٰ تھے فنونِ جنگ کے ماہر تھے اور سردار اعلیٰ تھے

سپہ سالارِ اول بھی شمشیر سے پہلے کام آئے سرِ میدانِ خدنگی سب پر آرام فرمائے
پھر اسکے بعد کام آئے درودن چاریرن میں حقیقت میں جو استادوں کے تھے استادِ فن میں

سپہ سالارِ آخر تیسرا بھی رن میں کام آیا اجل کا تیسرا پھر کرن کے حصے میں جام آیا
بہت افسوس درلودھن کو تھانوں کے مرنے کا یہی اک راستہ تھا بحرِ غم سے پار اترنے کا

اُتارا = پہلا

بے گماں = بے شک



نیا تھا شل کا انداز فوجوں کو لڑانے کا

ابھی تک گیارہ اکشونی سپاہی کام آتے تھے
دیرانِ دغا میں افراتفری جیسی حالت تھی
ہوئیں پھر جمع ہو تھیں منتشر، طرفین کی فوجیں
محاذِ جنگ تنور و غا سے گرم تھا سارا
دغا میں شل کی سرکردگی میں، کور کا شکر
نیا تھا شل کا انداز، فوجوں کو لڑانے کا
ہدایت مل رہی تھی ہر روش پر لڑنیوالو کو
دگر اسکے وہ خود بھی برسرِ پیکار تھارن میں
قدم پڑنا جہاں اس کا وہاں بھونچال آجانا
کسی میں کب یہ جرات تھی کہ اسکے سامنے آئے
نبرد آرا ہو اور فنی مہارت اپنی دکھلائے
بہادر سورما بھی سامنے آنے سے گھبراتے
جہر بھی لڑنا کشتوں کے پستے میں لگاتے

مونتشر = بیکری ہڈی
تورفین = دونوں طرف کی
جولماٹ = سمود
تندرے-وگا = جنگ کی
بھڑی

سرکردگی = ماتہت

ہدایت = آدیش

ہربا-ا-اتیش =
ا-تیش
جورأت = ہوسلا

نیا تھا شل کا انداز فوجوں کو لڑانے کا

ابھی تک گیارہ اکشونی سپاہی کام آتے تھے
دیرانِ دغا میں افراتفری جیسی حالت تھی
ہوئیں پھر جمع ہو تھیں منتشر، طرفین کی فوجیں
محاذِ جنگ تنور و غا سے گرم تھا سارا
دغا میں شل کی سرکردگی میں، کور کا شکر
نیا تھا شل کا انداز، فوجوں کو لڑانے کا
ہدایت مل رہی تھی ہر روش پر لڑنیوالو کو
دگر اسکے وہ خود بھی برسرِ پیکار تھارن میں
قدم پڑنا جہاں اس کا وہاں بھونچال آجانا
کسی میں کب یہ جرات تھی کہ اسکے سامنے آئے
نبرد آرا ہو اور فنی مہارت اپنی دکھلائے
بہادر سورما بھی سامنے آنے سے گھبراتے
جہر بھی لڑنا کشتوں کے پستے میں لگاتے



نکل سے کرن کے بیڑوں کی زور آزمائی

ادھر اک سمت جاری تھی لڑائی آن شد سے
شکھنڈی، سانگی بھی لڑ رہے تھے پوری قوت سے
اسی دن تین بیٹے کرن کے میدان میں کام آئے
نکل کے ہاتھ تینوں نجات آلام سے پائے
نکل کے سامنے جس وقت آیا کرن کا بیٹا
گلے پر زخم کھایا، ہر کے فرش پر لیٹا
بڑھا پھر دوسرا بیٹا نہایت جوش میں آکر
مگراک وار ہی میں گر پڑا گھوڑے سے غش کھا کر
یہ دونوں مر گئے تو تیسرا فرزند بل کھا کر
لے تیغ دودم جھپٹا یہ کہہ کر اے بت خود سر
سنبھل اب میری باری ہے لیٹ جھپڑا کر تباہوں
ترے جیون کا پیمانہ قضا کی مے سے بھرتا ہوں
چمک اور ہول دکھلا کر پیائے کر دیا حملہ
نکل کی ساری چیرائی ہوا ہوتی نظر آئی
کمی یورش میں آئی اور وہ تھکتا نظر آیا
دفاع و جارحیت سے نکل نے پانی کچھ مہلت
بدل کر پیتر حالات کو بدلا بایں جرأت
اسی دم بھر کی مہلت نے اسے بخشی تو لائی
بسا طجنگ مغلوبہ الٹی سی نظر آئی
کہ اک بجلی سی کوندی دفعتاً یوں لپکتی مگر
صدائے آفریں نکلی شری گھنٹا م کے لب سے

نکول سے کর্ণ کے بेटوں کی زور آزمائی

بڑھ کر ایک سمت جاری تھی، لڑائی آج شدت سے
شیخونڈ، سارکی، بھی لڑ رہے تھے پوری قوت سے
وہی دن تین بے کور کور کے، میدان میں کام آئے
نکول کے ہاتھ یہ تینوں، نجات آلام سے پائے
نکول کے سامنے جس وقت آیا کور کا بے کور
گلے پر زخم کھایا اور مر کر خاک پر لے آئے
بڑھا پھر دوسرا بے کور نہایت جوش میں آکر
مگراک وار ہی میں گر پڑا گھوڑے سے غش کھا کر
یہ دونوں مر گئے تو تیسرا فرزند بل کھا کر
لے تیغ دودم جھپٹا یہ کہہ کر اے بت خود سر
سنبھل اب میری باری ہے لیٹ جھپڑا کر تباہوں
ترے جیون کا پیمانہ قضا کی مے سے بھرتا ہوں
چمک اور ہول دکھلا کر پیائے کر دیا حملہ
نکل کی ساری چیرائی ہوا ہوتی نظر آئی
کمی یورش میں آئی اور وہ تھکتا نظر آیا
دفاع و جارحیت سے نکل نے پانی کچھ مہلت
بدل کر پیتر حالات کو بدلا بایں جرأت
اسی دم بھر کی مہلت نے اسے بخشی تو لائی
بسا طجنگ مغلوبہ الٹی سی نظر آئی
کہ اک بجلی سی کوندی دفعتاً یوں لپکتی مگر
صدائے آفریں نکلی شری گھنٹا م کے لب سے

نجات = مکت

فرزند = بے کور
بوتے-خودسر = غمگین

پیایا-پے = بار بار

دفا-او-جورہیت =
ہملا اور بچاؤ

پلک جھپکی نہ تھی تیغ نکل اس طس ہلرائی
مثال برق چمکی اور مغفر کی طرف آئی
مگر اس نے چھپایا اپنا مغفر ڈھال کے نیچے
چھپے جیسے کوئی اک عنکبوتی جال کے سچے
سپر پر جب گری سیف قضا تو ڈھال کو توڑا
پھر اس کے بعد رشتہ مغفر بد نجات سے جوڑا
پھٹا مغفر تولی پھر کاسہ سر کی خبر اس نے
لہو کے ساتھ چائنا شوق سے پھر مغز ہر اس نے
غرض تیغ نکل نے گھاٹ پر پہنچا دیا اسکو
اجل نے اپنے پہلو میں خوشی سے لے لیا اسکو

راجہ شل اور بھیم کی زور آزمائی

حقیقت ہے فن جنگ و جہل میں شل سے بڑھ کر
نہ تھا اس وقت کوئی دوسرا ن ویر دھرتی پر
یہی تھی وجہ جو سینا پتی کا منصب اکبر
یہ شل نے سنبھال کر شن جی کے حکم و ایما پر
کشن بولے درونہ، کران کر پے بھیشتم در یو دھن
ہے ان میں سب سے بڑھ کر شل راجہ ماہر خوش فن
علاوہ ان کے ارجن بھیم اور سہیلو یہ سارے
ابھی تو طفل مکتب شل کے آگے ہیں سچا رہے
خیال شام کے بالعکس لیکن رن کی دھرتی پر
دکھایا بھیم نے یوں جرأت بے مثل کا منظر
کہ فوراً پل پڑا وہ شل پر طوفان کی مانند
گدا کی ضرب سے رتھ پھٹ گیا برکان کی مانند
مگر اس نے نگا کر جست ضرب بھیم سے پہلے
پچائی جاں ادھر اپنی، ادھر ٹکڑے اڑے رتھ کے
علا مگر ڈی کا جال

پلک اس کی ن تھی، تہو-نکول اس طرح لہرایا
میسالے-بک چمکی، اور میاگفر کی طرف آئی
مگر اس نے چھپایا اپنا میاگفر ڈال کے نیچے
چھپے جیسے کوئی اک انکبوتی جال کے نیچے
سپر پر جب گری سیف-کجا تو ڈال کو توڑا
فیر اس کے بعد رشتہ میاگفر-بد بخت سے جوڑا
فٹا میاگفر تو لی فیر کاسا-سر کی خبر اس نے
لہو کے ساتھ چاٹا، شوق سے فیر مگر-سر اس نے
مگر تہو-نکول نے، غاٹ پر پھنچا دیا اسکو
انجل نے اپنے پہلو میں، خوشی سے لے لیا اسکو

راجا شلل اور भीम की जोर आजमाई

हकीकत है फने-जंगो-जदल में, शल से बढ़कर।
न था उस वक्त कोई दूसरा, रण वीर धरती पर।
यही थी वजह, जो सेनापति का, मंसबे-अकबर।
युधिष्ठिर ने संभाला, कृष्ण जी के हुक्मो-ईमाँ पर।
किशन बोले द्रोणा, कर्ण, कृपा, भीष्म, दुर्योधन।
है उनमें सब से बढ़कर, शल राजा माहिरे-खुश फन।
अलावा उनके अर्जुन, भीम और सहदेव, यह सारे।
अभी तो तिफले-मकतब, शल के आगे हैं बेचारे।
खयाले-श्याम के बिलअक्स, लेकिन रण की धरती पर।
दिखाया भीम ने यूँ, जुरअते-बे मिस्त का मंजर।
कि फौरन पिल पड़ा वह शल पर तूफान की मानिन्द।
गदा की जब से रथ फट गया, बरकान की मानिन्द।
मगर उसने लगाकर जस्त, जूबे-भीम से पहले।
बचाई जाँ इधर अपनी, उधर टुकड़े उड़े रथ के।

तेगे-नकुल = नकुल की
तलवार

अंकवूती जाल = मकड़ी
का जाल
सिपर = ढाल
सैफे-कजा = तलवार

मग्जे-सर = सर का
भेजा, गूदा

अजल = मौत

मंसबे-अकबर = बड़ा
ओहदा

बिलअक्स = खिलाफ,
उलट

जस्त = छलांग

وہیں بس چشم زدیں پھر گیا آنکھوں میں منظر
کیا دھاوا دلاور بھیم پر مرد دلاور نے
تو فوراً بھیم نے بھی بڑھکے اسکے وار کو روکا
سُبک دستی کی اُس نے آج ایسی شان دکھائی
جو اب بھیم نے بھی گرز مار پوری طاقت سے
وُنادن کی صداؤں سے محراب ہول کھاتے تھے
یقیناً وہ بڑے جنگی و آہن جان تھے دونوں
ابھی تک دونوں ہم پلہ رہے زور آزمائی میں
نہ حاصل کر سکا سبقت کوئی بھی اس لڑائی میں

چمپے جڈ = پلک झपकते
ही
मिस्ले काह = तिनके की
तरह
शनावर = गोता लगाने
वाला

सुबक دستی = चालाकी

अजदर = साँप

आहन जान = सख्त जान
खाकान = बादशाह

सबकत = पहले विजय
पाना

न होता नाश मेरे दोस्तों का इस तरह जीवन

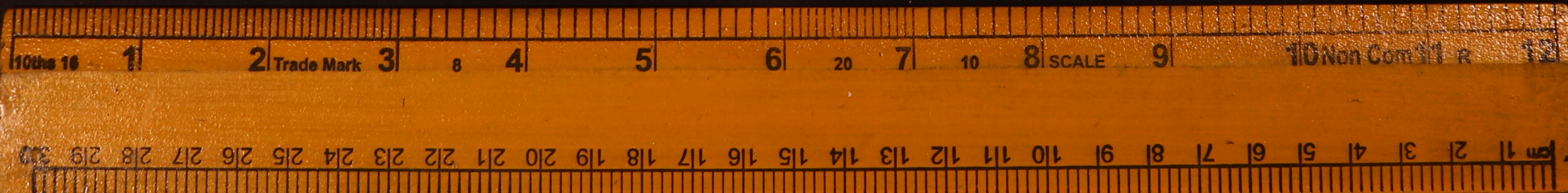
लड़ाई हो रही थी खूब जम कर दोनों शेरों में।
हुनर के पेंचो-खम, चलते रहे दोनों दिलेरों में॥
यह तर्जे-जंग दुर्योधन ने देखा शल्ल का जिसदम।
बहुत ही दुःख हुआ उसको, कहा बागिरया चम्पेनम॥
अगर पहले ही मैं सेनापति उसको बना लेता।
वह मेरे हक में पाँसा जंग का कब का उलट देता॥
द्रोणा कर्ण ही मरते, न मरते भीष्म-ओ-दुःशासन।
न होता नाश मेरे दोस्तों का, इस तरह जीवन॥

बा-गिरया चम्पेनम =
आँखों में आँसू भर के

وہیں بس چشم زدیں پھر گیا آنکھوں میں منظر
کیا دھاوا دلاور بھیم پر مرد دلاور نے
تو فوراً بھیم نے بھی بڑھکے اسکے وار کو روکا
سُبک دستی کی اُس نے آج ایسی شان دکھائی
جو اب بھیم نے بھی گرز مار پوری طاقت سے
وُنادن کی صداؤں سے محراب ہول کھاتے تھے
یقیناً وہ بڑے جنگی و آہن جان تھے دونوں
ابھی تک دونوں ہم پلہ رہے زور آزمائی میں
نہ حاصل کر سکا سبقت کوئی بھی اس لڑائی میں

نہو تانا ش میرے دوستوں کا اس طرح

لڑائی ہو رہی تھی خوب جم کر دونوں شیروں میں
یہ طرز جنگ درلودن نے دیکھا شل کا جسم
اگر پہلے ہی میں سینا پتی اسکو بنا لیتا
درو نہ کرن ہی مرتے، نہ مرتے بھیشم و شاشن
نہو تانا ش میرے دوستوں کا اس طرح جیون



بھار غنیمت نامی نے شل کا دیکھا یہ نظر آرا
 کی مہدوں میں دلاوہر بھیم سے تھا وہ نبرد آرا
 تو فوراً رتھ کو موڑا پھر انہوں نے شل کی جانب
 کہ استاد تھا جس پر شب بھیدی، صف شکن راگ
 اشارہ شیا م کا پاتے ہی پھر راجن نے غلٹ سے
 پیائے شل کی جانب چلائے تیر سر سے
 علاوہ چند تیروں کے ہوئے ناوک بھی کاری
 ہوئی تھی جس کے کارن شل پر فوراً غشی طاری
 اُسے پھر ہوش میں لانے کو اسکا سار تھی آیا
 بڑی ہی مشکوں کے بعد اسکو ہوش میں لایا

راکب = سوار

 زجلت = جلدی
 سورج = تہی

گرا دھرتی پہ راجہ شل رشتہ موت جوڑا

گرا دھرتی پہ راجہ شل رشتہ موت جوڑا
 ہوا جیتن، راجہ شل میدان میں بہر صورت
 یہ ہشٹرنے اُسے دیکھا تو کافی غیظ میں آیا
 کسی موقع پہ میدان نے خوش ہو کر یہ ہشٹرنے کو
 یہ شکتی، ویشوکرمی سے شیشو شکر نے پانی تھی
 وہ شکتی جب یہ ہشٹرنے چلائی شل راجہ پر
 یکایک ہو گیا ہنگامہ محشر میدان
 فضا میں کاگ، آلو، اور چمکا ڈر کی پروازیں
 خواست خیز چاروں سمت سے اٹھتی تھیں آوازیں
 اے ہوش میں اے میدان جنگ کے حالات کو تبدیل کرنے والا

چیتن = ہوش میں

 گہڑ = گوسا
 مورسٹا رتھ = ہیرے جڑا
 ہوا رتھ
 اتا = وردان
 مورسٹا = مہدانے-جنگ کے
 حالات کو تبدیل کرنے
 والا

بھار غنیمت نامی نے شل کا دیکھا یہ نظر آرا
 کی مہدوں میں دلاوہر بھیم سے تھا وہ نبرد آرا
 تو فوراً رتھ کو موڑا پھر انہوں نے شل کی جانب
 کہ استاد تھا جس پر شب بھیدی، صف شکن راگ
 اشارہ شیا م کا پاتے ہی پھر راجن نے غلٹ سے
 پیائے شل کی جانب چلائے تیر سر سے
 علاوہ چند تیروں کے ہوئے ناوک بھی کاری
 ہوئی تھی جس کے کارن شل پر فوراً غشی طاری
 اُسے پھر ہوش میں لانے کو اسکا سار تھی آیا
 بڑی ہی مشکوں کے بعد اسکو ہوش میں لایا

گرا دھرتی پہ راجہ شل رشتہ موت جوڑا

گرا دھرتی پہ راجہ شل رشتہ موت جوڑا
 ہوا جیتن، راجہ شل میدان میں بہر صورت
 یہ ہشٹرنے اُسے دیکھا تو کافی غیظ میں آیا
 کسی موقع پہ میدان نے خوش ہو کر یہ ہشٹرنے کو
 یہ شکتی، ویشوکرمی سے شیشو شکر نے پانی تھی
 وہ شکتی جب یہ ہشٹرنے چلائی شل راجہ پر
 یکایک ہو گیا ہنگامہ محشر میدان
 فضا میں کاگ، آلو، اور چمکا ڈر کی پروازیں
 خواست خیز چاروں سمت سے اٹھتی تھیں آوازیں
 اے ہوش میں اے میدان جنگ کے حالات کو تبدیل کرنے والا

کहीं आन्धी कहीं तूफ़ाँ, कहीं बिजली कड़कती थी।
यह मंजर देखकर हर एक की छाती धड़कती थी॥
बरसता था फलक से मिस्ले-बारों खून धरती पर।
सितारे टूट कर आकाश से गिरते थे रह रह कर॥
वह शक्ति हर दिशा से घूम कर जब शल्ल तक आई।
तो फौरन उसने नापी, शल्ल के सीने की गहराई॥
फिर इसके बाद उसने, दिलको ताका, पुश्त को तोड़ा।
गिरा धरती पे राजा शल्ल, रिश्ता मौत से जोड़ा॥

जंग में दुर्योधन की शिकस्त

पड़ा था खूँ में लत पत, शल्ल राजा बे हिसो-हरकत।
जो अपने वक्त का था सफ़ शिकन, और बा सलाहियत॥
सरे-जंगाह सारे भाई, दुर्योधन बद अख़तर के।
हुए सद हैफ़ रुखसत, लोक से परलोक मरमर के॥
अलावा इसके लाखों वीर, मैदान-शुजाअत में।
लड़े, लड़कर मरे, जो थे यगाना अपनी ताक़त में॥
यहाँ तक जंग में काम आ गयी जब फौजे-दुर्योधन।
जो इक दो थे, बचा कर वह भी भागे, जंग से दामन॥
शकुनी भी उसी दिन, मौत की आगोश में पहुँचा।
हमेशा के लिए वह, आलमे-खामोश में पहुँचा॥
वह अपने दौर का इतना बड़ा था पुरफ़नो-शातिर।
मुक़ाम उसका जहाने-मक्र में था अव्वल-ओ-आखिर॥
लगाना चाहता था ज़ब्र जालिम पुश्ते-अर्जुन पर।
मगर फौरन नज़र सहदेव की इस पर पड़ी जाकर॥

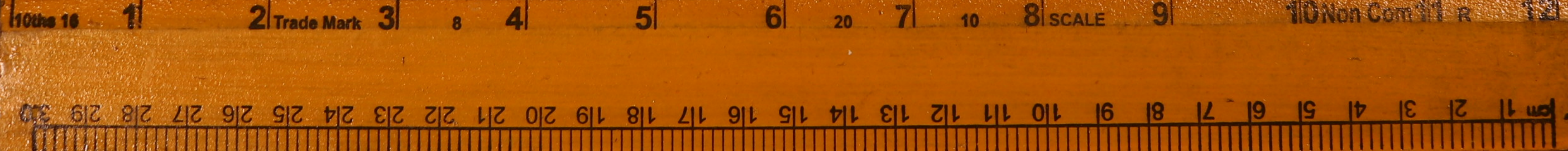
फलक = आसमान,
आकाश
मिस्ले-बारों = बारिश
की तरह

सद-हैफ़ = बहुत
अफ़सوس

کہیں آندھی کہیں طوفان، کہیں بجلی کڑکتی تھی
برستا تھا فلک سے مثل باران خون دھرتی پر
ستارے لوٹ کر آکاش سے گرتے تھے رہ رہ کر
وہ شکتی ہر دشت سے گھوم کر جب شل تک آئی
تو فوراً اس نے ناپی شل کے سینے کی گہرائی
پھر اسکے بعد اُس نے دل کو تاکا پشت کو توڑا
گرا دھرتی پر راجہ شل ششہ موت سے جوڑا

جنگ میں دریودھن کی شکست

پڑا تھا خوں میں لت پت شل راجہ جس حرکت
سے جنگاں سارے بھائی دریودھن بد اختر کے
علاوہ اسکے لاکھوں ویر، میدان شجاعت میں
یہاں تک جنگ میں کام آگئی جب فتن دریودھن
شکوئی بھی اُسی دن موت کی آغوش میں پہنچا
وہ اپنے دور کا اتنا بڑا تھا پرفن و شاطر
لگانا چاہتا تھا ضرب ظالم پشت ارجن پر
مگر فوراً نظر سہیلو کی اس پر پڑی جا کر



ऐ मेरे लाल तुझ पर तेरी माँ सौ जान से वारी

बयाँ की जा चुकी है, पहले ही तहकीरे-गंधारी।
वह क्या शै थी? बनी जो बाइसे-नफरीनो-बेजारी।।

पढ़ा है हम ने यह, बुर्जे-हमल में जब था दुर्योधन।
फिरासत ने सुझाई, दिल में उसके, बात इक अहसन।।

पति तो सूर है, जब लख्ते-दिल को वह न देखेगा।
दिले-मैहजूँ न जाने किस कदर, फिर उसका तड़पेगा।।

यही सोचा है, वह है जिस तरह जीवन का इक साथी।
बनूंगी ! मैं भी साथी, इस तरह शौहर के हर दुख की।।

पस अपनी चष्मे-बीना को, मैं उमदन बंद कर लूँगी।
अब अपनी आँख से नूरे-नज़र को मैं न देखूँगी।।

अमल पैरा इरादे पर हुई फ़िलफ़ौर गंधारी।
हमेशा के लिए, आँखों पे अपनी बाँध ली पट्टी।।

यहाँ तक हो गया जब पुत्र दुर्योधन जवाँ उसका।
हुआ हर सम्त फिर हंगामाए-जंगो-जदल बरपा।।

तो उसने अपने बेटे से कहा ऐ जाने गंधारी।
ऐ मेरे लाल तुझ पर, तेरी माँ सौ जान से वारी।।

मुझे डर है कि तन्नूरे-वगा कल गर्म जब होगा।
बदन जख्मों से मेरे लाल, तेरा खन्दा लब होगा।।

इसी कारण मेरे लख्ते-जिगर, ऐ चाँद के टुकड़े।
बरहना हो के इस्तादा हो, फ़ौरन तू मेरे आगे।।

तेरे जिस्मे-बरहना पर, नज़र डालूँगी मैं जिसदम।
तो हो जाएगा तेरा जिस्म, फिर लाफ़ानी-ओ-मुहकम।।

तहकीर = अपमान
शै = चीज़

अहसन = भली

चष्मे-बीना = देखती
आँख

लाफ़ानी-ओ-मुहकम =
मज़बूत, कभी न ख़त्म
होने वाला

अँ میرے لال تجھ پر تیری ماں سوجان سے واری

بیاں کی جا چکی ہے پہلے ہی تحقیر گندھاری
وہ کیا شے تھی، بنی جو باعثِ نفرین و بیزاری

پڑھا ہے ہم نے یہ، برجنِ عمل میں جب تھا دیودھن
فرست نے سمجھائی دل میں اس کے بات ک اُصن

پتی تو سُر ہے جب لختِ دل کو وہ نہ دیکھے گا
دل محضوں نہ جانے کس قدر پھر اُس کا ٹپے گا

یہی سوچا ہے، وہ ہے جس طرح جیون کا اک ساتھی
بنوگی میں بھی ساتھی، اسطرح شوہر کے ہر دکھ کی

پس اپنی چشمِ بینا کو، میں عمداً بند کر لوں گی
اب اپنی آنکھ سے نورِ نظر کو میں نہ دیکھوں گی

عل پیرا، ارادے پر ہوئی فی الفور گندھاری
ہمیشہ کیلئے آنکھوں پہ اپنی باندھ لی پٹی

یہاں تک ہو گیا جب پُستردِ دیودھن جواں اُس کا
ہوا ہر سمت پھر ہنگامہ جنگ و جدل پرا

تو اُس نے اپنے بیٹے سے کہا اے جانِ گندھاری
اँ میرے لال تجھ پر تیری ماں سوجان سے واری

مجھے ڈر ہے کہ تنورِ دغا کل گرم جب ہو گا
بدن زخموں سے میرے لالِ تانخندہ لب ہو گا

اسی کارنِ مرے لختِ جگر اے چاند کے ٹکڑے
برہنہ ہو کے استادہ ہو فوراً تو مرے آگے

ترے جسمِ برہنہ پر نظر ڈالوں گی میں جسدم

تو ہو جائیگا تیرا جسم پھر لا فانی و محکم

برہنہ پیش مادر کیسے ہوگا عقل کے دشمن

یہ باتیں سننے لگندھاری کی درلودھن چلا گھر سے گیا پانڈو کے منڈل میں بفرحت مشورہ لینے
 دیا پانڈو نے مخلص دوست بنکر مشورہ اسکو جو سچی بات تھی کہدی وہ ساری بر ملا اسکو
 وہاں سے وہ خوش و خرم چلا پھر جانب مادر کہ اپنی ماں کی خدمت میں برہنہ پیش ہو جا کر
 ہوئی مدبھیٹر لیکن شیا م سے اُف ثوئی قہمت سب اس سمت آئیکا انھوں نے پوچھا با خلعت
 بغیر مگر درلودھن نے سارا حال بتلایا جسے سنکر شری گھنٹام نے ارشاد فرمایا
 ارے بچے کوئی دشمن بھی دیگا مشورہ بہتر جو تو پانڈو سے لینے مشورہ پہنچا تھا انکے گھر
 ذرا دل پر تو اپنے ہاتھ رکھ کر سوچ درلودھن برہنہ پیش مادر کیسے ہوگا عقل کے دشمن
 اگر تجھکو برہنہ ہو کے ماں کے پاس جانا ہے یہ بار بے حیائی تجھکو درلودھن اٹھانا ہے
 تو اک پھولو لگی کھنی باندھ لے ہے مشورہ میرا کہ جس سے عضو زیر ناف بھی چھپ جائیگا تیرا
 کشن کی بات درلودھن کے دلیس بس گئی اگر نہ سمجھا اصل مطلب اور دھوکا کھا گیا خود مگر

فریب شیا م بنواری یہ آخر ہو کے آمادہ

ہوا وہ سارے مادر کے اپنی جا کے استادہ

برہنا پेशہ-مادر کैसे होगा अकल के दुश्मन

यह बातें सुनके गांधारी की, दुर्योधन चला घर से।
 गया पांडव के मंडल में, बफरहत मशविरा लेने॥
 दिया पांडव ने मुखलिस दोस्त बनकर मशविरा उसको।
 जो सच्ची बात थी कह दी, वह सारी बरमला उसको॥
 वहाँ से वह खुशो-खुरम, चला फिर जानिवे-मादर।
 कि अपनी माँ की खिदमत में, बरहना पेश हो जाकर॥
 हुई मुठभेड़ लेकिन श्याम से, उफ शूमी-ए-किस्मत।
 सबब इस सम्त आने का, उन्होंने पूछा बा खुल्लत॥
 बगैरे-मक्र दुर्योधन ने, सारा हाल बतलाया।
 जिसे सुनकर श्री घनश्याम ने इरशाद फरमाया॥
 अरे पगले कोई दुश्मन भी देगा मशविरा बैहतर।
 जो तू पांडव से लेने, मशविरा पहुँचा था उनके घर॥
 ज़रा दिल पर तू अपने हाथ, रख कर सोच दुर्योधन।
 बरहना पेशे-मादर कैसे होगा, अकल के दुश्मन॥
 अगर तुझको बरहना होके माँ के पास जाना है।
 यह बारे बे हयाई तुझको दुर्योधन उठाना है॥
 तो इक फूलों की कछनी बाँध ले, है मशविरा मेरा।
 कि जिस से अजुए-जेरे-नाफ भी छिप जाएगा तेरा॥
 किशन की बात दुर्योधन के दिल में बस गई आकर।
 न समझा अस्त मतलब, और धोका खा गया खुदसर॥
 फरेबे-श्याम बनवारी पे, आखिर, होके आमादा।
 हुआ वह सामने मादर के अपनी जा के इस्तादा॥

बफरहत = खुशी से

जानिवे-मादर = माँ की तरफ

शूमी-ए-किस्मत = बदकिस्मती

आमादा = तैयार
इस्तादा = खड़ा हुआ

مُझे افسوس ہے ماں ہو گئی مجھ سے یہ نادانی ہو गई मुझ से यह नादानी

فیر اسکے بعد اپنی والدہ سے بولا درلودھن
اب آؤں خول دو ماں جی، مے آیا ہوں برہنا تن ۱۱

سُنی آواز درلودھن تو گندھاری نے بے کھٹکے
سُنی آواز جے-دُریو دھن، تو گندھاری نے بے کھٹکے
خوشی سے خولدی فوراً ہی بی بی اپنی آنکھوں سے ۱۱

کھلی پیٹی تو گندھاری نے پھر ہر عضو کو دیکھا
خولی پڈی تو گندھاری نے پھر ہر عضو کو دیکھا
مگر بچو لونا اک گچھا سا زیر ناف جب پایا ۱۱

نکل آئی زباں سے چیخ، ایسا غم ہو لہاری
نکل آئی زباں سے چیخ، ایسا غم ہو لہاری
انڈھیرا چھایا آنکھوں میں گری ش کھا گندھاری ۱۱

جب آیا ہوش تو بیٹے سے پوچھا بول اے بیٹا
جب آیا ہوش تو بیٹے سے پوچھا بول اے بیٹا
دیا یہ مشورہ کسے زباں تو کھول اے بیٹا ۱۱

پہنکر بچول کی کچھی جو میرے پاس آیا ہے
پہنکر بچول کی کچھی جو میرے پاس آیا ہے
یہ کسی بات سن کر آن دھوکا تو نے کھایا ہے ۱۱

ہے تیرے جسم کا جتنا بھی حقہ گل سے پوشیدہ
ہے تیرے جسم کا جتنا بھی حقہ گل سے پوشیدہ
دیں تو زخم کھائیگا، اسی کارن ہوں بخیرہ ۱۱

کہا پھر ماں سے درلودھن نے پر بھوکے قسم کھا کر
کہا پھر ماں سے درلودھن نے پر بھوکے قسم کھا کر
مجھے بھیجا ہے اس حالت میں مری دھرنے سمجھا کر ۱۱

انھیں کے حکم پر باندھی ہے کچھی بچول کی میں نے
انھیں کے حکم پر باندھی ہے کچھی بچول کی میں نے
فریب شیا میں آیا بہت ہی بچول کی میں نے ۱۱

تھا ورنہ مشورہ پانڈو کا میرے حق میں عریانی
تھا ورنہ مشورہ پانڈو کا میرے حق میں عریانی
مجھے افسوس ہے ماں ہو گئی مجھ سے یہ نادانی ۱۱

اگر میں عقل سے اپنی ذرا بھی کام لے لیتا
اگر میں عقل سے اپنی ذرا بھی کام لے لیتا
فریب و مکر بنواری نہ دھوکا اس طرح دیتا ۱۱

سُنی جب گفتگو اپنے جگر گوشہ کی گندھاری
سُنی جب گفتگو اپنے جگر گوشہ کی گندھاری
سر اپ اور بد عادی نے لگی آلام کی ماری ۱۱

برہنا تن = ننگے بدن

گل = فूल

گُفتگو = باتیں

مجھے افسوس ہے ماں ہو گئی مجھ سے یہ نادانی

اب آنکھیں کھول دو مائی میں آیا ہوں بہرتی
اب آنکھیں کھول دو مائی میں آیا ہوں بہرتی
خوشی سے کھولدی فوراً ہی بی بی اپنی آنکھوں سے ۱۱

مگر بچو لونا اک گچھا سا زیر ناف جب پایا
مگر بچو لونا اک گچھا سا زیر ناف جب پایا
انڈھیرا چھایا آنکھوں میں گری ش کھا گندھاری ۱۱

نکل آئی زباں سے چیخ، ایسا غم ہو لہاری
نکل آئی زباں سے چیخ، ایسا غم ہو لہاری
انڈھیرا چھایا آنکھوں میں گری ش کھا گندھاری ۱۱

جب آیا ہوش تو بیٹے سے پوچھا بول اے بیٹا
جب آیا ہوش تو بیٹے سے پوچھا بول اے بیٹا
دیا یہ مشورہ کسے زباں تو کھول اے بیٹا ۱۱

پہنکر بچول کی کچھی جو میرے پاس آیا ہے
پہنکر بچول کی کچھی جو میرے پاس آیا ہے
یہ کسی بات سن کر آن دھوکا تو نے کھایا ہے ۱۱

ہے تیرے جسم کا جتنا بھی حقہ گل سے پوشیدہ
ہے تیرے جسم کا جتنا بھی حقہ گل سے پوشیدہ
دیں تو زخم کھائیگا، اسی کارن ہوں بخیرہ ۱۱

کہا پھر ماں سے درلودھن نے پر بھوکے قسم کھا کر
کہا پھر ماں سے درلودھن نے پر بھوکے قسم کھا کر
مجھے بھیجا ہے اس حالت میں مری دھرنے سمجھا کر ۱۱

انھیں کے حکم پر باندھی ہے کچھی بچول کی میں نے
انھیں کے حکم پر باندھی ہے کچھی بچول کی میں نے
فریب شیا میں آیا بہت ہی بچول کی میں نے ۱۱

تھا ورنہ مشورہ پانڈو کا میرے حق میں عریانی
تھا ورنہ مشورہ پانڈو کا میرے حق میں عریانی
مجھے افسوس ہے ماں ہو گئی مجھ سے یہ نادانی ۱۱

اگر میں عقل سے اپنی ذرا بھی کام لے لیتا
اگر میں عقل سے اپنی ذرا بھی کام لے لیتا
فریب و مکر بنواری نہ دھوکا اس طرح دیتا ۱۱

سُنی جب گفتگو اپنے جگر گوشہ کی گندھاری
سُنی جب گفتگو اپنے جگر گوشہ کی گندھاری
سر اپ اور بد عادی نے لگی آلام کی ماری ۱۱

श्री केशव ने इस नफरीन, और फिटकार के कारण।
बड़ी तकलीफों-उसस्त में गुजारा आखरी जीवन।

नफरीन = श्राप

दुर्योधन दोबारा

महाजे-जंग पर

गरज उस वक्त गंधारी, बहुत काफी परेशां थी।
फरेबे-श्याम पर, हद दरजा बरहम और नालों थी।

फिर अपने लखे-दिले को यूँ तसल्ली दे के समझाया।
मुकद्दर में जो लिखा था, वह तेरे सामने आया।

जो शुद्धी बात होती है, वह होकर रहती है बेटा।
अब इस को क्या करे कोई, तू है तकदीर का हेटा।

यह जेरे-नाफ तेरा अजब-तन, कोमल है दुर्योधन।
मेरा मंशा है तू, संग्राम से, अपना बचा बामन।

नहीं है वाकई मुतलक, वगैरे-जंग अब धारा।
तो फिर कमजोर हिस्से को, बचा कर हो नबर्द-आरा।

यह इरशादे-गिरामी, वालिदा से सुनके दुर्योधन।
महाजे-जंग पर पहुँचा, पहनकर मिगफरो-जोशन।

मगर रणक्षेत्र पर छाया हुआ था, हू का इक आलम।
सिवा आँदा के कोई भी न था, गमख्वार और हमदम।

यह मंजर देखकर उसका कलेजा फट गया गम से।
निकल कर आ गए अरिज पे, आँसू चप्पे-पुर्नम से।

खयाल आया उसे, पाताल की जब यात्रा की थी।
जहाँ सीखी थी विद्या, उसने जेरे-आब रहने की।

दईतों ने सिखाया था, यह फन्ने-बेमिसाल उसको।
इसी इक फन का ऐस वक्त में, आया खयाल उसको।

जेरे-नाफ अजब-तन =
बदन का नीचे का हिस्सा

आद = दुश्मन
गमख्वार = तरस खाने
वाला

अरिज = गाल
चप्पे पुर्नम = गौली आँख

शरीर लेशोने इस नफरीन और फिटकार के कारण
बड़ी तकलीफ और मुश्किलें गझरा आखरी जिनों

दुर्योधन दोबारा महाजंग पर

घरुस अतकत गंधारी बहुत काफी परेशान थी
फरेबे-श्याम पर, हद दरजा बरहम और नालों थी

फिर अपने लखे-दिले को यूँ तसल्ली दे के समझाया
मुकद्दर में जो लिखा था, वह तेरे सामने आया

जो शुद्धी बात होती है, वह होकर रहती है बेटा
अब इस को क्या करे कोई, तू है तकदीर का हेटा

यह जेरे-नाफ तेरा अजब-तन, कोमल है दुर्योधन
मेरा मंशा है तू, संग्राम से, अपना बचा बामन

नहीं है वाकई मुतलक, वगैरे-जंग अब धारा
तो फिर कमजोर हिस्से को, बचा कर हो नबर्द-आरा

यह इरशादे-गिरामी, वालिदा से सुनके दुर्योधन
महाजे-जंग पर पहुँचा, पहनकर मिगफरो-जोशन

मगर रणक्षेत्र पर छाया हुआ था, हू का इक आलम
सिवा आँदा के कोई भी न था, गमख्वार और हमदम

यह मंजर देखकर उसका कलेजा फट गया गम से
निकल कर आ गए अरिज पे, आँसू चप्पे-पुर्नम से

खयाल आया उसे, पाताल की जब यात्रा की थी
जहाँ सीखी थी विद्या, उसने जेरे-आब रहने की

दईतों ने सिखाया था, यह फन्ने-बेमिसाल उसको
इसी इक फन का ऐस वक्त में, आया खयाल उसको

خیاں آتے ہی پلٹا اور چھپا تالاب میں جا کر
نے آما جس طرح سر کو چھپائے ریل کے اندر

نے آما = شتور مرغ

مجھے اب دوستو آرام کرنے کی ضرورت ہے

دھڑر پوشیدہ زیر آب درلودھن تھا بد قسمت
دھڑر اس کے تاجسوس میں تھے کڑا کرت اور اسٹوٹ

جہرے-آب = پانی کے
اندھ
تاجسوس = تالاب

پتا سنجی نے انکو جانے پویشیدہ کا بستلایا
کھاں پوشیدہ دھڑر دھڑر ہے خود جا کر دکھا آیا

سروور = تالاب

سروور کے کنارے تینوں ہتھکاری کھڑے ہو کر
پکارا ہے مہی پتے یوں نہ ہو آزدہ و مضطر

نکل آؤ سرور سے وجہ کی جنگ لڑنا ہے
اچانک مثل شرب پانڈواں پر لٹوٹ پڑنا ہے

شاترب = چیٹا

ہمارے ساتھ چل پانڈو پانڈو پانڈو پانڈو
کھل کر ایک ہی جگہ میں رکھو تو سر دشمن

شب خوں = رات میں ہملا
کرنے

یہ باتیں انکی سنکر بولادریودھن مہار تھیو
یقیناً معترف ہوں میں تمھاری غمگساری کا

تھکاوٹ سے لیکن مضحل میری طبیعت ہے
مجھے اب دوستو آرام کرنے کی ضرورت ہے

موجمہیل = تھکا ہوا

تھکاوٹ سے لیکن موجمہیل میری توییت ہے
مجھے اب دوستو آرام کرنے کی ضرورت ہے

لےھا جاؤ تمکو بھی آرام کرنا ہے بس اب جاؤ
تھکاوٹ دور کرلو، تازہ دم کل ہو کے تم آؤ

خیاں آتے ہی پلٹا اور چھپا تالاب میں جا کر
نے آما جس طرح سر کو چھپائے ریل کے اندر

مجھے اب دوستو آرام کرنے کی ضرورت ہے

ادھر پوشیدہ زیر آب درلودھن تھا بد قسمت
ادھر اس کے تاجسوس میں تھے کڑا کرت اور اسٹوٹ
پتا سنجی نے انکو جانے پویشیدہ کا بستلایا
کھاں پوشیدہ دھڑر دھڑر ہے خود جا کر دکھا آیا
سروور کے کنارے تینوں ہتھکاری کھڑے ہو کر
پکارا ہے مہی پتے یوں نہ ہو آزدہ و مضطر
نکل آؤ سرور سے وجہ کی جنگ لڑنا ہے
اچانک مثل شرب پانڈواں پر لٹوٹ پڑنا ہے
ہمارے ساتھ چل پانڈو پانڈو پانڈو پانڈو
کھل کر ایک ہی جگہ میں رکھو تو سر دشمن
یہ باتیں انکی سنکر بولادریودھن مہار تھیو
یقیناً معترف ہوں میں تمھاری غمگساری کا
تھکاوٹ سے لیکن مضحل میری طبیعت ہے
مجھے اب دوستو آرام کرنے کی ضرورت ہے

لےھا جاؤ تمکو بھی آرام کرنا ہے بس اب جاؤ

تھکاوٹ دور کرلو، تازہ دم کل ہو کے تم آؤ

عاشتر مرغ عالتالاب عچیتا



وہی اب بھاگتا پھرتا ہے ظالم موت کے ڈر سے

یہ سنکر چلے گئے تینوں ہاں سے بادل مضر
مگر یہ ساری باتیں سن ہاتھ بھیل اک چپکے
کہ جسکو پانڈواں کے انس تھا کافی جھٹکا
جنت کی باتیں اک حد عبادت تک عقیدت تھی
اسی کارن عجبت پانڈواں کے پاس آیا
سندیسہ ان کو دریودھن کی پوٹھی کلیہ بنچیا
یہ شتر بھی اسی فکر و تجسس میں تھا سرگرداں
کہ دریودھن چھاپے کس جگہ فرعون سماں
یہی ہے وجہ فتنہ جس سے یہ کھرام برپا
زمین جنگ پر ہر سمت قتل عام برپا ہے
ابھی تک لاکھوں انسان کٹ گئے جسکے اشار پر
وہی اب بھاگتا پھرتا ہے ظالم موت کے ڈر سے
مگر جب بھیل نے اس کا ٹھکانہ لے کے بتلایا
یہ شتر مجھ کو اٹھا اور خوش و خرم نظر آیا
پھر اس کے بعد پہنچے اس جگہ پانڈو بہ کردھڑا
جہاں پوشیدہ دریودھن تھا اس جا تھام لیا

زبان کھول لے عوام الناس کے سب سے بڑے قاتل

لگایا پانڈواں نے پہلے اس تالاب کا پھیرا
پھر اس کے بعد اس جو ہڑ کو چاروں سمت گھیرا
پکارا پھر شتر نے سرور کے کنا سے
لے دریودھن بچ گیا تو نہ پانی کے سہارے

وہی اب بھاگتا پھرتا ہے
ظالم موت کے ڈر سے

یہ سنکر چلے دیے تینوں ہاں سے بادل مضر
مگر یہ ساری باتیں سن ہاتھ بھیل اک چپکے
کہ جسکو پانڈواں کے انس تھا کافی جھٹکا
جنت کی باتیں اک حد عبادت تک عقیدت تھی
اسی کارن عجبت پانڈواں کے پاس آیا
سندیسہ ان کو دریودھن کی پوٹھی کلیہ بنچیا
یہ شتر بھی اسی فکر و تجسس میں تھا سرگرداں
کہ دریودھن چھاپے کس جگہ فرعون سماں
یہی ہے وجہ فتنہ جس سے یہ کھرام برپا
زمین جنگ پر ہر سمت قتل عام برپا ہے
ابھی تک لاکھوں انسان کٹ گئے جسکے اشار پر
وہی اب بھاگتا پھرتا ہے ظالم موت کے ڈر سے
مگر جب بھیل نے اس کا ٹھکانہ لے کے بتلایا
یہ شتر مجھ کو اٹھا اور خوش و خرم نظر آیا
پھر اس کے بعد پہنچے اس جگہ پانڈو بہ کردھڑا
جہاں پوشیدہ دریودھن تھا اس جا تھام لیا

جہاں خول آئے اقام

اتنا اس کے سب سے بڑے قاتل

لگایا پانڈواں نے پہلے اس تالاب کا پھیرا
پھر اس کے بعد اس جو ہڑ کو چاروں سمت گھیرا
پکارا پھر شتر نے سرور کے کنا سے
لے دریودھن بچ گیا تو نہ پانی کے سہارے

پوشیدہ = چھپا ہوا



نکل آئیں دل پانی میں کب چھپتے ہیں ناداں
 ہوئی ہیں لاکھوں جانیں تلف میدان میں ترکان
 وہ تیری خود سری اور وہ رعونت کیا ہوئی آخر
 ہوا کافور کیسے سرکشی کا نشہ جھلس
 ترے پندار اور زعم شجاعت کو ہوا کیا ہے
 کہاں ہے وہ اکڑا اور وہ تیری نیٹھی ہوئی گردن
 رگوں میں دوڑتا تھا کل جو غوں سیاب کی نشہ
 دکھاتا ہے جانت مرد ہو کر تو جوانی میں
 اب ایسے وقت میں تیری رگ غیرت پھڑک جاتی
 بت پندار آخر گر پڑا ہے ٹھوکر میں کھسکا کر
 بچتے ہیں ہشتنر دل ہر شہ جنگ سے داماں
 وغایں بھائیوں کو ٹوٹنے کو آیا ہے دیو دھن
 وہ شاہانہ تاسک اور نخواست کیا ہوئی آخر
 زباں کھول احوام ان اس کے سب سے بڑے قاتل
 جو امر دی کے اس دعو اسخت کو ہوا کیا ہے
 تناؤ کیا ہوا چھاتی کا تیری بول دیو دھن
 وہی غوں سرد ہو کر جم گیا کیا ہے آب کی مانند
 رہیگا چھپ کے کب تک بیچہ سگلاب پانی میں
 شجاعت کی جگر میں کاش کاش بھڑک جاتی
 دبو یا ہے تیری نخواست نے تھک کس جگہ لاکر

شہنشاہی کا جذبہ کونسی ہے آج منزل میں

یہ شہنشاہی کونسی ہے آج منزل میں
 سنی، لیکن رہا غاموش دیو دھن یہ اختر
 اثر طعنہ زنی کا جب نہ دیو دھن پہ پویا
 تو فوراً زور دے کر حلق پر پھر بھیم چلا آیا
 ملے بزدلی سے پانی کا کتا سے برہمنہ، ننگا، کاہل، بیکار۔

نیکل آ شہر دل پانی میں کب چھپتے ہیں ناداں
 بچاتے ہیں شہنشاہی جگ سے داماں
 وہ تیری خود سری اور وہ رعونت کیا ہوئی آخر
 ہوا کافور کیسے سرکشی کا نشہ جھلس
 ترے پندار اور زعم شجاعت کو ہوا کیا ہے
 کہاں ہے وہ اکڑا اور وہ تیری نیٹھی ہوئی گردن
 رگوں میں دوڑتا تھا کل جو غوں سیاب کی نشہ
 دکھاتا ہے جانت مرد ہو کر تو جوانی میں
 اب ایسے وقت میں تیری رگ غیرت پھڑک جاتی
 بت پندار آخر گر پڑا ہے ٹھوکر میں کھسکا کر
 بچتے ہیں ہشتنر دل ہر شہ جنگ سے داماں
 وغایں بھائیوں کو ٹوٹنے کو آیا ہے دیو دھن
 وہ شاہانہ تاسک اور نخواست کیا ہوئی آخر
 زباں کھول احوام ان اس کے سب سے بڑے قاتل
 جو امر دی کے اس دعو اسخت کو ہوا کیا ہے
 تناؤ کیا ہوا چھاتی کا تیری بول دیو دھن
 وہی غوں سرد ہو کر جم گیا کیا ہے آب کی مانند
 رہیگا چھپ کے کب تک بیچہ سگلاب پانی میں
 شجاعت کی جگر میں کاش کاش بھڑک جاتی
 دبو یا ہے تیری نخواست نے تھک کس جگہ لاکر

شہنشاہی کا جذبہ کونسی ہے آج منزل میں

کونسی ہے آج منزل میں

یو دھن کی برہنا گوئی، اس نے آب کے اندر
 سنی، لیکن رہا غاموش دیو دھن سیاہ اختر
 اسر تانا جانی کا، جب نہ دیو دھن پہ پویا
 تو فوراً زور دے کر حلق پر پھر بھیم چلا آیا
 ملے بزدلی سے پانی کا کتا سے برہمنہ، ننگا، کاہل، بیکار۔

شہنشاہی جگ سے داماں
 دل، ڈرپوک
 تلف = ختم

رعونت = غم
 نخواست = غم

نخواست ع باتل = بڑا
 نخواست

سیاب کی مانند =
 پارے کی طرح
 آب کی مانند = پانی
 کی طرح
 جہانن = بوجھ
 سگلاب = پانی کا
 کھٹا

پندار = گھر

سیاہ اختر = بد
 قسمت

نیکل پانی سے ناہنجار اب مردانگی دکھلا
 اگر ہے بازوؤں میں تیرے دم تو سامنے آجا
 نہیں تو میں تجھے نامرد اور بزدل ہی سمجھوں گا
 دغا کے آئینے میں تجھ کو اک عاقل ہی سمجھوں گا
 دروہ، کرن، راجہ شل اے شیطان یو دھن
 مرہی حیدرت اور عیشم یہ سب تیر ہی کارن
 نہیں ہے بھاوناسمٹ بننے کی تردید میں
 شہنشاہی کا جذبہ کوئی ہے آج منزل میں
 میں لفت بھیجتا ہوں تجھ پر اور تیری جفا پر
 اٹھا مغرور سر، میں تھوکتا ہوں تیری صورت پر
 سناں خوب دونوں اے جی بھر کے صلواتیں
 یہ صلواتیں تھیں یا نہ ہر اب میں ڈوبی ہوئی باتیں
 یہ طعن آمیز باتیں صبر اس نے نہیں ساری
 مگر دشنام کے بدلے میں یوں کی راست گفتاری
 کہ اب حسرت نہیں ہے مرے دل میں آج کرکشی
 بہار گلشنِ شاہی میں گل بن کر ٹھہرنے کی
 خوشی سے کمرانی تم کرو اب ساری دھرتی پر
 اجازت سے مری جانب سے جاؤ بیٹھو گدی پر

برہنا = ننگا پن
 آتیل = جھر کا پانی

لانات = فٹکار
 جبانات = بوجدیلی،
 کایرپن
 جھراہ = جھر کا پانی

دشنام = گالی
 راست گپتاری = سیدھی
 بات

یہ بے پایاں نوازش بول اے ابنِ قرش کیسی بولے ایہ نوازش بول اے ابنِ قرش کیسی

یو دھن نے کہا، اب پڑھو پر دان کرنے سے
 تو مجھے کیا لاہ ہوگا، اس طرح اعلان کرنے سے
 وہی تو ہے جو کل سوئی کے ناکے کے برابر بھی
 مجھے یہ پڑھو دینے پہ بالکل ہی تمہارا رضی
 بتا وہ جذبہ دارائی تیرا کیا ہوا آخر
 مزاج آتشیں کیوں سرد ہو کر رہ گیا آخر
 بے زہر کا پانی۔ مہر بہنہ

جذب-ع-دارائی = हुकमत
 की ईच्छा

نیکل پانی سے ناہنجار اب مردانگی دکھلا
 اگر ہے بازوؤں میں تیرے دم تو سامنے آجا
 نہیں تو میں تجھے نامرد اور بزدل ہی سمجھوں گا
 دغا کے آئینے میں تجھ کو اک عاقل ہی سمجھوں گا
 دروہ، کرن، راجہ شل اے شیطان یو دھن
 مرہی حیدرت اور عیشم یہ سب تیر ہی کارن
 نہیں ہے بھاوناسمٹ بننے کی تردید میں
 شہنشاہی کا جذبہ کوئی ہے آج منزل میں
 میں لفت بھیجتا ہوں تجھ پر اور تیری جفا پر
 اٹھا مغرور سر، میں تھوکتا ہوں تیری صورت پر
 سناں خوب دونوں اے جی بھر کے صلواتیں
 یہ صلواتیں تھیں یا نہ ہر اب میں ڈوبی ہوئی باتیں
 یہ طعن آمیز باتیں صبر اس نے نہیں ساری
 مگر دشنام کے بدلے میں یوں کی راست گفتاری
 کہ اب حسرت نہیں ہے مرے دل میں آج کرکشی
 بہار گلشنِ شاہی میں گل بن کر ٹھہرنے کی
 خوشی سے کمرانی تم کرو اب ساری دھرتی پر
 اجازت سے مری جانب سے جاؤ بیٹھو گدی پر

یہ بے پایاں نوازش بول اے ابنِ قرش کیسی بولے ایہ نوازش بول اے ابنِ قرش کیسی

یو دھن نے کہا، اب پڑھو پر دان کرنے سے
 تو مجھے کیا لاہ ہوگا، اس طرح اعلان کرنے سے
 وہی تو ہے جو کل سوئی کے ناکے کے برابر بھی
 مجھے یہ پڑھو دینے پہ بالکل ہی تمہارا رضی
 بتا وہ جذبہ دارائی تیرا کیا ہوا آخر
 مزاج آتشیں کیوں سرد ہو کر رہ گیا آخر
 بے زہر کا پانی۔ مہر بہنہ

یہ تیری بے نیازانہ روشِ یوانِ شاہی سے
یہ آخر منصبِ دارائی کی یوں پیش کش کیسی
اگر پر تگیا کا ہو اسی انداز سے پالمن
نہ تو اس طرح تو پر تگیا، آہو، نبرد آرا
اگر پالمن کرے پر تگیا کا اپنی ہر انس

کھے گا جس سے لڑنے کو لڑے گا وہ جوان تجھ سے
لڑے گا جس سے لڑنے کو لڑے گا وہ جوان تجھ سے

یہ باتیں سنکے دیو دھن ہوا گویا متانت سے
کہ میں بیکٹھ پر تر جیہ سج دوں گا کیا جہنم کو؟
نہیں ہرگز نہیں پر تگیا کو میں نہ توڑوں گا
ادھرمی روپ سے لڑنا تمہیں پائند و مبارک
پھر اس کے بعد طرزِ قول بدلا اُس نے یہ کہہ کر
یہ شتر نے کہا منظور ہے یہ شرط اب تیری
اُسی حربہ سے ہو گا وہ نبرد آرا ہاں تجھ سے

بے نیایا جانا ریش =
اُمولوں لا پر واہی
ویلا یات = ہکومت
تین پفور کج کولاہی سے
= بادشاہ سے نفرت
مَسَبے-دارائی =
بادشاہی کا اُہدا
بے پاریاں نوازیہ =
بہت مہربانی
کورہ = ایک سمودری
جانور
نار = آگ کی ہڈی

نیشاتو-کےف = خوشی
کا نشا
سداکت = سچاई

یہ تیری بے نیازانہ روشِ یوانِ شاہی سے
یہ آخر منصبِ دارائی کی یوں پیش کش کیسی
اگر پر تگیا کا ہو اسی انداز سے پالمن
نہ تو اس طرح تو پر تگیا، آہو، نبرد آرا
اگر پالمن کرے پر تگیا کا اپنی ہر انس

کھے گا جس سے لڑنے کو لڑے گا وہ جوان تجھ سے
لڑے گا جس سے لڑنے کو لڑے گا وہ جوان تجھ سے

یہ شتر، تو نہ رکھ امید یہ میری جیل سے
نشا و کیف کے بدلے میں چاہوں گا بھلا تم کو
بلا سے جان جائے ہنہ، صداقت نہ توڑوں گا
جو بے غم تھی سے جی کو بھٹک جہاں تک
کہ میں تیار ہوں اک اک باری باری لڑنے
تجھے لڑنا جو جس ہتھیار سے لڑا میں جس سے بھی
کھے گا جس سے لڑنے کو لڑے گا وہ جوان تجھ سے

یہ باتیں سن کے من گھنٹیام جی کا خوب جھنجھلایا
اسے اک سمت لے جا کر بولے شیام بنواری
ارے پچھلے گدایدھ پر جو دیر یو دھن اتر کے
تو پھر کیا حال ہو گا اس حماقت پر ترانا داں
مجھے تو یہ بھی شک ہے کہ ہم جیسا کہہ رہے ہیں
مگر یہ تو یہ بھی شک ہے کہ ہم جیسا کہہ رہے ہیں

دھراک = बुद्धि, अक्ल

तेरी इस सरकशी को आज मिट्टी में मिलाना है

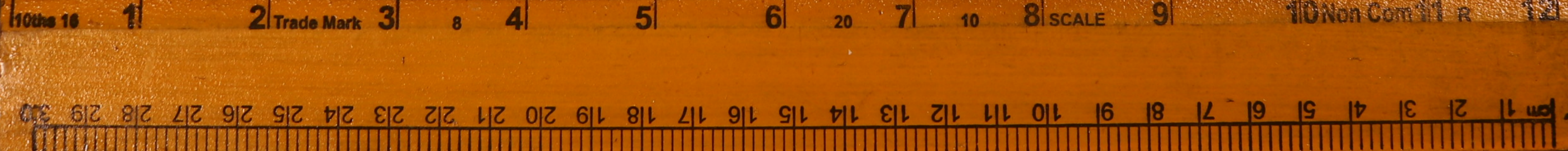
जबाने-श्याम से जिस वक्त यह खदशा हुआ जाहिर।
दिलावर भीम की जुरअत को, गैरत आगई आखिर॥
गदा लहरा के उस ने राजा दुर्योधन को ललकारा।
निकल पानी से ऐ सगलाव, हो मुझ से नबर्दआरा॥
गरज जिस वक्त उसकी गोशे-दुर्योधन से टकराई।
निकल आया मजन पानी से, गैरत जोश में आयी॥
पुकारा ऐ दिलावर भीम, तुझ को जानता हूँ मैं।
तेरी तर्जे-वगा को, खूब तर पहचानता हूँ मैं॥
मुझे यह भी खबर है, तूने हाँ केचक को मारा था।
फना के घाट तूने ही, जरासंग को उतारा था॥
मुझे मालूम है, मारे हैं तूने सैकड़ों खुश फन।
पिया है तूने जालिम तीन चिल्लू खूने-दुश्शासन॥
मुझे इक इक का बदला भीम, अब तुझसे चुकाना है।
तेरी इस सरकशी को आज, मिट्टी में मिलाना है॥

सगलाव = पानी का कुत्ता

یہ باتیں سن کے من گھنٹیام جی کا خوب جھنجھلایا
اسے اک سمت لے جا کر بولے شیام بنواری
ارے پچھلے گدایدھ پر جو دیر یو دھن اتر کے
تو پھر کیا حال ہو گا اس حماقت پر ترانا داں
مجھے تو یہ بھی شک ہے کہ ہم جیسا کہہ رہے ہیں
مگر یہ تو یہ بھی شک ہے کہ ہم جیسا کہہ رہے ہیں

تری اس سرکشی کو آج مٹی میں ملانا ہے

زبان شیام سے جس وقت یہ خدشہ ہوا ظاہر
گدالہ کے اس نے راجہ دیر یو دھن کو لکھارا
گر جس وقت اسکی گوش دیر یو دھن ٹکرائی
پکارا دلاور بھیم تجھ کو جانتا ہوں میں
مجھے یہ بھی خبر ہے تونے ہاں کیچک کو مارا تھا
مجھے معلوم ہے تونے سیکر و خوش فن
مجھے اک اک کا بدلہ لا بھیم اب تجھے پھانسا
پانی کا کلا



مراد عوی ہے تو اک وار میرا سہہ نہیں سکتا
میری اک ضرب فولادی سے زندہ رہ نہیں سکتا
یہ کہہ کر ہو گئے آمادہ دونوں لڑنے پر
نظر آتے تھے بے شک مستعدہ وار کر پرنے

اڑا کرتی سراج اسیل کی مانند چنگاری

محاذ جنگ کا پیش نظر تھا آج نظارہ
لیا تھا ہاتھ میں دونوں اپنے گز فولادی
گدائی اس قدر وزنی نہ دیکھی تھیں زمانے
جرے تھے انکے دستے لعل ہے نیلم سے گوہر سے
بہم کرنے لگے طرفین دونوں سمت یورش
لرزتی تھی زمیں سہا ہوا تھا آسمان زن کا
کبھی میدان اک سن سنا سن کی صدا آتی
فضائیں جھنجھاتی تھیں گدا کی ضرب پیہم سے
ہزاروں فن کے بوہر کھلے تھے آج میدانیں
گداؤں کا تصادم دم بدم کرتا ضیا باری
کھڑے تھے تان کر سینہ مقابل دوبردار
وہ گز آہنی تھے، یا تھی دوا سپاہ کی لادی
نہ جا کھل کے آئی تھیں کس اپنا غاٹے
جلی تھا ہراک کنگورہ آب فقرہ وز سے
بھڑک اٹھی سرتالاب فوراً جنگ کی آتش
صدائے گھن گرج کی مٹش تھا ہر جواں کا
کبھی کنگورے جھڑتے جب گدا آپس میں نکمائی
دہلتی تھی زمیں انکی چھل کود اور دھما دم
اُبھرتا تھا صدف لے لے کر غواص داماں میں
اڑا کرتی سراج اسیل کی مانند چنگاری

لے جگنو

میرا داوا ہے تو ایک وار میرا، सह नहीं सकता।
मेरी इक जर्बे-फौलादी से जिन्दा रह नहीं सकता।।
यह कहकर हो गए आमादा दोनों, लड़ने मरने पर।
नज़र आते थे बेशक मुस्तद्द वह वार करने पर।।

मुस्तद्द = तैयार

उड़ा करती सिराजुल्लैल की मानिन्द चिंगारी

महाजे-जंग का पेशे-नज़र था आज नज़ारा।
खड़े थे तान कर सीना, मुकाबिल दो नबर्द आरा।।
लिया था हाथ में, दोनों ने अपने, गुर्जे-फौलादी।
वह गुर्जे-आहनी थे, या थी दो स्वात की लादी।।
गदाएँ इस कदर वजनी न देखी थीं जमाने ने।
न जाने ढल के आयी थीं, वह किस स्वात खाने से।।
जुड़े थे उनके दस्ते, लाल से, नीलम से, गौहर से।
मुजल्ला था, हर इक कंगुरा आबे-नुकरा-ओ-ज़र से।।
बहम करने लगे तरफ़ेन, दोनों समत से यूरिश।
भड़क उठी सरे-तालाब, फौरन जंग की आतिश।।
लरज़ती थी ज़मीं, सहमा हुआ था आसमाँ रण का।
सदा से घन गरज की, मुस्तद्द था हर जवाँ रण का।।
कभी मैदान से इक, सन सना सन की सदा आती।
कभी कंगूरे झड़ते, जब गदा आपस में टकराती।।
फ़ज़ाएँ झनझनाती थीं, गदा की जर्बे-पैहम से।
दहलती थी ज़मीं, उनकी उछल कूद और धमाधम से।।
हज़ारों फन के जौहर खुल रहे थे आज मैदाँ में।
उभरता था सदफ़ ले लेके हर गौवास दामाँ में।।
गदाओं का तसादुम, दम बदम करता ज़िया बारी।
उड़ा करती, सिराजुल-लैल की मानिन्द चिंगारी।।

स्वात = लोहे की

मुजल्ला = चमका हुआ
आबे-नुकरा-ओ-ज़र =
सोने चाँदी के पानी से

सदफ़ = सीप
गौवास = गोता लगाने
वाले
सिराजुल्लैल = जुगनू

بلا کی ضربیں تھیں ہر ضرب سے اک فن نمایاں تھا
 وہاں ہر زاویے سے اک انوکھے فن کا تھا عالم
 ابھی تک دونوں اپنے تجربے میں مرتب تھے
 کسی کو بھی کسی پر فوقیت حاصل نہ تھی اب تک
 گدائیں ایک سو لڑائی تھیں دیو دھن بدتر کی
 اچانک ایک منظر ناظرین جنگ نے دیکھا
 بولا کی جڑیں تھیں، ہر جڑ سے ایک فن نمایاں تھا
 مکرر ہر جڑ سے ایک فن سے گھرا ہوا تھا
 وہاں ہر زاویے سے، ایک انوکھے فن کا تھا عالم
 وہی بھاشا شیاؤں چہرے پہ تھی اور وہی دم خم
 ابھی تک دونوں اپنے تजरے میں ہم مرتب تھے
 کسی کو بھی کسی پر فوقیت حاصل نہ تھی اب تک
 گدائیں ایک سو لڑائی تھیں دیو دھن بدتر کی
 اچانک ایک منظر ناظرین جنگ نے دیکھا
 گداؤں ایک سو لڑائی تھیں دیو دھن بدتر کی
 کاشی دا تھی بھوے اب تک ہی تلخی تھی تیور کی
 بے حیرت صاحبان دانش اور رنگ نے دیکھا
 بے حیرت صاحبان دانش اور رنگ نے دیکھا

مُہارِیہ = لڑنے والے

بھاشا شیاؤں = تاجزگی

مرا تیب = برباد کے

فوقیت = بڑائی

ہامیل = لاکھ

کاشی دا = خلیجی دھڑ

خیرا جے-سبکتے-یوریش میلا مگر رور دشمن سے

آپکے ہی پلک پیش نظر تھا اک نیا منظر
 گھما کر گزر دیو دھن نے جس تیزی سے مارا تھا
 گداؤں کی تھی ایسی کہ فوراً صد رجزوں سے
 غشی کا ایک لمحہ بھیم کے اعصاب پر گزرا
 گداؤں کے بدلے پتیرا، آیا مقابل میں
 دوبارے لی تھر بڑھ کے اس شیطان رجزوں سے
 آپکے ہی پلک پیش نظر تھا اک نیا منظر
 گھما کر گزر دیو دھن نے جس تیزی سے مارا تھا
 گداؤں کی تھی ایسی کہ فوراً صد رجزوں سے
 غشی کا ایک لمحہ بھیم کے اعصاب پر گزرا
 گداؤں کے بدلے پتیرا، آیا مقابل میں
 دوبارے لی تھر بڑھ کے اس شیطان رجزوں سے
 آپکے ہی پلک پیش نظر تھا اک نیا منظر
 گھما کر گزر دیو دھن نے جس تیزی سے مارا تھا
 گداؤں کی تھی ایسی کہ فوراً صد رجزوں سے
 غشی کا ایک لمحہ بھیم کے اعصاب پر گزرا
 گداؤں کے بدلے پتیرا، آیا مقابل میں
 دوبارے لی تھر بڑھ کے اس شیطان رجزوں سے

بے تہمسیل = بے مہم

چمپا-آ-خوں = دھل

آسااب = جیس

خداشا-آ-سود-جیوں =
 نفا-نوکسار کا ڈر

بلا کی ضربیں تھیں ہر ضرب سے اک فن نمایاں تھا
 وہاں ہر زاویے سے اک انوکھے فن کا تھا عالم
 ابھی تک دونوں اپنے تجربے میں مرتب تھے
 کسی کو بھی کسی پر فوقیت حاصل نہ تھی اب تک
 گدائیں ایک سو لڑائی تھیں دیو دھن بدتر کی
 اچانک ایک منظر ناظرین جنگ نے دیکھا
 بولا کی جڑیں تھیں، ہر جڑ سے ایک فن نمایاں تھا
 مکرر ہر جڑ سے ایک فن سے گھرا ہوا تھا
 وہاں ہر زاویے سے، ایک انوکھے فن کا تھا عالم
 وہی بھاشا شیاؤں چہرے پہ تھی اور وہی دم خم
 ابھی تک دونوں اپنے تजरے میں ہم مرتب تھے
 کسی کو بھی کسی پر فوقیت حاصل نہ تھی اب تک
 گدائیں ایک سو لڑائی تھیں دیو دھن بدتر کی
 اچانک ایک منظر ناظرین جنگ نے دیکھا
 گداؤں ایک سو لڑائی تھیں دیو دھن بدتر کی
 کاشی دا تھی بھوے اب تک ہی تلخی تھی تیور کی
 بے حیرت صاحبان دانش اور رنگ نے دیکھا
 بے حیرت صاحبان دانش اور رنگ نے دیکھا

خارج سبقت یوریش بلا مغرور دشمن سے

پڑا تھا بے حس و حرکت دلاؤیم دھرتی پر
 وہ بے تمیل فنکاری کا بیشک اک تظارا تھا
 نکال یا عرق کی شکل میں خوں چہرے خوں سے
 مگر ہوش آگیا فوراً ہی پوے ہوش سے اٹھا
 نہ لایا بھیم کچھ بھی خدشہ سو دزیاں دل میں
 خارج سبقت یوریش بلا مغرور دشمن سے
 پڑا تھا بے حس و حرکت دلاؤیم دھرتی پر
 وہ بے تمیل فنکاری کا بیشک اک تظارا تھا
 نکال یا عرق کی شکل میں خوں چہرے خوں سے
 مگر ہوش آگیا فوراً ہی پوے ہوش سے اٹھا
 نہ لایا بھیم کچھ بھی خدشہ سو دزیاں دل میں
 خارج سبقت یوریش بلا مغرور دشمن سے
 پڑا تھا بے حس و حرکت دلاؤیم دھرتی پر
 وہ بے تمیل فنکاری کا بیشک اک تظارا تھا
 نکال یا عرق کی شکل میں خوں چہرے خوں سے
 مگر ہوش آگیا فوراً ہی پوے ہوش سے اٹھا
 نہ لایا بھیم کچھ بھی خدشہ سو دزیاں دل میں
 خارج سبقت یوریش بلا مغرور دشمن سے

مگر یورش کی سبقت سے نہ اسنے منفعت پائی
پھر اسکے بعد دیو دھن بھی کافی غیظ میں آیا
ترپ کر پھر لگائی ضرب کاری بھیم پر اسنے
نہ لایا تاب ضرب گرز کھا کر بھیم بے چارا
غرض بھاری تھادیو دھن کا پلاس لڑائی میں
ن لاوا تاو، جربے-گورج خا کر بھیم بے چارا
گیرا شہتیر کی مانیند، وہ دھرتی پہ دو بار
گر ج بھاری تھا دیو دھن کا پلاس لڑائی میں
یہ سچ ہے آج کتر بھیم تھارو آزمائی میں

یورش کی سبقت =
پہلا ہمالا کرنا
مغنفت = فایدا
تمسیلے-گول = فیل کے
جیسے
مغنفت دسٹی = ہاتھ کی
تیزی
جربے = مار، چوٹ

شہتیر = بے جان خبے کی
ترہ

سزا اپنے کئے کی آج خود پائے گا دیو دھن

یہ نظر دیکھتے ہی پاندواں کے غم و ہمت پر
نمایاں بھیم کے مغلوب ہونے کا تھا ہر پہلو
شہری گھنٹیاں نے روتا ہوا پاندو کو بڑبھیا
تمہارا اس طرح رونا ابھی سے نامناسب ہے
نہیں معلوم تم کو کیا ہے شدنی میں بتا ہوں
سنو غالب ہے گا بھیم، مارا جائے گا دشمن
یہی تقدیر کل ہے فیصلہ جو آگے آئے گا
گری اک برق سی چھایا دھون فم فرست پر
کبھی وجہ تھے پاندواں کی آنکھیں میں نسو
کیا دور ان کا خدشہ اور متانت سے یہ فرمایا
خبر ہے کون بے مغلوب انہیں کون غالب ہے
تمہاری نکھوں سے یہ پردہ غفلت اٹھاتا ہوں
سزا اپنے کئے کی آج خود پائے گا دیو دھن
ہے کون ایسا جو اس لکھے ہو کو اب مٹا گیا

سزا اپنے کئے کی آج خود پائے گا دیو دھن

یہ منظر دیکھتے ہی پاندواں کے غم و ہمت پر
نمایاں بھیم کے مغلوب ہونے کا تھا ہر پہلو
شہری گھنٹیاں نے روتا ہوا پاندو کو بڑبھیا
تمہارا اس طرح رونا ابھی سے نامناسب ہے
نہیں معلوم تم کو کیا ہے شدنی میں بتا ہوں
سنو غالب ہے گا بھیم، مارا جائے گا دشمن
یہی تقدیر کل ہے فیصلہ جو آگے آئے گا
گری اک برق سی چھایا دھون فم فرست پر
کبھی وجہ تھے پاندواں کی آنکھیں میں نسو
کیا دور ان کا خدشہ اور متانت سے یہ فرمایا
خبر ہے کون بے مغلوب انہیں کون غالب ہے
تمہاری نکھوں سے یہ پردہ غفلت اٹھاتا ہوں
سزا اپنے کئے کی آج خود پائے گا دیو دھن
ہے کون ایسا جو اس لکھے ہو کو اب مٹا گیا

فہمو فیراسات = اکل
مغلوب = ہارنا، پرازی

خداشا = اندشا

شودنی = اٹل، ہونی

کسم ماجی کی लेकर

ایک پیامے-موجدا باد آئی

یوڈیٹیر نے فیر اسکے باد پوچھا شیم بنواری
بتاؤ کون شہزوری میں فضل تر ہے گردھاری
کہا گشتیم نے طاقت میں یوں تو ہم بڑھکر
لگد کے فن کو دیو دھن نے بارہ سال تک ہم
اسی اک دجہ سے فضل ہے فن میں ہم نے شمن
کرتنا جی نے اتنا کہہ کی کھیم کی جانب
اشا سے سی اشا سے میں ہنر کی بات سمجھائی
اُسے یاد آگیا فوراً وہاں دربار دیو دھن
جہاں بھلائی جانے والی تھی زانو پر پچالی
اُسے مہی کی وہ پر نکیا بھی اپنی یاد آئی
ہرے سب ہو گئے چودہ برس کے زخم دوبارہ

یوڈیٹیر نے فیر اسکے باد پوچھا شیم بنواری
بتاؤ کون شہزوری میں فضل تر ہے گردھاری
کہا گشتیم نے طاقت میں یوں تو ہم بڑھکر
لگد کے فن کو دیو دھن نے بارہ سال تک ہم
اسی اک دجہ سے فضل ہے فن میں ہم نے شمن
کرتنا جی نے اتنا کہہ کی کھیم کی جانب
اشا سے سی اشا سے میں ہنر کی بات سمجھائی
اُسے یاد آگیا فوراً وہاں دربار دیو دھن
جہاں بھلائی جانے والی تھی زانو پر پچالی
اُسے مہی کی وہ پر نکیا بھی اپنی یاد آئی
ہرے سب ہو گئے چودہ برس کے زخم دوبارہ

دوریو دھن کا انجام

کمالے-فن نجر آتا تھا، دوریو دھن کی یوریش میں
بھرم خود اے مادی کا تھا، جسکے کلبے-ناجیش میں

شہزوری = تاکت
افجزل = अच्छا-بڑا

پہم = لگاتار
مستہکم = پکا

گالیب = بیجی

دردی = تار تار
تہجیب = سبھتا
کلبے-آدم جاد =
مانو جاتی کا دیت
ماجی = گوجرا جمانا
پیامے-موجدا باد = شوب
کامناؤں کی سچنا
گہرے ناموس = ڈجزل

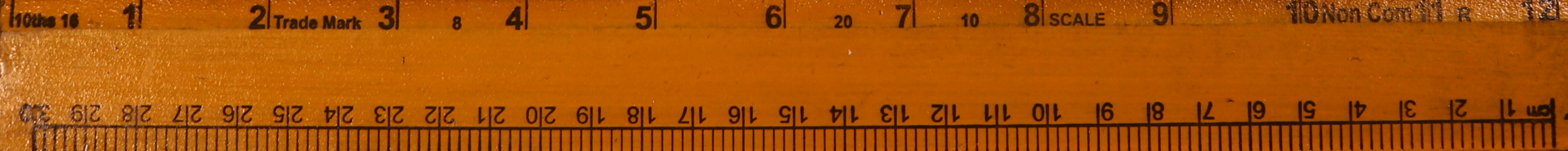
یوریش = ڈاوا
خود اے مادی = خود پر
بھروسا
کلبے-ناجیش = ناچ
کرنے والا دیت

قسم ماضی کی لیکر اک پیام مردہ باد آئی

بتاؤ کون شہزوری میں فضل تر ہے گردھاری
مگرن کے تعلق سے تو دیو دھن ہی بڑتر ہے
شہری بلدیو سے سیکھا تھا جس کا دم ہے مستحکم
یہی ہے وجہ جو غالب نظر آتا ہے دیو دھن
اشا سے اور کنایہ سے کیا اپنی طرف راغب
نئے انداز سے اپنی انھوں نے جانگم دکھلائی
دریدہ تھا جہاں تہذیب اور اخلاق کا دامن
جہاں انسانیت سے قلب آدم زاد تھا خالی
قسم ماضی کی لیکر اک پیام مردہ باد آئی
خیال غیرت ناموس سے چڑھنے لگا پارہ

دیو دھن کا انجام

کمال فن نظر آتا تھا دیو دھن کی یوریش میں
بھرم خود اے مادی کا تھا جسکے قلب نازش میں



بترجے نوا کرتی تھی اک اک ضرب دیودھن
 ذرا ہمت اسے ملتی تو خود بھی وار کر دیتا
 مگر ہر سچی پیہم، سچی لا حاصل نظر آئی
 ادھر زانو پچا کر خود بزدل آ رہا تھا دیودھن
 بہر صورت بچا کر اپنا زانو جنگ کرتا تھا
 لگائی ضرب دیودھن نے اچھی سی، بشوہی
 یہ اک منصوبہ مکروریا تھا پیہم خوش فن کا
 مگر سب رائیگاں گزری تھی اب تک پیہم کی محنت
 پڑا تھا پیہم دم سادھے زیریں پر بے حس حرکت
 یہی اک چھل کپٹ کی آخری حکمت نظر آئی
 الٹ دی اتنی مہلت میں بساط جنگ مغلوبہ
 کہ لیٹے لیٹے ہی اس شان اچھلا گدا لیکر
 وہ ضرب گزری کی سرعت تھی یا اک برق کی دھنکی
 پلٹ چھکی نہ تھی کہ گزری زانو پر گرا، آ کر

بترجے نوا = ہمیشہ نئے
 ڈنگ سے

جانو-آ-دوہمن = دوہمن
 کی ماڈی
 ہر سڈی-پہم =
 لگاتار کوشش
 سڈی-لا-ہاسیل =
 ناکام
 یاس = ناامیدی

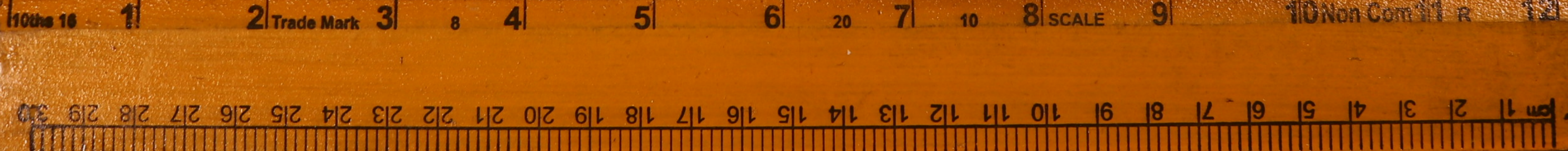
مکرو-ریا = چل کپٹ

راہیوں = بے کار

دغا = چل

سورأت = تیزی
 بک کی رے = بیجلی کی
 لہر
 جی = چمک
 جانو = جاو

اسی انداز سے بچتا تھا خود بھی پیہم شیر افکن
 نشانہ زانوئے دشمن کو وہ فوراً بنا لیتا
 گدا کی ضرب گویا یاس کی حامل نظر آئی
 اسے احساس تھا میری تباہی کا ہے کیا کارن
 وہ چونکا تھا، ضرب پیہم سے ہر لمحہ ڈرتا تھا
 گرا پیہم اس طرح جیسے لگی ہو ضرب اک کاری
 اسی انداز سے نقصان ہو سکتا تھا دشمن کا
 نہ زک پہنچا سکتا تھا دست پیہم اس کو کسی صورت
 دغا سے وار کرنے کی اسے کافی تھی یہ مہلت
 ریا و مکر کے پڑے میں بس نصرت نظر آئی
 برے کار لایا پیہم نے یوں اپنا منصوبہ
 مقابل ہو کھلا کر رہ گیا حیران اور ششدر
 گدا کی ہر شکل دائرہ، بجلی کی اک ضو تھی
 گدا کا وار پوری طرح جا بیٹھا نشانے پر



وہ ضربِ بھیم جس نے توڑ ڈالا زانوئے دشمن
ادھر کھویا تو خود اعتمادی میں تھا دیو دھن
گد سے ران کیا ٹوٹی اندھیر آنکھیں چھپایا
فضا میں ایک ہابا کار کا طوقاں اُمنڈ آیا
پڑا تھا گر کے دیو دھن لبوں پر آہ و زاری تھی
فقاں کیساتھ کچھ ہڈیاں کچھ ہفتات جاری تھی

اُسے انسانیت محرابِ موتی سی نظر آئی

پھر اُس کے بعد دیو دھن نے یوں اپنا دھن کھولا
شہرِ گشتِ آسم میں مارا گیا ہوں آپ کے کارن
ادھر می روپے مارا گیا ہوں میں سر میاں
یہ باتیں بھیم نے جسدِ سنس تو غیظ میں آکر
پھر اُس کے بعد اُس کے سر پہ رکھ دی لات غصے میں
یہ منظر دیکھ کر چشمِ پھٹشتر غم سے بھر آئی
لہذا بھیم کو اس فعلِ بد سے منع فرمایا
مگر وہ دشمنی میں ہو چکا تھا اس قدر اندھا
دہیں موجود تھے بلدیو جی جیسے پراکرمی
فخاٹ بھوکے کیشو موتی سے اس طرح بولا
کہاں تھی ورنہ ظالم بھیم میں جہارت یہ من موہن
کیا ہے دھرم والوں ہی چاک اب دھرم کا دامن
لگائی ایک ٹھوکر بڑھ کے دیو دھن کے منفر پر
دکھا دی بھیم نے بھی اپنی یوں وقت غصے میں
اُسے انسانیت محرابِ موتی سی نظر آئی
سیرانساں کی عظمت کس قدر ہوتی ہے سمجھایا
یہ ششتر کی نہ کوئی بات مانی اور نہ کی پروا
انہوں نے بھی سیرانساں کی جنتِ حرمی دیکھی

وہ جُورے-بھیم جس نے، توڑ ڈالا جانو-دشمن
ادھر کھویا ہوا، خود اُتے مادی میں تھا دُورِ دھن
گدا سے ران کیا ٹوٹی، اُندھرا اُٹھ میں لٹایا
فقاں میں ایک ہابا کار کا، طوقاں اُمنڈ آیا
پڑا تھا گِر کے دیو دھن لبوں پر آہ-آہ-جاری تھی
فقاں کے ساتھ کُچھ ہِجڑاں کُچھ ہفوات جاری تھی

اُسے انسانیت محرابِ موتی سی نظر آئی

فیر اُس کے بعد دیو دھن نے یوں اپنا دھن کھولا
شہرِ گشتِ آسم میں مارا گیا ہوں آپ کے کارن
ادھر می روپے مارا گیا ہوں میں سر میاں
یہ باتیں بھیم نے جسدِ سنس تو غیظ میں آکر
پھر اُس کے بعد اُس کے سر پہ رکھ دی لات غصے میں
یہ منظر دیکھ کر چشمِ پھٹشتر غم سے بھر آئی
لہذا بھیم کو اس فعلِ بد سے منع فرمایا
مگر وہ دشمنی میں ہو چکا تھا اس قدر اندھا
دہیں موجود تھے بلدیو جی جیسے پراکرمی
فخاٹ بھوکے کیشو موتی سے اس طرح بولا
کہاں تھی ورنہ ظالم بھیم میں جہارت یہ من موہن
کیا ہے دھرم والوں ہی چاک اب دھرم کا دامن
لگائی ایک ٹھوکر بڑھ کے دیو دھن کے منفر پر
دکھا دی بھیم نے بھی اپنی یوں وقت غصے میں
اُسے انسانیت محرابِ موتی سی نظر آئی
سیرانساں کی عظمت کس قدر ہوتی ہے سمجھایا
یہ ششتر کی نہ کوئی بات مانی اور نہ کی پروا
انہوں نے بھی سیرانساں کی جنتِ حرمی دیکھی

جُورے-بھیم = بھیم کا
وار

خود اُتے مادی = خود پر
بھروسا
ہِجڑاں = پاگل پن

چاک = فادنا، تھکے
تھکے کرنا

فیلے-بَد = بُرا کام

بہرمتی = اُپمان

تو وہ بھی رکھ سکے مطلق نہ قابو اپنے غصے پر
 بپٹ کر بھیم کی جانب بڑھے اپنی گد لے کر
 یہ منظر شام نے جس دم شری بلدیو کا دیکھا
 کہ بھائی جان اتنا بھیم پر غصہ نہ فرمائیں
 کہ چودہ سال پہلے بھیم نے پرتیجا کی ستمی
 کہ میں تو میں پنچالی کا بدلہ لیکے چھوڑوں گا
 اسی انداز سے گھنشیام نے ہر بات سمجھائی
 پھر اس کے بعد کیشو مورتی نے بھیم کو ٹوکا
 غرض بلدیو جی بھی پھر وہاں سے ہو گئے نصرت

بمورجنت = تہجی سے

اَشْوَت تھاما کا انتقام

فیر اسکے بعد کیشو مورتی اور پانڈواں مل کر
 اَدھر اَشْوَت نے دریودھن کے پاس آکر کہا سجن
 پتا کی موت نے غم جتنا پنچایا نہ تھا مجھ کو
 دعا برکت کی دیکھ لے جی پت مجھ کو نصرت کر
 مہ شری بلدیو جی شری کرشن جی کے بڑے بھائی تھے۔ گدا یدھ میں یجتاے زمانہ تھے۔ دریودھن نے بارہ سال تک
 گدا یدھ کا من آپ سے سیکھا۔

ینایت = کریا

۱) شری بلدیو جی شری کृष्ण جی کے بڑے भाई थे। गदा युद्ध में यकताए-जमाना थे। दुर्योधन ने बारह साल तक गदा युद्ध का फन आप से सीखा ॥

تو وہ بھی رکھ سکے مطلق نہ قابو اپنے غصے پر
 بپٹ کر بھیم کی جانب بڑھے اپنی گد لے کر
 یہ منظر شام نے جس دم شری بلدیو کا دیکھا
 کہ بھائی جان اتنا بھیم پر غصہ نہ فرمائیں
 کہ چودہ سال پہلے بھیم نے پرتیجا کی ستمی
 کہ میں تو میں پنچالی کا بدلہ لیکے چھوڑوں گا
 اسی انداز سے گھنشیام نے ہر بات سمجھائی
 پھر اس کے بعد کیشو مورتی نے بھیم کو ٹوکا
 غرض بلدیو جی بھی پھر وہاں سے ہو گئے نصرت

اَشْوَت تھاما کا انتقام

فیر اسکے بعد کیشو مورتی اور پانڈواں مل کر
 اَدھر اَشْوَت نے دریودھن کے پاس آکر کہا سجن
 پتا کی موت نے غم جتنا پنچایا نہ تھا مجھ کو
 دعا برکت کی دیکھ لے جی پت مجھ کو نصرت کر
 مہ شری بلدیو جی شری کرشن جی کے بڑے بھائی تھے۔ گدا یدھ میں یجتاے زمانہ تھے۔ دریودھن نے بارہ سال تک
 گدا یدھ کا من آپ سے سیکھا۔

इजाजत दी खुशी के साथ, दुर्योधन ने अश्वत को।
इधर कुछ और ही मंजूर था, शायद मशीयत को॥
फिर इसके बाद कृपा, क्रतु, अश्वत रात को छिप कर।
किसी बरगद के नीचे, सो गये महफूज धरती पर॥
इधर अश्वत को नींद आयी, न मुतलक फिक्रे-दुश्मन में।
व लेकिन कृत-ओ-कृपा सो गए वीरान निर्जन में॥
इसी असना में, इक उल्लू कहीं से इस जगह आया।
शजर पर जागू के बच्चों को, बस सोया हुआ पाया॥
तो उसने नींद में सोए हुए उन "कागलाओं" को।
बनाया जुलम का अपने, निशाना बे-नवाओं को॥
यह मंजूर देखते ही बात आयी कल्बे-अश्वत में।
कि माहूँ दुश्मनों को मैं भी, यूँही ख्वाबे-गफलत में॥

मशीयत = ईश्वर की
इच्छा

महफूज = सुरक्षा,
हिफाजत से

असना = मौके
शजर = पेड़
जागू = कच्चा
कागलाओं = कच्चे के
बच्चों
बे-नवाओं = बेजबानों

बसद अरमाँ-ओ-हसरत इस जहाँ से कूच करना है

बस इतना सोचते ही, कृत और कृपा को उजलत से।
जगा कर, कर दिया आगाह उन को अपनी नीयत से॥
खयाल अश्वत का सुनकर, फिर उन्होंने मना फरमाया।
अधर्मी काम से रोका उसे, और खूब समझाया॥
मगर कुछ दुश्मनी में इस कदर दीवाना था अश्वत।
चला पान्डव की जानिब, फिर न रोके से रुका अश्वत॥
बिलआखिर कृत और कृपा भी पहुँचे बाद अश्वत के।
वहाँ दोनों का रुक जाना, मनाफी था मुख्त के॥
अंधेरी रात में जिस वक़्त, अश्वत उस जगह पहुँचा।
अंधेरे के सबब बच्चों को उसने पान्डवाँ समझा॥
समझ कर पान्डवाँ, उन के सरो को ख्वाबे-गफलत में।
उड़ाया वीर अश्वत ने, न सोचा कुछ भी उजलत में॥

नीयत = इरादा

मनाफी = खिलाफ
मुख्त = दया, रहम

ख्वाबे-गफलत = गहरी
नींद
उजलत = जल्दी

अजादी तूथी किस्तاً در لودهن نے اشوت کو
پہر کے بعد کر پے، کرت، اشوت را کو چھپ کر
ادھر اشوت کو نیند آئی نہ مطلق فکر دشمن میں
اسی اثنا میں اک اٹو کہیں اس جگہ آیا
تو اس نے نیند میں سوہوئے ان کا گلاؤں کو
یہ منظر دیکھتے ہی بات آئی قلب اشوت میں
ادھر کچھ اور ہی منظور تھا شاید مشیت کو
کسی برگد کے نیچے سو گئے محفوظ و مہر قی پر
لیکن کرت و کر پے سو گئے ویران نربن میں
شجر پر زانغ کے بچوں کو بس سویا ہوا پایا
بنایا ظلم کا اپنے فٹ نہ بے نواؤں کو
کہ ماروں دشمنوں کو میں بھی تو اب غفلت میں

بصد ارمان و حسرت اس جہان سے کوچ کرنا ہے

بس اتنا سوچتے ہی کرت اور کر پے کو عجلت سے
نیال اشوت کا سنکر پھر انہوں نے منع فرمایا
مگر کچھ دشمنی میں اس قدر دیوانہ تھا اشوت
بالآخر کرت اور کر پے بھی پہنچے بعد اشوت کے
اندھیری راتیں جس وقت اشوت اس جگہ پہنچا
سمجھ کر پانڈواں ان کے سر کو خواب غفلت میں
جگا کر کر دیا آگاہ ان کو اپنی نیت سے
ادھر ہی کام سے روکا اسے اور خوب سمجھایا
چلا پانڈو کی جانب پھر نہ روکے سے رکا اشوت
وہاں دونوں کا رک جانا، منافی تھا اثر کے
اندھیرے کے سبب بچوں کو اس نے پانڈواں سمجھا
اڑیا اور اشوت نے نہ سوچا کچھ بھی عجلت میں

دیگر اسکے وہاں مار گئے تھے اور جواں کتنے
 فنا کے غاٹ پہنچا ہے، اس نے پہلے کتنے ۱۱
 گرج نکلا وہاں سے وہ سارے کو ہاتھ میں لے کر
 چلا فیر سمتے-دور یو دھن بسانے-ناجی-کرو-فر ۱۱
 وہاں پہنچا تو دور یو دھن کو سر بچوں کا دکھلایا
 کہا، لو پانڈو کو مار کر سر ان کا لے آیا ۱۱
 ہوا سر دور یو دھن نے پیغام کو سنکر
 یہ منظر دیکھتے ہی بولا دور یو دھن بصد کلفت ۱۱
 نظر پہنچی اب شوت کی بھی دور یو دھن کے کہنے پر
 اندھیر کے سبب شوت نے دھوکا لٹس کھلایا ۱۱
 بالآخر بولا دور یو دھن ہوا وہ، تھما جو قسمت میں
 ہے آخر وقت میرا میں یہاں کوچ کرتا ہوں ۱۱
 یہ کہہ کر ہو گیا رخصت جہاں غم سے دور یو دھن
 رہا تھا زندگی بھر یہ پرپاس کے سر دشمن ۱۱

ہوئے اُشوت کی جان بخشی پیراضی پانڈو خوشتر

ہوئے اُشوت کی جان بخشی پیراضی پانڈو خوشتر

فراغت پا چکے دشمن سے پانڈو اور تباری
 خوشی سے آہے تھے پانڈو والے اٹھکیلیاں کر ۱۱
 فرغت پا چکے دشمن سے پانڈو اور تباری
 ہوئے واپس تو قلب و روح پر اک کیف تھا طاری ۱۱
 نشاط و کیف میں ڈبی ہوئی خوش گیلیاں کر ۱۱

مشییات = ایشور کی
 ایشور

کلبو-رہ = من اور
 آتما
 نیشاتو-کےف = خوشی کی
 تران

دیگر اسکے وہاں مار گئے تھے اور جواں کتنے
 غرض نکلا وہاں سے وہ سارے کو ہاتھ میں لے کر
 وہاں پہنچا تو دور یو دھن کو سر بچوں کا دکھلایا
 کہا، لو پانڈو کو مار کر سر ان کا لے آیا ۱۱
 ہوا سر دور یو دھن نے پیغام کو سنکر
 یہ منظر دیکھتے ہی بولا دور یو دھن بصد کلفت ۱۱
 نظر پہنچی اب شوت کی بھی دور یو دھن کے کہنے پر
 اندھیر کے سبب شوت نے دھوکا لٹس کھلایا ۱۱
 بالآخر بولا دور یو دھن ہوا وہ، تھما جو قسمت میں
 ہے آخر وقت میرا میں یہاں کوچ کرتا ہوں ۱۱
 یہ کہہ کر ہو گیا رخصت جہاں غم سے دور یو دھن
 رہا تھا زندگی بھر یہ پرپاس کے سر دشمن ۱۱

ہوئے اُشوت کی جان بخشی پیراضی پانڈو خوشتر

فراغت پا چکے دشمن سے پانڈو اور تباری
 خوشی سے آہے تھے پانڈو والے اٹھکیلیاں کر ۱۱
 فرغت پا چکے دشمن سے پانڈو اور تباری
 ہوئے واپس تو قلب و روح پر اک کیف تھا طاری ۱۱
 نشاط و کیف میں ڈبی ہوئی خوش گیلیاں کر ۱۱

کی ایتنے میں خبر ان کو کسی نے آکے پہنچائی
 کہ اسوت نے فنا کے گھاٹ بچوں کو اتارا
 خبر و منت اثر بنت دروید کو ملی جس دم
 یہ ہنستا اور پائند کو بھی اس کا غم ہوا سنکر
 مخاطب پائند وہاں ہو کے پھر اس قسم کھائی
 تو میں سن کر اس سے تکی چاہاں جا
 دروید کنیا کی اس طرح پر تگیا سنکر
 ادھر گھنٹیاں و آرجن بھیج کی پہنچے اعانت کو
 کہ اسوت اب برہماستر کو ہی آزلے گا
 وہی ہتھیار اسوت نے چلایا بھیم پر آستر
 بالآخر ویر آرجن نے دکھایا اک نیل منظر
 پھر اس کے بعد ہی اسوت کو پکڑا غنیمت میں آکر
 اسی کے سامنے چھینی زبردستی منی اس کی
 مگر پائند نے آخر شیاں بنواری کے کہنے پر
 کی ایتنے میں خبر ان کو کسی نے آکے پہنچائی
 کہ اسوت نے فنا کے گھاٹ بچوں کو اتارا
 خبر و منت اثر بنت دروید کو ملی جس دم
 یہ ہنستا اور پائند کو بھی اس کا غم ہوا سنکر
 مخاطب پائند وہاں ہو کے پھر اس قسم کھائی
 تو میں سن کر اس سے تکی چاہاں جا
 دروید کنیا کی اس طرح پر تگیا سنکر
 ادھر گھنٹیاں و آرجن بھیج کی پہنچے اعانت کو
 کہ اسوت اب برہماستر کو ہی آزلے گا
 وہی ہتھیار اسوت نے چلایا بھیم پر آستر
 بالآخر ویر آرجن نے دکھایا اک نیل منظر
 پھر اس کے بعد ہی اسوت کو پکڑا غنیمت میں آکر
 اسی کے سامنے چھینی زبردستی منی اس کی
 مگر پائند نے آخر شیاں بنواری کے کہنے پر

فنا = موت

خبر و منت = دھڑ
پہنچانے والی خبربنت-دروید = دروید کی
بہن

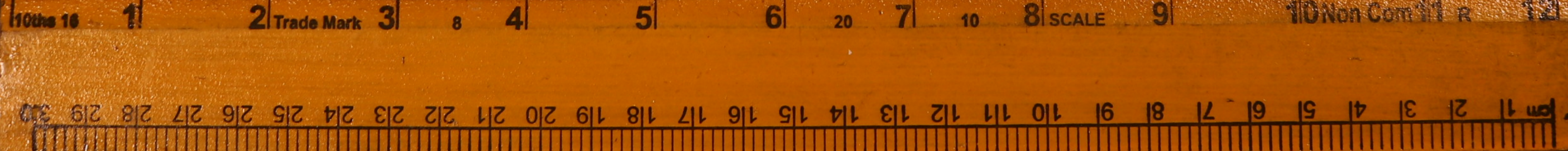
انسان = مرنے والا

اچانک = مدد، سہاوت

خدا = افراتھ، گناہ
سنگ-گیرا = پتھر

انسان مرنے والا

کہ فرزند ان پہنچائی ہوئے پر لوک کے راہی
 ستم ہے خواب میں ظالم نے مظلوموں کو مارا
 غم فرزند سے طاری ہوا کہ اس کا اک عالم
 مگر ان سے زیادہ تھا اثر بنت دروید پر
 تمنا دل کی لے سواہی اگر میری نہ بر آئی
 منی اسوت کے سر کی مار کر جب تک نہ مل لے
 چلا اسوت کا سر لانے دلاور بھیم زور آور
 شری گھنٹیاں لیکن جانتے تھے خواب اسوت کو
 جواب اس کا نہ دیا بھیم تو نفقت اٹھائے گا
 کہ خدشہ جس سے پہلے کر دیا تھا شیاں ظاہر
 برہماستر سے کاٹا برہماستر کو بڑھ کر
 اور اس کو کھینچ کر لے آیا پہنچائی کے قدموں پر
 اور اس کو پھین کر پھر و تھر پہنچال کو دے دی
 خطا اسوت کی بخشی دل پہ اک سنگ گراں کہہ کر



ناتیجا یا بھیانک آارजूए-कजकुलाही का

महल में मर्गे-दुर्योधन की पहुँची है खबर जिसदम ।
हरीमे-कौरवाँ में बिछ गई, हर सू सफे-मातम ॥
थीं अंजामे-जदल से, बेगमाते-कौरवाँ गिरयाँ ।
महल से निकलीं रोती पीटती पहुँचीं सरे-मैदाँ ॥
पड़े थे हर तरफ कुशों के पुशे रण की धरती पर ।
चिकत्ता बन गया था खूने-इन्साँ, तैह ब तैह जम कर ॥
कहीं पहलू ब पहलू राकिबो-मरकब की लाशें थीं ।
बदन थे जिनके ज़ख्मी और कहीं गहरी खराशें थीं ॥
कहीं टूटे पड़े थे रथ, कहीं तीरो-कमाँ खंजर ।
कहीं ढालें पड़ी थीं और कहीं थे जोशनो-मिगफर ॥
पड़े थे टुकड़े हो हो कर कहीं आजाए-इन्सानी ।
कहीं रिस कर ज़मी पर, बह रहा था खून से पानी ॥
कहीं था कासा-ए-सर, ज़बे-पाए-अस्प की ज़द में ।
कदूमे-दाइयाने-ताज, पहुँचे मौत की हद में ॥
मिला था आज बिस्तर खाक का, मखमल फराशों को ।
सरे-जंगाह, हाथी रौन्दते थे, जिनकी लाशों को ॥
नज़ारा हर तरफ था, बरबरीयत और तबाही का ।
नतीजा था भयानक, आरजूए-कजकुलाही का ॥
इधर नौहा गिराने-कौर में, शामिल थी गंधारी ।
हुजूमे-बेकसाँ में इक यही थी सब से दुखयारी ॥
महाजे-जंग पर तारी थ आलम सोगवारी का ।
बपा था शोर, नाशे-कौरवाँ पर आह-ओ-जारी का ॥
मगर गंधारी-ए-मुज़तर बहुत रंजीदा खातिर थी ।
सदाए-गिरया-ओ-गम को दबाने से वह कासिर थी ॥

हरीम = राजमहल
सफे-मातम = सोग, दुख
बेगमाते-कौरवाँ = कौरवों
की औरत
कुशों के पुशे = लाशों
के अंवार

कासा-ए-सर = कटा
हुआ सर
ज़बे-पाए-अस्प = घोड़ों
के पांव की ठोकर
कदूम = कदम की
जमा, पैर
दाइयाने-ताज = ताज के
दावेदार
बरबरीयत = जुल्म
कजकुलाही = ताज-मुकुट
नौहा गिराँ = सोंग करती
हुई

सदा = रोने की आवाज़
कासिर = मजबूर

نتیجہ تھا بھیانک آرزوئے کجکلاہی کا

عمل میں مرگ دیودھن کی پہنچی، بکھر جس دم
تھیں انجام بدل سے بیگمات کوڑاں گریاں
پڑے تھے ہر طرف کشوں کے پستے زن کی مہر پی
کہیں پہلو پہلو راکب مرکب کی لاشیں تھیں
کہیں لڑے پڑے تھے تھوڑے تھوڑے تیر و کمان خنجر
پڑے تھے ٹکڑے ہو ہو کر کہیں اعضا انسانی
کہیں تھا کاسہ سر ضرب پیا اسپ کی ندیں
بلا تھا آج بستر خاک کا محل فراشوں کو
نظارہ ہر طرف تھا بربریت اور تباہی کا
ادھر نوہ گران کوڑ میں شامل تھی گندھاری
خاند جنگ پر طاری تھا عالم سوگواری کا
مگر گندھاری مضطرب بہت رنجیدہ خاطر تھی
حرم کو رواں میں بچھ گئی ہر سو صفت ماتم
حمل سے نکلیں وتی پیٹتی پہنچیں سر میاں
چلتا بن گیا تھا خون انساں تہہ تہہ جم کر
بدن تھے جنکے زخمی اور کہیں گہری خراشیں تھیں
کہیں ڈھالیں پڑی تھیں اور کہیں جوشن و منفرد
کہیں رس کر زمیں پر بہہ رہا تھا خون سپانی
قدوم داعیان تاج پہنچے موت کی حد میں
سر جنگاہ ہاتھی روندتے تھے جنگی لاشوں کو
نتیجہ تھا بھیانک آرزوئے کجکلاہی کا
ہجوم بچھاں میں لک ہی تھی سب ڈکھاری
پیا تھا شور و نقش کو رواں پر آہ وزاری کا
صدائے گریہ و غم کو دبانے سے وہ قاصر تھی

گرج ماں سے زیادہ غم کیسے بٹوں کا ہوتا ہے۔
سیوا ماں کے جہاں میں، خوں کے آسوں کون روتا ہے۔

نئی جگہ-مہا بھارت

گرج جگہ-مہا بھارت ہوئی جب ختم تو اس کا۔
نئی جگہ پانڈواں کے ہاتھ میں نیکلا خیر سے اچھا۔

یہ جگہ اڑھارہ دن تک کورواں پانڈو لڑی تھی۔
کی جس میں کام آئی، لاکھوں جانے دونوں جانیں کی۔

بتایا جاتا ہے اس جگہ میں گیارہ کشتوں شکر۔
اُتارا تھا گروہ کورواں نے رن کی دھرتی پر۔

اُدھر تھا ہفت راجہ دھرم کی جانب کشتوں شکر۔
ہوا ہر دہ کشتوں کل جمع شکر ارض میں۔

کہ ہوں سوار فی ایکس دہ صد ستہ صد۔
پیادے سارے چھ سو اور ہوں لاکھ صد نو۔

بے گاہا کشتوں شکر یہ ہے اعداد کی تالیس۔
تو بیس لاکھ پالیس ہزار اور پانچ سو کل ساٹھ۔

اُماری کورواں پانڈو نے دغا گاہ رسالت میں۔
جو کہتا ہے بچے اس جگہ سے بارہ نفر باقی۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

کشتوں = ایک کشتوں لاکھ
میں ایک لاکھ چھ سو تین ہزار
نہ سو بیس سپاہی ہوتے
تھے

ہفت = سات ۷
ہجڑا کشتوں = اڑھارہ کشتوں
کی رُسے = کے حساب سے

اُتارا تھا گروہ کورواں نے رن کی دھرتی پر۔
ہوا ہر دہ کشتوں کل جمع شکر ارض میں۔

کہ ہوں سوار فی ایکس دہ صد ستہ صد۔
پیادے سارے چھ سو اور ہوں لاکھ صد نو۔

بے گاہا کشتوں شکر یہ ہے اعداد کی تالیس۔
تو بیس لاکھ پالیس ہزار اور پانچ سو کل ساٹھ۔

اُماری کورواں پانڈو نے دغا گاہ رسالت میں۔
جو کہتا ہے بچے اس جگہ سے بارہ نفر باقی۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

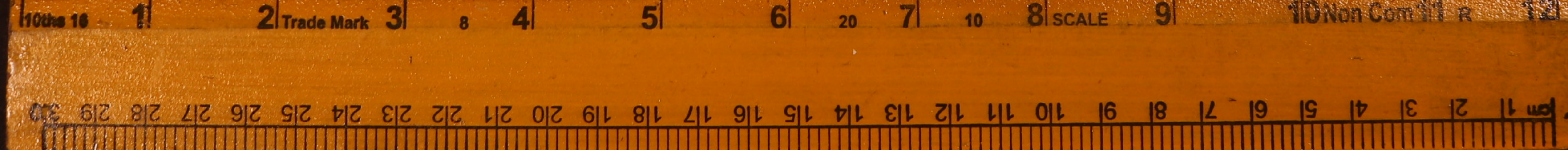
یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔

غرض ماں سے زیادہ غم کیسے بٹوں کا ہوتا ہے۔
سیوا ماں کے جہاں میں، خوں کے آسوں کون روتا ہے۔

نتیجہ جنگ مہا بھارت

غرض جنگ مہا بھارت ہوئی جب ختم تو اس کا۔
یہ جنگ اٹھارہ دن تک کورواں پانڈو لڑی تھی۔
بتایا جاتا ہے اس جگہ میں گیارہ کشتوں شکر۔
اُدھر تھا ہفت راجہ دھرم کی جانب کشتوں شکر۔
کہ ہوں سوار فی ایکس دہ صد ستہ صد۔
پیادے سارے چھ سو اور ہوں لاکھ صد نو۔
بے گاہا کشتوں شکر یہ ہے اعداد کی تالیس۔
تو بیس لاکھ پالیس ہزار اور پانچ سو کل ساٹھ۔
اُماری کورواں پانڈو نے دغا گاہ رسالت میں۔
جو کہتا ہے بچے اس جگہ سے بارہ نفر باقی۔
یہ اتنی فوج ارض تھانسر کے طول و عرض میں۔
اُتاری کورواں پانڈو نے وگا گاہے-بسالت میں۔
یہ ہے اک داستان ہندی موخ دال گوکی۔
گرہہ کور سے باقی بچے تھے صرف چار اناں۔

یہ ہفتہ ۷



جو پہلا شخص فوج کو رے اب تک ہا زندہ
 دگر تھے کرت و رما اور کر پچا رہے سنبھ
 یہی وہ فوج دیروہن کے مردان دلاوتھے
 ادھر فوج پیشتر سے بچے تھے صرف ہشت سال
 دگر انکے تھا پوتھا ہمیں اور پسمید پیشتر تھا
 علاوہ پانچو پانڈو کے چھ تھا انیس اک ساک
 سلامت ساتواں جو فرجستش نام نامی تھا
 تھے شتم فرد بنواری ہے بوزندہ و باقی
 غرض اس جنگ میں بارہ نفر کو چھوڑ کر سارے
 جو پہلا شخص فوج کو رے اب تک رہا جیندا
 وہ اشد تھا جو تھا چرخ و غا کا نجم تابندہ
 یہ چاروں جنگ کے ہنگام آخر تک سلاست تھے
 بہادر تھے نڈر تھے جنگجو تھے زور آور تھے
 نکل سہیلو اور راجن کے جیسے ضیغ دوراں
 بولنے عصر میں اقلیم عالم کا مسخر تھا
 یہ گانہ تھا فراست میں بڑا تھا قابل وزیر کر
 ادیب و فلسفی تھا اور اک فنکار راجی تھا
 خدا ہو کر جوانوں میں تھے انسان آفاقی
 فنا کے گھاٹ اترے ہو گئے بھگوان کو پیارے

چرخے-وگا = جंग का
 आकाश
 नज्मे-ताबिन्दा = आखिर
 वक्त तक

हशत इन्साँ = आठ आदमी

काबिलो-जीरक = चालाक
 और होशियार

नफर = आदमी

कि रक्कीयत ने रूप इक यज्ञ का यूँ सामने लाया

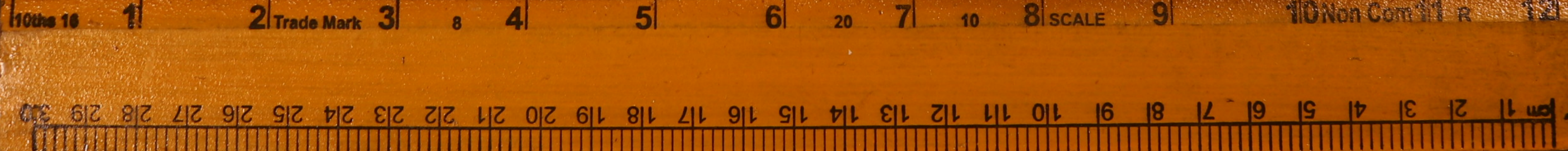
महायुद्ध का असर फिर रफता रफता कम हुआ आखिर।
 निशाने-जारे हय्यत मिटते मिटते मिट गया आखिर।
 फिर इसके बाद पान्डव इस कुशादा दारेफानी में।
 कई हालात से गुजरे हैं अपनी ज़िन्दगानी में।
 दिगर इसके हुआ था जिस कदर इतलाफे-जौ अब तक।
 सितम बरपा हुए थे जितने ज़ेरे-आसमाँ अब तक।

इतलाफे-जौ = जान का
 नुकसान
 ज़ेरे-आसमाँ = आकाश के
 नीचे

وہ انتوت تھا، جو تھا چرخ و غا کا نجم تابندہ
 یہ چاروں جنگ کے ہنگام آخر تک سلاست تھے
 بہادر تھے نڈر تھے جنگجو تھے زور آور تھے
 نکل سہیلو اور راجن کے جیسے ضیغ دوراں
 بولنے عصر میں اقلیم عالم کا مسخر تھا
 یہ گانہ تھا فراست میں بڑا تھا قابل وزیر کر
 ادیب و فلسفی تھا اور اک فنکار راجی تھا
 خدا ہو کر جوانوں میں تھے انسان آفاقی
 فنا کے گھاٹ اترے ہو گئے بھگوان کو پیارے

کہ رقیّت نے روپ اک یگن کا یوں سامنے لایا

مہایدھ کا اثر پھر رفتہ رفتہ کم ہوا آخر
 پھر اس کے بعد پانڈو اس شادہ دارفانی میں
 دگر اس کے ہوا تھا جس قدر اٹلاف جاں اتک
 نشان جاہلیت منٹے منٹے منٹ گیا آخر
 کئی حالات سے گزے ہیں اپنی زندگانی میں
 ستم برپا ہوئے تھے جتنے زیر آسماں اب تک



انہیں انکی تلافی گت کرنے میں نظر آئی، تمنائے طمانیت بطرز نوکھمہر آئی،
تدارک کا نیا آئین ان کے روبرو آیا، کہ رقیقت نے روپاک یگانوں سامنے لایا
طریقہ یگان کا اس طرح اپنا پائیڈ مٹرنے، کہ چھوڑا اسپ صحت منداک اپنے قلمرو سے
اسی کیساتھ اک اعلان بھی اس کی ہر سو، کہ جس کو ناز ہو وہ آزمائے قوت بازو
اسی کیساتھ اسکے عقب میں اک فوج باکتر، ہوتے ساتھ رہتی تھی حافظ اسپ کی بسکر
یہ تھا چیلنج اپنے ہم مراتب بادشاہوں کو، گرفت اسپ کی تحریریں تھی یہ کجکلاموں کو
گرفتاری مرکب پر نہ جانے حکمراں کتنے، ہوئے اس سمت بلوغت پیکر غم و جواں کتنے
غرض ہوتا رہا کافی دنوں تک یگانہ برکت، نہ جانے کتنی بار انکی انہیں پھر جنگ کی نوبت

شری کرشن جی کا شاندار دوار کا میں

بالآخر کو رواں کے بعد پانڈو نے زمانے میں، بھرا ہر زائے سے رنگ عشرت کے فانیس
بطور خاص وہ چھتیس برسوں تک بہ کروفر، گزائے ہیں زمین ہستیا پر حکمراں بسکر
اچانک دوار کا میں اک جماعت چند شیروں کی، کہیں سے آئے تیرتہ گاہ پندارک میں ٹہری تھی
رشی مہتوں نے پہلے اس جگہ اُشان فرمایا، پھر اپنی آتما کو سکھ، تپسیا کر کے پہنچایا
۱۵ شومیدھی گیت۔

انہیں انکی تلافی یگانہ کرنے میں نظر آئی، تمنائے طمانیت بطرز نوکھمہر آئی،
تدارک کا نیا آئین ان کے روبرو آیا، کہ رقیقت نے روپاک یگانوں سامنے لایا
طریقہ یگان کا اس طرح اپنا پائیڈ مٹرنے، کہ چھوڑا اسپ صحت منداک اپنے قلمرو سے
اسی کیساتھ اک اعلان بھی اس کی ہر سو، کہ جس کو ناز ہو وہ آزمائے قوت بازو
اسی کیساتھ اسکے عقب میں اک فوج باکتر، ہوتے ساتھ رہتی تھی حافظ اسپ کی بسکر
یہ تھا چیلنج اپنے ہم مراتب بادشاہوں کو، گرفت اسپ کی تحریریں تھی یہ کجکلاموں کو
گرفتاری مرکب پر نہ جانے حکمراں کتنے، ہوئے اس سمت بلوغت پیکر غم و جواں کتنے
غرض ہوتا رہا کافی دنوں تک یگانہ برکت، نہ جانے کتنی بار انکی انہیں پھر جنگ کی نوبت

ش्री कृष्ण जी का खानदान द्वारका में

बिलआखिर कौरवों के बाद पाण्डव ने जमाने में। भरा हर जाविये से रंग, इशरत के फसाने में।।
बतौर ख़ास वह छत्तीस बरसों तक ब करौफर। भुजारे हैं ज़मीने-हस्तना पर, हुकमरों बनकर।।
अचानक द्वारका में इक जमाअत, चंद ऋषियों की। कहीं से आके तीर्थ गाह 'पिन्डारक' में ठहरी थी।।
ऋषि मुनियों ने पहले, इस जगह स्नान फरमाया। फिर अपनी आत्मा को शान्त, पूजा करके पहुँचाया।।

तलाफी = नुकसान को पूरा करना, भुगतान
तमन्नाए-तमानियत = आनंद पाने की इच्छा
बतर्जे-नव = नये ढंग से

अपने कुलमरू से = अपने राज्य से

अकब = पीछे
अस्प = छोड़ा

गिरफते अस्प की तहरीस = छोड़ा पकड़ने की लालच

जाविये = चारों ओर से
इशरत = ऐशो आराम

जमाअत = मंडली

اسی عالم میں یادو خاندان کے شوخ طفلان
وہیں اک شائب نامی طفل تھا اس غول کے اندر
نذاق و طعنے پوچھتا، بتا دے رشتی مینو
تو فوراً چڑھ گئی مینو کی یہ کہتے ہوئے پتوں
اسی موئل سے جگ میں ناش یادو خاندان کا
یہ سنتے ہی دلوں پر بالکوں کے خوف سا چھایا
پھر اس فولاد کے موئل کو سارے یادوؤں کے
وہ ریزے بھر کی لہروں سے رفتہ رفتہ ٹکرا کر
انہی ٹکڑوں میں کچھ ایسے بھی تھے فولاد کے ٹکڑے
کچھ عرصہ بعد اک جھیل کو ماہی گیر نے پکڑا
پھر اس لہے کے ٹکڑے کو جبرانی بہاری نے

شولے-تفلاں = چنل
بچھ
گولے-نادا = موروں کی بھڈ

کریب فیکے-ساہیل =
سمندر تٹ کے نیکٹ
تہہ ب تہہ = نیچے سے
اوپر تک

چلا پھر دور صہبائے کہن کا خوب فرصت سے

سہباؤ-کوہن کا خوب فوسات سے

پڑا تھا شاپ جب سے باخدا رشیوں کا یادوں پر
ہوا اس روز سے پھر دور کا اُتیات کا منظر
لہہ عالمہ شدت، ناانفانی، شگون۔

اسی عالم میں یادو خاندان کے شوخ طفلان
وہیں اک شائب نامی طفل تھا اس غول کے اندر
نذاق و طعنے پوچھتا، بتا دے رشتی مینو
تو فوراً چڑھ گئی مینو کی یہ کہتے ہوئے پتوں
اسی موئل سے جگ میں ناش یادو خاندان کا
یہ سنتے ہی دلوں پر بالکوں کے خوف سا چھایا
پھر اس فولاد کے موئل کو سارے یادوؤں کے
وہ ریزے بھر کی لہروں سے رفتہ رفتہ ٹکرا کر
انہی ٹکڑوں میں کچھ ایسے بھی تھے فولاد کے ٹکڑے
کچھ عرصہ بعد اک جھیل کو ماہی گیر نے پکڑا
پھر اس لہے کے ٹکڑے کو جبرانی بہاری نے

چلا پھر دور صہبائے کہن کا خوب فرصت سے

سہباؤ-کوہن کا خوب فوسات سے
پڑا تھا شاپ جب سے باخدا رشیوں کا یادوں پر
ہوا اس روز سے پھر دور کا اُتیات کا منظر
لہہ عالمہ شدت، ناانفانی، شگون۔



تغیرِ شام نے دیکھا یہ معمولات میں جس دم
یہ بکری چھوڑ دو اس پر عقابِ قہر نازل ہے
چلو پر بھاس تیر تھا اب ہی اک جا ہے احسن
پھر اس کے بعد سب یادوں کو لیکر شامِ بزاری
پہنچ کر جاے معہودہ پہ سب نے غسل فرمایا
فراغت پا چکے جب لوگ کارِ خیر و برکت سے
پیاجی بھر کے سب نے بادۂ کلفام بھر بھر کے
کرشمہ دقتِ انگوڑے یوں اپنا دکھ لایا
ذرا سی دیر میں وہ خوش پیاسے بن گئے باہم
دگر اس کے وہی موئل کے تھکے بولبِ ساحل
انہی سے وہ لگے اک دوسر کی ناپنے گردن

خطاب یادواں سے ہو کے فرمایا بہ شہسومِ نم
ہمارے واسطے مطلق نہ اب رہنے کے قابل ہے
جہاں اُشان کر کے برہمن کو دینگے سب بھوجن
مقدس سز میں پر بھاس پر پہنچے بہ دشواری
گروہ برہمن کو لب میں بھوجن بھی کر دیا
چلا پھر دوسرے پہلے کن کا خوب فرصت سے
لیا امِ انجاسٹے انھیں آغوش میں شمر کے
سوارِ اسپ بادہ کر دیا، لڑتے پہ اُکسایا
نہایت جوش اور غیظ و غضب میں تن گئے باہم
پڑے تھے دھیر کی مانند سب بے مقصدِ عامل
وہی تھکے بنے پھر یادواں کی جان کے دشمن

یہ منظر شام اور بلدیو جی نے دیکھا حسرت سے
تو ازراہ تملطف پہنچے وہ یاد کو سمجھانے
مگر یہ سرسہرے نادان خود ہی پل پڑے ان پر
یہ صورت شام نے دیکھی تو چھوڑا انکو سمجھانا
دہی ایرا اٹھا کر اپنے بھی کر دیا دھاوا
ہر ہنگامہ شراٹھا تھا اتنی شدت سے
یہاں تک رفتہ رفتہ یادواں سب ایک اک کر کے
پھر اسکے بعد ہی بلدیو جی باقلبِ رخسیدہ
بہت تکلیف پہنچی اس تماشائے ہلاکت سے
جو دنیا خرد سے ہو چکے تھے سارے بیگانے
انہی کو قتل کرنے کو بڑے وہ مشتعل ہو کر
لبالب ہو گیا تھا مبرکان کے بھی پیمانہ
پیمنا، سویا ہوا برکان، نکلا آتشیں لاوا
جسے تشبیہ دے سکتے ہیں ہم روز قیامت سے
سیدھا روک سے پر لوک دستِ شام سے مر کے
دخول بحر ہو کر ہو گئے دنیا سے پوشیدہ

خندنگ آہنی سے پائے بنواری ہوار خمی

ادھر یادو کشتاد در فانی سے ہو کر نصرت
شری بلدیو جی کے ڈوبنے کے بعد بنواری
چرن رکھا انھوں نے اپنے دائیں پیر پر بیاں
کہ اتنے میں پے صید گئی ویران نرین میں
ادھر بلدیو، غرق بحر ہو کر، کر گئے رحلت
لگا کر ٹیک پیل کے تنے سے میٹھے گڑھاری
خیال و سنکریں گم ہو گئے پھر خالقِ دوراں
کیس سے اک جہرا، ناجی شکاری آگیا بن میں

یہ منظر اور بلدیو جی نے دیکھا حسرت سے
تو ازراہ تملطف پہنچے وہ یاد کو سمجھانے
مگر یہ سرسہرے نادان خود ہی پل پڑے ان پر
یہ صورت شام نے دیکھی تو چھوڑا انکو سمجھانا
دہی ایرا اٹھا کر اپنے بھی کر دیا دھاوا
ہر ہنگامہ شراٹھا تھا اتنی شدت سے
یہاں تک رفتہ رفتہ یادواں سب ایک اک کر کے
پھر اسکے بعد ہی بلدیو جی باقلبِ رخسیدہ
بہت تکلیف پہنچی اس تماشائے ہلاکت سے
جو دنیا خرد سے ہو چکے تھے سارے بیگانے
انہی کو قتل کرنے کو بڑے وہ مشتعل ہو کر
لبالب ہو گیا تھا مبرکان کے بھی پیمانہ
پیمنا، سویا ہوا برکان، نکلا آتشیں لاوا
جسے تشبیہ دے سکتے ہیں ہم روز قیامت سے
سیدھا روک سے پر لوک دستِ شام سے مر کے
دخول بحر ہو کر ہو گئے دنیا سے پوشیدہ

خود گے-آہنی سے پاؤ-بنواری ہوا جرمی

یہ منظر اور بلدیو جی نے دیکھا حسرت سے
تو ازراہ تملطف پہنچے وہ یاد کو سمجھانے
مگر یہ سرسہرے نادان خود ہی پل پڑے ان پر
یہ صورت شام نے دیکھی تو چھوڑا انکو سمجھانا
دہی ایرا اٹھا کر اپنے بھی کر دیا دھاوا
ہر ہنگامہ شراٹھا تھا اتنی شدت سے
یہاں تک رفتہ رفتہ یادواں سب ایک اک کر کے
پھر اسکے بعد ہی بلدیو جی باقلبِ رخسیدہ
بہت تکلیف پہنچی اس تماشائے ہلاکت سے
جو دنیا خرد سے ہو چکے تھے سارے بیگانے
انہی کو قتل کرنے کو بڑے وہ مشتعل ہو کر
لبالب ہو گیا تھا مبرکان کے بھی پیمانہ
پیمنا، سویا ہوا برکان، نکلا آتشیں لاوا
جسے تشبیہ دے سکتے ہیں ہم روز قیامت سے
سیدھا روک سے پر لوک دستِ شام سے مر کے
دخول بحر ہو کر ہو گئے دنیا سے پوشیدہ

تماشا-آ-ہلاکت = موت
کا منظر

اچراہ-تلمطف = دیا
اور مہربانی کے لیت
دنیایا-آ-خیرد = اکتل
سے دور
مشتعل = جوش میں

برکان = جواں موی

دستہ-شام = کھڑا کے
ہاتھ
با کلبہ رنجدی = دھوکے
دیل سے
دھوکے-بھر = سمندر میں
داخیل جانا

پے سید افرگنی = شکار
کھیلنے کے لیے

उसे कुछ फासले पर, इक सरे-आहू नज़र आया।
हरन बैठा हुआ सा, इक शजर की ओट में पाया।।
चरन को श्याम के समझा 'मिर्गमुख' उस शिकारीने।
चढ़ाई कौस चिल्ला खींचकर फौरन बिहारी ने।।
निशाना पाये बनवारी कालेकर तीर को छोड़ा।
खदंगे-आहनी ने, रुख निशाने से न फिरमोड़ा।।
निशाना लगते हि, पीपल के नीचे दौड़कर आया।
वहाँ लेकिन शिकारी को अजब नक़शा नज़र आया।।
पशेमाँ हो के फौरन, गिर पड़ा केशव के चरणों पर।
खताये बख़्शवाने लग गया वह अपनी रो रो कर।।
खताये बख़्शदी सय्याद की, घनश्याम ने सारी।
हुआ लुत्फो-करम का, चष्माए-फ़ैजे-रसाजारी।।
बहुकमे-श्याम फौरन इक विमान आकाश से आया।
कि जिस ने इस सितम इजाद को बैकुण्ठ पहुँचाया।।

श्री कृष्ण का सफ़र-ए-आखिरत

फिर उसके बाद बन में, सार्थी घनश्याम का आया।
निहायत जुस्तजू के बाद, उन को इक जगह पाया।।
कहा रथ बाण से घनश्याम ने, तू द्वारका जाकर।
पिता से मेरे कह देना जो मेरा हाल है अबतर।।
फिर अर्जुन से यह कहना छोड़ दे अब द्वारका नगरी।
कि उठने वाला है तूफ़ाँ महासागर से फौरनही।।
जो सारे शहर को इक आन में गरकाब कर देगा।
क़ज़ा की मय से सब की, ज़िन्दगी का ज़ाम भर देगा।।
जहाँ तक हो सके कहना कि फौरन सब निकल भागो।
हो जितनी जल्द मुमकिन हस्तना नगरी चले जाओ।।

सरे-आहू = हरन का
सर
शजर = झाड़, पेड़

सय्याद = शिकारी
लुत्फो-करम का
चष्माए-फ़ैजे-रसा = दया
और एहसान का फायदा
पहुँचाने वाला झरना
सितम इजाद = नित नये
जुल्म करने वाला

जुस्तजू = खोज

गरकाब = पानी में
डुबना,
क़ज़ा की मय = मौत की
शराब

अस क़च फासले पराक सराहो नज़र आया
चरन को श्याम के समझा 'मिर्गमुख' उस शिकारीने।
नशाने पाये बनवारी कालेकर तीर को छोड़ा।
नशाने लगे ही पीपल के नीचे दौड़कर आया।
पशेमाँ हो के फौरन, गिर पड़ा केशव के चरणों पर।
खताये बख़्शवाने लग गया वह अपनी रो रो कर।
खताये बख़्शदी सय्याद की, घनश्याम ने सारी।
हुआ लुत्फो-करम का, चष्माए-फ़ैजे-रसाजारी।
बहुकमे-श्याम फौरन इक विमान आकाश से आया।
कि जिस ने इस सितम इजाद को बैकुण्ठ पहुँचाया।

श्री कृष्ण का सफ़र-ए-आखिरत

पहराके बाद बन में, सार्थी घनश्याम का आया।
निहायत जुस्तजू के बाद, उन को इक जगह पाया।।
कहा रथ बाण से घनश्याम ने, तू द्वारका जाकर।
पिता से मेरे कह देना जो मेरा हाल है अबतर।।
फिर अर्जुन से यह कहना छोड़ दे अब द्वारका नगरी।
कि उठने वाला है तूफ़ाँ महासागर से फौरनही।।
जो सारे शहर को इक आन में गरकाब कर देगा।
क़ज़ा की मय से सब की, ज़िन्दगी का ज़ाम भर देगा।।
जहाँ तक हो सके कहना कि फौरन सब निकल भागो।
हो जितनी जल्द मुमकिन हस्तना नगरी चले जाओ।।

یہ سنکر چوڑی تہبان نے پھر دوآر کا پوری
پہر اسکے بعد کیشو موتی کے پاس دشن کو
دگر اسکے وہاں اپنا لئے سب دیوتا آئے
پہر اسکے بعد لوگ ابھیا میں بیٹھے شری گھر
ای عالم میں مثل برق سوئے آسمان اک و
تحر کا عالم چھا گیا سب دیوتاؤں پر!!

اکیدت = شری
گوہر = موتی

رئ = لہر

تہیور = اچنبا، ہیرت

چلے پاندو وہاں سے جھوڑ کر تاج اور سلطانی

دیارے-ہستینا میں آ کے، ارجن نے یوڈیٹھیر سے
تباہی یادواں کے نسل کی، کھ دی موفیکر سے
کولوبے-پانڈواں اب بھر گیا تھا حکمرانی سے
ہکیکت میں بہت اکتا چکے تھے دارفانی سے
یہی تھا اک سب راجہ یوڈیٹھیر نے حکومت کو
پرکشت کو سبھدر کے کیا پھر زیر نگرانی
ملار سے میں ان کو اک لگ آوارہ و مفر
بڑے وہ سوئے مشرق و ختر پنچال کو لے کر

دیارے-ہستینا = ہستنا
شہر
موفیکر = اکلند
کولوب = دل کی جما

سبھت = پوتا

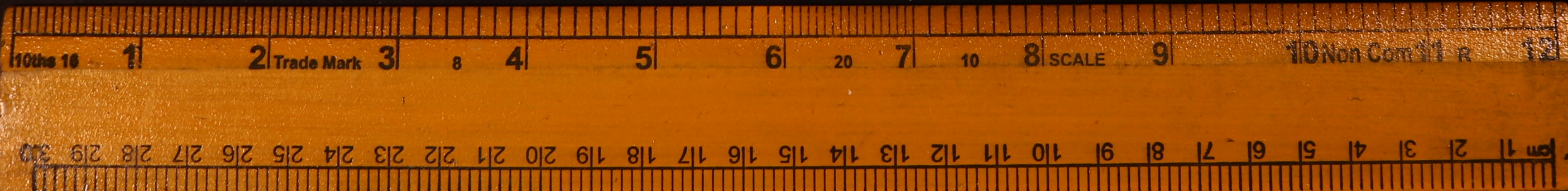
سگ = کولتا

سور-مشریک = پورب کی
ترف
کف = نشا

نیرل ہی چکی تھی دوآر کا کے غرق ہونے کی
برجی پدھارے اور کیا پر نام موہن کو
عقیدت اور حجت کے گہر سب نذر فرمائے
تھیں نکھیں بند جکی لبت تھے اشلوک کے منتر
نریں سے تافلک دیکھی گئی اور چل بے کیشو
پھٹی آنکھوں سب دیکھا کئے حیرت فضا منظر

چلے پاندو وہاں سے جھوڑ کر تاج اور سلطانی

تباہی یادواں کے نسل کی کہہ دی منکر سے
حقیقت میں بہت اکتا چکے تھے دارفانی سے
سپر و سبط ارجن کر دیا ساری ولایت کو
چلے پاندو وہاں سے جھوڑ کر تاج اور سلطانی
ہوا، ہمراہ پاندو، وہ بھی ان کا ہم سفر بن کر
وہاں کی یاتر سے کیف ساطاری رہا دل پر



فیر اُسکے باءِ دکن اور دکن سے چلے مگر۔
 ہما تن وہ رہے، اسیاںشہ-اُکبا کے سب تالیب۔
 وہ جس دم دوار کا پہنچے اُسے دوبا ہوا پایا
 وہاں سے وہ چلے سنگ گراں کھ کر گلیے پر
 ہما چل کا کیا رخ بادل آرزوہ و مفطر

پانڈواں کا انجام اور سفر-آ-آخیرت

کیا فیر خیتا-آ-اُجے-ہیماچل پار پاڈو نے۔
 ایک آسانی سے تپ کی، منجیلے-دوچار پاڈو نے۔
 میلا رستے میں اُنکو ایک خیتا راجاؤں کا۔
 بیلآخیر کارواں منجیل پہ پہنچا بے سہاروں کا۔
 اُنہیں کچھ فاصلے پر میر و پریت اک نظر آیا
 کچا کا دُت جس جا، اُن کا پِغام-اُجلا لایا۔
 گری بنت دروید چلتے چلتے بے خیالی میں
 ن ٹھہری رُہ اُس کی، ناٹواں جیسے-سفالہ میں۔
 دیگر اُسکے فیر اُک کے باءِ اُک مارتے گئے پاڈو۔
 جگہ اُکبا میں اپنی، مُنتقل کرتے گئے پاڈو۔
 یوڈیشٹر ہی بچا تھا، سیرف اب دُنیا-فانی میں۔
 ہزارو اُنکے لاہ آئے تھے جس کی جیندگانی میں۔
 اب آخیر وقت آئی تھا اُس کا بھی بہر صورت
 شری دیوارج نے راجہ یوڈیشٹر سے یہ فرمایا
 اُسے آخیر وقت آئی تھا اُس کا بھی بہر صورت
 شری دیوارج نے راجہ یوڈیشٹر سے یہ فرمایا

ہما تن = پوری طرح
 اسیاںشہ-اُکبا = پرلوع
 کا آرام، اُماند

دیلے-آجوردا-آ-مُجتر
 = نیراش اور بے چین دِل

پِغام-اُجلا = مِٹ کا
 دُکم

رُہ = اُتھا
 ناٹواں جیسے-سفالہ =
 کمزور مِٹ کی کے بدن
 اُکبا = پرلوع
 مُنتقل = بدلنے
 دُنیا-فانی = مِٹنے
 والی دُنیا

پہر اُسکے بعد دکن اور دکن سے چلے مگر۔
 ہما تن وہ رہے اسیاںشہ-اُکبا کے سب طالب
 وہ جس دم دوار کا پہنچے اُسے دوبا ہوا پایا
 وہاں سے وہ چلے سنگ گراں کھ کر گلیے پر
 ہما چل کا کیا رخ بادل آرزوہ و مفطر

پانڈواں کا انجام اور سفر آخرت

کیا پھر خطہ ارض ہما چل پار پاڈو نے
 اُک آسانی سے طے کی منزل شوار پاڈو نے
 بلارستے میں اُن کو ایک خطہ ریگزاروں کا
 بالآخر کارواں منزل پہ پہنچا بے سہاروں کا
 اُنہیں کچھ فاصلے پر میر و پریت اک نظر آیا
 قضا کا دُت جس جا اُن کا پِغام اُجلا لایا
 گری بنت دروید چلتے چلتے بے خیالی میں
 نہ ٹھہری رُح اُس کی ناٹواں جیسے سفالی میں
 دیگر اُسکے پھر اُک کے بعد اک مرتے گئے پاڈو
 جگہ اُکبا میں اپنی مُنتقل کرتے گئے پاڈو
 یوڈیشٹر ہی بچا تھا صرف اب دُنیا فانی میں
 ہزاروں انقلاب آئے تھے جس کی زندگانی میں
 اب آخر وقت آئی تھا اُس کا بھی بہر صورت
 شری دیوارج نے راجہ یوڈیشٹر سے یہ فرمایا
 اُسے آخیر وقت آئی تھا اُس کا بھی بہر صورت
 شری دیوارج نے راجہ یوڈیشٹر سے یہ فرمایا

विमान आकाश से लाया हूँ इसपर बैठ कर चलिये।
न दिल में किजिए सन्देह, बेखौफ-ओ-खतर चलिये॥

कहा राजा ने मैं चलता हूँ, लेकिन शर्त है इतनी।
चलेगा साथ मेरे, हमसफ़र बनकर यह कुत्ता भी॥

मगर देवराज बोले स्वर्ग में, यह जा नहीं सकता।
हवा के रथ पे इस कुत्ते को मैं, बैठा नहीं सकता॥

यह बातें सुनके कुत्ता, अपने असली रूप में आया।
तहय्युर खैज़ चप्पे-इन्द्र को, नज़ारा दिखलाया॥

हकीकत यह है, वह कुत्ता नहीं था, धर्मदेवता थे।
युधिष्ठिर के पिता थे, मम्बा-ए-दीने-मुजल्ला थे॥

गरुज फिर धर्म ने अपने, जिगर गोशा से फरमाया।
सगे-आवाराह बनने का सब्ब, बेटे को समझाया॥

परीक्षा इस तरहा लेना, फ़कत मकसूद था मेरा।
मेरे बेटे मगर यह इमतेहाँ महदूद था तेरा॥

हुआ है कामराँ जा, यात्रा बैकुण्ठ की करले।
वहाँ की सैर कर, और दामने-मकसूद को भरले॥

यह सुनते ही युधिष्ठिर उस हवाई रथ पे जा बैठा।
विमान उसको ज़मीं से लेके सूए आसमाँ पहुँचा॥

मम्बा-ए-दीने-मुजल्ला =
साफ़ उसूलों की सोच
जिगर गोशा = जिगर का
टुकड़ा यानी पुत्र, बेटा

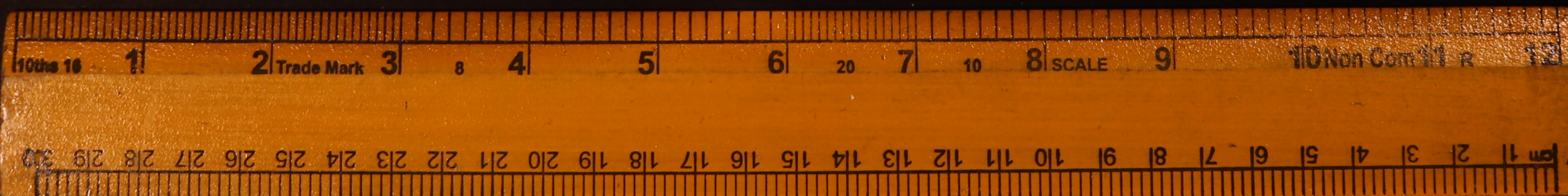
मकसूद = मकसद की जमा
महदूद = एक हद तक

दामने-मकसूद = आरजू
पूरी होना

وہاں آکاش سے لایا ہوں سپر بیٹھ کر چلے
کہا راجہ نے میں چلتا ہوں لیکن شرط ہے اتنی
مگر دیو راج بولے سورگ میں یہ جا نہیں سکتا
یہ باتیں سنکے کتابے اصلی رپ میں آیا
حقیقت یہ ہے وہ کتاب نہیں تھا دھرم دیوتا
غرض پھر دھرم نے اپنے جگر گوشہ سے فرمایا
پرکھت اس طرح لینا فقط مقصود تھا میرا
ہوا ہے کامراں جا، یا ترا بیکنٹھ کی کر لے

نہ دل میں کیجئے سندیہہ بخوف و خطر چلے
چلے گا ساتھ میرے ہمسفر بن کر یہ کتاب بھی
ہوا کے رتھ پہ اس کتے کو میں بیٹھا نہیں سکتا
تجربہ خیز چشم انداز کو نظارہ دکھلایا
یہ ہتھ کے پتا تھے منج دین جھلا تھے
سگ آوارہ بننے کا سبب بیٹے کو سمجھایا
مرے بیٹے مگر یہ امتحان محدود تھا میرا
وہاں کی سیر کر اور دامن مقصود کو بھر لے

یہ سنتے ہی یہ ہتھ اس ہوائی رتھ پہ جا بیٹھا
وہاں اسکو زبیں سے لیکے سونے آساں پہنچا



شاہنامہ ہند

بشمول

قدیم ہندو عہد حکومت

حصہ دوم

اردو نظم میں وطن عزیز کی مکمل اور جامع تاریخ

فردوسی ہند

فروغ نقاش

شاہنامہ-آ-ہند

ب-شامل

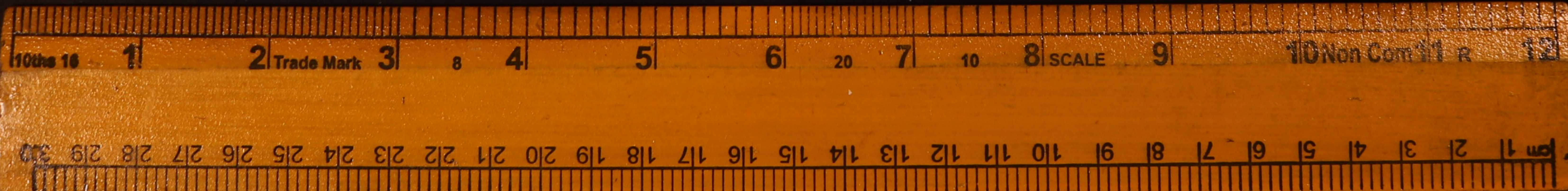
قدیم ہندو عہد حکومت

دویمہا

اردو کویا میں ہارا کا سंपूर्ण इतिहास

फिरदौसी-आ-हंद

फरोग नक्काश



شاہنامہ ہند کے دوسرے حصہ کی فہرست

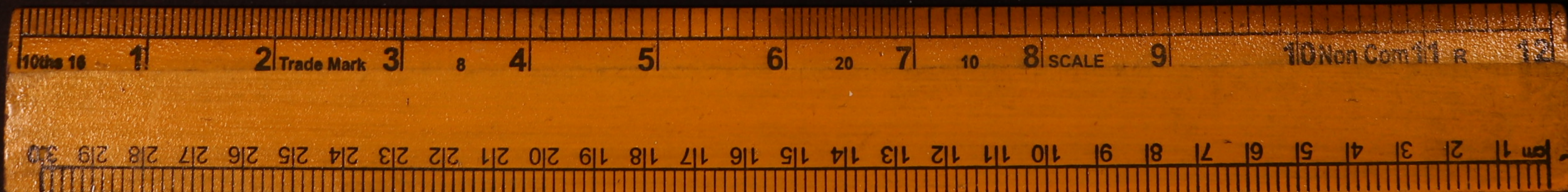
نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
۱	جغرافیہ اور جائزہ ہند	۱۹	تحقیق نسل انسانی اور بحث و تبصرہ
۲	عرض مصنف	۲۰	ادوار عالم
۳	بھارت کی جغرافیائی حیثیت	۲۱	برہما اور افزائش نسل
۴	حقیقت کا انکشاف	۲۲	مضامین وید
۵	وجہ تسمیہ ہند	۲۳	مقدس تخلیق
۶	مختصر جائزہ	۲۴	ادوار اور اس کی حقیقت
۷	جواز براعظم	۲۵	جواز حقیقت
۸	اتحاد و اتفاق	۲۶	پڑیا اور موسیٰ بن جوداد
۹	مسلمانوں کا دور	۲۷	تخصیص آثار قدیمہ
۱۰	انگریزوں کا دور	۲۸	سلسلہ ڈراوڑ
۱۱	بھارت کے قدرتی حصے	۲۹	جواز نسل انسانی
۱۲	پہلا حصہ	۳۰	نسل سام
۱۳	محافظہ ہند	۳۱	نسل یافٹ
۱۴	تسخیر بھالیہ	۳۲	نسل حام
۱۵	دوسرا حصہ	۳۳	نسل ہند
۱۶	راجستھانی علاقہ	۳۴	نسل بنگ و پورب
۱۷	تیسرا حصہ	۳۵	دریائے گندک اور نر سالہ دور
۱۸	مشرقی گھاٹ اور مغربی گھاٹ		دریائے کاراقرقائی دور
۱۹	سمندر		

شاہنامہ-ہند کے دوسرے भाग की फہرست

انु. क्र.	विषय	अनु. क्र.	विषय
	जुग्राफिया और जाएजाए-हिन्द		तहकीके-नस्ते-इन्सानी और बहस-ओ-तबसेरा
१.	अर्जे-मुसन्निफ	१९.	अदवारे-आलम
२.	भारत की जुग्राफियाई हैसियत	२०.	ब्रह्मा और अफजाइशे-नस्ल
३.	हकीकत का इन्केशाफ	२१.	मजामीने-वेद
४.	वज्हे तस्मिया-ए-हिन्द	२२.	मुकद्दस तखलीक
५.	मुख्तसर जाएजा	२३.	अदवार और उसकी हकीकत
६.	जवाजे-बरे आजम	२४.	जवाजे-हकीकत
७.	इत्तेहादो-इत्तेफाक	२५.	हडप्पा और मोहनजुदारो
८.	मुसलमानों का दौर	२६.	तफह हुसए-आसारे-कदीमा
९.	अंग्रजों का दौर	२७.	सिलसिला-ए-द्राविड
१०.	भारत के कुदरती हिस्से	२८.	जवाजे-नस्ते-इन्सानी
११.	पहला हिस्सा	२९.	नस्ते-साम
१२.	मुहाफिजे-हिन्द	३०.	नस्ते-याफिस
१३.	तसखीरे-हिमालय	३१.	नस्ते-हाम
१४.	दूसरा हिस्सा	३२.	नस्ते-हिन्द
१५.	राजस्थानी इलाका	३३.	नस्ते-बंगो-पूरब
१६.	तीसरा हिस्सा	३४.	द्राविड का दो हजार साला दौर
१७.	मशरिकी घाट और मगरबी घाट	३५.	द्राविड का इरतेकाई दौर
१८.	समुन्दर		

نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
۵۴	گوتم بدھ	۳۷	نسل ہرمز اور آریہ
۵۵	گوتم بدھ کی تربیت اور شادی	۳۸	بنام آریہ نسل ہرمز کی آمد
۵۶	انجام بشر اور ملتی کا راستہ	۳۹	آریوں کا دروازہ قوم سے نکلنا
۵۷	گوتم بدھ کی صحرانوردی اور سعی لاحاصل	۴۰	پنجاب پر آریوں کا تسلط
۵۸	نجات کی منزل	۴۱	آریوں کا ہند میں پھیلاؤ
۵۹	بدھ دھرم کا پرچار	۴۲	ہرمز کے بیٹوں آریوں کا تمدن
۶۰	بدھ دھرم کے آٹھ اصول	۴۳	آریوں کا ہند حکومت
۶۱	زبان عام میں دعوت تبلیغ	۴۴	فوجی نظم و نسق
۶۲	تبلیغ و دعوت میں مقتدر راجاؤں کا حصہ	۴۵	اقتصادی حالت
۶۳	نوشتہ گوتم بدھ	۴۶	غذا اور لباس
۶۴	بدھ مذہب کے زوال کا سبب	۴۷	عورت کا مرتبہ
۶۵	عصر گوتم میں جمہوریت کا چلن	۴۸	قدیم ہندوستان کا جائزہ
۶۶	تمدنی اور اقتصادی حالت	۴۹	جین اور بدھ دھرم کا سلسلہ
۶۷	مگدھ کے راجہ بمبار کا ناخلف بیٹا اجات شترو	۵۰	چھ سو قبل مسیح سے چھ سو بعد مسیح تک
۶۸	شیش ناگ خاندان کا عروج و زوال	۵۱	سیاسی دور کی ابتداء اور چار حکومتیں
۶۹	یونان و فارس کے بھارت پر حملے	۵۲	برہمن ازم کے خلاف نئے ادیان کے اچھے اصول
۷۰	دارا مسند ایران پر	۵۳	بدھ اور جین مذہب کا عروج و ارتقاء
۷۱	سپہ سالار سائی نکس کا ہندوستان پر حملہ	۵۴	جین مذہب کا سہہ رتن
۷۲	ہندو فارس کے تعلقات	۵۵	مہا بیر سوامی "برہمان"
	سکندر اعظم اور یورس	۵۶	برہمان کی تعلیم
۷۳	سکندر اعظم (الکزنڈر)	۵۷	جین مذہب کے دو فرقے
۷۴	فتوحات سکندر		

ان. ک.	موضوع	ان. ک.	موضوع
	نستے-ہرمز اور آریا	۶۸	گوتام بولڈ
۳۶	بنامہ-آریہ نستے-ہرمز کی آمد	۶۹	گوتام بولڈ کی تربیت اور شادی
۳۷	آریوں کا دراویڈ قوم سے ٹکراؤ	۷۰	انجامہ-بشر اور مکتی کا راستہ
۳۸	پنجاب پر آریوں کا تسلط	۷۱	گوتام بولڈ کی سہرا نوردی اور
۳۹	آریوں کا ہند میں پھیلاؤ	۷۲	سڈے-لاہاسیل
۴۰	ہرمز کے بیٹوں آریوں کا تمدن	۷۳	نجات کی منزل
۴۱	آریوں کا ہند حکومت	۷۴	بولڈ دھرم کا پرچار
۴۲	فوجی نظم و نسق	۷۵	بولڈ دھرم کے آٹھ اصول
۴۳	اقتصادی حالت	۷۶	جوانے-آدم میں داوت-تبدلیگ
۴۴	غذا اور لباس	۷۷	تبدلیگو-داوت میں مکتدیر راجاؤں
۴۵	عورت کا مرتبہ	۷۸	کا ہسسا
۴۶	قدیم ہندوستان کا جائزہ	۷۹	نویشتہ-گوتام بولڈ
۴۷	جین اور بدھ دھرم کا سلسلہ	۸۰	بولڈ مژہب کے جوان کا سبب
۴۸	چھ سو قبل مسیح سے چھ سو بعد مسیح تک	۸۱	اسے-گوتام میں جمہوریت کا چلن
۴۹	سیاسی دور کی ابتداء اور چار حکومتیں	۸۲	تمددونی اور ڈکٹےسادی حالت
۵۰	برہمن ازم کے خلاف نئے ادیان کے اچھے اصول	۸۳	مگدھ کے راجا بامبساہر کا ناخلف
۵۱	بدھ اور جین مذہب کا عروج و ارتقاء	۸۴	بٹا اجات شترو
۵۲	جین مذہب کا سہہ رتن	۸۵	شہناہر خاندان کا اورو-جوان
۵۳	مہا بیر سوامی "برہمان"	۸۶	یوناؤ-فارس کے ہارت پر ہملے
۵۴	برہمان کی تعلیم	۸۷	دارا مسند-ایران پر
۵۵	جین مذہب کے دو فرقے	۸۸	سپہ سالار سائی-لکھ کا
		۸۹	ہندوستان پر ہملا
		۹۰	ہند-او-فارس کے تالوکات
		۹۱	سکندے-آجام اور پورس
		۹۲	سکندے-آجام (الکزنڈر)
		۹۳	فوتوہاتے-سکندر



نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
۷۵	سکندر ہندوستان میں ۳۲۶ قبل مسیح	۹۶	پیدا شدن کے قتل کے بعد موریہ مگدھ
۷۶	راجہ امبھی کی مہمان نوازی	۹۷	چندر گپت موریہ کی فتوحات
۷۷	نامہ سکندر جواب پورس	۹۸	افواج موریہ اور سیلوکس میں جنگ میں
۷۸	پس جہلم افواج پورس کا اجتماع	۹۹	سیلوکس نائیکیز اور موریہ صلح کے آئینے میں
۷۹	سکندر کا اقدام شبنون	۱۰۰	مگدھ میں یونانی سفیر میگستھینز کی آمد
۸۰	ہنگامہ کارزار	۱۰۱	تندن کی مکمل کھینچ کر تصویر دکھلائی
۸۱	پورس کے باقی	۱۰۲	میگستھینز کا ہندوستانی تاریخ پر احسان
۸۲	زخم خوردہ پورس کی گرفتاری	۱۰۳	موریہ کا نظام سلطنت
۸۳	تعداد افواج طرفین	۱۰۴	موریہ کا طرز حکومت اور سفر آخرت
۸۴	راجہ پورس سکندر کے حضور میں	۱۰۵	بند و سار
۸۵	یونانی سپاہیوں کا آگے بڑھنے سے انکار	۱۰۶	بند و سار کے غیر مالک سے تعلقات
۸۶	جواب خطاب سکندر		اشوک اعظم
۸۷	حکم دہیسی سے قبل، بنائے تعمیر قربان گہ		اشوک اعظم
۸۸	سکندر کی واپسی اور سفر آخرت	۱۰۷	اشوک اعظم تخت شاہی پر
۸۹	یہ اک سیلاب تھا لگے ہوئے برکان کی مانند	۱۰۸	کٹنگ پر اشوک کی یلغار
۹۰	سکندر کا نائب سیلوکس	۱۰۹	اشوک اعظم کے حق میں فیصلہ نکال دیا
۹۱	مدبر اعظم کوٹلیہ	۱۱۰	بول کر رہ گئی یکسر روش ظلم و تباہی کی
۹۲	۵۶۳ قبل مسیح سے ۳۲۳ قبل مسیح تک تاریخ خلاصہ	۱۱۱	معطر زندگی کو کر دیا نیکی کے پھولوں نے
		۱۱۲	ضمیر با وفا سے بھوٹ نکلی پیار کی خوشبو
		۱۱۳	بودھ دھرم کی تبلیغ
		۱۱۴	رفاق عامہ
		۱۱۵	اشوک کا طرز حکومت
		۱۱۶	

ان. ک.	موضوع	ان. ک.	موضوع
۷۵.	سیکندر - ہندوستان میں ۳۲۶ قبل مسیح	۹۶.	پدم نندن کے قتل کے بعد موریہ مگدھ کے قتل پر
۷۶.	راجا امامہ کی مہمان نوازی	۹۷.	چندر گپت موریہ کی فتوحات
۷۷.	ناما-ا-سیکندر جواہ-پورس	۹۸.	افواج موریہ اور سیلوکس میں جنگ میں
۷۸.	پسے-جہلم افواج پورس کا اجتماع	۹۹.	"سیلوکس نائیکیز" اور موریہ صلاحت کے آئینے میں
۷۹.	سیکندر کا اقدام شبنون	۱۰۰.	مگدھ میں یونانی سفیر "میگستھینز"
۸۰.	ہنگامہ-ا-کارزار		کی آمادہ
۸۱.	پورس کے باقی	۱۰۱.	تندن کی مکمل کھینچ کر تصویر دکھلائی
۸۲.	زخم خوردہ پورس کی گرفتاری	۱۰۲.	مگستھینز کا ہندوستانی تاریخ پر احسان
۸۳.	تعداد افواج طرفین	۱۰۳.	موریہ کا نظام سلطنت
۸۴.	راجا پورس سیکندر کے حضور میں	۱۰۴.	موریہ کا طرز حکومت اور سفر آخرت
۸۵.	یونانی سپاہیوں کا آگے بڑھنے سے انکار	۱۰۵.	بند و سار
۸۶.	جواب خطاب سکندر	۱۰۶.	بند و سار کے غیر مالک سے تعلقات
۸۷.	حکم دہیسی سے قبل، بنائے تعمیر قربان گہ		اشوک اعظم
۸۸.	سکندر کی واپسی اور سفر آخرت		اشوک اعظم
۸۹.	یہ اک سیلاب تھا لگے ہوئے برکان کی مانند		کٹنگ پر اشوک کی یلغار
۹۰.	سکندر کا نائب سیلوکس		اشوک اعظم کے حق میں فیصلہ نکال دیا
۹۱.	مدبر اعظم کوٹلیہ		بول کر رہ گئی یکسر روش ظلم و تباہی کی
۹۲.	۵۶۳ قبل مسیح سے ۳۲۳ قبل مسیح تک تاریخ خلاصہ		معطر زندگی کو کر دیا نیکی کے پھولوں نے
			ضمیر با وفا سے بھوٹ نکلی پیار کی خوشبو
			بودھ دھرم کی تبلیغ
			رفاق عامہ
			اشوک کا طرز حکومت



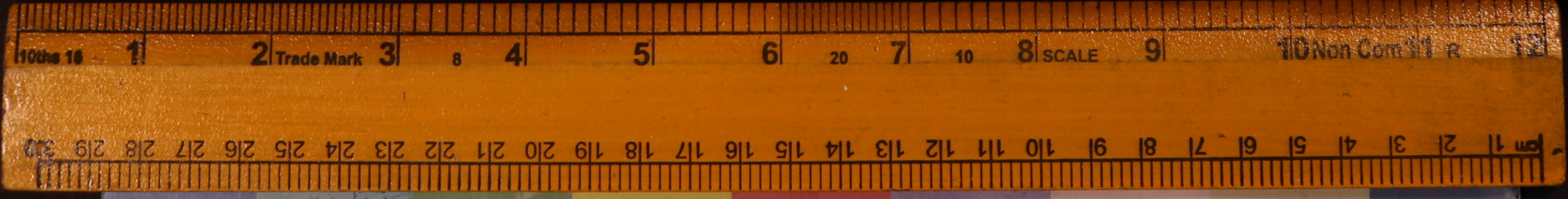
نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
۱۱۷	فن تعمیرات	۱۳۷	یونانی اور سستھین قوم کے حملے
۱۱۸	معاشی اور اقتصادی حالت	۱۳۸	سستھین اور یونانیوں کی شورشیں
۱۱۹	اشوک کا مرتبہ	۱۳۹	ریاست بافتریا میں ڈمزیر کا عروج
۱۲۰	موریائی خاندان کا آئین جہان بینی	۱۴۰	ڈمزیر کا جانشین منندر
۱۲۱	خاندان موریہ کا زوال	۱۴۱	منندر کا عروج و زوال
۱۲۲	نشانِ قبر ہے اسکا، نہ کوئی نوحہ خواں ان پر	۱۴۲	خاندان یوچی کی ایک شاخ بنام کشان یا کشن
۱۲۳	خاندان موریہ کے زوال کا سبب اور خاتمہ	۱۴۳	کڑنی سس اول کا عروج و زوال
۱۲۴	شات واہن کے مگدھ پر حملے	۱۴۴	کشک کی تاجپوشی
۱۲۵	پیشہ متر مگدھ کے تخت پر	۱۴۵	کشک کا دور حکومت اور فتوحات
۱۲۶	پیشہ متر کا اشمیدھ یگیہ	۱۴۶	کشک کا دھرم
۱۲۷	خاندان شنگ کا خاتمہ	۱۴۷	بودھ دھرم کی تیسری مجلس
۱۲۸	کالو خاندان	۱۴۸	کشک کی وفات
۱۲۹	کالو خاندان کا خاتمہ اور شات واہن نسل کا عروج	۱۴۹	کشک کا جانشین
۱۳۰	عہد شنگ اور کالو میں ہندو دھرم کا عروج	۱۵۰	ہندوستان کی تاریخ کا تاریک دور
۱۳۱	عہد شنگ و کالو اور شات واہن میں فن نقاشی	۱۵۱	گپت خاندان کی حکومت
۱۳۲	دکن میں آندھ یعنی شات واہن خاندان کا حکومتیں	۱۵۲	چندر گپت اول
۱۳۳	شات واہن ملک کے انقلابات	۱۵۳	چندر گپت اول کی فتوحات اور سفر آخرت
۱۳۴	دکن سے شات واہن نسل کا خاتمہ	۱۵۴	سمدر گپت
۱۳۵	خاندان شاک کے حملے	۱۵۵	سمدر گپت کی فتوحات
۱۳۶	شاک اور کشان خاندانوں کی چپقلش	۱۵۶	چندر گپت کا لائق بیٹا سمدر گپت
۱۳۷	۳۲۵ قبل مسیح سے ۲۲۵ بعد مسیح تک تاریخِ خلاصہ	۱۵۷	سمدر گپت کا جاہ و جلال

ان. ک.	موضوع	ان. ک.	موضوع
۱۱۷	فنے-تامی رات	۱۳۷	یونانی اور سستھین قوم کے حملے
۱۱۸	مآشی اور اقتصادی حالت	۱۳۸	سستھین اور یونانیوں کی شورشیں
۱۱۹	اشوک کا مرتبہ	۱۳۹	ریاست بافتریا میں ڈمزیر کا عروج
۱۲۰	موریائی خاندان کا آئینہ-جہان بینی	۱۴۰	ڈمزیر کا جانشین منندر
۱۲۱	خاندان موریہ کا زوال	۱۴۱	منندر کا عروج و زوال
۱۲۲	نشانِ قبر ہے اسکا، نہ کوئی نوحہ خواں ان پر	۱۴۲	خاندان یوچی کی ایک شاخ بنام کشان یا کشن
۱۲۳	خاندان موریہ کے زوال کا سبب اور خاتمہ	۱۴۳	کڑنی سس اول کا عروج و زوال
۱۲۴	شات واہن کے مگدھ پر حملے	۱۴۴	کشک کی تاجپوشی
۱۲۵	پیشہ متر مگدھ کے تخت پر	۱۴۵	کشک کا دور حکومت اور فتوحات
۱۲۶	پیشہ متر کا اشمیدھ یگیہ	۱۴۶	کشک کا دھرم
۱۲۷	خاندان شنگ کا خاتمہ	۱۴۷	بودھ دھرم کی تیسری مجلس
۱۲۸	کالو خاندان	۱۴۸	کشک کی وفات
۱۲۹	کالو خاندان کا خاتمہ اور شات واہن نسل کا عروج	۱۴۹	کشک کا جانشین
۱۳۰	عہد شنگ اور کالو میں ہندو دھرم کا عروج	۱۵۰	ہندوستان کی تاریخ کا تاریک دور
۱۳۱	عہد شنگ و کالو اور شات واہن میں فن نقاشی	۱۵۱	گپت خاندان کی حکومت
۱۳۲	دکن میں آندھ یعنی شات واہن خاندان کا حکومتیں	۱۵۲	چندر گپت اول
۱۳۳	شات واہن ملک کے انقلابات	۱۵۳	چندر گپت اول کی فتوحات اور سفر آخرت
۱۳۴	دکن سے شات واہن نسل کا خاتمہ	۱۵۴	سمدر گپت
۱۳۵	خاندان شاک کے حملے	۱۵۵	سمدر گپت کی فتوحات
۱۳۶	شاک اور کشان خاندانوں کی چپقلش	۱۵۶	چندر گپت کا لائق بیٹا سمدر گپت
۱۳۷	۳۲۵ قبل مسیح سے ۲۲۵ بعد مسیح تک تاریخِ خلاصہ	۱۵۷	سمدر گپت کا جاہ و جلال



نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
۱۵۷	سمندر گیت کا اشومیدھیگ	۱۵۷	ہولوں کی جدوجہد
۱۵۸	سمندر گیت کی سیرت اور علم پروری	۱۵۸	شمال و مغرب میں ہولوں کی فتوحات
۱۵۹	سمندر گیت کا دھرم	۱۵۹	اسکندر گیت کی رحلت
۱۶۰	چندر گیت ثانی و کرما دتتہ	۱۶۰	پرگیت گیت ۸۰ عیسوی سے ۸۵ عیسوی تک
۱۶۱	۳۷۵ عیسوی سے ۱۳ عیسوی تک	۱۶۱	نرسنگھ گیت بالادتتہ
۱۶۲	سمندر کی تجارت سے مالی استقامت	۱۶۲	۸۵ عیسوی سے ۵۳۰ عیسوی تک
۱۶۳	چندر گیت ثانی و کرما دتتہ یا بکرماجیت	۱۶۳	ہونی سردار تورامن کا خاتمہ
۱۶۴	چندر گیت ثانی و کرما دتتہ کے کردار و اطوار	۱۶۴	مہر گل کی تخت نشینی اور ظلم و بربریت
۱۶۵	چندر گیت و کرما دتتہ کا دھرم	۱۶۵	نرسنگھ بالادتتہ کے زیرِ کمان ہندوستانی راجاؤں کا اجتماع
۱۶۶	چینی سیاح	۱۶۶	نرسنگھ گیت بالادتتہ کے اتحادیوں کا مہر گل سے مقابلہ
۱۶۷	چینی سیاح فامیان ۵۰۵ عیسوی سے ۱۱ عیسوی تک	۱۶۷	مہر گل کا زوال اور خاتمہ
۱۶۸	فامیان کی سیاحت	۱۶۸	بدست ایران و تری وسط ایشیاء سے ہولوں کا خاتمہ
۱۶۹	فامیان کا سفرنامہ	۱۶۹	گیت خاندان کا خاتمہ نرسنگھ گیت بالادتتہ
۱۷۰	فامیان کا بیان	۱۷۰	۸۵ سے ۵۳۰ عیسوی
۱۷۱	بودھ دھرم پر فامیان کا تبقرہ	۱۷۱	مینڈر سے مہر گل تک تاریخوار خلاصہ
۱۷۲	گیت حکومت کا خاتمہ اور ہونے کے حملے	۱۷۲	تین رجواڑے
۱۷۳	۱۳ عیسوی سے ۵۵ عیسوی تک	۱۷۳	شمالی ہند میں حکومت تھانی شورش کا عروج
۱۷۴	اسکندر گیت ۵۵ عیسوی سے ۸۰ عیسوی تک	۱۷۴	۵۸۰ عیسوی سے ۶۲۸ عیسوی تک
۱۷۵	گیت دور میں ویدی دھرم کا عروج	۱۷۵	راجہ پر بھاکر تخت تھانی شورش
۱۷۶	گیت دور کے علماء و فضلاء	۱۷۶	مورخ بان کا ہرشن چرتر اور ہرشن ورجن کی پسیدائش ۵۹۰ عیسوی
۱۷۷	سفید ہولوں کا وطن اور ان کی سیرت		

ان. ک.	موضوع	ان. ک.	موضوع
۱۵۷	سمندر گیت کا اشومیدھیگ	۱۵۷	ہولوں کی جدوجہد
۱۵۸	سمندر گیت کی سیرت اور علم پروری	۱۵۸	شمال و مغرب میں ہولوں کی فتوحات
۱۵۹	سمندر گیت کا دھرم	۱۵۹	اسکندر گیت کی رحلت
۱۶۰	چندر گیت ثانی و کرما دتتہ	۱۶۰	پرگیت گیت ۸۰ عیسوی سے ۸۵ عیسوی تک
۱۶۱	۳۷۵ عیسوی سے ۱۳ عیسوی تک	۱۶۱	نرسنگھ گیت بالادتتہ
۱۶۲	سمندر کی تجارت سے مالی استقامت	۱۶۲	۸۵ عیسوی سے ۵۳۰ عیسوی تک
۱۶۳	چندر گیت ثانی و کرما دتتہ یا بکرماجیت	۱۶۳	ہونی سردار تورامن کا خاتمہ
۱۶۴	چندر گیت ثانی و کرما دتتہ کے کردار و اطوار	۱۶۴	مہر گل کی تخت نشینی اور ظلم و بربریت
۱۶۵	چندر گیت و کرما دتتہ کا دھرم	۱۶۵	نرسنگھ بالادتتہ کے زیرِ کمان ہندوستانی راجاؤں کا اجتماع
۱۶۶	چینی سیاح	۱۶۶	نرسنگھ گیت بالادتتہ کے اتحادیوں کا مہر گل سے مقابلہ
۱۶۷	چینی سیاح فامیان ۵۰۵ عیسوی سے ۱۱ عیسوی تک	۱۶۷	مہر گل کا زوال اور خاتمہ
۱۶۸	فامیان کی سیاحت	۱۶۸	بدست ایران و تری وسط ایشیاء سے ہولوں کا خاتمہ
۱۶۹	فامیان کا سفرنامہ	۱۶۹	گیت خاندان کا خاتمہ نرسنگھ گیت بالادتتہ
۱۷۰	فامیان کا بیان	۱۷۰	۸۵ سے ۵۳۰ عیسوی
۱۷۱	بودھ دھرم پر فامیان کا تبقرہ	۱۷۱	مینڈر سے مہر گل تک تاریخوار خلاصہ
۱۷۲	گیت حکومت کا خاتمہ اور ہونے کے حملے	۱۷۲	تین رجواڑے
۱۷۳	۱۳ عیسوی سے ۵۵ عیسوی تک	۱۷۳	شمالی ہند میں حکومت تھانی شورش کا عروج
۱۷۴	اسکندر گیت ۵۵ عیسوی سے ۸۰ عیسوی تک	۱۷۴	۵۸۰ عیسوی سے ۶۲۸ عیسوی تک
۱۷۵	گیت دور میں ویدی دھرم کا عروج	۱۷۵	راجہ پر بھاکر تخت تھانی شورش
۱۷۶	گیت دور کے علماء و فضلاء	۱۷۶	مورخ بان کا ہرشن چرتر اور ہرشن ورجن کی پسیدائش ۵۹۰ عیسوی
۱۷۷	سفید ہولوں کا وطن اور ان کی سیرت		



صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۹۱	ہونی قبیلوں کی بغاوت	۲۰۹	شیلاوتیہ کے مذہبی رچان میں تبدیلی
۱۹۲	ہرش وردھن کی ملک اور راجہ برہماکر کی وفات	۲۱۰	شیلاوتیہ کا عصب اور کشادہ دلی
۱۹۳	راج وردھن کی تخت نشینی، گڑھ و من کا قتل	۲۱۱	ہرش وردھن کی وفات اور اس کا زمانہ
	اور راجیشری کا اغوا	۲۱۲	ہرش وردھن کا علم و ادب سے لگاؤ
۱۹۴	راج وردھن کی وفات		سیاہ ہیوان سانگ
	ہرش وردھن یا شیلاوتیہ دوم	۲۱۳	ہیوان سانگ کا سفر ہند
۱۹۵	ہرش وردھن قنوج میں	۲۱۴	ہیوان سانگ کی دربار وردھن میں رسائی
۱۹۶	ہرش وردھن کی تخت نشینی	۲۱۵	ہیوان سانگ کا سفر نامہ
۱۹۷	ہرش وردھن کی فوجی تیاریاں اور مالوہ کی	۲۱۶	ہیوان کا جائزہ
	سمت پیش قدمی	۲۱۷	ہرش وردھن کا نظم سلطنت ہیوان کی نظریں
۱۹۸	دوران سفر میں سفیران آسام کی ملاقات	۲۱۸	ستی کی رسم
۱۹۹	گڑھ و من کے قاتل مادھو گپت کی پریشانی	۲۱۹	تھانی شور کے عروج سے ہرش وردھن تک
۲۰۰	مادھو گپت ہرش وردھن کے قدموں پر	۲۲۰	شیلاوتیہ ہرش وردھن کے بعد ارجن تحت شہنشاہی
۲۰۱	راجیشری کی واپسی	۲۲۱	راجہ ارجن اور قنوجی حکومت کا زوال
۲۰۲	راجیشری کی تخت نشینی اور ہرش کی فوجی تیاریاں	۲۲۲	وردھن کے بعد راجپوتوں کا ارتقائی زمانہ
۲۰۳	ہرش وردھن کی بنگال پر یورش	۲۲۳	قنوج میں لیشو و من کا عروج
۲۰۴	ہرش وردھن کی فتوحات	۲۲۴	یشو و من کا زوال
۲۰۵	ہرش کے آٹھ سال امن و امان کے	۲۲۵	کشمیر کے لہاوتیہ کا عروج
۲۰۶	۶۱۲ عیسوی سے ۶۲۰ عیسوی تک	۲۲۶	لہاوتیہ کی پہلی فتح
۲۰۷	مہاراشٹر کے پلکشی سے ہرش وردھن کا مقابلہ	۲۲۷	لہاوتیہ کی فتوحات اور وفات
۲۰۸	ہرش وردھن کی سیرت	۲۲۸	لہاوتیہ کے بعد بھارت کے تمام علاقے
	ہرش وردھن کا طرز حکومت		آزاد و مختار

ان. ک.	موضوع	ان. ک.	موضوع
۱۹۱	ہونی قبیلوں کی بغاوت	۲۰۹	شیلا دتھ کے مہاراجہ راجہان میں تبدیلی
۱۹۲	"ہرپورڈن" کی کومک اور راجہ پرباکر کی وفات ۶۵۶ء	۲۱۰	شیلا دتھ کا تاسمب اور کوشا دا دلی
۱۹۳	"راجورڈن" کی تزل نشیانی "مہومین" کا قتل اور "راجیشری" کا اغوا	۲۱۱	ہرپورڈن کی وفات اور اس کا زمانہ
۱۹۴	راج ورڈن کی وفات	۲۱۲	ہرپورڈن کا ڈلمو-ادھ سے لگاؤ
۱۹۵	ہرپورڈن یا شیلا دتھ دوم	۲۱۳	ہیوان سانگ کا سفر ہند
۱۹۶	ہرپورڈن کی تخت نشینی	۲۱۴	ہیوان سانگ کی دربار وردھن میں رسائی
۱۹۷	ہرپورڈن کی فوجی تیاریاں اور مالوہ کی سمت پیش قدمی	۲۱۵	ہیوان سانگ کا سفر نامہ
۱۹۸	دوران سفر میں سفیران آسام کی ملاقات	۲۱۶	ہیوان کا جائزہ
۱۹۹	گڑھ و من کے قاتل مادھو گپت کی پریشانی	۲۱۷	ہرش وردھن کا نظم سلطنت ہیوان کی نظریں
۲۰۰	مادھو گپت ہرش وردھن کے قدموں پر	۲۱۸	ستی کی رسم
۲۰۱	راجیشری کی واپسی	۲۱۹	تھانی شور کے عروج سے ہرش وردھن تک
۲۰۲	راجیشری کی تخت نشینی اور ہرش کی فوجی تیاریاں	۲۲۰	شیلاوتیہ ہرش وردھن کے بعد ارجن تحت شہنشاہی
۲۰۳	ہرش وردھن کی بنگال پر یورش	۲۲۱	راجہ ارجن اور قنوجی حکومت کا زوال
۲۰۴	ہرش وردھن کی فتوحات	۲۲۲	وردھن کے بعد راجپوتوں کا ارتقائی زمانہ
۲۰۵	ہرش کے آٹھ سال امن و امان کے	۲۲۳	قنوج میں لیشو و من کا عروج
۲۰۶	۶۱۲ عیسوی سے ۶۲۰ عیسوی تک	۲۲۴	یشو و من کا زوال
۲۰۷	مہاراشٹر کے پلکشی سے ہرش وردھن کا مقابلہ	۲۲۵	کشمیر کے لہاوتیہ کا عروج
۲۰۸	ہرش وردھن کی سیرت	۲۲۶	لہاوتیہ کی پہلی فتح
	ہرش وردھن کا طرز حکومت	۲۲۷	لہاوتیہ کی فتوحات اور وفات
		۲۲۸	لہاوتیہ کے بعد بھارت کے تمام علاقے
			آزاد و مختار



शाहनामा-ए-हिन्द के आठ भाग

यह दुनिया में पहली और सबसे लम्बी उर्दू कविता हैं, जो हिन्दुस्तान के इतिहास पर लिखी गई है । जिस में अशआर की संख्या बीस हजार है ।

- ◆ इस का पहला भाग “शाहनामा-ए-हिन्द ब-शमूल उर्दू महाभारत” है, जो आप के हात में है ।
- ◆ दूसरा भाग “शाहनामा-ए-हिन्द ब-शमूल हिन्दू अहदे-हुकूमत” है । जो जैन और बौद्ध धर्म से शुरू होकर शात वाहन खानदान के साथ हर्षवर्धन पर खत्म होता है ।
- ◆ शाहनामे का तीसरा भाग “मुसलिम अहदे-हुकूमत” मोहम्मद इब्ने-कासिम से शुरू होकर महमूद गज़नवी पर खत्म होता है ।
- ◆ चौथा भाग “शाहनामा-ए-हिन्द गौरी-ओ-गुलाम खानदान” जो अफगानिस्तान की तारीख से शुरू होकर शहाबउद्दीन गौरी और गुलाम खानदान के आखरी बादशाह गयासउद्दीन बिलबन पर खत्म होता है ।
- ◆ शाहनामे का पाचवाँ भाग “शाहनामा-ए-हिन्द खिलजी खानदान” अलाउद्दीन खिलजी से शुरू होकर बाबर की आमद और शेर शाह सूरी पर खत्म होता है ।
- ◆ शाहनामे का छठवाँ भाग दकन के खानदाने-बहमनी से शुरू होकर खानदेश, गुजरात, कश्मीर, मालवा, जवनपूर की शरकी हुकूमत और बंगाल की हुकूमतोंपर खत्म होता है ।
- ◆ शाहनामे का सातवाँ भाग मुगलीया हुकूमत के दूसरे दौर अकबर से शुरू होकर शाहजहाँ पर खत्म होता है ।
- ◆ शाहनामे का आठवाँ भाग औरंगजेब से शुरू होकर बहादुरशाह ज़फ़र पर खत्म होता है ।



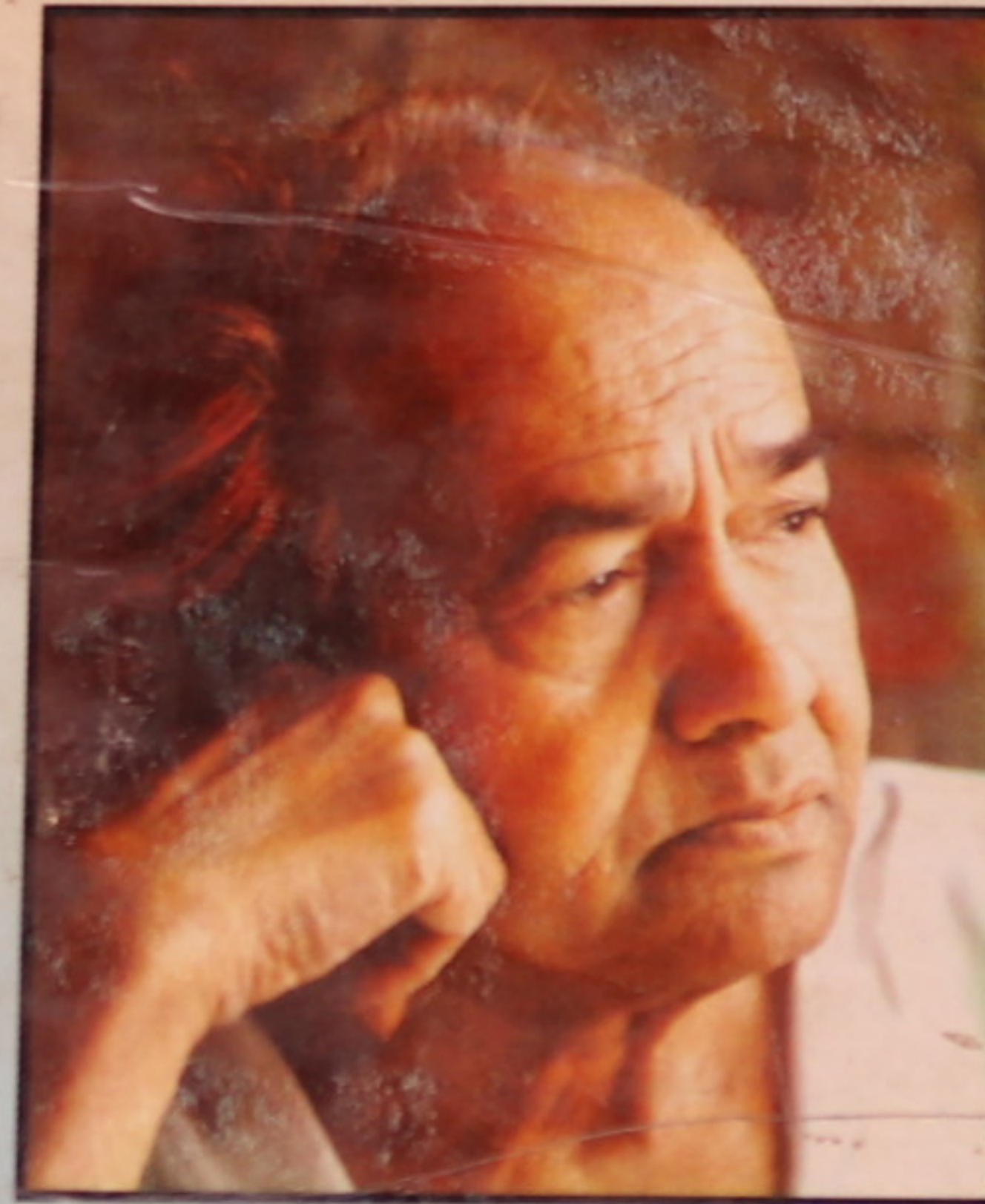
58/283417

तीसरा भाग

शाहनामा-ए-हिन्द का तीसरा भाग शाहनामा-ए-हिन्द ब-शमूल मुसलिम अहदे-हुकूमत, मोहम्मद इब्न कासिम के हमले से शुरू होता है। मोहम्मद इब्न कासिम का पसमज़ूर बयान करने के लिए अरबस्तान की मुसलिम अहद की तारीख का तफ़सीली खाका पेश किया गया है। जिसमें हुज़ूर सरवरे-कायनात सललल्लाहो अलैहे वसल्लम की विलादत से विसाल तक के वाक्यात और खुलफ़ा-ए-राशेदीन से लेकर उमवी ख़लीफ़ा अब्दुल मलिक बिन मरवान तक के तमाम हालात व वाक्यात को कहीं इख़्तिसार और कहीं तफ़सील के साथ नज़्म किया गया है। इसके अलावा राजा दाहीर, अलप्तगीन, सुबक्तगीन, राजा जयपाल, लमग़ान की जंग, गिरोहे-करामता का पस मंज़ूर, राजा आनन्द पाल, कन्नोज का राजा कन्नुराय, महमूद ग़ज़नवी, सोमनाथ के वाक़ेआत, "महमूद ग़ज़नवी का अद्ल", "शोराए - ग़ज़नविया" को नज़्म किया गया है।

★ ★ ★





शाहनामा-ए-हिन्द के आठ भाग

यह दुनिया में पहली और सबसे लम्बी उर्दू कविता हैं, जो हिन्दुस्तान के इतिहास पर लिखी गई है। जिस में अशआर की संख्या बीस हजार है।

- ◆ इस का पहला भाग "शाहनामा-ए-हिन्द व-शमूल उर्दू महाभारत" है, जो आप के हाथ में है।
- ◆ दूसरा भाग "शाहनामा-ए-हिन्द व-शमूल हिन्दू अहदे-हुकूमत" है, जो जैन और बौद्ध धर्मों से शुरू होकर शात वाहन खानदान के साथ हर्षवर्धन पर खत्म होता है।
- ◆ शाहनामे का तीसरा भाग "मुसलिम अहदे-हुकूमत" मोहम्मद इब्ने-कासिम से शुरू होकर महमूद गजनवी पर खत्म होता है।
- ◆ चौथा भाग "शाहनामा-ए-हिन्द गौरी-ओ-गुलाम खानदान" जो अफगानिस्तान की तारीख से शुरू होकर शहाबउद्दीन गौरी और गुलाम खानदान के आखरी बादशाह गयासउद्दीन बिलबन पर खत्म होता है।
- ◆ शाहनामे का पांचवाँ भाग "शाहनामा-ए-हिन्द खिलजी खानदान" अलाउद्दीन खिलजी से शुरू होकर बाबर की आमद और शेर-शाह सूरी पर खत्म होता है।
- ◆ शाहनामे का छठवाँ भाग दकन के खानदाने-बहमनी से शुरू होकर खानदेश, गुजरात, कश्मीर, मालवा, जवनपूर की शरकी हुकूमत और बंगाल की हुकूमतों पर खत्म होता है।
- ◆ शाहनामे का सातवाँ भाग मुगलीया हुकूमत के दूसरे दौर अकबर से शुरू होकर शाहजहाँ पर खत्म होता है।
- ◆ शाहनामे का आठवाँ भाग औरंगजेब से शुरू होकर बहादुरशहा जफर पर खत्म होता है।

